نمبر ۱ جلد اول جولائی سنہ ۱۹۰۲ع

افسانہ

یعنی

سلیس اور فصیح اردو مین

دلچسپ اخلاقی اور نتیجہ خیز انگریزی ناولون کے تراجم کا

ماہواری سلسلہ

ایڈیٹر و پروپرائٹر

ظفر علی خان - بی اے

باہتمام منیجر مطبع حیدرآباد پریس متصل مسجد افضل گنج مین طبع ہوا

افسانہ

۱۔ یہہ رسالہ حیدرآباد دکن سے ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو شائع ہوا کرے گا اور اس کا حجم پچاس صفحے ہوگا۔

۲۔ اس مین صرف ایسے انگریزی ناولون کا ترجمہ کیے بعد دیگرے درج ہوا کرے گا جو دلچسپ اور پرلطف ہونے کے ساتھہ مہذب اور نتیجہ خیز ہون گی ترجمہ مین اس بات کا التزام خاص کیا گیا ہے کہ اصل کے مطابق او ساتھہ ہی فصیح و بامحاورہ ہو

۳۔ اس خیال سے کہ خاص و عام اس کے مطالعہ سے مستفید ہوسکین ہم نے قیمت نہایت ہی قلیل یعنی مبلغ (ے) سکہ انگریزی یا (ے) سکہ حالی معہ محصول ڈاک سالانہ مقرر کی ہی جو رسالہ کے حجم چھپائی کی عمدگی اور ترجمہ کی خوبیون کے مقابلہ مین کچھہ بھی نہین

۴۔ پیشگی قیمت وصول ہوئے یا قیمت طلب پارسل کے ذریعہ سے رسالہ کے بھیجے جانے کی درخواست آئے بغیر رسالہ جاری نہین کیا جائے گا۔

۵۔ نمونہ کا پرچہ ۶ سکہ انگریزی یا ۸ سکہ حالی وصول ہونے پر بھیجا جائے گا۔

۶۔ خریداران افسانہ سے التماس ہے کہ اپنا پتہ خوش خط اور واضح و مفصل تحریر فرمائین

۷۔ اجرت اشتہارات کے متعلق جو اس رسالہ مین چھپوائے جائین ہم سے خط و کتابت کرنے پر مفصل حال معلوم ہوسکے گا۔

ظفر علی خان۔ بی۔ اے
مالک و ایڈیٹر افسانہ

التماس

افسانہ کا پہلا نمبر حضرات ناظرین کی خدمت مین پیش کیا جاتا ہے۔ اگرچہ "مشتے نمونہ از خروارے" کے عام اصول سے مطابق کل کا اندازہ جزو سے کیا جاتا ہے۔ لیکن قصص و حکایات اس کلیہ کے مستثنیات عامہ مین سے ہین۔

افسانہ نگار ابتدائی فصول مین اپنے قصے کی دلچسپی کی صرف بنیاد رکھتا ہے اور جون جون عمارت اوٹھتی آتی ہے اوس کی خوبصورتی بڑہتی جاتی ہے۔ عمارت کی روکار کے حصۂ بالائی کی تزئین پہ معمار جو صناعی صرف کرتا ہے وہ بنیاد مین نہین پائی جاتی۔

بڑے بڑے دریا اپنے منبع پر ناچیز نالون سے زیادہ نہین ہوتے مگر کچھہ دور بہکر وہی نالے اس قدر بڑہ جاتے ہین کہ میلون تک اون کا پاٹ پھیل جاتا ہے۔

افسانہ کے ان چند ابتدائی اجزا کو اوس از خود رفتہ کردینے والی دلچسپی کا معیار نہ سمجھنا چاہئے جو آیندہ نمبرون مین حضرات ناظرین کی حظ طبع کا باعث ہونگے جس کا ہم اونہین پورا یقین دلاتے ہین۔

یہہ بہی واضح رہے کہ اس سلسلے مین ہرگز کوئی مضمون ایسا نہ ہوگا جو خلاف تہذیب ہو یا ہمارے متین سے متین ناظرین کے مذاق کو بہی گران گزرے۔

الملتمس

خاکسار ایڈیٹر

دسوین اور تیرہوین صدی کے درمیان تمدن مصر اور شام سے واپس ہوکر
ہوڑے عرصہ کے لئے قسطنطنیہ ٹھیرا اور اس کے بعد مغربی یورپ کی طرف
وانہ ہوگیا۔ اوس زمانہ سے یورپ ایک عظیم الشان کارخانہ بن رہا ہے
بس کے اندر تمدن نے ہر علم وفن مین اپنے صنائع وبدائع سے لطافت پیدا
کردی ہے۔ اور جہان سے دنیامین اوس نے اپنے فیض کے چشمے ہر طرف
باری کردئے ہین۔ اوس نے تجارت کو سمندر کی موجون مین جہازون کے ذریعہ سے
فلبہ رانی سکہائی۔ اوس نے گنتی کے قواعد دان بہادرون کو شاہان مشرق کی
زبردست فوجون پر غلبہ پانے کے قابل بنایا اور اوس کے جانباز سپوتون نے
قطبین کی دوامی برفستان مین اوس کے جہنڈے نصب کردئے۔ اوس نے امریکہ کے
قدیم جنگلون کو صاف کردیا۔ تجارت کو وسط افریقہ کے ظلمتکدۂ جہالت مین پہونچادیا
وقت اور فاصلہ کو دخانی قوت کی مدد سے معدوم کردیا اور اب اس فکر مین ہے کہ

سوئز[1] اور پناما[2] کی خاکناؤن مین سے کس طرح رستہ نکالے۔

غرضکہ تمدن کی برکتین فی زمانناتقریباً ہر جگہہ مسلم ہین۔ صدیون سے اپنا صدر مقام مغربی یورپ کے بڑے بڑے شہرون کو بنا رکہا ہے او تک بنائے رکہے گا۔ لیکن جس قدر تمدن کو فروغ ہوتا جاتا ہے اوسی قدر بہی ٹبرہتی جاتی ہے اور یہہ دونون سبب و مسبب کی طرح ساتہہ ساتہہ چلتے ہین

انہین شہرون مین سے ایک شہر ہے جس مین عجیب قسم کے تماشے نظر جاتے ہین۔ نہایت کثیر دولت نہایت مہیب عُسرت کی ہمسایہ ہے۔ نہایت طمطراق نہایت نفرت انگیز نجاست کے پہلو بہ پہلو قائم ہے اور نہایت دلفریب تعیش اور نہایت خوفناک مصیبت کے درمیان صرف ایک پتلی سی دیوار حائل۔

وہ ریزے جو اہل دول کے دسترخوانون سے گرتے ہین لکہوکہا بھوکو مین ہیلوی امعلوم ہوتے ہین مگر پہر بھی اونہین نصیب نہین ہوتے۔

اس شہر کے تمام حصون مین پانچ نمایان عمارتین ہین۔

(۱) گرجا جس مین زاہد و متقی لوگ عبادت کرتے ہین۔

(۲) شراب خانہ جہان بدنصیب غربا اپنا غم غلط کرنے جاتے ہین۔

(۳) پرانا سامان بیچنے والون کی دُکان جہان مصیبت زدہ عورتین غذا اور را

---

[1] سوئز اوس مصنوعی آبنائے کا نام ہے جو بحر روم اور بحیرۂ قلزم کو ملاتی ہے۔ زمانہ قدیم مین یہہ ایک تنگ تہی جو افریقہ و ایشیا کو ملاتی تہی۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اول اول سنہ قبل مسیح مین فراعنہ مصر مین سے ایک نے اس خاکنائے کو آبنائے کی شکل مین منتقل کیا۔ مسلمانون کے زمانہ مین حضرت عمرو بن العاص نے اس نہر کو جو اَٹ گئی تہی صاف کرایا۔ کچہہ زمانے کے بعد یہہ نہر پہر مسدود ہو گئی۔ بالآخر ۳۰ نومبر ۱۸۵۴ء کو لسپس نامی ایک فرانسیسی انجنیر نے اسے از سر نو صاف اور جاری کیا۔ مترجم

[2] خاکنائے پناما جنوبی اور وسطی امریکہ کو ملاتی ہے اور طول البلد کے ۷۷ اور ۸۳ درجون کے درمیان واقع ہے۔ م

بسا اوقات منشیات خریدنے کے لئے اپنے اور اپنے بچون کے کپڑے گرو رکھتی ہین۔

(۴) جیل خانہ جہان سوسائٹی کی خرابیون کے کشتے اپنے اون جرائم کا کفارہ دیتے ہین جن کے ارتکاب پر گرسنگی اور مایوسی نے اون کو مجبور کیا۔

(۵) محتاج خانہ جہان مفلس و قلاش۔ عمر رسیدہ اور بے یار و مددگار اشخاص اپنے درد سے پھٹتے ہوئے سرون کو فرش خاک پر رکھنے اور کڑھ کڑھ کر مرجانے کے لیئے جاتی ہین

اسی شہر کے ایک حصے مین بہت سے محل واقع ہین جہان سے راتون کو نغمے کی خوش آیند صدائین آتی ہین۔ جن کے کمرون مین پاؤن بیش قیمت قالینون کے فرش پر پڑتا ہے۔ جن کے نعمت خانے طلائی و نقرئی ظروف سے معمور ہین جن کے گودامون مین معتدل اور گرم ممالک کا آب جان پرور بھرا ہوا ہے۔ جن کے مکین مخملی شامیانون کے نیچے استراحت کرتے ہین اور ہر کھانے کے وقت پر ربع مسکون کی نعمتین نوشجان فرماتے ہین اور جن کی ہر خواہش زبان پر آتے ہی پوری ہوجاتی ہے

یہہ تناقض اور اختلافات اس درجہ وحشت انگیز ہین کہ چشم انصاف اون کے نظارہ کی تاب نہین لاسکتی۔

اس شہر کی پیشانی پر ہمیشہ ایک بدلی چھائی رہتی ہے جس کو صبح صادق کی مرحمہ جنبانی ایک ساعت کے لئے بھی کسی دن منتشر نہین کرسکتی اور وہ اس لئے کہ کہین آسمان پر اوس کی رسوائی نہ ظاہر ہوجائے۔ اس غدار شہر مین جس کے ہزارہا مینار حد نگاہ تک سر بہ فلک کشیدہ چلے گئے ہین اور اوس کی بے پایان وسعت و عظمت کی شہادت دے رہے ہین۔ امیر کی بیٹی ناز و نعم مین پرورش پاتی ہے اور عیش و طرب کے ساتھہ مہد سے لحد مین جا آرام کرتی ہے درحالیکہ مفلس کی بیٹی پیدا ہوتے ہی آنکھہ کھول کر افلاس کی ڈراونی صورت دیکھتی ہے اور آخر کار اپنی عصمت ایک قرص نان پر بیچ دیتی ہے۔

غربا کے افلاس اور بیکسی کی یہہ حالت ہے کہ عورتین اپنے ننھے دودہ پیتے بچون کو شدت یاس مین اپنی خشک چہاتیون سے چپٹاتی ہین - کم عمر نازک اندام لڑکیان طلوع آفتاب سے آدہی رات کے بہی بہت بعد تک اپنی طاقت کو مشقت مین زائل کرتی ہین اور پہر پو پہٹتے ہی کام مین مصروف ہوجاتی ہین اور اوس وقت تک محنت کرتی رہتی ہین جب تک کہ شمع کی دہندلی روشنی کوٹھری کی برہنہ دیوارون پر مہین پڑنے لگتی - فرش زمین تک بہی اوس بار غم کی گرانی سے دب کر نالہ کرتا ہے جس کا اوٹہانا اس شہر سراپا تناقض کے نشیب و فراز مین غربا کی قسمت مین لکہا ہے

اس عظیم الشان شہر کی اخلاقی لغت مین صرف دو الفاظ مشہور ہین کیونکہ کل نیکیان ایک مین مجتمع ہین اور کل برائیان دوسرے مین اور وہ الفاظ یہہ ہین -

دولت | عسرت

اس شہر مین جرم کی کثرت ہے - دار المجذومین - دار القمامہ - جیلخانہ اور تنگ و تاریک کوچے انواع و اقسام کی بے عنوانیون سے اوسی طرح بھرے پڑے ہین جسطرح محل - کوٹھیان - کلب گھر - پارلیمنٹ اور پادریون کے مکانات اپنے مختلف درجے اور مختلف رنگ کی سیہ کاریون سے آلودہ ہین - لیکن ہم جرم اور سیہ کاری کو اون کے اصلی نامون سے کیون یاد کرین - جبکہ اس شہر مین جس کا ہم ذکر کر رہے ہین وہ دولت اور عسرت جیسے معنی خیز الفاظ مین ضم ہوگئے ہین - جرائم کی سنگینی کے دجہ کا مدار اون اشخاص پر ہے جو اون کا ارتکاب کرتے ہین - اور یہی وجہہ ہے کہ دولتمند اشخاص کل اخلاقی بے عنوانیان بے باکی سے کر سکتے ہین حالانکہ غربا اپنے متمول پیشرون کے نقش قدم پر چلنے کی وجہہ سے قیدخانون مین ڈالے اور زنجیرون مین جکڑے جاتے ہین

اس عجیب تناقض سے بھرے ہوے شہر سے دو سڑکین نکلتی ہین جو دو مختلف مقامات کو جاتی ہین - ایک چکر کاٹتی ہوئی جرم - فریب - بدکاری - اور عیاشی کے تمام نجس

مقامات مین ہوکر گذرتی ہے اور دوسری اگرچہ اونچی نیچی چٹانون اور تکلیف دہ ٹیلون پر سے پیچ کہاتی ہوئی جاتی ہے لیکن اوس کے کنارے پر جا بجا نیکی اور پاکبازی کی فرودگاہین بنی ہوئی ہین۔

ان سڑکون پر دو نوجوان سفر کر رہے ہین جو ایک ہی مقام سے روانہ ہوے ہین۔ لیکن ایک پہلی سڑک پر اور دوسرا دوسری سڑک پر چلا جا رہا ہے۔ دونون اسی بلا کے تناقض والے شہر سے آئے ہین اور متخالف سمتون مین تقدیر کے پہیئے کی لیکہہ پر چلے جا رہے ہین۔

وہ بلا کے تناقض والا شہر کہان ہے ؟

یہہ نوجوان کون ہین جو ان متخالف سمتون مین چلے جا رہے ہین ؟

اور وہ منزل تقدیر کس جگہہ واقع ہے جس پر یہہ سڑکین اونہین پہونچائین گی؟

پہلا باب

فسرو بگرفتہ لندن را بہ طرف شہر و بام و در * نم ابر و دم باد و تف برق و غو تندر

ہمارا قصہ ابتدائے جولائی ۱۸۳۱ء سے شروع ہوتا ہے۔

رات تاریک اور طوفان خیز تھی۔ آفتاب میلے نافرمانی رنگ کے بادلون مین جو تھوڑی دیر کے لئے اپنے سنہرے ذرّون کا رقص دکھا کر سیاہ اور ڈراونے ہو گئے تھے غروب ہو چکا تھا۔ آسمان کے لاجوردی حصے جو غروب آفتاب کے قبل کہین کہین نظر آتے تھے اب اون سیاہ گھنگھور بادلون سے ڈھک گئے تھے۔ جنھین طوفان اپنی کمینگاہ بنایا کرتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا جنگ عناصری شروع ہونے سے پہلے وہ اپنی ہیولانی صفین آراستہ کر رہے ہین۔

اسی طرح روے زمین پر بھی رسالے او پلٹن کے دستے صف آرا ہوتے ہین تا کہ اون کے متفقہ حملے کی قوت کا اثر زیادہ خوفناک اور زیادہ ناقابل مدافعت ہو جائے

ان سیاہ اور مہیب بادلون کا شامیانہ لندن پر تنا ہوا تھا اور اس عظیم الشان پایۂ تخت کے گلی کوچون مین بلا کا حبس تھا اور ہوا کا ایک جھونکا بھی کسی طرف سے نہ آتا تھا ہر چیز سے طوفان کی علامتین نمودار تھین۔ امرا کے محلون اور غربا کے جھونپڑون کی کھڑکیان کھلی ہوئی تھین جن مین زن و مرد یہ سمان دیکھنے کے لئے جمع تھے اور سہمے ہوئے بچے اون کے پیچھے کھڑے تھے۔

حبس کی شدت بتدریج بڑھتی گئی اور آخرکار مینھ کے بڑے بڑے قطرے فرش زمین پر دو دو۔ تین تین انچ کے فاصلے سے گرے اور بجلی کی لپک اون آتشین اژدہون کی خمدار زبان کی طرح جن کا ذکر ہم مشرق کے سحر و طلسمات کے

قصون مین پڑہا کرتے ہین کالے بادلون مین سے دفعتہً نمودار ہوئی۔ اس کی تہوڑی ہی
دیر بعد رعد کی گرج نے صحرا ہاے فلک پر گونج کر اور کبہی کم ہو کر اور کبہی اوس
رتھ کے آہنین پہیون کے شور کی طرح جو کسی ناہموار سڑک پر سے گذرتا ہو بلند ہو کر اپنی
خوفناک کڑک سے کانون کو سُن کر دیا اور کیا معصوم اور کیا خاطی سب کے دلون کو
ہلا دیا۔ اور پھر جس طرح دور جا کر رتھ کی گڑگڑاہٹ موقوف ہو جاتی ہے اسی طرح یہہ
بہی بند ہو گئی۔ اس کے بعد یکبارگی ہر چیز پر سناٹا چہا گیا۔ کچہہ ٹہیر کر بجلی نے پھر گنبد گردون کو
منور کیا اور پھر رعد کی بے سُر صداؤن نے جن مین سے ایک صدا بہت سی
آہنین سلاخون کو ایک ساتھہ ملا کر کھنکھنانے کی آواز سے مشابہ تہی پایہ تخت کی ہر
صدائے بازگشت کو شمال سے جنوب اور شرق سے غرب تک جگا دیا۔

اس مرتبہ اس ہیبت ناک سکوت کو بارش کے طوفان نے توڑا اور گلیون مین
پانی کا سیلاب بپا کر دیا۔ ہوا کا نام تک نہ تہا۔ مینہہ بخط راست موسلا دہار برس رہا
تہا جس سے طراوت اور تازگی ایک نئی کیفیت پیدا ہو گئی جو پہلے کی دم گھوٹنے والی
گرمی کے مقابلے مین نہایت خوشگوار اور سرور انگیز تہی۔ یہہ کیفیت ویسی ہی تہی جیسی کہ جلتے
ہوئے ریگستان مین ایک سرسبز اور شاداب خطے مین چشمے کے کنارے پہونچ کر
کسی مسافر کو محسوس ہوتی ہے۔

لیکن بجلی بدستور کوندتی رہی اور بادل گرجتا رہا۔ طوفان کی پہلی شورش کے
وقت ہزارہا مرد عورتین اور بچے ادہر اودہر ہر سمت مین دوڑتے پہرتے تہے اور
ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا وبا کے خوف سے بہاگے جا رہے ہین۔ ان مین ایک
شخص ایسا تہا جس کی ظاہری ہیئت پر نظر ڈالتے ہی ممکن نہ تہا کہ دیکھنے والا بے اختیار
اوس کا معترف اور گرویدہ نہو جائے۔ اوس کا جوانی کا عالم تہا اور بظاہر سولہ سال
سے زیادہ عمر نہ تہی۔ اگرچہ اوس کا قد اس سن وسال کے لڑکون سے زیادہ لمبا تہا

لیکن اوس کی کم سنی کی دلیل اوس کے چہرے کا زنانہ اور نوخیز حسن تہا جو صباحت اور نزاکت مین ایک کم عمر لڑکی کے چہرے کی طرح تہا۔ اوس کے لمبے۔ گھنے خوبصورت سُنہرے بال جن مین کہین کہین پیچ و خم کی وجہہ سے سیاہی مائل رنگت پیدا ہو گئی تہی اوس کے بٹن دار چست نیلے فراک کوٹ کے کالر اور شانون پر لہرا رہے تہے اور اون کے افراط اور نرالے پن کو کسی قدر اوس کی ٹوپی کے چوڑے کنارے چہپائے ہوئے تہے۔ ٹوپی بالکل سر کے پیچہے کی جانب رکہی ہوئی تہی جس سے اوس کی بلند پر ذکاوت اور چمکتی ہوئی پیشانی جس پر تکلف سے مانگ نکلی ہوئی تہی نظر آتی تہی۔ اوس کا فراک کوٹ جو اکہرے بیش کا تہا اور جس مین گلے تک بٹن لگے ہوئے تہے اوس کے نازک جسم کے تناسب کو نہایت خوبی سے ظاہر کرتا تہا۔ اوس کے شانے کشادہ اور ایسے گول اور سڈول تہے جو جنس اُناث مین علامت حُسن سمجہے جاتے ہین۔ اوس کے چمکدار چہوٹے سے بوٹ کی ایڑیون مین مہمیز لگے تہے اور اوس کے ہاتہہ مین ایک سبک سواری کا چابک تہا۔ مگر وہ پا پیادہ اور تن تنہا تہا اور جب بجلی کی چمک نے اوس کی بہوری دلفریب آنکہون کو خیرہ کیا تو وہ جلد جلد بازار اسمتہہ فیلڈ کے نجس اور غلیظ چوک مین سے گذر رہا تہا۔ شاعرانہ تخیل اس نوجوان کو ایک ایسے خوشنما پہول سے تشبیہ دیتا جو گہورے پر اُگا ہوا ہو۔

اس نوجوان نے چارون طرف خوفزدہ نگاہ ڈالی اور اوس کے رخسارے تمتما اوٹہے۔ ایسا معلوم ہوتا تہا کہ وہ رستہ بہول گیا ہے اور نہین جانتا کہ آنے والے طوفان سے بچنے کے لئے کہان جا کر پناہ لے۔ بادل اوس کے سر پر گرجا اور ایک لمحہ کے لئے اوس کے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا۔ اوس نے ایک آدمی سے رستہ دریافت کیا لیکن جو جواب اوسے ملا وہ گستاخانہ اور فحش تہا۔ اوس کو پہر کسی سے رستہ پوچہنے کی جرات نہوئی اور طوفان کی آمد آمد کو تمکنت آمیز حقارت

سے دیکھتا ہوا اطمینان کے ساتھہ تن تبقدیر آگے روانہ ہوا - اوس نے اپنی رفتار
بہی آہستہ کردی اور حقارت خیز تبسم نے اوس کے لبون کو کچہہ دیر کے لئے
جنبش دی جس سے یکبارگی ایسا معلوم ہوا کہ گویا دو گلاب کی پتیون مین موتیون
کے دانے رکہے ہوتے ہین - اوس کا سینہ جو خوب اوبہرا ہوا تہا دب دب جاتا
اور اوبہہ اوبہہ آتا تہا جس سے معلوم ہوتا تہا کہ وہ کبیدگی پریشانی اور تنفر کی مختلف
کیفیات کو جو اوس کی حالت موجودہ کا نتیجہ تہین فرو کرنے کی کوشش کر رہا ہے -

ایسے کم سن نازک اندام اور بہولے بہالے لڑکے کے لئے رات
کے وقت شہر کے ایک نجس حصے مین اثناء طوفان مین رستہ بہول جانا اور
ایک رذیل بدمعاش کا گستاخانہ فقرہ سننا کوئی خفیف سا واقعہ نہ تہا جسے ممکن تہا
کہ ایک تجربہ کار اور زمانہ دیدہ شخص نظر انداز کر دیتا - اوس نے چاہا کہ اگر کوئی
کرایہ کی گاڑی اوسے مل جائے تو اوسی پر سوار ہو کر اپنے گہر چلا جائے لیکن
اس وقت ایک بہی گاڑی کہین نظر نہ آتی تہی - اس پر طرہ یہہ کہ ہر طرف مکانون کے
دروازے بند تہے اور تاریکی لحہ بہ لحہ بڑہتی جاتی تہی -

القصہ کوچہ گردی کرتا ہوا یہہ دلفریب اجنبی اتفاقیہ طور پر اون تنگ اور نجس
گلیون کی بہول بہلیون مین جا پہونچا جو بازار ہمتہہ فیلڈ کے شمالی و مغربی زاویہ کے
متصل ہین - ایسی متوحش نواح مین اس وقت یہہ نوجوان بہٹکتا پہر رہا تہا - اور بظاہر
اس خیال سے سخت متاثر معلوم ہوتا تہا کہ انسان ایسے ایسے کثیف اور متعفن
مقامات مین بہی رہ سکتا ہے - اوس نے سڑک کے دونون جانب کے مکانات
کو نہایت ہی تعجب - خوف اور نفرت کی نگاہ سے دیکہا - جس سے پایا جاتا تہا کہ اوس نے
اس سے پہلے کبہی ایسے مکانات نہ دیکہے تہے جن کی صورت ہی کہے دیتی
تہی کہ افلاس اور سیہ کاری اپنی بڑی سے بڑی شکل مین یہان رہتی ہے -

اس اثنا مین برابر بجلی چمکتی رہی اور بادل گرجتا رہا یہان تک کہ مینہ یکایک زور سے برسنا شروع ہوا اور نوجوان محض باتباع حرکت اضطراری اور بلا کسی ارادے کے جھپٹ کر ایک مکان کی سیڑہیون پر چڑہ گیا۔ جو ان تنگ۔ تاریک اور غلیظ گلیون مین سے ایک گلی کے کنارے پر تہا جس کی وحشت بار شکل رہ رہ کر کسی تنگ کھڑکی مین سے آنے والی روشنی یا بجلی کی چمک سے نظر آجاتی تہی۔ دروازے کا چھجہ کسی قدر آگے کو نکلا ہوا تہا جس کے نیچے مینہ سے کسی قدر پناہ مل سکتی تہی۔ نوجوان دب سمٹ کر دروازے سے لگ کر کہڑا ہوا ہی تہا کہ کواڑ پہٹ سے کھل گئے اور وہ دہلیز مین چارون شانے چت گرتے گرتے بچا۔ حواس بجا ہونے کے بعد نوجوان کو ایک گونہ خوشی ہوئی کہ بارش سے بچنے کے لیے اوسے چھجے سے زیادہ محفوظ مقام تو مل گیا۔ مگر اس کوفت و پریشانی سے وہ نہایت درجہ خستہ و ماندہ ہو رہا تہا اور اوس کے قویٰ ایسے نہ تھے کہ تکان کی صعوبت کے زیادہ دیر تک متحمل ہو سکتے اس لئے اوس نے تاریکی سے جو اوسے ہر طرف سے گھیرے ہوئے تہی نکل کر مکان کے اندر اس خیال سے جانا چاہا کہ اگر اوس کے اندر کوئی متنفس ہوا تو اوسے بیٹہنے کو ایک کرسی دینے سے انکار نہ کرے گا اور اگر کوئی نہ ہوا تو زینے پر ہی بیٹہنے کو جگہہ مل جائے گی۔ اس خیال سے ٹٹولتا ٹٹولتا وہ آگے بڑہا اور کچھہ دیر کے بعد اوس کا ہاتہہ ایک کمرے کے دروازے پر پڑا۔ جسے کھول کر وہ اندر داخل ہوا۔ اتنے مین بجلی کی چمک نے جو معمول سے زیادہ روشن تہی اور دیر تک رہی سارے کمرے کو جس مین تاریکی چھائی ہوئی تہی منور کر دیا۔ نوجوان نے چارون طرف جو نظر ڈالی وہ تیزی مین اوس چمک سے کم نہ تہی جس مین گرد و پیش کی چیزین کچھہ دیر کے لیئے اوسے نظر آگیئن تہین۔ اس کمرے مین کسی قسم کا سامان نہ تہا۔ مگر فرش کے وسط مین اوس مقام سے جہان وہ کھڑا تہا تین فٹ کے

فاصلے پر ایک سیاہ مربع شکل اوسے نظر آئی۔

بجلی کی چمک موقوف ہوگئی اور اوس کے گرد پہر اندہیرا چہا گیا۔ اس لئے اوسے یہہ نہ معلوم ہو سکا کہ وہ سیاہ مربع شکل کیا تہی جو صاف اور نمایان طور سے فرش پر نظر آئی تہی۔۔

نوجوان پر اس سے جو خوف کی کیفیت طاری ہوئی وہ ناقابل بیان ہے۔ اوسکی پیشانی پر پسینہ بہنے لگا۔ پاؤن لڑکہڑانے لگے اور چند قدم پیچہے ہٹ کر وہ سہارے کے لئے چوکہٹ سے لگ کر کہڑا ہو گیا۔

وہ اس وقت ایک غیر آباد مکان کے اندر خوفناک مکان مین تن تنہا تہا۔ اوسکی پریشانی کے دوبالا کرنے کے لئے قتل ہائے نیم شبی کے وہشت ناک قصے جو اوس نے پڑہے یا سنے تہے اوسے یکایک یاد آگئے اور واہمہ خلاق نے اون خوفناک جرائم کی وارداتون کو فرش پر کی اوس مہیب شکل کے مفہوم سے جس کی حقیقت وہ سمجہہ نہ سکا تہا متعلق کر دیا۔ وہ حالت بیداری مین یہہ ڈراونا خواب جو کابوس خیالی سے زیادہ مہیب تہا دیکہہ رہا تہا کہ اتنے مین سڑک سے سامنے کے دروازے کی طرف سے کچہہ آدمیون کے جلد جلد قدم بڑہائے ہوئے آنے کی آہٹ سنائی دی اور کچہہ دیر مین وہ بلا توقف دہلیز مین داخل ہوئے۔ نوجوان اون کے داخل ہونے کے ساتہہ ہی دبے پاؤن کمرے کے دوسرے کنارے کی طرف سرک گیا۔ اوس کا جسم پسینے مین شرابور رہتا اوس نے ہاتہہ سے زینے کو ٹٹولا۔ قدمون کی آہٹ قریب آ گئی۔ وہ ہرن کی سی پہرتی سے ایسے دبے پاؤن زینے پر چڑہ گیا کہ نوواردون کو جو خود بہی زینے پر لگے تہے اوس کی موجودہونے کا مطلق علم نہوا

نوجوان اوپر پہونچا اور جلد جلد کمرے کے دروازون کو ٹٹولتا ہوا آناً فاناً ایک حجرے مین داخل ہوا جو مکان کے عقب کے حصے مین تہا۔ اوس نے دروازہ

بند کرلیا اور اپنی پوری طاقت سے اوس کو ٹیکا دے کر کہڑا ہو گیا۔ لیکن بیچارے کو یہہ خیال نہ تہا کہ اوس کا نازک جسم باوجود اپنی پوری طاقت کے معمولی قوت کے انسان کے ایک دہکے کی تاب نہ لاسکتا تہا۔

اس اثنا مین نو وارد زینے پر چڑہ آئے۔

دوسرا باب

پرانے مکان کے اسرار

ہمارے نوجوان کی خوش نصیبی سے اون لوگون نے جو ابہی ابہی مکان مین داخل ہوئے تہے اوس کمرے کے دروازے کے کہولنے کا قصد نہ کیا۔ جس مین اوس نے پناہ لی تہی۔ وہ سیدہے بڑہے ہوئے چلے گئے اور بلا کسی تامل کے جس سے ظاہر ہوتا تہا کہ وہ اس مکان کی چپہ چپہ زمین کو اچہی طرح جانتے ہین اونہون نے پہلی منزل کے سامنے والے حجرے کا رخ کیا۔

تہوڑی دیر مین کسی چیز کے رگڑ کہانے کی آواز دیوار کے قریب آئی اور اوس کے ساتہہ ہی اوس کمرے مین جہان نوجوان چہپا ہوا تہا روشنی کی شعاعین پڑنے لگین اوس نے خوف زدہ ہو کر اپنے چارون طرف نظر دوڑائی اور اوس دیوار مین جو دونو کمرون کے درمیان حائل تہی ایک چہوٹا سا مربع دریچہ دیکہا۔ یہہ دریچہ فرش سے پانچ فیٹ بلند تہا اور اس لئے نوجوان اوس مین سے جہانک کر دیکہہ سکتا تہا کہ دوسرے کمرے مین کیا ہو رہا ہے۔

ایک شمع کی روشنی مین جو ایک میلی چیڑ کی میز پر جل رہی تہی نوجوان نے دو آدمیون کو دیکہا جن کی ظاہری وضع سے اوس کا خوف و اضطراب اور بڑہ گیا۔ اون کا لباس

ادنی ترین پیشہ ورون کا سا تہا۔ ایک شخص فرغل نما کوٹ موٹے چمڑے کی گیٹس اور تسمہ دار بوٹ۔ اور دوسرا اغف کپڑے کا شکاری کوٹ اور لمبی پتلون پہنے تہا دونون کے دونون کثیف تہے اور اون کی حجامت بڑہی ہوئی تہی ان مین سے جو شکاری کوٹ پہنے تہا اوس کی داڑہی خوب گنجان تہی لیکن بظاہر شانہ سے آشنا معلوم ہوتی تہی۔ دوسرا داڑہی منڈاتا تہا۔ لیکن تین چار دن سے اوس پر استرا نہ پہرا تہا۔ دونون قوی ہیکل اور تنومند تہے اور اون کے چہرون سے بیتمیزی استقلال اور خونخواری برستی تہی۔

جس کمرے مین وہ داخل ہوئے وہ سرد بہیانک اور بوسیدہ تہا۔ سامان کی قسم سے اوس مین ایک تو چیڑ کی میز تہی جس کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے اور تین ٹوٹی پہوٹی کرسیان تہین جن مین سے دو پر یہہ آدمی بیٹہہ گئے۔ لیکن یہہ کرسیان اس طرح سے رکہی ہوئی تہین کہ دروازے کہلے ہونے کی وجہہ سے زینہ ان دونون آدمیون کو نظر آسکتا تہا اور اس لئے نوجوان نے اس وقت زینے کی راہ سے فرار ہوجانا خلاف مصلحت سمجہا۔

اب ان دونون شخصون مین یہہ گفتگو شروع ہوئی:۔

فرغل نما کوٹ والا شخص۔ ”ہان یار بل! لاؤ تو برانڈی“۔

دوسرا شخص جو بل کے نام سے پکارا گیا تہا (اپنے کوٹ کی جیب سے شراب کی بوتل نکال کر ترش لہجے مین) ”ڈک! تجہے تو ہمیشہ نشہ ہی کی پڑی رہتی ہے۔ تیرے منہہ سے ہر وقت بوتل لگی رہنی چاہئے! اگر یہہ کرنیکی جم ابہی تک کیون نہین آیا۔ اور یہہ دروازہ کس گدہے نے کہلا چہوڑ دیا۔

ڈک ”معلوم ہوتا ہے کہ جم یا ہمارا اور کوئی ساتہی یہان آیا ہے اور دروازہ کہلا چہوڑ گیا ہے۔ مضائقہ نہین اس سے تو اور شبہہ رفع ہوتا ہے“۔

بل (کچھہ تامل کرکے) "آؤ پہلے حصہ بخرا کرلین۔ اس کے بعد ذرا شراب وڑا مین گے اور اس نئے معاملے کے متعلق بات چیت کرین گے"

ڈک "اچھا تو پرپرزے جھاڑ ڈالو"

یہہ کہہ کر اوس نے اپنے فرغل مین سے کئی بلندے نکالے جن کے اوپر بادامی کاغذ لپٹا ہوا تھا۔ دوسرے شخص نے بھی اسی طرح اپنے کوٹ کی جیبون مین سے کئی بلندے نکالے اور سب میز پر رکھدئے اس کے بعد ایک عجیب اور پر اسرار کارروائی شروع ہوئی۔ شکاری کوٹ والا شخص آتشدان کے قریب گیا اور اپنی جیب مین سے ایک پیچ کش نکال کر اوس نے اوس سے آتشدان کی زنگ آلود جالی کے پیچ کھولے اور جالی کو اپنے مقام سے ہٹا دیا جس سے ایک بہت بڑا مربع جوف نظر آیا۔ اس مین دونون آدمیون نے اپنے اپنے بلندے رکھدئے اور پھر جالی بدستور لگا کر پیچ کس دئے۔ اس کے بعد فرغل نما کوٹ والا شخص دیوار کے اوس حصہ کی طرف بڑھا جو دونون کھڑکیون کے درمیان تھا۔

نوجوان نے پاس کے کمرے مین سے اب پہلی مرتبہ دیکھا کہ ان کھڑکیون کے کواڑ بند ہین اور دروازون اور سوراخون پر بادامی رنگ کا موٹا کاغذ لگا ہوا ہے

ڈک نے دیوار کے اوس حصے پر ایک خاص طریقے سے ہاتھہ رکھا جس سے ایک تختہ اپنی جگہہ سے ہٹ گیا اور ایک بڑی الماری نظر آئی جس مین سے اونھون نے نفیس کھانا۔ گلاس۔ پائپ اور تمباکو نکالا اور تختے کو پھر بند کرکے میز پر کھانا کھانے بیٹھہ گئے

ان عجیب واقعات کے مشاہدے سے بیچارے نوجوان پر جو خوف طاری ہوا وہ بیان سے باہر ہے۔ ناظرین خود اوس کا اندازہ کرلین۔

اوس کی عقل نے اوسے بتایا کہ وہ بدمعاش چورون کے جو ممکن ہے کہ قاتل ہون مسکن مین ہے جس مین ہر قسم کی بداعمالی کے چھپانے کے مخفی ذرائع موجو

ہین - اوس نے اپنی آنکہہ اوس کہڑکی سے جس مین سے اوس نے یہہ عجیب واقعات دیکہے تہے ہٹالی اور جس کمرے مین وہ چہپا ہوا تہا اوس کے چارون طرف دیکہا - اوسے یہہ خوف ہونے لگا کہ کہین ایسا نہ ہو کہ جہان وہ کہڑا تہا وہان بہی اوس کے پاؤن تلے سے کوئی تختہ سرک جائے اِس خیال کے آتے ہی اوس نے بے اختیار نیچے دیکہا اور ایک چور دروازہ اوسے نظر آیا جس سے اوس کے ہوش جاتے رہے - دروازے کے موجود ہونے مین کچہہ شک نہ تہا جو صاف نظر آرہا تہا اور کم و بیش تین فٹ لمبا اور دو فٹ چوڑا اور چوکہٹے سے کچہہ نیچے دہسا ہوا تہا -

چور دروازے کے پاس ایک چیز پڑی ہوئی تہی جس کی طرف نوجوان کا خیال گیا اور جس سے اوس کا خوف اور دوبالا ہو گیا - یہہ ایک چہری تہی جس کا پہل لمبا اور نوکدار مثل خنجر کے تہا - اِس پہل کی نوک پر کوئی تین انچ تک ایک خاص قسم کی زنگ چڑہی ہوئی تہی جسے دیکہہ کر نوجوان کانپ اوٹہا - اور دل مین کہنے لگا کہ یہہ خون تو نہین جس سے یہہ آلۂ ہلاکت آلودہ ہے - ایسے مقام مین خفیف سے خفیف بات بہی اوس کے اندیشون اور وسوسون کی تحریک کو کافی تہی

نوجوان دونون آدمیون کی آوازین سن رہا تہا اور جب اوس نے دیکہا کہ یہان سے بچ نکلنے کی ابہی تک کوئی صورت نظر نہین آتی تو گو اوس پر خوف طاری تہا پہر بہی اوس نے ان لوگون کی باتین کان لگا کر سننے کا ارادہ کیا -

بل کو اوس نے یہہ کہتے سنا :- "ڈک آؤ اب دوسرے معاملے کا ذکر کرین

ڈک :- یہہ کام تو تم نے شروع کیا ہے "

بل :- "مگر وہ اس کا سارا حال مجہہ سے بیان کر چکا ہے اور اس لئے اوس کا تذکرہ کرنے مین کچہہ قباحت نہین - وہ مکان ایلنگٹن کی سڑک پر قصبۂ کینٹ

اور لوٹ ہالوے کے بیچ مین ہے"

ڈک :- "مگر وہان رہتا کون ہے"

بل :- "ایک بڑی موٹی اسامی ہے - اوس کا نام مارکہم ہے اور وہ بہت بڈہا ہے - اوس کے دو بیٹے ہین جن مین سے ایک فوج مین نوکر ہے اور دوسرا کوئی پندرہ سال کا ابہی بچہ ہے"

ڈک :- "تو اوس سے کچہہ اندیشہ نہین مگر یہہ تو بتا نوکر چاکر کتنے ہین ؟"

بل :- "صرف دو مرد اور تین عورتین ہین - مردون مین ایک تو بڈہا خانساماں ہے جس سے ہلا تک نہین جاتا - ہان دوسرا جوان ہے -"

ڈک :- "بس اتنے ہی ہین ؟"

بل :- "ہان - اب سُنو - ہم تم اور رحم مل کر آسانی سے چھاپہ مار سکتے ہین تو پہر کس دن ٹہیرے ؟"

ڈک :- "کل رات ہی سہی - آج کل اندہیری بہی ہے اور دوسری جگہہ کام کا بازار بہی مدہم ہے"

بل :- "اچھا یون ہی سہی - اور یہہ لو مین بڈہے مارکہم کے مکان پر چھاپہ مارنے کی کامیابی کا پیالہ پیتا ہون"

یہہ کہہ کر چور برانڈی کا ایک قدح چڑہا گیا اور اوس کے ساتہی نے بہی اوس کی تقلید کی - اس کے بعد وہ ادہر ادہر کی باتین کرنے لگے -

ڈک :- "کہو بل کیا اس مکان مین عجیب عجیب تماشے نہین ہوئے"

بل :- "ہان کیون نہین ہوئے - یہہ وہی جونتہن کا مکان ہے جس سے اوس کو بڑی دلبستگی تہی اور جونتہن راز کے چھپانے مین بڑا ہوشیار تہا"

ڈک :- "بیشک دوسرے کمرے مین چور دروازے کے نیچے جو تہ خانہ ہے

اوس کی راہ سے بہت سے مردے پہینکے جا چکے ہین"۔

بل ہان اور کسی کو اون کا حال تک معلوم نہ ہوا۔ مگر اب تو اس دروازے مین کیلین لگا دی گئی ہین اور عرصہ سے اوس کے کہلنے کی نوبت ہی نہین آئی۔

آفت زدہ نوجوان دوسرے کمرے مین سے یہہ باتین سُن کر مارے خوف کے زمین مین گر گیا۔

ڈک :۔ "مگر کیلین کیون لگا دی گئین ؟"

بل :۔ اس لئے کہ اب مسافرون کے یہان نہ ٹہیرنے سے یہہ مکان غیر آباد پڑا رہتا ہے اور اس چور دروازے کی ضرورت ہی نہین پڑتی۔ اس کے علاوہ اگر ہم کو اس سہل ترکیب کی ضرورت بہی پڑے تو دوسرا۔۔"

اس موقع پر بادل کے زور سے گرجنے کی وجہہ سے اس فقرے کا باقی حصہ نوجوان کے سننے مین نہ آیا۔

ڈک :۔ مین نے سُنا ہے کہ شہر کے اس حصہ مین بہت کچہہ تغیر و تبدل ہونے والا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو ہم کو اپنا بوریا بدہنا کہین اور لے جانا پڑے گا۔"

بل :۔ ارے ایسے اڈّے ہمین بہت سے معلوم ہین جن مین ہم دہڑلّے سے رہ سکتے ہین اور پہر مزا یہہ کہ پولیس کی نظر کے تلے۔ کیونکہ جتنا ہم پولیس کے پاس ہون گے اتنا ہی ہم کو کم خوف ہوگا۔ بہلا کون جانتا ہے کہ اس محلہ مین اور پیٹر اسٹریٹ اور سیفرن ہل مین بہی ایسے ایسے مکان ہین۔ یار قسم ہے کہ جب یہہ بات ہمارے تمہارے سننے مین آتی ہے کہ یہہ کونسل والے اور پارلیمنٹ کے ممبر اوٹہہ کر پولیس والون کی تعریف کے پل باندہ دیتے ہین اور کہتے ہین کہ دنیا بہر مین لندن کی پولیس سے بہتر کوئی پولیس نہین اور بڑے دہڑلّے کے ساتہہ یہہ رائے دیتے ہین کہ پولیس کی جمعیت پر خوب روپیہ خرچ کرنا چاہیے تو مارے ہنسی کے

ہمارے پیٹ مین بل پڑ پڑ جاتے ہین"

ڈک:- "اور بیس سال سے ادہر تو کوئی تبدیلی و بدیلی ہوتی ہی نہین - سرکار کا قاعدہ ہے کہ جب اوسے کوئی نیا انتظام کرنا ہوتا ہے تو مدتون پہلے سے اوس کا ذکر کیا جاتا ہے"

بل:- "لیکن یہہ واضح رہے کہ جب ایک دفعہ ردوبدل شروع ہو گیا تو پھر تمہارے مکان کی خیر نہین - اگر اونہون نے یہہ گھر کھود ڈالا تو میرے دل کو بڑا صدمہ ہوگا - مگر ہمارے گھر کا برا چاہنے والے یہہ نہ سمجھین کہ صحیح سلامت بچ کر نکل جائین گے - ذرا آکر اس کی ایک کڑی کو تو چھو کر دیکھین - دس بارہ کو پکڑ کر جوڑ گڑھے مین نہ جھونک دیا ہو تو میرا نام بل نہین"

ڈک:- "راج مزدور جب اس مکان کو گرانے کے لئے آئین گے تو ایسی ایسی عجیب باتین ظاہر ہون گی کہ دنیا حیران رہ جائے گی - زینہ کے نیچے کے زمین دوز حجرون کو جن مین آدمی پچاس سال تک چھپا رہے اور پولیس والون کو شبہہ تک نہ ہو جب کھول کر دیکھا جائے گا تو ایک آدہ ہڈی ضرور نکلے گی اور وہ بھی کسی بھیڑ یا بکری یا گاے کی نہین بلکہ ــــ"

بل (کچھہ دیر سکوت کرنے کے بعد):- "اس محلے کے رہنے والے بھی تو دن دہاڑے اس مکان مین اس ڈر سے نہین آتے کہ یہان بھوت پلید رہتے ہین لیکن میری جو پوچھو تو مین آدہی رات کو بھی بے دہڑکے یہان چلا آؤن خواہ ٹائبرن[1] یا نیوگیٹ[2] مین جو جو لوگ پھانسی پا چکے ہین وہ سب کے سب ہی زندہ ہو کر

---

[1] ٹائبرن لندن کے اوس مقام کا نام تہا جہان ۱۷۸۳ء تک مجرم پھانسی دئے جاتے تھے - ملکہ الزبتھ کے عہد مین جو نامی گرامی کیتھولک مذہب کے پادری پراٹسٹنٹون کے تعصب کا شکار ہوئے وہ یہین مصلوب ہوئے - اب یہان اکسفرڈ اسٹریٹ ہے - مترجم

[2] نیوگیٹ لندن کے ایک مشہور قیدخانے کا نام ہے - نیوگیٹ کے معنی ہین نیا دروازہ اور اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ۱۲۱۸ء سے یہہ لنڈن کے نیوگیٹ یعنی نئے دروازے کا صدر محبس تھے - مترجم

بل اتنا کہہ کر دفعتہً رک گیا۔ اوس کا چہرہ زرد پڑ گیا اور وہ مبہوت اور دم بخود ہو کر کرسی کی پشت سے جا لگا۔ اوس کے ہاتہہ سے پائپ نیچے گر پڑا اور فرش سے ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

ڈک گہبراہٹ کے ساتہہ چارون طرف دیکہہ کر) :۔ "کہو بل! خیر تو ہے یہہ تمہاری حالت یکایک کیون بدل گئی؟"

بل (ہانپ کر اور خوف زدہ نگاہون سے ساتہہ کے کمرے کی کہڑکی کی طرف اشارہ کرکے) :۔ "وہ دیکہو! دیکہتے نہین ہو کہ ـــ"

ڈک نے جو اپنے ساتہی کی نسبت ایسے معاملات مین زیادہ جری تہا کہا :۔ "کچہہ بہی نہین۔ حرامزادے کرنیکی جم کی کوئی چال ہے۔ دیکہو تو جا کی اوس کی کیسی مرمت کرتا ہون" یہہ کہہ کر اوس نے شمع اوٹہائی اور کمرے کے دروازے کی طرف بڑہا ہی تہا کہ اوس کا ساتہی اوس کے پیچہے یہہ پکارتا ہوا لپکا : "ٹہیرو ٹہیرو مجہے اندہیرے مین مت چہوڑتے جاؤ۔ مین اکیلا یہان نہ رہونگا اگر تم جاتے ہو تو مین بہی تمہارے ساتہہ چلتا ہون"۔

اس پر یہہ دونون بدمعاش پاس کے کمرے کی طرف بڑہے۔

تیسرا باب

چور دروازہ

نوجوان نے دونون بدمعاشون کی گفتگو کو کمال خوف و استعجاب سے سُنا تہا۔ اس شام کے تمام واقعات نے اوس کے نظام عصبی مین ایسی شدید کیفیت پیدا کر دی تہی کہ قریب تہا کہ وہ دیوانہ ہو جائے اور اوس کی یہہ حالت ہو گئی تہی کہ معلوم ہوتا تہا کہ اوسے سوائے اس کے اور کوئی چارہ

نہین رہا کہ فرش پر گر کر زور سے چیخین مارے -

جب تک چور مسٹر آرکہم کے مکان مین نقب لگانے کا ذکر کرتے رہے نوجوان اپنے جذبات کو روکے رہا - لیکن جب ان انسان صورت اور شیطان سیرت بدمعاشون کی گفتگو نے اوس کے تصور مین اوس وحشتناک مقام کے خطرات کی تصویر کھینچی جس مین وہ پناہ گزین ہوا تہا اور جب اوس نے اپنے کانون سن لیا کہ وہ درحقیقت اوسی زینے کے کنارے پر کہڑا ہوا ہے جس مین کثیر التعداد لوگ نیچے کی اندہیری خندق مین جہونکے جا چکے تہے اور ساتہہ ہی جب اوس نے یہہ خیال کیا کہ بعید از احتمال نہین کہ اوس کی ہڈیان بہی اوسی زمین دوز اور تیرہ وتار قعر مین ادر لوگون کی نعشون کے ساتہہ جو سفاکی سے قتل کئے جا چکے تہے گل کر چونہ ہو جاینگی تو قریب تہا کہ اوس کے حواس جاتے رہین مارے خوف کے اوس کے بدن سے پسینہ بہنے لگا - اور اوس کی وہی کیفیت ہوگئی جو ڈراونے خواب کے دیکہنے سے کسی شخص کی ہوتی ہے - اوس نے اپنی ٹوپی زمین پر پہینکدی کیونکہ اوسے معلوم ہوتا تہا کہ اوس کا دم گہٹا جا رہا ہے - اوس کی روشن پیشانی اور دلفریب چہرے پر حد درجہ کے خوف وہیبت کی علامات طاری ہوگئے اور اوس پر مردنی سی چہا گئی -

معلوم ہوتا تہا کہ موت اپنی بہیانک سے بہیانک شکل مین چارون طرف سے اوس کی طرف لپکتی ہوئی آرہی ہے - راہ فرار کہین نہ تہی - اگر ایک طرف چور دروازہ تہا تو دوسری طرف زمین دوز خندق تہی یا اگر ان سے اوس کی جان بچتی تو اوس کا خون پینے کے لئے خنجر قاتل موجود تہا - غرضکہ اوپر نیچے آگے پیچہے اوسے موت ہی موت نظر آتی تہی -

اس وقت دفعتاً بجلی کی کوند کی طرح ایک خیال اوس کے ذہن مین گذرا یعنی اوس نے قصد کیا کہ کسی طرح یہان سے نکل بھاگنے کی جان توڑکر کوشش کرے۔ اوس نے کمر ہمت چست باندہی اور دروازے کو اس احتیاط سے کہولا کہ باوجودے کہ اوس کے قبضے پُرانے اور زنگ خوردہ تہے پہر بہی اون سے آواز نہ پیدا ہوئی۔ اس وقت نہایت نازک موقع تہا۔ اگر وہ زینے کے اوس مقام کو جو بدمعاشون کی نظر کے سامنے تہا اونہین اپنی طرف متوجہ کئے بغیر طے کرجاتا تو وہ سلامت نکل جاتا۔ یہہ سچ تہا کہ خواہ چور اوسے دیکہتے یا نہ دیکہتے پہر بہی ممکن تہا کہ وہ اپنی پہرتی اور چالاکی کی وجہہ سے اس مکان سے فرار ہوجاتا لیکن اوس نے سوچا کہ یہہ آدمی مجہے پہر چندہی منٹ مین گرفتار کرلین گے کیونکہ مجہے اون پیچ در پیچ گلیون مین سے ہوکر گذرنا پڑے گا جن سے مین تو بالکل ناآشنا ہون مگر وہ لوگ اچہی طرح جانتے ہین اوس نے یہہ بہی خیال کیا کہ مین نے اون کے تمام راز سن لئے ہین اور اون کے اخفا کے پُر اسرار طریقون پر آگاہی حاصل کرلی ہے اگر مین اون کے پنجے مین پہنس گیا تو یقیناً وہ مجہے مار ڈالینگے

یہہ خیالات آناً فاناً اوس کے دماغ مین گذرے اور اوسے پورا یقین ہو گیا کہ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ سخت ہی احتیاط اور حزم سے کام لیا جاے ۔ باہر ابہی تک طوفان زورون پر تہا اور نوجوان نے عزم بالجزم کرلیا تہا کہ جس طرح بن پڑے اس مکان سے اس طرح نکل جاے کہ چورون کی اوس پر نگاہ نہ پڑے۔ ایک دفعہ باہر نکل کر بے رحم طوفان باد و باران کا مقابلہ کرنا ان لوگون کے قریب مین رہنے سے زیادہ پرامن تہا۔ وہ ایک بار پہر کھڑکی کی طرف یہہ دیکہنے کے لئے بڑہا کہ آیا آنکھہ بچاکر

زینے پر سے اوتر جانا ممکن ہے یا نہین - لیکن سوء اتفاق سے وہ کھڑکی کے بالکل ہی نزدیک چلا گیا - شمع کی روشنی اس وقت پورے طور سے اوس کے چہرے پر پڑی جسے خوف او ریریشانی نے زرد اور ڈراونا بنا دیا تہا -
یہہ وہ وقت تہا جبکہ چور نے اپنی ناپاک ہرزہ درائی کے اثنا مین اوس کے چہرے کو دیکہا جس کی آنکھین اوس پر ٹکٹکی جمائے ہوے اور اوس کے تصور مین پتہرائی ہوئی معلوم ہوتی تہین اور اوس پر ایک مردنی سی چہاگئی تہی -
نوجوان نے دیکہا کہ اوس کا راز اب فاش ہوگیا ہے اور جو بلائے عظیم اوس کے سر پر تلی کہڑی تہی اوس کی پوری کیفیت معاً اوس کے ذہن مین آگئی وہ پلٹا اور کوشش کی کہ اس مہلک مقام سے بہاگ جائے مگر جس طرح واہمہ بسا اوقات اعضا کو کابوس کی حالت مین شکنجے مین جکڑ دیتا ہے اور سونے والے کو ایسے خطرے مین مبتلا کر دیتا ہے جس سے فرار ہونے کی وہ بے سود جد وجہد کرتا ہے اسی طرح اوس نے ہزار چاہا کہ یہان سے بہاگ جائے لیکن اوس کے پانون جگہہ سے نہ اوٹہہ سکے - اوس کا دماغ چکرا گیا آنکھون مین تاریکی چہاگئی - اوس نے سہارے کے لئے دیوار کو تہاما کہ کہین گر نہ پڑے مگر اوس کے حواس اوسے جواب دے رہے تہے اور آخر الامر وہ غش کہا کر دہم سے زمین پر آرہا -
جب اوسے غش سے افاقہ ہوا تو اوسے معلوم ہوا کہ کوئی شخص اوسے اوٹہائے لئے جا رہا ہے - اس کے ساتہہ ہی اوس کی نگاہ ڈک کے خبیث چہرے پر پڑی جس کے ہاتہہ مین اوس کے پانون تہے دوسرا بدمعاش اوس کے سر کو تہامے ہوے تہا - دونون اوسے زینے کے نیچے

لئے جا رہے تھے جس کی پہلی سیڑہی پر شمع ٹمٹما رہی تہی۔

اس واقعہ خیز شام کے تمام سوانح مصیبت زدہ لڑکے کی یاد مین دفعتاً تازہ ہوگئے اور اب اوسے اوس خوفناک حالت کا بخوبی اندازہ ہوگیا جس مین وہ اس وقت تہا۔

تہوڑی دیر مین وہ زینے سے اوتر آئے۔ بدمعاشون نے اپنے بار کو ایک لمحے کے لئے نیچے ڈال دیا اور ڈک شمع لانے کے لئے زینے پر چڑہ گیا۔

اس وقت بدنصیب لڑکے کے سینے مین متناقض جذبات کا ایک خوفناک تلاطم برپا ہوا۔ اوس نے اپنی آنکھین بند کرلین اور دم بہر کے لئے جی ہی جی مین سوچتا رہا کہ خاموش رہے یا چیخ اوٹھے۔ اوس کے تصور مین یکایک ناگہانی موت کی تصویر کہنچ گئی اور ساتھ ہی اوسے یہہ خیال آیا کہ ہائے ابہی میرے مرنے کے دن تو نہ تھے! کیا انسان ایسے ہی سفاک اور ناخدا ترس ہو سکتے ہین کہ اس جوانی کے عالم مین کسی کو —"

لیکن جب دونون بدمعاش جہک کر اوسے پہر اوٹہانے لگے تو خوف دوسرے تمام جذبات اور خیالات پر غالب آگیا اور مارے ڈر کے اوس نے ایک زور سے چیخ ماری۔

اس وقت ایک ہیبت ناک نظارہ دیکھنے مین آیا۔ دونون بدمعاش نوجوان کو نیچے کی منزل کے سامنے والے کمرے مین لے گئے اور بہ کچہہ دیر کے لئے اونہون نے اوسے فرش پر لٹادیا۔ یہہ وہی کمرہ تہا جس مین وہ مکان مین داخل ہوتے وقت اول اول گہسا تہا۔ یہہ وہی کمرہ تہا

جس مین اوس نے بجلی کی تڑپ مین میلے فرش پر ایک سیاہ مربع شکل دیکھی تھی۔ کچھہ دیر تک درودیوار پر اندھیرا گھپ چھایا رہا۔ آخرکار فرغل نما کوٹ والا شخص شمع ہاتھہ مین لیئے ہوے آپہونچا۔ نوجوان نے سراسیمہ ہوکر چارون طرف نظر ڈالی اور بہ آسانی اس کمرے کو پہچان لیا۔ اوسے یک بیک یاد آیا کہ جب اول اول فرش کی اوس مربع شکل پر اوس کی نظر پڑی تھی تو کس بلا کا خوف اوس پر طاری ہوا تھا۔ اپنے بائین ہاتھہ کے بل اوس نے اپنے آپ کو اوپر اوٹھایا اور ایک دفعہ اور نظر بھر کر چارون طرف دیکھا۔ پناہ بخدا! کیا جو کچھہ اوس کے دیکھنے مین آیا وہی فی الحقیقت موجود تھا! اس سیاہ مربع شکل کی حقیقت اوس پر اب آشکارا ہوئی۔ یہہ ہیبت زا سیاہی۔ یہہ خوف انگیز مربع ایک قعر تیرہ و تار کا منہہ تھا جس پر سے ڈھکنا اوٹھا ہوا تھا۔ اس گڑھے کی تہ مین سے سڑی ہوئی بو نکل رہی تھی اور پانی کے چلنے کا دہیما سا شور سنائی دے رہا تھا۔

بدقسمت لڑکے کو معاً اس خوفناک قعر کا مطلب سمجھہ مین آگیا۔ وہ چونک کر اوٹھہ کھڑا ہوا اور ان سفاک و بیدرد بدمعاشون کے سامنے جو اوسے یہان لائے تھے گھٹنے ٹیک کر منت وزاری کے لہجے مین کہنے لگا:۔

خدا کے لیئے مجھپر رحم کرو۔ اس خوفناک طور پر مجھے مت مارو۔ میرے قتل کرنے سے تم کو کیا ہاتھہ آئے گا۔

بل ۔ (وحشیانہ لہجے مین) "بک مت۔ تجھے ہمارا راز اس قدر معلوم ہوگیا ہے کہ اگر تو زندہ رہا تو ہماری سلامتی نہین۔ اب ہمین سوا اس کے اور کوئی چارہ نہین کہ تیرا خاتمہ کردین"

ڈک "اس مین ذرا شک نہین۔ یہہ تو ہمارے گھر کا پورا پورا بھیدی

ہو چکا ہے۔"

لڑکا۔ (یاس کے لہجے مین) "للہ مجھے چھوڑ دو۔ مین کبھی تمہارا راز افشا نہ کرون گا۔ ہاے! اس جوانی مین مجھے کیون مارے ڈالتے ہو۔ میرے پاس بہت سا روپیہ ہے۔ مین اپنی تمام دولت تم کو دے دون گا"

ڈک۔ (لڑکے کا ایک ہاتھہ خود پکڑکر اور دوسرا اپنے ساتھی کو دے کر) "چلو بہت جھنجھٹ ہو چکی۔ آؤ بل ذرا مجھے مدد تو دو"

لڑکا۔ (چلا کر اور ہاتھہ پاؤن مار کر) "اے ظالمو ہان جاو۔ خدا کے واسطے رحم کرو۔ تم پچتاؤ گے جب تمہین معلوم ہو گا۔ کہ مین وہ نہین ہون جو مین ——"

اس سے زیادہ اوس کے منہہ سے اور کوئی بات نہ نکلنے پائی اوس کے آخری لفظ غار کے منہہ پر نکلے اور پہر بدمعاشون نے اوسے چھوڑ دیا اور وہ نیچے گر پڑا۔

اونہون نے چور دروازے کو غار کے منہہ پر زور سے بند کیا اور لڑکے کی دردناک چیخ جو بے تحاشا اوس کے منہہ سے نکلی تہی ساتہہ ہی بند ہو گئی۔ اس کے بعد دونون قاتل اوپر کی منزل والے کمرے کو سدہارے

* * * *

* * * * *

دوسرے دن کوئی ایک بجے کے عمل مین مسٹر مارکہم کو جو ایک دولتمند شخص تہا اور لندن کے شمالی حصے مین رہتا تہا حسب ذیل رقعہ ملا:-

"خداے تعالٰی کی مشیت کی تائید سے راقم آپ کو اطلاع دیتا ہے

کہ آج کی رات آپ کے مکان مین نقب زنی کا قصد کیا جائے گا - جو بدمعاش اس جرم کے ارتکاب کا قصد رکھتے ہین وہ اس سے بہی زیادہ سنگین جرم کے مرتکب ہوسکتے ہین - خبردار رہیئے -

آپ کا ایک نادیدہ دوست،،

یہہ رقعہ جس کا خط نہایت خوشنما تہا کسی عورت کے ہاتہہ کا لکہا ہوا معلوم ہوتا تہا -

مسٹر مارکہم کے مکان مین مناسب احتیاط عمل مین لائی گئی لیکن جس نقب کا انتباہی رقعہ مین اشارہ کیا گیا تہا وہ کسی نہ کسی وجہہ سے ملتوی ہوگیا -

چوتھا باب

دو درخت

جن واقعات کا گذشتہ ابواب مین ذکر کیا گیا ہے اون کے پیش آنے کے قریباً ایک ہفتہ بعد ایک سہانی شام کو آٹہہ اور نو بجے کے درمیان دو نوجوان مسٹر مارکہم کے دلکشا مکان سے جو لندن کے شمالی حصے مین واقع تہا نکلے اور آہستہ آہستہ قریب کی پہاڑی پر چڑہنے لگے ان دونون نوجوانون کی عمرون مین کوئی چار سال کا فرق ہوگا - بڑے کا سن انیس سے کچہہ اوپر اور چہوٹے کا پندرہ سال کے قریب تہا لیکن اون کے شکل و شمائل مین اس درجہ باہمی مشابہت تہی کہ دیکہتے ہی سے بتا سکتا تہا کہ دونون بہائی بہائی ہین - دونون آگے آگے تہے اور جس پہاڑی پر وہ ایک ڈہلوان پگڈنڈی کی راہ - اوس کی چوٹی پر سے مسٹر مارکہم کا مکان پوری طرح سے نظر

راہ مین دونون نے ایک دوسرے سے بالکل بات نہین کی - بڑا آگے آگے جارہا تھا اور کچھ کچھ دیر کے بعد گھونسا تانتا تھا ابرو پر بل لاتا تھا اور جن غضبناک جذبات کا طوفان اوس کے سینے مین موجین مار رہا تھا اون کا اظہار اسی طرح کی دوسری خاموش مگر معنی خیز علامات کی وساطت سے کر رہا تھا - اوس کا بھائی نیچی نظر ین کئے اوس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا اور اوس کے چہرے پر بھی اندرونی درد و کرب کی علامات طاری تھین - اس طور سے وہ پہاڑی کی چوٹی پر پہونچے اور ایک تپائی پر جو دو زیتون کی درختون کے بیچ مین پڑی تھی بیٹھہ گئے -

دیر تک یہہ دونون بھائی خاموش رہے - آخر کار چھوٹے نے آنکھون مین آنسو بھر لا کر کہا :-

پیارے یوجین ! ہم نے الوداع کہنے کے لئے یہی مقام کیون منتخب کیا - شاید ہم ایسے بچھڑین کہ پھر ملنا نصیب نہ ہو "

بڑے بھائی نے اس کے جواب مین کہا :-

"رچرڈ - اس سے زیادہ موزون مقام ہم منتخب نہ کر سکتے تھے - چار سال ہوئے کہ ہم نے اپنے ہاتھہ سے ان درختون کو بویا اور اوس وقت سے لیکر اب تک ہم انہین اپنے اپنے نام سے پکارتے رہے ہین - جب ہم ایک دوسرے سے اپنے اپنے مدرسے کو جانے کے لئے جدا ہوتے تھے تو ہم اپنی تجویزون کے متعلق گفتگو - اپنی خط و کتابت کے زمانے کا تعین اور جو مشاغل ہمین تعطیل کے زمانے مین مصروف رکھنے والے تھے اون کی نسبت پیش بندی کرنے کے لئے یہان آیا کرتے تھے اور جب ہم مکتب سے لوٹتے تھے تو ہاتھہ مین ہاتھہ ڈالے بعجلت تمام ہم یہان

دوڑے آتے تہے تاکہ دیکہین کہ ہمارے درختون نے کس قدر نشو و نما پائی ہے اور ہم مین سے جس کا پودا زیادہ سرسبز و شاداب معلوم ہوتا تہا اوس کو دیکہہ کر وہ جامے مین پہولا نہ سماتا تہا۔ رچرڈ! اگر ہم کبہی جہگڑتے تہے تو انہی درختون کے نیچے آکر ہم مین صلح کی ٹہیرتی تہی اور اس تپائی پر بیٹہہ کر ہم آیندہ کے متعلق تجویزین سوچا کرتے تہے جو ممکن ہے کہ اب کبہی پوری نہ ہون

رچرڈ۔ (کچہہ وقفے کے بعد جس کے اثنا مین وہ بظاہر یوجین کے الفاظ پر تعمق سے غور کرتا رہا) ”پیارے بہائی! آپ بالکل بجا فرماتے ہین۔ ہمارے لئے اس سے زیادہ موزون مقام اس موقع کے لئے منتخب کرنا ممکن نہ تہا۔ پہر بہی جن مسرت افزا دنون کا آپ نے ذکر کیا ہے اونہین کی یاد اس وقت کو اور تلخ کر رہی ہے۔ فرمائیے تو سہی کہ کیا آپ نے سچ چلے جانے کا مصمم قصد کر لیا ہے؟ کیا اور کوئی تدبیر کارگر نہین ہو سکتی؟ کیا بابا جان سے مین آپ کے معاملے مین آپ کی وکالت کر سکتا ہون مجہے تو باور نہین آتا کہ وہ آپ کو جن سے اونہین اس درجہ محبت تہی اور یقین ہے کہ اب تک ہے اس نوعمری مین عاق کر دین“

یوجین (ایک ایسے طنز کے لہجے مین جو اوس کی کم سنی کے لحاظ سے عجیب معلوم ہوتی تہی) ”وکالت کرو اور وہ بہی بابا جان سے! ایسا ہرگز نہین ہوگا۔ وہ اپنی خواہش ظاہر کر چکے ہین اور مجہے حکم دے چکے ہین کہ اون کے مکان مین زیادہ دیر رہ کر مین اوسے اپنے وجود سے ناپاک نہ کرون۔ یہہ اونہین کے الفاظ ہین اور مین اون کی حرف بحرف تعمیل کرونگا“

رچرڈ۔ (جس کی روتے روتے ہچکیان بندہ گئی تہین اور آواز بہی سنائی نہین دیتی تہی) ”جب بابا جان کے منہہ سے یہہ الفاظ نکلے تو وہ سخت برہم

و آشفتہ ہو رہے تہے - یقین جانئے کہ جو سختی اونہون نے آپ پر روا رکہی ہے اوس سے وہ کل ہی پچتا ئین گے "

یوجین - (سختی کے لہجے مین) " باباجان کو مجہے ملامت کرنے کا کوئی حق نہین تہا - جو کچہہ ہوا ہے وہ اون کے اوس برتاو کا نتیجہ ہے جو اونہون نے میرے ساتہہ کیا ہے - باپ اپنے بیٹے کے ساتہہ جو سلوک کرتا ہے وہ آیندہ کی زندگی مین بیٹے کی بربادی یا کامیابی کا باعث ہوا کرتا ہے "

رچرڈ - (کسی قدر ملامت کے لہجے مین) " بہائی صاحب مین کیا کہون - آپ باباجان کو ناحق مورد ملامت ٹہیراتے ہین اونہون نے تو ہمارے ساتہہ ہمیشہ نرمی اور محبت سے ہی سلوک کیا ہے اور جب سے امان جان کا انتقال ہوا ہے "

یوجین - (بے صبری سے قطع کلام کر کے) " رچرڈ تم ابہی بچے ہو - جو الزام مین اپنے باپ پر لگاتا ہون اوسے تم اپنی نوعمری کے باعث سمجہہ نہین سکتے - بہرحال مین تمہین اپنا مطلب سمجہانے کی کوشش کرتا ہون تاکہ تم کہین یہہ نہ خیال نہ کرو کہ اپنے طرز عمل کو اگر حق بجانب ثابت کرنے کے لئے نہین تو کم از کم خفیف کر کے دکہانے مین مین ریاکاری سے کام لے رہا ہون - ہمارے باپ نے میری اور تمہاری تعلیم پر بے دریغ روپیہ صرف کیا اور بچپن سے ہی یہہ بات ہمارے ذہن نشین کی کہ ہم ایک دولتمند باپ کے بیٹے ہین جو ہمین اعلی درجہ کی سوسائٹی مین زندگی بسر کرنے اور اہل دول کی برابری کا دم بہرنے کے قابل بنائے گا - آج ایک سال ہوتا ہے کہ مین اپنی رجمنٹ متعینہ نائٹس برج مین شریک ہوا مین ذیک بیک

اپنے آپ کو ایسے نوجوان افسرون کی صحبت مین پایا جو رنگین مزاج عیاش اور متمول تھے۔ ان مین سے اکثر میرے پرانے رفیق تھے جو سینڈہرسٹ کے شاہی فوجی کالج مین میرے ہم سبق رہ چکے تھے اونہون نے مجھے بہت جلد اپنا ہم نوالہ اور ہم پیالہ بنا لیا اور اپنی اوباشیون اور عیاشیون مین اپنا شریک کر لیا جس کی وجہ سے میرا خرچ میری تنخواہ کی آمدنی سے بہت بڑہ گیا۔ مین مقروض ہو گیا اور مجبوراً مجھے بابا جان سے استدعا کرنی پڑی کہ اس بلا سے مجھے نجات دلائین مین نے نہایت عاجزی اور سماجت سے عریضہ لکھا جس مین عفو تقصیر چاہنے کے بعد مین نے وعدہ کیا کہ آیندہ اس قسم کے لہو ولعب سے محترز رہون گا اور حقیقت مین اس عشرت پرستی سے جس مین مبتلا تھا مین تنگ آ گیا تہا اور اس قلیل مدت کی عیاشی مین جو تجربہ مجھے حاصل ہوا اوس سے مجھے بہت کچھہ نفع پہونچتا۔ یہہ موقع میرے لئے نہایت نازک تہا اور مین بیم و رجا کے درمیان کانپ رہا تہا کیونکہ اس وقت میرا ترانا اور ڈبانا بابا جان کے ہاتھہ مین تہا اونہون نے میرے عریضہ کا جواب نہ دیا اور مجھہ مین اتنی جرأت نہ تھی کہ اون سے دوبدو ہوتا۔ مین نے پھر اون کو خط لکھا مگر اس پر بھی کوئی جواب نہ آیا مین قمار بازی مین بہت کچھہ روپیہ ہار چکا تہا اور اس کی وجہ سے مجھے بہت کچھہ روپیہ قرض لینا پڑا تہا۔ رچرڈ! ایسا قرض عزت بچانی کے لئے لیا جاتا ہے اور ضرور ہے کہ قرض خواہ کو خواہ وہ کیسا ہی دولتمند کیون نہ ہو کامل طور پر ادا کیا جائے خواہ ایسا کرنے مین اپنے نوکرون اور دوکاندارون کو جل دیکر اون کے محنت سے کمائے ہوئے روپیہ سے محروم ہی کیون نہ کرنا پڑے۔ پریشانی کے عالم مین بابا جان کو مین نے تیسری مرتبہ ایک اور خط لکھا لیکن اس پر بھی اونہون نے التفات نہ کی۔

جوے مین ہارا ہوا روپیہ جن افسرون کا میرے ذمہ تہا وہ مجہکو بنظر حقارت دیکہنے لگے اور میری حالت از خود رفتگی کے قریب پہونچ گئی۔ اس پر بہی مین نے کچہہ دن اور انتظار کیا اور ایک چوتہا خط باباجان کو لکہا۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اونہون نے عزم بالجزم کرلیا تہا کہ اپنی حماقتون کی وجہ سے مین جس مصیبت مین مبتلا تہا اوس کا مجہے مزا چکہا ئین۔ چنانچہ اونہون نے میرے چوتہے خط کا بہی کوئی جواب نہ دیا۔ اس پر مین گہر آیا اور جب اون سے ملنا چاہا تو اونہون نے مجہہ سے ملنے سے انکار کردیا جس کی تمہین بہی خبر ہے۔ اب مین کیا کرسکتا تہا۔ روپیہ میرے پاس نہ تہا جو مین قرضخواہون کو دیتا اور اون کے تقاضے کی یہہ کیفیت تہی کہ کسی وقت چین ہی نہ لینے دیتے تہے۔ اس پر طرہ یہہ کہ میرے ہم چشم افسرون نے مجہپر آوازے کسنے شروع کئے اور سرد مہری سے پیش آنے لگے۔ مین اس کی تاب نہ لاسکا اور اپنا کمیشن بیچ ڈالا۔ باقی کا حال تم کو خود معلوم ہے۔ مین گہر آیا اور باباجان کے قدمون پر گر پڑا مگر اونہون نے مجہے دہتکار دیا رچرڈ! اب تم ہی از براے خدا انصاف کرو کہ مین نے کون سا ایسا بڑا جرم کیا تہا۔ کیا میرے باپ کی بے انصافی اور حد درجہ کی سختی میری ان تمام مصیبتون کا باعث نہین ہوئی؟"

رچرڈ۔ (ملائمت سے) "میرا منصب یہہ نہین ہے کہ آپ دونون مین حکم ہون۔"

یوجین "لیکن تمہاری عقل سلیم تمہین کیا بتاتی ہے؟"

رچرڈ۔ بلاشبہ باباجان ہی اس معاملہ کو خوب سمجہتے ہین۔"

یوجین "بڈہون کی راے باوجود اپنے تجربہ اور باوجود اپنے سن و

وسال سے کے بسا اوقات غلط ہوا کرتی ہے"۔

رچرڈ۔ "پیارے بھائی۔ مجھے ڈر ہے کہ میرا اس معاملے مین راے زنی کرنا چھوٹا منہہ بڑی بات کا مصداق ہوگا۔ میرا دل اس بات کو بھی نہین چاہتا کہ اپنے باپ سے اختلاف راے کرون یا اون کی دوراندیشی پر معترض ہون اور ساتھہ ہی اس کے میری یہہ بھی دلی خواہش ہے کہ جو باتین آپ کو حق بجانب ثابت کرین اون پر صدق دل سے یقین کرون۔ ایسی حالت مین بجز سکوت کے اور کیا کرسکتا ہون"۔

یوجین (بے صبری سے) "مین پہلے ہی جانتا تہا کہ تم اس معاملے کو نہ سمجھہ سکوگے۔ عجب دل لگی کی بات ہے کہ کسی شخص کو اپنی راے قائم کرنے کی جرأت نہ ہو! تم ایٹن کو گئے اور کورسے کے کورے ہی رہے مین تو بھی سمجھے ہوے تہا کہ ایٹن مین بھی اوتنا ہی تجربہ حاصل ہوسکتا ہے جتنا سینڈہرسٹ مین مگر۔ "خود غلط بود انچہ من پنداشتم"۔

یہہ کہہ کر یوجین کو ایک گونہ اضطراب اور پریشانی لاحق ہوئی کیونکہ گفتگو کا جو پہلو اب چہڑ چکا تہا وہ ایسا نہ تہا کہ باعث انشراح خاطر ہو۔ رچرڈ بھی ملول اور غمگین تہا اور اوس کے منہہ پر خاموشی کی مہر سی لگ گئی۔ اتنے مین آفتاب غروب ہوگیا اور تاریکی بتدریج زیادہ گہری ہوتی چلی۔ دفعتاً یوجین نے اپنے بھائی کا ہاتہہ پکڑا اور کہنے لگا:۔

"رچرڈ! اب مین رخصت ہوتا ہون"۔

رچرڈ۔ (فرط محبت سے) "ناممکن! یہہ نہ ہوگا کہ آپ مجھے اس طرح چھوڑ کر چلے جائین اور بابا جان کو بھی جنہون نے جلدی مین آکر آپ کو ایک سخت کلمہ کہہ دیا ہے جس کی وہ کل ہی بخوشی تلافی کرلینگے داغ مفارقت

دے جایئن - دیکھیے مین ممنت آپ سے کہتا ہون کہ آپ اوس گھر کو جہان آپ پیدا ہوے - اور جس مین آپ نے اپنے دن مسرت وراحت سے گذارے خیرباد نہ کہیئے - گھر چھوڑ کر آپ کا کیا حال ہوگا؟ یہان سے جاکر آپ کیا کرین گے؟ کون سی تجویز آپ کے پیش نظر ہے؟"

یوجین "میری جیب مین چند اشرفیان پڑی ہین اور اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ ان سے بہی کمتر سرمایہ سے لوگون نے بیشمار دولت حاصل کر لی ہے۔

رچرڈ - (جلدی سے) "قصون اور افسانون مین تو البتہ یہہ بات دیکھنے مین آئی ہے کہ لوگون نے آسانی سے دولت حاصل کر لی اور ممکن ہے کہ اگلے زمانے مین لوگون کو دفعتاً بہت سا مال و متاع ہاتہہ آگیا ہو لیکن آج کل کے زمانے مین تو اس قسم کے واقعات النادر کالمعدوم کا حکم رکہتے ہین۔"

یوجین - (حقارت کے لہجہ مین) "رچرڈ! تم دنیا کا حال کیا جانو - لندن مین ہزارون شخص ایسے ہین جو بلا کسی ظاہری ذریعہ آمدنی کے بڑے مزے سے زندگی بسر کرتے ہین اور بڑے تزک و احتشام سے رہتے ہین - مجھے دنیا کا اتنا تجربہ حاصل ہے کہ یہہ بات سمجھہ لون کہ آخر الامر کامیابی اونہین کو حاصل ہوتی ہے جن کا اثاثہ شروع مین بہت ہی کم ہوتا ہے - خیر جو کچھہ بہی ہو مین جا کر قسمت آزمائی کرتا ہون - مجھہ سے اب ایسے باپ کے سامنے سر اطاعت جہکانا ممکن نہین جس نے میری زندگی کی پہلی ہی منزل مین مجھے برباد کر ڈالا ہے -

رچرڈ - (دلی جوش سے) "خدا آپ کے ارادون کو کامیاب کرے اور جس دولت کے آپ متمنی ہین اوس سے آپ کا جیب و دامان بھر دے -

لیکن مین آخری مرتبہ پہر آپ سے التجا کرتا ہون کہ اپنے اس قصد کو جو تعجیل کا نتیجہ ہے عمل مین لانے سے احتراز کرین - میرے جان سے پیارے بہائی آپ رہ جائیے - اور مجہے اکیلا نہ چھوڑتے جائیے "

یوجین - (تپائی سے اوٹھہ کر نہایت شد و مد کے ساتھہ) "رچرڈ ! انسانی ترغیب کی زبردست سے زبردست طاقت بہی مجہے اپنے موجودہ عزم کے ترک کر دینے پر آمادہ نہین کر سکتی - اب بہت دیر ہو گئی ہے اور میری روانگی کا وقت آپہنچا ہے - پیاری رچرڈ اب جو کچہہ مجہے کہنا ہے اوسی کان لگا کر سنو

رچرڈ (سسکیان بہر کر) کہیئے کہیئے ؟

یوجین - (اپنے بہائی کے اس غیر معمولی رنج سے کسی قدر متاثر ہو کر) اس قدر غمگین مت ہو - میری حالت اگرچہ اس وقت ناقابل اطمینان ہے مگر ممکن ہے کہ اوس کا انجام بخیر ہو -

(کام اچہا ہے وہ جس کا کہ مآل اچہا ہے)

مین نے قصد کر لیا ہے کہ اپنے باپ کے گہر مین پہر قدم نہ رکہون گا اب تم وہان جاؤ اور میرے کاغذات اور ضروری چیز لبست سب مجہے لا دو -

رچرڈ - "اور آپ اس جگہہ سے میری واپسی تک چلے تو نہین جائین گے ؟"

یوجین "مین صدق دل سے اس کا وعدہ کرتا ہون کہ نجاؤن گا مگر ٹہہرو تم بہی مجہہ سے سچا وعدہ کرو کہ تم بابا جان سے نہین ملوگے اور مجہہ من اور اون مین مصالحت کی کسی طرح سے کوشش نہ کروگے " یہہ دیکہہ کر کہ رچرڈ کچہہ کہنا چاہتا ہے "اس مین بحث کو دخل نہین - تم اپنی دلیلین پیش نہ کرو بلکہ مجہہ سے وعدہ کرو "

رچرڈ - (اندوہگین آواز مین) "مین وعدہ کرتا ہون - مجہہ سے جو چاہیے اقرار لے لیجیے "

یہہ کہہ کر اور محبت سے اپنے بہائی سے ہم آغوش ہوکر وہ پہاڑی سے اوترا اور جلد جلد مکان کی طرف روانہ ہوا کبہی کبہی وہ مڑکر دیکہتا بہی جاتا تہا کہ یوجین جس کی شکل ساعت لساعت بڑہنے والی تاریکی مین دہندلی سی نظر آرہی تہی دونون درختون کے درمیان سے چلا تونہین گیا۔

رچرڈ مکان مین داخل ہوا اور دبے پانون اوس خوابگاہ مین گیا جہان اوس کا بہائی عام طور پر مکان مین موجود ہونے کی حالت مین سویا کرتا تہا۔ یوجین نے جو چند چیزین لانے کے لئے اوس سے کہا تہا اون کے جمع کرنے کے حسرت افزا کام مین وہ مصروف ہوا اور آنسو اوس کے رخسارون پر ٹپ ٹپ گرنے لگے۔ ایک دفعہ اوس کے دل مین بے اختیار یہہ بات آئی کہ جلدی سے باپ کے پاس جائے اور اوس سے یوجین کی روانگی کے ملتوی کرنے کے لئے کہے مگر پہر اوسے اپنا اقرار صاف یاد آگیا جس کے توڑنے کی اوسے جرأت نہ ہوسکی۔ بلا شبہ وشک اوس کا یہہ فعل غایت درجہ کی راست پسندی پر مبنی تہا جسے اس صورت مین بوجہ افراط کے باطل قرار دیا جاسکتا تہا لیکن پہر بہی یہہ وہ اصول تہا جس سے اس لڑکے کے تمام افعال منضبط تہے باوجودیکہ اوسے اپنے بہائی سے حد درجہ کی محبت تہی اور اوس کے چلے جانے کا اوسے بے انتہا صدمہ تہا پہر بہی اوس سے یہہ نہ ہوسکتا تہا کہ وعدہ خلاف بنے اور اپنے باپ سے جاکر اس ماجرے کو بیان کردے جس سے غالباً اس مصیبت کا خوف رفع ہوجاتا

رچرڈ کی راست بازی اور حق پسندی ہر موقع پر تمام خواہشات اور جذبات پر غالب آجاتی تہی اور اپنے بہائی کی فطرت کے اس خاصے کا یوجین کو پورا علم تہا۔ رچرڈ اون چیزون کا جو اوس نے منتخب کی تہین ایک

بچھونا بلندا باندہ چکا تہا اور اپنے بہائی کے پاس واپس جانے کے قصد سے کمرے سے نکلنے ہی کو تہا کہ برآمدے مین اوسے کسی کے پانون کی چاپ دفعتاً سنائی دی۔

یہہ چونکا دینے والی آواز جس نے اوسے گہبراہٹ مین ڈال دیا تہا بمشکل فرو ہونے پائی تہی کہ دروازہ آہستہ سے کہلا اور خانساماں اندر داخل ہوا۔

اس شخص کی عمر کوئی پچاس سال کی ہوگی۔ اوس کے چہرے کا رنگ دانۂ انار کی طرح سرخ تہا ناک کسی قدر چپٹی تہی۔ آنکھین چہوٹی چہوٹی اور روشن تہین۔ بال کٹے ہوئے تہے اور اون مین کسی قدر سپیدی آگئی تہی گل مچہے اوس کے سفید گلوبند سے ایک انچہ اوپر تہے۔ قد اوس کا پانچ فٹ سات انچہ ہوگا اور وہ ایک خاص انداز سے کتر اکر تیزی کے ساتہہ چلتا تہا جو نعمت خانے سے باورچیخانے تک آنے جانے کی بسبت پنج سالہ مشق کا نتیجہ تہا۔ بڑا نیک دل اور صاف باطن تہا اور مزے مزے کی باتین کرتا تہا لیکن اپنے سے ادنی درجہ والون کے سامنے مارے مشیخت اور خود نمائی کے تنا جاتا تہا بڑے بڑے ثقیل لفظون کے غلط طور پر استعمال کرنے مین اوسے ایک خاص ملکہ حاصل تہا اور چونکہ اپنے قول کے مطابق وہ اپنا آپ شاگرد تہا لہذا مقام تعجب نہین کہ گاہ بیگاہ وہ ان ثقیل لفظ کو ایک ایسے تلفظ اور مفہوم کی وساطت سے ادا کرتا تہا جو صحت و درستی کے ضوابط رائج الوقت کے منافی تہے۔ اوس کے لباس پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا تہا کہ اوس کے گلوبند کی سفیدی اوس کے قمیص کی سپچہے وار جہالر اوسکی مرزئی کی زیبائش۔ لوس کی نیکر باکر کی تراش خراش۔

اوس کی سیاہ ریشمی جرابون کی نفاست اور اوس کے چمکدار بوٹ کی صفائی اپنی آپ ہی نظیر تھی۔

غرضنکہ خانساماں صاحب اپنے خاص انداز کی چال کے ساتھہ بائین بغل مین ایک سفید تولیا دابے ہوئے خراماں خراماں کمرے مین داخل ہوئے اور کہنے لگے۔

"میان مجھے بھی تو بتائیے یہہ کیا معاملہ ہے؟"

رچرڈ "کچھہ بھی نہین ہے۔ وٹنگہم تم نیچے جاؤ شاید باباجان کو کوئی کام ہو اور تمہاری ضرورت پڑے"

خانساماں۔ (ایک کرسی پر جو اوس میز کے قریب پڑی تھی جس پر رچرڈ نے پلند اتیار کر کے رکھا تھا بیٹھہ کر) "سرکار کو اگر کوئی ضرورت ہوگی تو اون کے حکم کی تام تعلیم کرے گا۔ مگر قمیصون اور رومالون کی یہہ پوٹلی جو سامنے رکھی ہے اوس کا کیا مطلب ہے؟

رچرڈ۔ "ٹنگہم از براے خدا مجھہ سے سوال مت پوچھو مین اس وقت جلدی مین ہون۔ اور —"

خانساماں۔ (متانت اور سنجیدگی کی راہ سے اپنا سر ہلا کر) میان مجھے ڈر ہے کہ کوئی بڑی غیر معمولی بات واقع ہونے والی ہے۔ آج کے دن جو جو باتین پیش آئی ہین سب مجھے وہ سب معلوم ہین" (اپنی ران پر ہاتھہ مار کر) "ہان مین اب سمجھا آپ کے بھائی قتاً اتالیق کرنا چاہتے ہین"

رچرڈ۔ "کیا کرنا چاہتے ہین؟"

خانساماں۔ "کیا آپ کی سمجھہ مین یہہ فقرہ نہین آیا۔ اچھا تو یون سہی کہ وہ ہمین شہر بدر کرنا چاہتے ہین مگر رچرڈ میان ایسا ہرگز نہ ہونے پائے گا۔

رچرڈ۔ "وٹنگہم ۔"

خانساماں۔ "میاں آپ میری باتوں پختہ جیسی کیوں کرتے ہیں یہی باتیں اول اول آپ نے بہی بولی سیکہی تہیں میاں دیکہئیے مجہے بات کرنے کا پورا حق حاصل ہے ۔ آپ دونوں کو میں نے گودیوں کہلایا ہے اور آپ دونوں سے مجہکو محبت بہی ہے ۔ جب آپ ننہے سے تہے تو کون تہا جس نے آپ کی پرورش اور نگہداشت کی ۔ اور ۔"

رچرڈ۔ "اچہے وٹنگہم مجہے یہہ سب معلوم ہے ۔ اور ۔"

اس کے بعد کچہہ دیر تک سکوت رہا اور رچرڈ اور خانساماں دونوں اپنے اپنے دلوں میں کچہہ سوچتے رہے ۔ آخرکار خانساماں نے کہا "مجہے آپ کے راز کے دریافت کرنے کی استمنا نہیں ہے مگر جب مجہے یہہ خیال ہوتا ہے کہ آپ نے اور یوجین میاں نے بڑے وٹنگہم کو اپنا بہید بتانا نامناسب نہ سمجہا تو میرے دل کو سدما ہوتا ہے رچرڈ میاں یہہ دیکہو اس جگہہ اس سینے میں یہہ چوٹ رکہی ہوئی ہے" یہہ کہہ کر بیچارے کہن سال خانساماں نے اپنے سینے پر زور سے ایک دوہتڑ رسید کیا ۔

رچرڈ۔ "وٹنگہم ۔ اب میں تم سے رخصت ہوتا ہوں تم میری واپسی تک یہیں رہو ۔ سنتے ہو کہ میں کیا کہہ رہا ہوں ؟"

خانساماں۔ "ہاں میاں میں نے سنا مگر جو کچہہ آپ کا اشراد ہے اوس کی تعلیم اس وقت تو کرنے کا میں ہوادار نہیں ہو سکتا ۔"

رچرڈ۔ "وٹنگہم تم نے کیا کہا ؟"

خانساماں۔ "میاں میں بہی آپ کے ساتہہ چلوں گا ۔"

رچرڈ۔ (یک بیک یہہ سوچ کر کہ اوس کے بہائی نے اس قسم کی مداخلت کے متعلق اوسے تنبیہ نہین کیا تہا) "اچہا چلو اور خدا کرے کہ اس سے کوئی نیک نتیجہ نکلے"

خانساماں۔ (اطمینان سے مسکرا کر) "اب مین سمجہا کہ حقیقت مین آپ کو میری احتیاج ہے۔ رچرڈ اب کمرے سے نکل کر آگے آگے ہولیا اور خانساماں نہایت تمکنت سے اوس کے پیچہے پیچہے روانہ ہوا سیڑہیون سے اوتر کر اونہون نے باغ کو طے کیا اور اوس پگڈنڈی پر پہونچے جو پہاڑی کی چوٹی کی طرف جاتی تہی"

خانساماں۔ (استفسار کے لہجے مین) "شاید ہماری منزل مقصود دو درخت ہین"

رچرڈ "ہان وہ وہین ہین۔ لیکن اوس زمانے کی یاد بہی جب کہ ہم نے ان پودون کو بویا تہا اونہین اپنے پرخطر عزم سے ترک کرنے پر آمادہ نہین کرسکی"

خانساماں (آپ ہی آپ باآواز بلند) "افسوس اوس کا دل رچرڈ میاں کا سا صاف نہین۔ یہہ دونون لڑکے شکل صورت مین اس قدر ملتے جلتے ہین۔ دونون طویل القیامت ہین۔ دونون کے بال سیاہ ہین۔ دونون کی آنکہین چمکدار اور رسیلی ہین۔ دونون کے جسم مین انتساب پایا جاتا ہے دونون کا قد تیر کی طرح سیدہا ہے مگر طبیعتین تو دیکہو کس درجہ متناقض ہین۔

رچرڈ اور خانساماں اب پہاڑ کی چوٹی پر پہونچ گئے۔ یوجین تپائی پر بیٹہا ہوا کسی فکر مین مستغرق تہا اور ایسا محو ہو رہا تہا کہ جب اوس کا بہائی اور وفادار بڈہا خانساماں اوس کے سامنے آکر کہڑے ہوگئے تب کہین وہ

اس محویت کی نیند سے بیدار ہوا۔ اور خانساماں کو پہچانتے ہی پکارا۔
"ایں کیا تم ہو وٹنگھم۔ رچرڈ مجھے خیال نہ تہا کہ تم ایسا کروگے۔"

خانساماں "میان اس مین آپ کے بہائی بالکل قصوروند نہین مین ایسا ناواقف نہ تہا کہ جو کچہہ پیش آیا ہے اوسے اپنی دوربین سی سمجہہ جاتا۔"

یوجین "اچہے وٹنگھم مین جانتا ہون کہ آپ بابا جان کے وفادار ملازم ہین اور آپ کو ہم دونون سے بہت محبت ہے پس مہربانی کرکے اس وجہ سے اس معاملہ مین دخل نہ دیجے۔"

خانساماں (یوجین کے طرز خطاب سے متعجب ہوکر اور آنکہون مین آنسو بہرلاکر) "میان یہہ آپ نے کیا فرمایا کہ مین مخالفت نہ کرون۔"

یوجین "مین نے عزم بالجزم کرلیا ہے کوئی ترغیب میرے فیصلہ کو منسوخ نہین کرسکتی۔ مین اپنا آپ آقا ہون۔ میرے باپ کے طرز عمل نے مجھے اوس تمام تعظیم وتکریم کی قید سے آزاد کردیا ہے جو بیٹے پر اپنے باپ کے حق مین لازم ہے۔ رچرڈ۔ تم میری چیزین لے آئے ہو اور اب رخصت ہولین۔"

رچرڈ "میرے جان سے پیارے بہائی۔"

خانساماں "میان۔"

رچرڈ "آپ کہان جاتے ہین۔"

یوجین "مین اوس سڑک پر جاتا ہون جو ناموری اور منصب وجاہ کی طرف جاتی ہے۔"

رچرڈ۔ (افسردگی کے لہجہ مین) "افسوس شاید آپ کو آگے چل کر یہہ بات معلوم ہوگی کہ اس دنیا مین جاہ وتمکنت کے حصول کے ذرائع اس

افراط کے ساتھہ موجود نہین ہین جیسا کہ آپ کا خیال ہے ''

یوجین (بے صبری سے) ''یہہ تمام عذرات اور دلائل لاطائل ہین - جلو اب رخصت ہو لین '' (ذرا دیر ٹہیر کر اور کچھہ سوچ کر) مگر ایک بات اور سن لو - تمہین میری کامیابی کے امکان کی نسبت شک ہے - حالانکہ مجھے اس کی نسبت پورا بھروسہ ہے - اب تم اوس باپ کے ظل حمایت مین جس کی دانشمندی پر تم اس قدر بھولے بیٹھے ہو اپنی زندگی بسر کرو - مین اپنی زندگی خود اپنے بل بوتے پر بسر کرون گا - آج ۱ اجولائی ۱۸۲۱ء ہے آج سے بارہ سال بعد یعنی ۱۰ اجولائی ۱۸۳۳ء کو ہم پھر اسی مقام پر انہین دونون درختون کے درمیان بشرطیکہ یہہ اوس وقت تک موجود ہون آپس مین ملین گے - یہہ وعدہ یاد رکھو - اوس وقت ہم ایک دوسرے کے ساتھہ اپنی اپنی کامیابی کا مقابلہ کرین گے ''

یہہ بات کہتے ہی یوجین جلدی سے اپنے بھائی سے ہم آغوش ہوا جس نے اوسے روکنے کی ہزار کوشش کی مگر بے سود - اس کے بعد بڈہے خانسامان سے جو اس وقت بچہ کی طرح ہچکیان لے لے کر رو رہا تہا - ہاتہہ ملا کر عاق شدہ بیٹے نے اپنا بقچہ اوٹھایا اور جلد جلد اس مقام سے روانہ ہوا - پہاڑی سے مکان کی سمت مین عظیم الشان پایہ تخت کو اپنی منزل مقصود قرار دیے ہوئے اس سرعت سے اوترا کہ قبل اس کے کہ اوس کا بھائی یا وٹنگھم اوس کے تعاقب کرنے کا خیال بھی دل مین لاسکین وہ اون کی نظرون سے غائب ہو گیا -

یہہ دونون کچھہ دیر تک بلا بات چیت کئے پہاڑی کی چوٹی پر مضطرب الحال کھڑے رہے اور اوس کے بعد بدستور اوسی خاموشی کے ساتھہ آہستہ

آہستہ مکان کی طرف لوٹے۔

پانچواں باب

محبان بادہ پیما

چار سال گذر گئے۔

اس عرصے مین گھر سے نکلے ہوئے بیٹے کی کوئی خبر ناشاد باپ اور افسردہ دل بہائی کو نہ پہونچی۔ باپ نے اوس کی سراغ رسانی کے متعلق جو پیہم کوششین کین وہ سب رائگان ثابت ہوئین۔ اوس نے اس مقصد کے حصول کے لئے بے دریغ روپیہ خرچ کیا مگر بے سود۔ اوس نے انگلستان کے تمام بڑے بڑے صنعتی شہرون اور یورپ کے بڑے بڑے پایہ تختون مین اپنے بیٹے کی تلاش کے لئے جسے وہ خوشی اپنے گوشہ جگر مین دوبارہ جگہہ دیتا قاصد روانہ کئے۔ مگر بے فائدہ جس کنج گمنامی مین اوس کا بیٹا جا چھپا تہا اوس کی جستجو مین اوس نے دنیا چہان ماری مگر گم گشتہ کا سراغ نہ ملنے والا تہا نہ ملا۔

آخرکار چار سال کی مدت کے منقضی ہوجانے کے بعد دل شکستگی کے رنج سے گہل گہل کر وہ مرگیا۔ اپنی موت سے کچہہ دن پہلے اوس نے اپنے دوسرے بیٹے کے حق مین جو اوس کے پاس رہ گیا تہا ایک وصیت نامہ مرتب کیا۔ اس بیٹے کا ولی اوس نے ایک شخص مسٹر مانز و نامی کو مقرر کیا جو لندن کا ایک متمول سوداگر اور اوس کا قدیم اور سچا دوست تہا۔

اس طرح سے اونیس سال کی عمر مین رچرڈ اپنی حرکات و سکنات کا

خود مالک بن گیا اور ایک معتد بہ رقم کو اوس نے اپنی موجودہ ضروریات کا
کفیل پایا اور دو سال کے بعد اوسے ایک بہت بڑے ترکے کے
ملنے کی امید تھی - مسٹر ماٹز و کو اس نوجوان کی مال اندیشی اور تدین اور
مستقل مزاجی پر کامل بھروسا تھا - لہذا اوس نے اودسے اپنے ہی
قدیم خاندانی مکان مین رہنے کی اجازت دی اور اوس کی ذات اور
اوس کے مشاغل سے جس قدر کم ممکن تھا تعرض کیا -

خاندان مارکہم کا قدیم مکان ایک وسیع اور فراخ عمارت تھی لیکن
دیکھنے والے کو اوس کی وضع وقطع مین ایک طرح کا بھدا پن محسوس ہوتا
تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس مکان پر گویا اُداسی چھا رہی ہے -
اس اُداسی کو اون سالخوردہ اور گنجان درختون نے جو عمارت کے
چارون طرف اپنا گھنا سایہ ڈالے ہوے تھے دوبالا کر دیا تھا -
مکان سے جو زمین متعلق تھی اوس کا رقبہ اگرچہ زیادہ نہ تھا مگر اوسے
سبزہ و گل سے مزین کرنے مین مذاق سلیم سے کام لیا گیا تھا - اوس
علاقہ کا مالک رچرڈ مارکہم تھا اوس مین وہ سبز پہاڑی بھی واقع تھی جس کی چوٹی
پر زیتون کے دو درخت لگے ہوئے تھے - اس پہاڑی کی چوٹی پر سے
پایہ تخت لندن (وہ پایہ تخت جس کے ایک دل مین ہزار سودا تھا جس کے
سینے مین متضاد جذبات - متخالف اغراض اور متناقض کیفیات کا حشر
برپا تھا) اپنی عظیم الشان پہنائی کا دامن پھیلائے نظر آتا تھا -

اگر نہایت تفصیل و وضاحت سے ورق کے ورق سیاہ کئے
جائین تو شاید دونون بھائیون کی طبائع اور خصوصیات کا اس قدر صحیح تصور
ناظرین کے ذہن مین نہین پیدا کیا جا سکتا جیسا کہ اون کی اوس گفتگو اور

طرز عمل سے ظاہر ہو چکا ہے جس کا ذکر ہم نے گذشتہ باب مین کیا ہے۔ یوجین نفسانیت اور خود پرستی کی تصویر تہا۔ رچرڈ صاف باطنی اور فیاضی مجسم تہا۔ یوجین مکاری چالاکی اور فتنہ پردازی مین طاق تہا۔ رچرڈ کی راست بازی اس حد تک بڑہی ہوئی تہی کہ بوجہ افراط صواب خطا نظر آنے لگا تہا۔

اس وقت ہمین یوجین سے بحث نہین ہے ہماری داستان کا مقصود اصلی اس وقت رچرڈ مارکہم کے سوانح ہین۔

اس نوجوان کی طبیعت مین خلوت پسندی پائی جاتی تہی لیکن یہہ نہین کہا جاسکتا تہا کہ اوسے اپنے ابناے جنس سے منافرت ہے یا وہ فطری طور پر اوداس واقع ہوا ہے۔ اوس کی طبیعت کا یہہ خاصہ اوس کے اکثر مکان پر رہنے کا نتیجہ تہا علمی مشاغل سے اوسے بغایت اُنس تہا۔ اور بارہا ایسا ہوتا تہا کہ اوس نے اپنے کتب خانے مین علمی اور نظری مضامین کی کتابون کے مطالعے مین کئی کئی گہنٹے گذار دیئے۔ جب وہ ہوا خوری اور ورزش کے خیال سے باہر نکلتا تہا تو بجاے اس کے کہ اپنے اولیلین کرتے ہوے گہوڑے کو لندن کے مغربی حصے مین دولت اور طمطراق ظاہری کے بیچون بیچ آتے جاتے کی نظرون کا آماجگاہ بناے خود اپنے ہی مکان کے اطراف کے کہیتون مین پیادہ پا ایک لمبا سا چکر لگا لیا کرتا تہا۔

با این ہمہ ماہ اگست ۱۸۳۵ء مین ایک دلکشا سہ پہر کو رچرڈ کی صورت ہائڈ پارک کے سیر گشت کرنے والون مین نظر آئی۔ وہ پا پیادہ تہا اور سیاہ ماتمی لباس پہنے ہوئے تہا لیکن اوس کا دل فریب چہرہ۔ اوس کا متناسب

جسم اور اوس کی شریفانہ اور تصنع سے عاری وضع ایسی نہ تھی کہ گذرنے والون کو اپنی طرف متوجہ نہ کرے۔

پارلیمنٹ کا اجلاس ہفتہ عشرہ پہلے ختم ہوچکا تھا اور اہل لندن اس وقت شہر مین موجود نہ تھے مگر پھر بھی یہہ ظاہر تھا کہ اگر تمام لندن والے نہین تو کم از کم ایک معتد بہ تعداد نو ضرور پایہ تخت مین موجود تھی کیونکہ بہت سی رفیع الشان گاڑیان سڑک پر چل رہی تہین اور صحن چمن مین جابجا پر تکلف لباس پہنے ہوئے عورتین اور مرد پھر رہے تھے اور اکثر وضیع و شریف اکیلے باغ کی سیر کر رہے تھے جو گاڑیان گذرتی تہین اون مین سے اکثر مد بھری آنکھین تھوڑی دیر کے لئے رچرڈ کی طرف متوجہ ہو جاتی تہین اور انہین گاڑیون مین ایسی دلربایان کرشمہ سنج بھی موجود تہین جن کے سینون مین اوس دل خوش کن اختلاف کی وجہ سے ولولہ خیز جذبات کا ایک طوفان برپا ہو رہا تھا جو رچرڈ کی اوٹھتی جوانی۔ جوش شباب بلند بالا قامت روشن و تابناک چہرے اور اون کے اپنے سال خوردہ نحیف و منحنی طفلانہ سن خاندون مین پایا جاتا تھا جن کی دولت نے اون کے جسم پر قابو پالیا تھا مگر جو اونکے دل تک نہ پہونچ سکے تھے۔

رچرڈ جو چلتے چلتے تھک گیا تھا ایک تپائی پر بیٹھہ گیا۔ اور دل لگی سے اوس میلے کو دیکھنے لگا۔ وہ اس نظارے مین مصروف تھا کہ دفعتاً ایک اجنبی آیا اور صاحب سلامت کر کے اوس کے پاس بیٹھہ گیا اور ادھر اودھر کی باتین کرنے لگا۔

یہہ شخص کوئی بتیس سال کی عمر کا تھا۔ اوس کا لباس خوش وضع اوس کے اطوار پسندیدہ اور اوس کی شکل صورت دل مین گھر کرنے والی تھی۔ شرافت کے

اس ظاہری خول کے اندر رچرڈ مارکہم سے زیادہ تیز نگاہ والا شخص اِس اجنبی کی رفتار و گفتار مین ایک خاص انداز کا شہدپن اور ایک نرالے طرز کی بے باکی معلوم کر لیتا جو جہلا یا ناتجربہ کار اشخاص پر عمدہ اثر ڈالے بغیر نہ رہ سکتی تہی مگر جس سے ایک جہاندیدہ شخص کے وثوق اور اعتماد پر ہرگز اثر نہ پڑتا لیکن رچرڈ نے اپنے بے ساختہ پن اور صاف باطنی کی وجہ سے اجنبی کی بات کا بلا تامل اس لہجہ مین جواب دیا کہ اوسے مکالمہ قائم رکہنے کا حوصلہ ہوگیا۔

اجنبی۔ (ایک شخص کو دیکہہ کر جو گہوڑے پر سوار جا رہا تہا) "معلوم ہوتا ہے کہ کاونٹ صاحب اب پہر باہر نکلے ہین! ان بیچارے کی حالت بہی قابل رحم ہے۔ آنکہہ مچولی کہیلتے کہیلتے انہین ایک مدت ہوگئی ہے۔

رچرڈ۔ "خوب! یہہ کیون؟"

اجنبی۔ (سوار کی جانب سے نظر ہٹا کر اور مارکہم کے چہرے پر تعجب اور دلچسپی سے نگاہ جما کر) "جناب معلوم ہوتا ہے کہ آپ لندن مین بالکل نو وارد ہین"

رچرڈ۔ "تقریباً نووارد ہی ہون اگرچہ مین نے اپنی تمام عمر اس کے قرب ہی مین گذاری ہے"

یہہ کہہ کر رچرڈ نے اپنی قدرتی صاف دلی سے اپنے نئے واقف کو اپنے تمام حالات از ابتدا تا انتہا سنا دئے۔ اگرچہ رچرڈ کی داستان زیادہ بسیط نہ تہی پہر بہی اجنبی کو معلوم ہوگیا کہ یہہ نوجوان کون ہے اوس کے حالات کیا ہین اور اوس کی موجودہ اور آیندہ زندگی کے ذرائع کیا ہین۔ غرضکہ رچرڈ کے حالات سن کر اجنبی نے کہا:-

"تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ دنیا دیکہنا چاہتے ہین"

رچیرڈ ۔ جی ہان آپ کا خیال صحیح ہے - مین نے کتابون کے ذریعہ سے دنیا کی بہت سیر کر لی ہے اور اب چاہتا ہون کہ کچھہ اپنی آنکھون دیکھون اور کانون سنون "

اجنبی "آپ یہہ تو جانتے ہی ہین کہ تجربہ سے بہتر اور کوئی بات نہین

رچیرڈ "آپ کا فرمانا صحیح ہے مگر میری راے مین تجربہ کی ضرورت اوس آدمی کو پڑتی ہے جو دولت کمانا چاہتا ہے مگر جس کے پاس دولت موجود ہو اوس کو اس کی کیا ضرورت ہے"

اجنبی "بجا ارشاد ہوا - مگر دولت کا قائم رکھنا دولت حاصل کرنے سے بسا اوقات زیادہ مشکل ہوا کرتا ہے"

رچیرڈ "یہہ کیسے؟ اگر مین اپنا روپیہ جوکہون مین نہ ڈالون تو پھر کیون نقصان ہونے لگا"

اجنبی "آپ نہ ڈالین گے تو دوسرے ڈالین گے"

رچیرڈ "مین حقیقت مین آپ کا مفہوم نہین سمجھہ سکا - چونکہ مین اپنے ذرائع آمدنی کے بڑہانے کا متمنی نہین ہون اس لیئے کہ میرے پاس کافی روپیہ موجود ہے لہذا مین نہ تو خود اپنا روپیہ جوکہون مین ڈالون گا اور نہ دوسرون کو اپنی طرف سے ایسا کرنے کی اجازت دون گا اور اس طرح جو کچھہ میرے پاس موجود ہے اوس کے ضائع ہونے کی نوبت ہی نہ آنے دون گی"

اجنبی نے مارکہم کو کچھہ دیر تک تشکیانہ انداز سے دیکھا اور اوس کے بعد اوس کے چہرہ پر ایک طرح کا حقارت آمیز تبسم ظاہر ہوا - اور پھر اوس نے کہا "آپ کبھی تو کھیلے نہین ہو؟"

رچیرڈ - کیا کھیل؟"

اجنبی "میری غرض یہہ ہے کہ آپ شرط لگا کر تاش تو کبھی نہین کہیلے؟"

رچرڈ "کبھی نہین"

اجنبی "آپ نے بہت ہی بجا کیا۔ تاش کبھی نہ کہیلیے البتہ یہہ دوسری صورت ہے کہ آپ اپنے دوستون یا عزت دار آدمیون کے ساتھہ گاہے ماہے ایک دو بازی شرط لگا کر کہیل لیا کرین۔ لیکن اگر آپ تکلیف فرما کر میری گاڑی مین جو حاضر ہے سوار ہون اور مجھے اجازت دین کہ مین آپ کو ایک چکر پہرالاؤن تو میری عزت افزائی کا باعث ہوگا"

یہہ کہہ کر اجنبی نے ایک نہایت خوبصورت فٹن کی طرف جس مین دو شاندار گہوڑے سجتے ہوئے تہے اشارہ کیا۔ یہہ گاڑی کچھہ فاصلے پر کہڑی تہی اور ایک چست و چالاک کوچبان نیلی وردی پہنے جس پر روپہلی لیس ٹکی ہوئی تہی پائدان کے پاس کہڑا ہوا تہا۔

اس وقت رچرڈ نے اجنبی سے پوچہا "جن صاحب نے میرے حال پر اس قدر عنایت اور توجہ مبذول فرمائی ہے اگر مجھے اون کا اسم گرامی معلوم ہو تو میری عزت افزائی کا باعث ہو"

اجنبی "جناب والا مجھے اپنے قصور کا اعتراف ہے آپ کا اپنے سب حالات صاف صاف بیان فرما کر مجھے اپنے اعتبار کا شرف بخشنا اور میرا اپنی ذات کے متعلق اوس کے جواب مین ساکت رہنا ایک ایسی خطا ہے جس کی معافی مین آپ سے صدق دل سے چاہتا ہون۔ اس کے علاوہ جیسا کہ آپ پر بخوبی روشن ہے عزت دار آدمیون مین (اس لفظ پر جس سے بسا اوقات قمار باز مراد ہوتی ہے زور دیکر) اس قسم کے روابط لازمات سے ہین۔ مین اوس بے تکلفی کے لیے

طرز کو جو کسی پایدار بنیاد پر قائم نہین ہوتا اور جس کا رواج کل لندن مین اس قدر عام ہو رہا ہے پسند نہین کرتا۔ مثلاً روزمرہ یہہ بات ہمارے دیکھنے مین آتی ہے کہ دو بھلے مانس ایک دوسرے سے بانڈ اسٹریٹ یا پارک یا برلنگٹن آرکیڈ مین ملتے ہین اور محض رسمی طور سے باہم یون گفتگو کرتے ہین :-

"اخاہ آپ ہین۔ مزاج عالی"

اس کے جواب مین دوسرا کہتا ہے :-

"مشفقی آپ تو خیریت سے ہین۔ لیکن بھائی معاف کرنا۔ اس کم بخت حافظے کا ستیاناس ہو۔ مین آپ کا نام بھول گیا"

(مسکرا کر) "لیکن میرا یہہ شیوہ نہین ہے۔ یہہ لیجیے میرا کارڈ۔ لندن مین میرا قیام لانگس ہوٹل مین ہے۔ اور جب باہر جاتا ہون تو برکشائر مین رہتا ہون اور کبھی شکار کھیلنا چاہتا ہون تو اسکاٹ لینڈ چلا جایا کرتا ہون کہ وہان بھی میری جاگیر ہے۔ ان مقامات مین سے جہان بھی آپ تشریف لائین مین بخوشی تمام آپ کی ملاقات کا شرف حاصل کرونگا"

رچرڈ نے جسے اپنے نئے دوست کی صاف باطنی اور خوش خلقی بہت پسند آئی تھی اور جو اوس کی خوش بیانی سے بہت محظوظ ہوا تھا اوس کی عنایت آمیز دعوت کا مناسب الفاظ مین شکریہ ادا کیا اور جو کارڈ اوس کے ہاتھہ مین تھا اوسے کن انکھیون سے دیکھہ کر معلوم کیا کہ اوس کا مخاطب آنریبل آرتھر چیپٹر تھا۔

جب دونون مل کر فشن کی طرف جا رہے تھے تو ایک ادھیڑ عمر کا جنٹلمین جس کا لباس نہایت پر تکلف تھا اور جس کے اطوار خاص طور سے

پسندیدہ تہے بڑہ کر مسٹر محیپ سے یون ہم کلام ہوا:-

"اس زمانے مین جبکہ لندن بالکل خالی ہے اور مین محجوب ہون کہ مین کیون یہان نظر آتا ہون۔ تعجب ہے کہ آپ سے ملاقات ہوگئی۔ ہمارے اور آپ کے دوست ڈیوک نے تو مجہے یقین دلایا تہا کہ آپ اٹلی چلے گئے ہین۔"

مسٹر چیسٹر: "اون کی تو ہمیشہ سے استہزا کی عادت ہے۔ ہمیشہ میرے ساتہہ کوئی نہ کوئی دل لگی کر بیٹہتے ہین کہ جس کا خمیازہ سب مجہے مدت العمر کہینچنا پڑے۔ اون کی اسی عادت کی وجہ سے ایک دفعہ ایک نہایت حسینہ جمیلہ لڑکی نے خودکشی کرلی۔ سب مجہے اگر تمام عمر مین کسی سے عشق ہوا ہے تو اوسی دلربا سے۔ ان حضرت نے ایک دن آکر اوس جان جان سے کہدیا کہ مین جہاز پر سوار ہوکر امریکہ چلا گیا ہون۔ ہاے کچہہ نہ پوچہو کہ اس کا کیا اثر ہوا۔ وہ سیدہی اپنے کمرے کو گئی۔ اور ــ"

رچرڈ: (تحیر آمیز استفسار کے ساتہہ مسٹر چیسٹر کے آخری لفظ کو دوہرا کر) "اور؟"

مسٹر چیسٹر: (ایک لمحے کے لئے اپنا سر ایک طرف کو پہیر کر اور رومال سے اپنی آنکہین ڈہک کر) "زہر کہا لیا!"

رچرڈ: "عیاذاً باللہ!"

مسٹر چیسٹر: "مین اپنا دکہڑا آپ کے آگے رو کر آپ کے دل کو ناحق کیون صدمہ پہونچاؤن (ایک ادہیڑ عمر کے شخص کی طرف مخاطب ہوکر) سر روپرٹ! آپ سے ملئے۔ آپ میرے دوست مسٹر رچرڈ مارکہم ہین" (رچرڈ سے روے خطاب کرکے) اور آپ میرے عنایت فرما سر روپرٹ ہاربرو ہین"

خیابان فارس

یعنی

ہز اکسلنسی لارڈ کرزن ویسرائے کشور ہند کے بے نظیر سفرنامہ قلمرو ایران کا اردو ترجمہ جو ہز اکسلنسی ممدوح کی خاص اجازت سے کیا گیا اور اعلیحضرت حضور نظام بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ کے اسم گرامی سے باجازت خاص منسوب کیا گیا۔ ہز اکسلنسی لارڈ کرزن کے زمانہ ورود حیدرآباد مین مترجم کو اس کتاب کا ایک نسخہ ہز اکسلنسی ممدوح کی بارگاہ مین پیش کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ ترجمہ کی خوبی کی یہ شہادت کافی ہے کہ مشاہیر ملک مثلاً آنریبل نواب عماد الملک مولوی سید حسین بلگرامی بی۔ اے شمس العلما مولوی سید علی بلگرامی بی۔ اے۔ نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی خان بہادر شمس العلما مولانا شبلی نعمانی۔ استاد الشعرا نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی اور مولانا محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی اور نیز اخبارات پایونیر۔ ابزرور۔ نیر آصفی مدراس مخزن لاہور وغیرہ وغیرہ نے نہایت بیش قیمت رائین اس کی نسبت لکھی ہین۔ چودہ تصاویر لندن کے کارخانے کی تیار شدہ اور ایک تصویر ہز اکسلنسی ممدوح کی کتاب مین موجود ہے جلد انگریزی خاص اہتمام سے تیار کرائی گئی ہے ضخامت ۴۴۶ صفحے۔ قیمت جلد اول قسم اول عہ و قسم دوم عہ سکہ انگریزی علاوہ محصول ڈاک ہے

المشتہر

ظفر علی خان۔ بی۔ اے

نمبر ۲ جلد اول اگست ۱۹۰۲ء

افسانہ

یعنی

سلیس اور فصیح اردو مین

دلچسپ اخلاقی اور نتیجہ خیز انگریزی ناولون کے تراجم کا

ماہواری سلسلہ

ایڈیٹر و پروپرائٹر

ظفر علی خان بی۔اے

باہتمام منیجر مطبع حیدرآباد پریس متصل مسجد افضل گنج مین طبع ہوا

۱۔ یہہ رسالہ حیدرآباد دکن سے ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو شائع ہوا کرے گا اور اس کا حجم پچاس صفحے ہوگا۔

۲۔ اس مین صرف ایسے انگریزی ناولون کا ترجمہ سیکے بعد دیگرے درج ہوا کرے گا جو دلچسپ و پر لطف ہونے کے ساتہہ مہذب و نتیجہ خیز ہون گے۔ ترجمہ مین اس بات کا التزام خاص کیا گیا ہے کہ اصل کے مطابق او ساتہہ ہی فصیح و بامحاورہ ہو

۳۔ اس خیال سے کہ خاص و عام اس کے مطالعہ سے مستفید ہوسکین ہم نے قیمت نہایت ہی قلیل یعنی مبلغ (سے) سکہ انگریزی یا (سے) حالی مع محصول ڈاک سالانہ مقرر کی ہے جو رسالہ کے حجم چھپائی کی عمدگی اور ترجمہ کی خوبیون کی مقابلہ مین کچہہ بہی نہین

۴۔ پیشگی قیمت وصول ہونے یا قیمت طلب پارسل کے ذریعہ سے رسالہ کے بہیجے جانے کی درخواست آنے بغیر رسالہ جاری نہین کیا جائے گا۔

۵۔ نمونہ کا پرچہ ۶ سکہ انگریزی یا ۸ سکہ حالی وصول ہونے پر بہیجا جائے گا۔

۶۔ خریداران افسانہ سے التماس ہے کہ اپنا پتہ خوش خط اور واضح و مفصل تحریر فرمائین۔

۷۔ اجرت اشتہارات کے متعلق جو اس رسالہ مین چھپوائے جائین ہم سے خط و کتابت کرنے پر مفصل حال معلوم ہوسکے گا۔

ظفر علی خان۔ بی۔ اے

مالک و ایڈیٹر افسانہ

اس پر دونون جنٹلمینون نے اپنا اپنا سر خم کیا اور تعارف کی رسم پوری ہوئی

سر رویرٹ "آپ کا کدہر کا قصد ہے؟"

مسٹر چیسٹر :- ہمارا ارادہ تہا کہ گاڑی پر سوار ہو کر ایک گہنٹہ کے لئے ہوا خوری کر آئین اور اوس کے بعد مین نے دل مین سوچ لیا تہا کہ اپنے دوست مسٹر مارکہم سے استدعا کرون کہ وہ لانگنس ہوٹل مین تناول ما حضر سے میری عزت افزائی فرمائین - سر رویرٹ اگر آپ بہی ہمارے ساتہہ شریک ہون تو زہے قسمت "

سر رویرٹ : "مین نہایت خوشی سے آپ کا شریک صحبت ہوتا مگر مین پہلے ہی ڈیوک سے وعدہ کر چکا ہون کہ مین اون سے تھیٹر سال مین ملون گا اور اوس کے بعد ڈائنا مجہہ سے حتمی اقرار لے چکی ہے کہ مین شام کا کہانا اوس کے ساتہہ مل کر کہاؤن گا اور کہانے کے بعد شام کا وقت وہین گذارون گا -"

مسٹر چیسٹر "آپ کی رنگین مزاجی کے قربان جائیے - بہلا یہ ممکن ہے کہ کسی مہ جبین کا نام آئے اور آپ سر کے بل اوس کی محفل مین نہ پہنچین"

سر رویرٹ :- یار بات اصل مین یون ہے کہ ڈائنا کی خوش خلقی سلیقہ شعاری اور کرشمہ سنجی اور اوس کے ساتہہ اوس کا حسن گلو سوز اور دلربا ادائین کچہہ ایسی ہین کہ ممکن نہین کہ وہ کوئی خواہش ظاہر کرے اور مجہے اوس کی تعمیل مین عذر ہو - اوس کی طرف

زفرق تا بہ قدم ہر کجا کہ می نگرم کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا این جاست

اس مین شک نہین کہ اوس کی فرمایشین اور انوکہی ضرورتین بعض دفعہ

روپیہ کا خون کر جاتی ہین ۔،،

مسٹر چیسٹر:۔ ،، ہاربرو! اسے مجھے تمہاری یہہ باتین سن کے تعجب ہوتا ہے مقام حیرت ہے کہ جس عورت کے حسن کی دہاک انگلستان مین نہین تو لندن بہر مین ضرور بندہ رہی ہو اوس کی فرمایشون کا تمہارے جیسا شخص شاکی ہو جس کی سالانہ آمدنی سات ہزار پاونڈ ہے اور جسے اپنے حیا کی فاتحہ پڑہ

سر روبرٹ:۔ (قطع کلام کر کے) بھئی قسم ہے کہ آج تک کبہی ایسا اتفاق نہین پیش آیا کہ اوس نے کوئی چیز مانگی ہو اور مین نے مہیا نہ کر دی ہو۔ تم ناحق مجھے الزام دیتے ہو۔ لیکن یہہ تو کہو کہ اگر شام کو تم اپنی صحبت سے مجھے اور ڈانا کو فخر بخشو۔ اور مسٹر مارکہم بہی بہ تقاضاے عنایت قدم رنجہ ۔،،

مسٹر چیسٹر:۔ ،، بسر وچشم۔ اور مجھے یقین ہے کہ میرے دوست مسٹر مارکہم بہی انگلستان کی سب سے زیادہ حسینہ وجمیلہ اور جادوادا عورت کی صحبت سے مستفیض ہونے کے اس موقع کو ہاتہہ سے نہ جانے دین گے،،

رچرڈ نے اس کے جواب مین بطور اظہار رضامندی اپنا سر خم کیا۔ اوس کی مجال نہ تہی کہ اس وقت کوئی عذر پیش کرتا۔ آنریبل مسٹر آرتہر چیسٹر نے اوسے اپنی دوستی کا اعزاز بخشا تہا۔ اوس کے کانون مین اوس پر تکلف دعوت کی خوش آیند صدا پڑی تہی جو لانگس ہوٹل مین دی جانے والی تہی اور اوس نے سن رکہا تہا کہ یہہ ہوٹل طبقہ امرا و شرفا کے غیر متاہل نوجوانون کی فرودگاہ ہے۔ اور اب اوس نے اپنے کو شام کا وقت سر روبرٹ ہاربرو اور ایک ایسی لیڈی کی صحبت مین گزارنے کے لئے پابند وموعود پایا جس کی نسبت وہ اس سے زیادہ اور کچھہ نہ جانتا تہا کہ اوس کا نام ڈانا ہے اور وہ انگلستان بہر مین اپنے حسن کی دلاویزی اور ادا و ن کی سحر انگیزی

سے کے لحاظ سے مشہور ہے - یہہ تمام باتین اوس کی آنکھون مین چکا چوند پیدا کر دینے کے لیئے کافی تہین اور اس لیئے اوس نے اپنے آپ کو مسٹر آرتھر چیسٹر کی مرضی پر چہوڑ دیا -

سر روبرٹ کو اب خیال آیا کہ کہین ایسا نہ ہو کہ ڈیوک اوس کے انتظار مین زیادہ دیر تک چشم براہ رہین - چنانچہ وہ اپنی نمایشی آن بان کے ساتھہ مسٹر چیسٹر اور رچرڈ سے رخصت ہوا - یہہ بات البتہ قابل ذکر ہے اور اس سے اس بات کا ثبوت بہی بہم پہونچتا ہے کہ اوسے ڈیوک کو اپنا منتظر رکہنے کی چندان پروا نہ تہی کہ ٹمپٹر سال کی سمت مین جانے کے بجاے اوس نے اکسفرڈ اسٹریٹ کا رخ کیا - لیکن اس خفیف مگر معنی خیز واقعہ کا مفہوم رچرڈ نہ سمجھہ سکا جس کی وجہ صاف یہ تہی کہ اس زمانہ مین اوسے یہہ نہ معلوم تہا کہ ٹمپٹر سال کہان واقع ہے -

رچرڈ اپنے دوست مسٹر چیسٹر کے ساتھہ اوس کی خوش وضع فٹن مین بیٹھا ہوا آہستہ آہستہ چکر کی سڑک پر جا رہا تہا کہ اوس کے دوست نے اوس سے پوچھا: - "میرے دوست بیرونٹ کی نسبت آپ نے کیا راے قائم کی؟"

رچرڈ: "مین اون کی ملاقات سے بدرجہ غایت محظوظ ہوا اور اگر اون کی بیگم صاحبہ بہی اپنے خاوند کی طرح -"

مسٹر چیسٹر: "معاف کیجیے گا اگر مین آپ سے یہہ کہون کہ آپ اس خاتون کو بیگم صاحبہ کے الفاظ سے یاد نہ کیجیے بلکہ محض مسٹر آرلنگٹن کہہ کر پکارئیے"

رچرڈ: "مین آپ کا مطلب نہین سمجھا - ذرا زیادہ وضاحت -"

مسٹر چیسٹر - (نہایت آہستہ سے گویا کہ اوسے یہہ خوف تہا کہ مبادا

اوس کی بات کوئی دوسرا سن سلے) "میرے پیارے دوست آپ پر واضح رہے کہ ڈاینا یعنی مسنر آرلنگٹن سر روبرٹ ہارپر وکی بی بی نہین ہے بیرونٹ کی ابہی تک شادی نہین ہوئی اور یہہ خاتون ۔"

رچرڈ ۔ (اپنے دوست کے جملے کو جلدی سے خود پورا کرکے) "اون کی داشتہ ہے ۔ ایسی صورت مین یقیناً مین اون کی عنایت آمیز دعوت کے قبول کرنے سے انکار کرون گا ۔"

مسٹر چیسٹر: "مشفق من للہ کہین ایسا نہ کیجے گا ۔ آپ پر لازم ہے کہ جس طبقے کے لوگون سے آپ کو سروکار رہے اونہین کی عادات و اطوار اور رسم و رواج اختیار کیجئے ۔ آپ میری اور سر روپرٹ ہاربرد بیرونٹ کی طرح طبقہ امرا سے تعلق رکہتے ہین ۔ طبقہ اعلی مین بالفرض اگر کسی کی منکوحہ بی بی ہو بہی تو وہ محض ایک بوجہہ ہوتی ہے ۔ نفی شرافت کی اس سے بڑہ کر اور کوئی دلیل نہین کہ نوعمری کے عالم مین شادی کی جائے ۔ اور بال بچون کا ہو جانا اور بہی غضب ہے ۔ یہہ بہوڑپن اور بدتمیزی کی علامت ہے ۔ اب سنئیے! لندن کے ہر باوضع شخص کا یہہ شیوہ ہے کہ اوس کی ایک نہ ایک داشتہ ہو ۔ یہہ ضرور نہین کہ وہ اوسے اپنے حظ کے لئے رکہے بلکہ داشتہ کا رکہنا دلیل پاس وضع ہے خواہ اوس سے رکہنے والے کے یار دوست مستفیض کیون نہ ہون غرض کہ امرا کے لئے یہہ شیوہ بالکل مستحسن اور جائز ہے ۔ مگر اس سے کہین آپ یہہ نہ سمجہہ لیجے کہ مین بدچلنی کی حمایت کر رہا ہون ۔ میرا یہہ مطلب نہین کہ دہوبی ۔ قصائی اور کنجڑے اور بقال بہی یہی وتیرہ اختیار کرلین ۔ خدا نہ کرے کہ ایسا ہو ۔ اگر ان رذیل درجے کے لوگون نے بہی اپنی بیبیون کے علاوہ کسی دوسری عورت کو بطور داشتہ

یا معشوقہ کے رکھنا شروع کیا تو اوس صورت مین بدچلنی اور بدروگی کی حد ہو جاے گی۔"

رچرڈ "چونکہ ایسا کرنا داخل شیوۂ شرفا ہے اور آپ مجھے یقین دلاتے ہین کہ بیرونٹ اور مسز آرلنگٹن کے اس تعلق مین کوئی امر ناجائز نہین یا کم از کم اعلیٰ طبقہ مین اس قسم کے تعلقات کو جائز قرار دیا جاتا ہے لہذا مین مزید عذر پیش کرنے سے احتراز کرتا ہون۔"

رچرڈ نے کہنے کو تو یہہ بات کہہ گیا لیکن جس طرح دور سے گھنٹے کے ٹن ٹن کی آواز مدہم سی کانون مین پڑتی ہے اسی طرح اوس کے دل مین یہہ خفیف سا شبہہ گذرا کہ اوس کے رفیق نے جس اصول کی توضیح کی ہے وہ کسی بڑے متحقق اور مستحکم بنیاد پر مبنی نہین ہے۔

اس وقت شام کے ساڑہے چہ بجے تہے شاندار گاڑیان اور خوش وضع سوار یکے بعد دیگرے جلد جلد رخصت ہونے لگے لیکن مطلع ابہی تک بالکل صاف تہا اور صاف ہی نہین بلکہ روز روشن کا سب سے زیادہ دلفریب حصہ ہونے کے لحاظ سے نہایت دلکشا اور فرحت انگیز تہا۔ آسمان پر ایک ہلکے لاجوردی رنگ کا پردہ پڑا ہوا تہا جس پر روئی کے سفید لکہاے ابر جابجا نظر آرہے تہے مگر بالکل غیر متحرک اور ساکن تہے کیونکہ ہوا کا ایک جہونکا بہی کسی سمت سے آکر درختون کے پتون کو جنبش نہ دیتا تہا نیپلز یا البینو یا سورنٹم کے جنوبی شہرون مین بہی آسمان کبہی اس درجہ خوشنما اور دلفریب نہ نظر آیا ہوگا اور جب آفتاب مغربی افق کے خط انتہائی کے قریب پہونچا تو اوس نے زمین و آسمان۔ شجر و حجر۔ وادی و کہسار غرضکہ پورے منظر چشم کو سنہری روشنی کی ایک نورانی موج مین غوطہ دے دیا۔

سات بجے مسٹر چیسٹر اور اوس کا نیا رفیق لانگس ہوٹل کے کافی پینے کے کمرے مین میز پر ایک ساتھہ کہانا کہانے بیٹھے - جو جو قابین اون کے سامنے آئین وہ مزے کی تہین خصوصاً کچہوے کا شوربا اور ہرن کے کباب نہایت ہی لذیذ تہے - مڈیرا شراب جو اون کے پینے مین آئی وہ بہی بیحد لطیف و پر سرور تہی - اثناے طعام مین دونون دوستون مین ادہرادہر کی باتین ہوتی رہین اور رچرڈ اپنے نئے دوست کا پہلے سے بہی زیادہ گرویدہ ہوگیا - مگر آنریبل مسٹر چیسٹر نے نہایت سہولیت اور دلجمعی سے شراب کے پے در پے پیالے جو غیر معمولی مقدار مین پیئے اوس سے رچرڈ کو کسی قدر تعجب ضرور ہوا -

مسٹر چیسٹر نے اپنے مہمان کی قوت روح کا سامان اپنی بذلہ سنجی و ظرافت اور اپنے نادر و لطیف چٹکلون سے بہم پہونچایا اور رچرڈ کو اثناے گفتگو مین معلوم ہوگیا کہ اوس کا دوست نہ صرف بر اعظم یورپ کے تمام حصون کا سفر کر چکا ہے بلکہ سلاطین یورپ مین سے بعض بڑے بڑے فرمانرواؤن کا ہم نوالہ و ہم پیالہ رہ چکا ہے - اس کے علاوہ ان باتون کا اثناے کلام مین قصداً ذکر کرنے کے بجاے وہ ضمنی طور پر اون کی طرف اشارہ کر دیتا تہا جس سے اوس کا بیان اور زیادہ صحیح اور اہم معلوم ہوتا تہا -

ساڑہے نو بجے کے قریب آنریبل مسٹر چیسٹر نے مسز ارلنگٹن کے مکان کو جانے کا قصد کیا - رچرڈ نے جو اپنے دوست کی تقلید اور گرمجوشی کی صحبت کی وجہ سے عادت سے زیادہ شراب پی گیا تہا ایک دلخوش کن صحبت مین شریک ہونے کے موقع کو بہت غنیمت خیال کیا اور مسٹر چیسٹر کی تجویز سے بلا حیلہ و حجت اتفاق کیا -

مسنر آرلنگٹن بانڈ اسٹریٹ مین ایک مکان کی پہلی اور دوسری منزل مین رہتی تہی - لہذا یہہ دونون جنٹلمین پیدل اس مکان مین روانہ ہوے اور تہوڑی دیر مین اوس ملاقات کے کمرے مین داخل ہوے جہان پیرونٹ اور اوس کی محبوبہ بیٹہی ہوی تہی -

چھٹا باب

مسنر آرلنگٹن

آنزیبل مسٹر آرتھر چیسٹر نے ساحرہ کے حسن وجمال کے بیان مین مبالغے سے کام نہین لیا تہا - ساحرہ اوسے اس لیئے کہا گیا کہ اوس کے عاشق اوسے اسی نام سے پکارتے تہے - اوس کا حسن حقیقت مین بلا کا تہا - اوس کے بہورے سیاہی مائل بالون کی چوٹی دلربایانہ انداز سے گوندہی ہوئی تہی اور اوس کی جادوبہری مانگ جس پیشانی پر ختم ہوتی تہی اوس کی چمک اور سفیدی سنگ مرمر کو شرماتی تہی - آنکھین اوس کی بڑی بڑی تہین اور اون کا رنگ وہ دلاویز انضریت لیئے ہوے تہا جو دیکھنے والے کے سرور کے لیئے امید اور لذت جادودانی کا ایک نیا عالم ہویدا کردیتا ہے

اوس کا قد میانہ تہا مگر جسم کا تناسب جوش مستی کے سانچے مین ڈہلا تہا - اوس کی کمر ایسی پتلی اور نازک اور اوس کے سینے کا اوبھار ایسا ولولہ خیز اور جوش انگیز تہا کہ ممکن نہ تہا کہ کوئی اوسے دیکھے اور مسحور و ازخود رفتہ نہ ہوجائے - اوس کا منہہ غنچے کی طرح تنگ تہا اور جب وہ مسکراتی تہی تو اوس کے گلابی ہونٹون کے جدا ہونے سے مشرق کی موتیون کو غیرت دلانے والے دانتون کی ایک آبدار لڑی سی نظر آجاتی تہی -

اوس کے ہاتھہ ایسے خوبصورت تھے کہ ایک شہزادی کو بھی دیکھہ کر رشک آتا۔ لیکن باوجود اس تمام دل لبھانے والے حسن کے اوس مین کوئی بات ایسی ضرور رہتی جس کو اگرچہ جسارت یا بے باکی سے تعبیر نہین کیا جا سکتا تہا پہر بہی وہ رچرڈ مارکہم کو فوراً ہی متانت کی ضد معلوم ہوئی وہ یہہ نہ بتا سکا کہ اس صاحب جمال عورت کے کمال کو ناقص کرنے والی ریچیز کیا تہی۔ لیکن پہر بہی اوس کے اطوار مین کوئی فی یقیناً ایسی نکلتی تہی جو یہہ کہے دیتی تہی کہ وہ ایک منکوحہ بی بی کے اطمینان قلبی اور وضع و روش کی بے تکلفی سے عاری ہے۔ وہ اپنے کمالات ذہنی یا انداز معشوقانہ کا ہر وقت کسی نہ کسی طرح اظہار کرتے رہنے پر تلی ہوئی معلوم ہوتی تہی اور اپنی حرکات و سکنات سے اوس جذبہ کو جس سے بیرونٹ کا دل اوس نے متاثر کیا تہا زندہ رکہنے کی کوشش کرتی تہی منکوحہ بی بی کو اپنے خاوند پر اس خیال سے کہ اوس کا دل میرا دل ہے اور اوس کی محبت کسی اور کی طرف منتقل نہین ہو سکتی اطمینان اور وثوق کے ساتہہ جو بہروسہ ہوا کرتا ہے وہ اس عورت مین موجود نہ تہا۔ معلوم ہوتا تہا کہ وہ اس بات کو خوب جانتی تہی کہ قانونی یا مذہبی رشتہ بیرونٹ کو اوس کا پابند نہین کرتا اور اس لئے وہ خود آرائی کے آئینے کے سامنے نئے نئے ناز و انداز سے اس طرح کا بناو سنگار کرتی تہی کہ بیرونٹ ان مصنوعی قیود کا پابند ہو جائے اور اس ڈر سے کہ مبادا بیرونٹ کا ہر فعل اور ہر لفظ ریشم اور پہولون سے ملا کر گوندہے ہوے سلسلہ ناز کو منقطع کر دے وہ دوبارہ اپنی کرشمہ سنجی کی محنت مین مصروف ہو جاتی تہی اور پینیلیوپی[۵۱] کی طرح اوس کو معلوم ہوتا تہا

۵۱ یونانی روایت کے بموجب پینیلیوپی یولی سیس شاہ اتہاکا کی عفت مآب

کہ جو کام وہ انجام دے چکی تہی وہ اوسے از سرِ نو پہر انجام دینا پڑے گا۔
اس مسلسل بے اطمینانی اور پریشانی کی وجہ سے اوس کے بدن کی حرکات مین ایک طرح کی دائمی اضطراری کیفیت پیدا ہوگئی اور نشست و برخاست کے وہ متعدد انداز جن کا مقصود اصلی یہہ تہا کہ اوس کے حُسن کے نشو و نما کے ممد و معاون ہون یا اوس کے عاشق کو یہہ موقع دین کہ اوس کے نورانی سینے کے اوبھار کی ایک جھلکی سی دیکہہ لے وہ اب بمنزلہ فطرت ثانی کے ہوگئے ۔ با این ہمہ اوس کا حسن اور بانکپن عجب شان دلربائی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۸) بی بی تہی ۔ جب یولی سیس جنگ ٹرائے مین جسے گویا یونان کا معرکہ کُرکشیتر سمجہنا چاہئے شریک ہونے کے لئے گیا تو اوس کی غیبت مین چند سفلہ منش سردارون نے قصد کر لیا کہ پینیلوپی سے شادی کرلین اور یولی سیس کی سلطنت کو دبا بیٹہین چنانچہ اس غرض سے وہ پینیلوپی کے پاس گئے اور ہر ایک نے اپنا عندیہ ظاہر کیا پینیلوپی اپنی وفاداری اور پارسائی کے اقتضا سے ان بدمعاشون کی یہہ بات سن کر نہایت طیش مین آئی مگر خاوند کے موجود نہ ہونے سے بے بس تہی لہذا اوس نے مصلحت وقت سمجہہ کر ان لوگون کو یہہ جواب دیا کہ مین اپنے خسر کے کفن کے لئے کپڑا بن رہی ہون جب بن چکون گی تو تم مین سے ایک کے ساتہہ شادی کرلون گی ۔ چنانچہ اوس نے یہہ کپڑا بننا شروع کیا مگر اپنے وعدے کے ایفا سے بچنے کے لئے اوس نے یہہ ترکیب نکالی کہ جتنا کپڑا دن کو بنتی تہی اوتنا ہی رات کو اودہیڑ ڈالتی تہی اور کام ختم ہونے مین نہین آتا تہا ۔ ایک دن اس اودہیڑبن مین اوس کے جاننے والون نے اوس کو پکڑ لیا اور اوس سے زبردستی اقرار لے لیا کہ فلان دن وہ اون مین سے کسی سے شادی کرلے گی مگر حسنِ اتفاق سے یولی سیس اوس دن سے پہلے آپہونچا اور آتے ہی اوس نے ان غاصبون کو مار کر بہگا دیا اس طرح پینیلوپی کی خدا نے آبرو رکہہ لی اور اوس کے خاوند سے اوسے ملا کر اوس کی پاکبازی اور عفت کا اوسے اجر دیا ۔ مترجم

رکھتا تھا اور ایسا تھا کہ ایک نوجوان جس کا اوٹھتے شباب کا زمانہ ہو ہزار جان سے اوس پر نثار ہو جائے۔

اتفاق سے رچرڈ اوسی مسہری پر جس پر مسز آرلنگٹن بیٹھی ہوئی تھی اوس کے برابر بیٹھا۔ اوسے جلد یہہ بات معلوم ہو گئی کہ مسز آرلنگٹن حقیقت مین ویسی ہی یکتا اور کامل تھی جیسا کہ بیرونٹ نے اوسے ظاہر کیا تھا اور رائج الوقت فن ادب۔ ناٹک کی نئی تصنیفات اور فن موسیقی کے جدید نکات کے متعلق جو ناقدانہ راے اوس نے گاہ بگاہ ظاہر کی اوس سے اوس کا مذاق سلیم اور وسعت معلومات پائی جاتی تھی۔

رچرڈ کی نگاہ رہ رہ کر بے اختیار اوس کے چہرے پر جو مضامین زیر بحث پر گفتگو کرنے کے جوش کی وجہ سے تمتما رہا تھا پڑتی تھی اور جب کبھی اوس کی بڑی بڑی رسیلی آنکھین رچرڈ سے چار ہوتی تھین تو اوس کے چہرے پر سرخی اور حیا نمودار ہوتی تھی اور اوسے اپنے قول و فعل کی خبر نہ رہتی تھی ایک گھنٹے تک کافی کا دور چلتا رہا آخر کار مسز آرلنگٹن نے سلسلہ کلام اس طرح شروع کیا۔

"اب دل بہلانے کی کیا تدبیر کرین۔"

بیرونٹ شغل گر چاہتی ہو جی کے بہلنے کے لئے دل مین آ بیٹھو کلیجہ مرا ملنے کے لئے

رنگین مزاج بیرونٹ کی شوخی طبیعت کی اس جولانی پر چسٹر اور رچرڈ بے اختیار مسکرا دئے اور مسز آرلنگٹن محجوب ہو گئین۔

اس کے بعد بیرونٹ نے کہا:

"جو کھیل سب کو پسند ہو مین بھی اوس مین شریک ہو جاؤن گا۔ اگر کہو تو تاش کھیلین۔"

چیچسٹر - (بے پروائی سے) جیسا آپ پسند فرمائین"
اس مین دروازہ کہلا اور ایک کم سن چلبلا لڑکا کوئی چودہ سال کی عمر کا لاکہی رنگ کی وردی پہنے اور اپنی پر شکن وضع کے کوٹ مین چمکدار بٹنون کی تین قطارین لگائے ایک نئے مہمان کی اطلاع کرنے کے لئے اندر آیا اس کے ساتہہ ہی ایک پست قد۔ فربہ۔ غیر شریفانہ وضع کا شخص جس کا سن تقریباً چالیس سال کا ہوگا ایک نیلے رنگ کا کوٹ جس مین پیتل کے بٹن لگے ہوئے تہے اور زرد واسکٹ اور خاکی پتلون پہنے کمرے مین داخل ہوا اور آتے ہی نہایت ہی بدتمیزی سے پکارا:-
"کہو یار چہ! اچہے تو ہو۔ ہاربرو۔ کیا خبرین ہین اور تم بولو چیچسٹر! میرے دلبر! کیا حال ہے"
بیرونٹ بعجلت تمام اس انوکہے ملاقاتی کی طرف بڑہا اوس سے ہاتہہ ملاتے وقت اوس کے کان مین کچہہ بات کہی اس پر نووارد فوراً ہی رچرڈ کی طرف متوجہ ہوا اور بیرونٹ نے مسٹر اگسٹس ٹالبٹ کے نام سے اوس کا تعارف رچرڈ سے کرایا۔ بیرونٹ اور یہہ شخص آپس مین کچہہ دیر تک باتین کرتے رہے اور اون کی مصروفیت کو غنیمت جان کر چیچسٹر یار کہم کے پاس آیا اور کہنے لگا:-
"ٹالبٹ بڑے مزے کا آدمی ہے اور جیسا ایک انگریز کو ہونا چاہیے ویسا ہے اگرچہ عادات واطوار کے لحاظ سے اوسے زیادہ شستہ نہین کہا جا سکتا مگر نہایت دولتمند اور بڑا عالی خاندان ہے۔ آپ دیکہین گے کہ اگرچہ جس طرح اوس کے اطوار پسندیدہ نہین اسی طرح کمالات ذہنی سے بہی وہ معرا ہے لیکن اگر وقت آپڑے تو وہ جان تک سے دریغ نہ کرے گا۔

اور حقیقت یہہ ہے کہ ایک دفعہ اوس کا واقف ہو کر ممکن نہین کہ انسان اوسے پسند نہ کرے "۔

رچرڈ - جو آپ کا یا بیرونٹ کا دوست ہو وہ میرا بہی دوست ہے اور اگر حقیقت مین وہ عزت دار شخص ہے تو اوس کے اوضاع واطوار کی تہوڑی سی درشتی بآسانی نظرانداز کی جا سکتی ہے "۔

مسٹر چیسٹر "آپ کی اس بات سے معلوم ہوا کہ آپ خود زمانہ دیدہ اور مردم شناس ہین اور اس کے علاوہ آپ کو خود اپنی وضع کا پاس ہے "۔

اس اثنا مین بیرونٹ اور مسٹر ٹالبٹ ایک کوچ پر بیٹہہ گئے اور آنریبل مسٹر چیسٹر اپنی کرسی پر جا بیٹہے - اب سب مل کر عام طور سے ادہر ادہر کی باتین کرنے لگے -

مسٹر چیسٹر - "ٹالبٹ مجہے نہ معلوم تہا کہ تم لندن مین ہو "

بیرونٹ "اور مین آپ سے اس کا ذکر کرنا بہول گیا "

مسز آرلنگٹن "بالفاظ دیگر یون کہیئے کہ آپ کا یہہ ارادہ تہا کہ اپنے دوست مسٹر چیسٹر کے لئے تہوڑا سا سامان تعجب بہم پہونچا رکہین "۔

مسٹر ٹالبٹ "خاتون صاحبہ آپ کا مزاج تو اب اچہا ہے - پرسون جب مین آپ سے ملا تہا تو آپ کو نزلہ کی تحریک کی شکایت تہی اور مین نے آپ کو ایلاج بتایا تہا کہ اپنے گلے کے گرد جراب پر شہد لگا کر لپیٹ لیجیئے "

بیرونٹ (جلدی سے اوٹہہ کر اور اپنی کرسی کو فوراً آگے کرتا کہ مسٹر ٹالبٹ کا باقی کا جملہ سنائی نہ دے) "یار ٹالبٹ جب سے تم آئے ہو تم نے پینے کو کچہہ نہین مانگا کہو تو شراب کا ایک گلاس تمہارے لئے سنگواؤن "

مسٹر ٹالبٹ (اپنے سلسلہ کلام کو بدتمیزی تمام جاری رکہہ کر) "مگر معلوم ہوتا ہے

کہ آپ نے میرے بتائے ہوئے علاج پر عمل نہیں کیا۔ اور میری جو پوچھئے تو میرے پانون کی بڑی بُری حالت ہو رہی ہے۔ اور وہ اس طرح ہوئی کہ میرے پانون کی ایک انگلی پر ایک بڑا بُرا گھٹہ پڑا ہوا تھا اب مین کیا کرتا۔ مین نے نکالا اپنا استرا اور تیز کیا اوسے پٹی پر اور لگا میان گھٹے کا گلا کاٹنے مگر گھٹہ تراشنے کے بجائے مین نے قریب قریب اپنی تمام انگلی کا ہی صفایا کر دیا اور ۔“

بیرونٹ (اس بے معنی بکواس مین بکا یک دخل دیکر) ”وہ نوجوان تو ابھی تک نہین آیا جسے ہم اگلے دن شام کے وقت ناٹک مین ملے تھے۔

ڈائنا: ”کیا آپ کی مراد اوس نازک اندام نوجوان سے ہے جس کا نام ہم نے دلفریب اجنبی رکھا تھا۔“

بیرونٹ: ۔ ہان ہان وہی جس کا حال ہم کو کچھہ نہ معلوم ہو سکا مگر جو ہم سے واقفیت پیدا کرنے کا اس درجہ آرزومند معلوم ہوتا تھا۔

ڈائنا: اوس نے وعدہ کیا تھا کہ اس ہفتہ مین وہ کسی دن شام کے وقت یہان آئے گا اور ہمارے ساتھہ گنجفہ کی ایک بازی کھیلے گا وہ کہتا تھا کہ گنجفہ مین اوس سے کوئی بازی نہین لے جا سکتا۔“

مسٹر چچسٹر (جس کے لئے یہہ اندیشہ خار پہلو ہو رہا تھا کہ کہین مسٹر ٹالبٹ اپنی بکواس پھر نہ شروع کر دے) ”گنجفہ کا ذکر چھیڑا ہے تو آؤ ایک بازی کھیل لین۔“

مسٹر ٹالبٹ: ”بھئی اس مین تو مین بھی یقیناً شریک ہون گا“ (ڈائنا کی طرف متوجہ ہو کر) گھٹہ کے تراشنے کا واقعہ تو رہ ہی گیا خیر پھر بیان کرون گا۔“

چچسٹر (بیرونٹ کے کان مین) ”اس مسخرے نے کیا دق کر رکھا ہے

دیکھتے نہین ہو کہ ہمارا اپنا شکار تعجب آمیز نگاہون سے اوسی کیا گہور گہور کر دیکھ رہا ہے
بیرونٹ (جلدی سے اوسی لہجے مین) "کچھہ نہ کچھہ کہہ کر اوس کی تشفی کر دو۔ نہین تو مین ہی ڈائنا سے کہتا ہون کہ کوئی ایسی دل لبہانے والی بات کرے جس سے یہہ اولجہن دور ہو جائے"

اس وقت سے پتے نکال کر میز پر رکھے گئے اور مسٹر ٹالبٹ اور آنریبل مسٹر چیسٹر نے کہیلنا شروع کیا۔ سر روپرٹ نے مسٹر ٹالبٹ کی طرف سے بازی لگائی اور اشرفیان اور نوٹ کثیر مقدار مین میز پر رکھہ دئے گئے تہوڑی دیر مین مسنر آرنگٹن رچرڈ کی طرف متوجہ ہوئی اور ایک دلربایانہ ادا سے متبسم ہو کر کہنے لگی "کیا آپ کو گنجفہ سے شوق نہین۔ مین تو مسٹر چیسٹر کی طرف ایک گنی کی شرط لگاتی ہون۔ سر روپرٹ اون کے خلاف شرط لگا رہے ہین اور مجھے گنجفہ مین اون کے خلاف بازی لگانے مین مزا آتا ہے۔ دیکھئے تو کچھہ دیر مین اونہین کیا دق کرتی ہون"

یہہ کہہ کر یہہ ساحرہ اوٹہی اور جا کر مسٹر چیسٹر کے قریب بیٹھ گئی اوس کی مقناطیسی کشش کا اثر ایسا نہ تہا کہ رچرڈ اپنی جگہہ بیٹہا رہتا۔ وہ بہی اوٹہا اور اوس کے برابر جا بیٹہا اور کچھہ دیر مین اس غارتگر عقل و ہوش کی ترغیب سے اوس نے بہی اوسی طرف بازی لگانی شروع کر دی جس طرف وہ لگا رہی تہی لیکن مسٹر چیسٹر کی قسمت نے اوس کی یاوری نہ کی اور وہ جتنی بازیان کہیلتا تہا سب ہار جاتا تہا۔ رچرڈ کو اس طرح سے قریباً تیس پاونڈ ہارنے پڑے لیکن اس خیال سے اوس کی ایک گونہ تسلی ہو گئی کہ بخت کی اس نامساعدت مین ایک پری پیکر بہی اوس کی شریک تہی۔ اس قدر روپیہ ہار جانے پر بہی وہ برابر اوس سے یہی کہتی رہی کہ یقین ہے کہ اگلی بازی مین قسمت ہمارا ساتھہ دے

اور اوس کی سادہ لوحی کی یہہ کیفیت تہی کہ اس ترغیب پر وہ آپ ہی مسٹر چیسٹر کی طرف سے ہی شرط لگاتا رہتا۔ لیکن مسٹر چیسٹر دفعتہً اوٹھہ کہڑا ہوا اور پتے پہینک کر کہنے لگا کہ اب مین تو کہیلتا نہین۔

اس پر مسٹر ٹالبٹ نے مسز آرلنگٹن سے کہا کہ اگر مرضی ہو تو مسٹر چیسٹر کی جگہہ آپ آکر ایک آدہ بازی کہیلیئے۔ مسٹر چیسٹر نے بیرونٹ کی طرف دیکہہ کر اپنا سر ہلا دیا اور اوس نے بہی ڈائنا سے بہی اشارہ کیا جس پر ڈائنا نے کہیلنے سے انکار کر دیا۔ غرض کہ گنجفہ کا کہیل اب ختم ہوا اور رسر رویرٹ کے ایما سے مسز آرلنگٹن پیانو پر جا بیٹہی اور گانے اور ساتہہ ہی بجانے لگی اوس کی آواز ایسی سریلی اور دلکش اور تصنع سے پاک تہی اور باجا اوس نے اس کمال سے بجایا کہ رچرڈ مارکہم پر محویت کا عالم طاری ہو گیا اور اوس کا دل اوس کے پہلو مین نہ رہا۔

اس وقت دفعتہً مکان کے سامنے کے دروازہ پر کسی کے دستک دینے کی آواز سے سارا مکان گونج اوٹہا اور ساتہہ ہی زور سے گہنٹی بجنے کی صدا بلند ہوئی۔ کچہہ دیر مین وہی نوخیز لڑکا جس نے مسٹر ٹالبٹ کی اطلاع کی تہی اندر آیا اور مسٹر والٹر سڈنی کا نام بطور اطلاع پکارا۔

جو نوجوان اس اطلاع کے ساتہہ کمرہ مین داخل ہوا اوس کا سن بظاہر انیس یا بیس سال سے زیادہ نہ معلوم ہوتا تہا۔ اوس کا قد میانہ تہا اور بدن کا وہ نہایت چھریرہ تہا ایک چست نیلا فوجی وضع کا فراک کوٹ جس کے گلے تک بٹن لگے ہوے تہے۔ سیاہ رنگ کی ایک ڈہیلی پتلون جو باوجود ڈہیلی کے یہہ بات نہ چہپا سکی تہی کہ اس نوجوان کے گہٹنون مین خم یا اور کوئی ایسا بگاڑ نہین ہے جس سے اوس کے تناسب مین نقص پیدا ہوا اور ایک چوڑے

چمچے کی لڑکی اوس کے ملبوسات کا تکملہ کرتی تہی اوس کے ہاتہہ پانون
ایسے چہوٹے چہوٹے سے تہے کہ بعض دفعہ اونہین دیکہہ کر یہہ گمان ہونے
لگتا تہا کہ کہین ان کی غیر معمولی چہوٹائی عیب مین تو داخل نہین۔ اوس کے
لمبے لمبے سنہرے رنگ کے بال بل کہاتے ہوئے اوس کے
کوٹ کے کالر بلکہ اوس کے شانون پر لہرا رہے تہے اور ان کی وجہ
سے اوس کی شکل مین خاص طرح کا زنانہ پن پایا جاتا تہا۔ جب وہ کمرے مین
داخل ہوا تو اوس کا دلفریب چہرہ جس کی سرخی وسپیدی مین ابہی ریش وبروت
کی سیاہی کا امتزاج نہین ہوا تہا تمتما رہا تہا۔

مسٹر آرلنگٹن نے اس شرمیلے نوجوان سے ایک ایسے انداز سے
جس سے اوس کی جمعیت خاطر متصور تہی یون خطاب کیا: "مسٹر سڈنی آپ نے
قدم رنجہ فرما کر غریب خانہ کی عزت دوبالا کر دی۔ آپ کا آنا مبارک ہو۔ کچہہ دیر
ہوئی کہ ہم آپ ہی کا ذکر کر رہے تہے اور ہمین تعجب تہا کہ آپ نے کیون
اب تک تشریف لا کر ہمین اپنے شرف صحبت سے سرفراز مفتخر نہین فرمایا۔"

اس کے جواب مین مسٹر سڈنی نے ایک ایسی آواز مین جس کا سُریلا
زیر وبم جاندی کی گہنٹی کی آواز کی طرح کان مین پڑا کہا: "مخاتون صاحبہ!
آپ کی توجہات اور عنایات مجہے شرمندہ کئے دیتی ہین لیکن مجہے ڈر
ہے کہ مبادا مین مخل صحبت ہوا ہون۔ مجہے امید تہی کہ آپ اکیلی ہون گی۔ میرا
مطلب یہہ ہے کہ سر روبرٹ اور آپ ہی اس وقت مکان پر ہون گی۔ لیکن
اس وقت مین دیکہتا ہون کہ آپ کے کچہہ احباب موجود ہین۔"

اوس کی زبان لکنت کرنے لگی۔ جو عذرات اوس نے پے در پے
پیش کئے اون کی وجہ سے وہ ضغطہ مین پڑ گیا اور اس کے بعد اوس نے

اپنے لباس پر نگاہ ڈالی جس سے گویا اوس کا مقصود اس امر کا اظہار تہا کہ وہ ہوا خوری کا لباس پہنے ہوے تہا حالانکہ اس وقت او سے ملاقات کا لباس پہن کر آنا چاہیے تہا۔

بیرونٹ اور ڈاینا دونون نے بعجلت تمام ایسی گرمجوشی سے اوس کا خیر مقدم کیا کہ اوس کی تشفی ہوگئی اور پہر ادہنون نے اوس کا تعارف مسٹر جیسپر مسٹر ٹالبٹ اور مسٹر مارکہم سے کرایا۔

نوجوان ملاقاتی نے جون ہی مارکہم کا نام سنا وہ چونک اوٹہا اور پہر اوس نے اپنی روشن اخضری آنکھیں جن مین اس وقت تعجب آمیز دلچسپی بہری ہوئی تہی رچرڈ کے چہرے پر جمائین۔ اس وقت مسٹر جیسپر نے کوئی بات کی اور سڈنی اطمینان ومسرت سے گفتگو مین جو وقت کے عام پسند مضامین کے متعلق تہی شریک ہوگیا۔ رچرڈ کو اس زنانہ منش اور شرمیلے نوجوان کے طرز ادا کے نہایت درجے کے فہمیدہ۔ موزون اور برجستہ ہونے پر تعجب ہوا اور سر ونٹ نے بہی جس کی معلومات حقیقت مین وسیع نہین اپنے دلفریب مہمان کی باتون کو توجہ اور تحسین سے سنا۔ بااین ہمہ اس نوجوان کے مذاق مین حد درجے کی پاکیزگی پائی جاتی تہی جو بعض دفعہ اگر ناتجربہ کاری پر نہین تو کم از کم ایک ایسی نزاکت پسندی پر ضرور محمول کی جاسکتی تہی جو فی الواقع طفلانہ یا زنانہ تہی۔

ساڑہے گیارہ بجے رات کا کہانا میز پر چنا گیا اور سب مل کر اس کہانے پر جو دن رات کے تمام کہانون مین سب سے زیادہ مسرت بخش اور باعث لطف محفل ہوا کرتا ہے۔ شریک ہوے۔ مسٹر ٹالبٹ کی قاب مین لذیذ نعمتون کا جو ڈہیر لگ رہا تہا اوس کا اوس پر گدہ کی طرح دندان وچنگال سے گرنا عجب مزا دے رہا تہا اور کہانے کے ساتہہ شراب کی جو بوتلین وہ بلا تکلف پے در پے

خالی کر رہا تہا اوس سے معلوم ہوتا تہا کہ اوس کا ذوق بادہ خواری بہی کسی طرح
کم نہین - اثناے طعام مین اوس نے ایک دفعہ اس بات پر افسوس ظاہر
کیا کہ بہت سے لوگ مل کر شراب کی ایک بوتل ختم کرتے ہین اور کہا کہ یہہ
طریقہ گنوارون کا ہے - پہر کچہہ دیر بعد اوس نے حب قومی کے تقاضے سے
اون لوگون کو برا بہلا کہا جو یہہ دعوی کرتے ہین کہ فرانس کے بنی ہوئی یا ئی
انگلستان کے مٹن چاپ پر ترجیح رکہتی ہے یا یہہ کہ پورٹ یا شیری کے مقابلے
کلا ریٹ زیادہ دماغ افروز ہے - ایک مرتبہ جب مسٹر جیسپر نے اوس کی لا یعنی
ہرزہ درائی سے تنگ آکر میز کے تلے زور سے ایک لات اوسے جمائی
تو وہ ڈکرا اوٹہا کہ یارو میرے گہٹنے کا تو خیال رکہو اور چونکہ اوس کے دوست
اس بات کے خواہان نہ تہے کہ اس دلچسپ داستان کی طبع ثانی معرض اشاعت
مین آئے علی الخصوص ایسی حالت مین جب کہ ناظرین مین مسٹر والٹرسڈنی کا بہی
شمار ہو لہذا اونہون نے زیادہ محتاط ہو کر اپنی ملامت کے اظہار کا ذریعہ لگد زنی
کے بجاے چشمک زنی اختیار کیا -

کہانے کے بعد مسٹر ٹالبٹ اس بات پر مصر ہوے کہ مین پنچ کا ایک بہت بڑا
قدح اپنے طریقے کے موافق تیار کرون گا لیکن اونہین یہہ معلوم ہوا کہ اس قدح
کے خالی کرنے مین فقط مسٹر جیسپر ہی اون کے مددگار ہون گے مسٹر والٹرسڈنی
کی یہہ حالت تہی کہ شراب کے گلاس کو اپنے لب تک لاکر پہر نیچے رکہہ دیتا تہا
کچہہ دیر مین جب مسٹر ٹالبٹ کے دماغ کو شراب زیادہ چڑہی تو ان حضرت کو نغمہ
آرائی کی سوجہی اور اپنی مکروہ اور بے ہنگام آواز مین اونہون نے ایک شکار کے
گیت کی تان اوڑانی شروع کی - آپ نے اپنے دوستون سے یہہ بہی فرمایش
کی کہ گیت گانے مین میرے ساتہہ شریک ہو جیئے اور جب اونہون نے

فال ڈی لال۔ فال ڈی لال۔ فال ڈی لال

کی گنواری سے لےمین ادن کے ہم نوا ہونے سے انکار کیا تو آپ بہت بگڑے
یہہ نہین کہا جاسکتا کہ اس کے بعد مسٹر ٹالبٹ کیا کچہہ نہ کرتی۔ مگر ہیروئنٹ۔ مسٹر حجیپٹر اور
ڈائنا کی خجالت اور پریشانی اور ساتہہ ہی رچرڈ مارکہم اور والٹرسڈنی کے تعجب کی
کچہہ انتہا نہ رہی جب کہ فرط بدمستی سے وہ دفعتہً اڑا اڑا دہم زمین پر آرہی اور گرتے
کے ساتہہ ہی خراٹے لینے لگے۔

مسٹر حجیپٹر نے ایک اندوہگین آواز مین اپنا سر ہلا کر اور اسپنے چت لیٹے
ہوے رفیق بادہ پیما کی طرف اس انداز سے دیکہہ کر کہ گویا وہ اوس کی نعش کے
سرہانے کہڑا ہوا اوس پر نوحہ پڑہ رہا ہے کہا :۔

"کیا ہی افسوس کا مقام ہے۔ اگر اس شخص مین ایک عیب نہ ہوتا تو
اس کے برابر دنیا مین کوئی آدمی نہ تہا۔ اور زیادہ افسوس تو اس بات کا ہی
کہ یہہ واقعہ ہر رات کو پیش آیا کرتا ہے جس سے اوس کے چال چلن پر بہت بڑا
دہبہ لگتا ہے۔ اگر اس سے قطع نظر کیا جاسے تو یہہ ایک بے نظیر شخص ہے
اور دولت مند بہی پرلے درجہ کا"

اس وقت رچرڈ کی آنکہین والٹرسڈنی کی آنکہون سے چار ہوئین جس کے
خوبصورت چہرے پر حقارت اور نفرت کی علامات واضح ترین صورت مین ہویدا
تہین اور جو نظارہ کہ ابہی اوس کے دیکہنے مین آیا تہا اوس کے متعلق اوس کے
لبون کی پرغرور جنبش سے بہی یہی ظاہر ہوتا تہا۔ چند لمحون مین وہ رخصت ہونے
کے لئے اوٹہا اور ڈاینا سے خلق آمیز سرد مہری کے ساتہہ پیش آیا۔ ہیروئنٹ
اور حجیپٹر سے اجنبیون کی طرح رکتا ہوا ملا۔ لیکن جب مارکہم سے رخصت
ہوا تو اوس سے نہایت گرمجوشی ظاہر کی۔ اور یہہ امید ظاہر کی کہ ہم پہر

ملین گے اور اس امید مین کچہہ ایسا اخلاص پایا جاتا تہا کہ دوسرون کے ساتہہ برتاو کا جو طرز اوس نے اختیار کیا اوس مین اور اس مین زمین آسمان کا فرق تہا۔
اس رات نیند رچرڈ مارکہم کی آنکہون سے جاتی رہی۔ مسز آرلنگٹن کی تصویر۔ اوس کی باتین اور دلربا اور ولولہ خیز حرکات وسکنات رچرڈ کے تصور مین پہرتے رہے اور اگر کوئی شخص اوس کی خوابگاہ مین موجود ہوتا تو اوسے رہ رہ کر یہہ شعر گنگناتا ہوا سنتا

تا بم ز دل برد کافر ادائے　　بالا بلندے کوتہ قبائے

از زلف پرخم مشکین نقابے　　وزتابش تن زرین ردائے

لیکن گاہ بگاہ رچرڈ کے خیالات بٹ کر اوس دلفریب نوجوان کی طرف چلے جاتے تہے جو ابہی محض لڑکا معلوم ہوتا تہا اور اوس کی دوستی کا اس قدر متمنی تہا اور جو باوجودیکہ فرط نزاکت سے اس قابل نہ تہا کہ دنیا کے نشیب و فراز کے صدمات کی تاب لا سکے پہر بہی اس کی مصیبتین سہنے کے لئے ابہی سے اس کے پرخطر جنگل مین موجود تہا۔ بعض دفعہ رہ رہ کر رچرڈ کو اس بات پر سخت ہی تعجب دامنگیر ہوتا تہا کہ خوش مذاق اور ذی ثروت سر رو پرٹ ہاربرو۔ خوش سلیقہ اور جو نمتال ڈائنا اور نازک طبع مسٹر آرتھر چیسٹر۔ مسٹر ٹالبٹ جیسے بدتمیز گنوار کی صحبت کی تاب کیونکر لا سکتے ہین

ساتوان باب

زینت منزل

جن واقعات کا ہم اب ذکر کرنے والے ہین وہ اوس صبح کو پیش آئے جو واقعات متذکرہ فصل گذشتہ کی شب کے بعد طلوع ہوئی۔ اب سین بدل جاتا ہے اور ہمین ایک چھوٹا سا خوش قطع بنگلہ محلہ اپر کلیپٹن کے نواح مین نظر آتا ہے۔
یہہ دلفریب کنج عشرت جس مین دو منزلین تہین اور جس کے بازو مین

ایک بڑا کمرہ تہا زرد رنگ کی اینٹون سے تعمیر ہوا تہا جن کا رنگ اس وجہ سے کہ
پایہ تخت سے دو دآمیز ابخرون کی رسائی سے یہہ عمارت بہت دور تہی ابہی تک
بحالت اصلی قائم تہا۔ اس عمارت کے چارون طرف ایک چہوٹا سا باغ تہا۔
جس کی چمن بندی کوئی پانزدہم شاہ فرانس کے خوشنما طرز کے مطابق کی گئی تہی
باغ کے گرداگرد اوس سڑک کو چہوڑ کر جو مکان کے سامنے کے دروازے
تک جاتی تہی سدابہار بیلون اور جہاڑیون کی ایک باڑ تہی اور اس کے چارون
طرف ایک کٹہرہ تہا جس پر سفید روغن چڑہا ہوا تہا۔
یہہ عمارت جس کے احاطہ کا رقبہ کوئی چار ایکڑ ہوگا لندن کے مضافات مین
دلکشا ترین تہی اور اس کے عقب مین جہان تک نگاہ کام کرتی تہی سبز اور لہلہاتی
کہیتون کا ایک فرحت افزا سلسلہ پہیلا ہوا چلا گیا تہا۔ عمارت کے سامنے زمردین
سبزے کا ایک چہوٹا سا قطعہ تہا جس کے وسط مین صاف و شفاف پانی کا ایک
حوض چہلک رہا تہا اور اس حوض کی سطح پر راج ہنسون کا ایک خوبصورت جوڑا
دوسرے نئی قسم کے آبی پرندون کے ساتہہ تیر رہا تہا۔
گاہ بگاہ صبح کی مہر سکوت کو چند شکاری کتون کے بہونکنے کی آواز توڑتی
تہی جو مکان کے عقب مین اون کوٹہریون مین بند ہے ہوے تہے جو صفائی
کے لحاظ سے لکہو کہا ملت عیسوی کے پیرودن کے مکانات پر فوقیت رکہتی ہین
لیکن با این ہمہ اس مکان کا مالک خیرات و مبرات سے عاری نہ تہا
کیونکہ ابہی ابہی ایک غریب عورت اپنے دو بچون کے ساتہہ باورچیخانہ کی طرف
سے کہانے اور دوسرے حوائج معیشت سے لدی ہوئی نکلی تہی۔
اصطبل کے دروازے پر ایک سائیس ایک شاندار سرنگ مادیان پر سے
اوترتا ہوا نظر آیا جسے وہ ٹہلا کر باہر سے لایا تہا اور جس پر اوس نے اب فخر اور

محبت بھری نگاہوں سے نظر ڈالی۔

مکان کے دریچے انواع واقسام کے صنعتی گملون سے جن مین رنگ برنگ پھولون کے درخت لگے ہوے تھے مزین تھے اور پہلی منزل کے کمرون کی کھڑکیون کے باہر پنجرے لٹکے ہوے تھے جن مین خوبصورت پرند چہک رہے تھے۔

ہم اپنے ناظرین کی توجہ ان کمرون مین سے ایک کی طرف منعطف کرتے ہین۔ اس کمرے کا نام زینت منزل تہا اور اگرچہ اس کا مکین جنس اناث سے تہا۔ لیکن یہہ دیکھہ کر تعجب ہوتا تہا کہ اس مین مردانہ اور زنانہ لباس کے جوڑے اور دوسرے لوازم زینت جو دونون جنسون کے استعمال مین آتے ہین جابجا ایک ساتھہ بکھرے پڑے تھے۔

سنگار کی میز پر حسن اناث کی رعنائی کے دوبالا کرنے کا تمام ضروری سامان رکھا ہوا تہا اور ایک کرسی پر ایک کوٹ ایک واسکٹ اور ایک پتلون پڑی ہوئی تہی ولنگٹن وضع کے سیاہ وارنش دار چھوٹے پیمانے کے بوٹ کے ایک جوڑے کے ساتھہ ایک نازک ولایتی چمڑے کا جوتا رکھا تہا جس مین لکڑی کے تلے لگے تھے۔ ایک بہت بڑی الماری مین جس کے پٹ کسی قدر کھلے ہوے تھے ریشم۔ ساٹن اور انواع واقسام کے دوسرے قیمتی پارچات کے لباس تہ کئے ہوے رکھے تھے اور کھونٹیون کی ایک قطار پر ایک ارغوانی رنگ کا شکاری کوٹ۔ ایک سواری کی ٹوپی اور دوسرے مردانہ وضع کے کپڑے جو سیر وشکار اور مردانہ تفریح سے مخصوص تھے لٹکے ہوے تھے ایک گوشے مین ہلکی ریشمی چھتریان۔ چھڑیان۔ بید اور شکار کے چابک تلے اوپر پڑے ہوئے تھے۔ لیکن ان مختلف اور متخالف اشیاء کی پریشانی مین بہی ایسی جمعیت نمایان تہی کہ معلوم ہوتا تہا

کہ کسی نے دیدہ و دانستہ ان چیزون کو اس طرح سے ترتیب دیا ہے کہ دیکھنے والے کو یہہ گمان ہو کہ اس نہانخانۂ عشرت کا مکین یا تو کوئی مرد ہے جس کے مذاق مین عجیب زنانہ پن موجود ہے یا کوئی عورت ہے جس کی طبیعت کا رجحان غیر معمولی طور پر مردانہ واقع ہوا ہے۔ زینت منزل تمول کی نمایش یا طمطراق سے معرّا تھا اس مین مکان کے باقی کمرون کی طرح آسایش و فارغ البالی اور مذاق سلیم کی علامات نمودار تھین مگر ضرورت سے زاید تعیش یا اسراف کی کوئی نشانی اوس مین نہ پائی جاتی تھی۔

زینت منزل کا دریچہ نیم باز تھا۔ ایک بڑا سا بلورین ظرف آب مصفا سے بھرا ہوا جس مین سنہری روپہلی مچھلیان تیر رہی تھین دریچہ کے طاق مین ایک تپائی پر رکھا ہوا تھا۔ کمرہ خوشبودار پھولون کی مہک سے معطر ہو رہا تھا اور خوش الحان پرندون کے چہچہانے سے گونج رہا تھا۔

دریچہ کے مقابل کی دیوار کے برابر ایک فرانسیسی وضع کا پلنگ بچھا ہوا تھا جس کے سرہانے اور پائنتی پر گلابی رنگ کی ساٹن کے پردے ایک تیر کے طلائی پیکان سے جو چھت کے قریب نصب تھا آویزان تھے۔

اس وقت نو بجے کا عمل تھا۔ آفتاب کی زرین شعاعین نیم باز دریچہ مین سے پلنگ پر پڑتی تھین جو اس قدر نرم اور گدگدا تھا کہ بیان نہین ہو سکتا۔

ایک نہایت ہی شکیلہ و جمیلہ عورت جس کا سن بظاہر پچیس سال ہوگا اس پلنگ پر لیٹی ہوئی کتاب پڑھ رہی تھی۔ سر ہاتھہ پر ٹکا تھا اور کہنی تکیے پر تھی اور اس ہاتھہ نے ہلکے سنہری رنگ کے بالون کو بازیچہ بنا رکھا تھا جو اوس کی پشت اوس کے سینے اور اوس کے شانون پر پریشان ہو رہے تھے۔ مگر یہہ پریشانی ایسی نہ تھی کہ سینے کی نورانی جھلک کو بالکل چھپا دیتی۔ اوس کے شانون کا دلفریب ڈھلاو اوس کی

ہنس کی سی گردن کی خوبصورتی اور اوس کے سینے کے ابھار کا سحر انگیز تناسب ان گھنے اور چمکیتے ہوے بالون مین سے بہی برابر نظر آرہا تہا۔

بلند اور فراخ پیشانی۔ اخضری آنکھین۔ سیدہی ناک۔ پتلے ہونٹ۔ صاف وشفاف دانت اور بھری بھری گول ٹھڈی اس دلربا تصویر کے حسن کو دوبالا کرنے کے مزید سامان تھے۔

بحیثیت مجموعی یہہ کل نظارہ ایسا تہا جسے دیکھہ کر روح کو ناندازہ لذت حاصل ہوتی تہی۔ پرندون کا چہچہانا۔ پھولون کا کہلنا۔ بلورین ظرف مین سنہری روپہلی مچھلیون کا تیرنا جس کمرے کا نام اس فصل کے زیب عنوان ہے اوس کا خوش اسلوبی اور خوش سلیقگی سے سجا ہوا ہونا اور سب سے بڑھ کر فرانسیسی وضع کے پلنگ پر اوس ماہ وش کا محو استراحت ہونا ایسا منظر نہ تہا کہ کوئی دیکھے اور اوس کے دل مین پہر بہی تاب باقی رہے۔ اس کا فرادکا سراوس دلفریب کہنی سے جس کی گوری رنگت کی جھلک کو شلوکے کی آستین کی رقابت بہی نہین چہپا سکی تکیے کا کام لے رہا تہا۔

کچھہ کچھہ دیر کے بعد یہہ حور وش کتاب سے آنکھہ اوٹھا کر کمرے کے چارون طرف اس انداز سے نظر ڈالتی تہی کہ معلوم ہوتا تہا کہ اگر اوسے تفکر دامنگیر نہین ہے توکم از کم بے اطمینانی ضرور ہے۔ گاہ بگاہ اوس کی پیشانی پر جو عصمت اور صفاے باطن کی سجدہ گاہ معلوم ہوتی تہی تردد اور اضمحلال کی بدلی سی چہا جاتی تہی اور وہ سینہ جسے آفتاب کی گستاخ شعاعین پیہم بوسے دے رہی تہین ٹھنڈی سانسون کی جولانگاہ بن جاتا تہا

تھوڑی دیر مین دروازہ آہستہ سے کہلا اور ایک معمر عورت جس کا لباس عمدہ مگر سادہ تہا اور جس کے چہرے سے متانت اور ثقاہت نمودار تہی کمرے مین داخل ہوئی اس عورت نے جو خادمہ تہی اس خاتون سے کہا:۔

مسٹر اسٹیونس آئے ہوئے ہین۔ مین نے اون سے کہا کہ آپ ابھی تک بیدار نہین ہوئین۔ اسپر وہ بولے کہ جب تک آپ بیدار نہ ہون وہ آپکا انتظار کرین گے۔

خاتون (بیصبری سے) معلوم نہین کیا بات ہے کہ اس وقت میرا جی بالکل نہین چاہتا کہ مسٹر اسٹیونس سے ملون حالانکہ وہ میرے محسن اور مربی ہین۔ (دفعتہً تردد اور تفکر کی علامات چہرے پر ظاہر کرکے) اچھی لوسیا تو ہی بتا کہ یہہ کیا پیش آنے والا ہے جو میرا ماتہا ایسا ٹھنک رہا ہے۔ مین اس وقت ایسی متوحش اور پریشان ہو رہی ہون کہ میرا دل بے اختیار گواہی دیتا ہے کہ کوئی نہ کوئی افتاد ضرور پڑنے والی ہے۔ اور۔"

خادمہ (قطع کلام کرکے۔ شفقت اور منت کے لہجے مین) بیوی اس قدر دلگیر مت ہو۔ اپنے دل کو سنبھالو۔ آپ نہین جانتین کہ دیوار ہم گوش دارد۔ ذرا بلند آواز سے آپ نے بات کی اور آپ کا راز طشت از بام ہو گیا اور اگر اس ماجرے کی کسی غیر کو اطلاع ہو گئی تو خدا جانے کن کن مصیبتون اور بلاون کا سامنا ہو گا۔"

خاتون "ایسی ہیبت ناک اسرار کا ڈر تو مجھے ہلکان کئے ڈالتا ہے۔ ہر وقت مجسم فریب بنے رہنے کو مجبور رہنا۔ اس بات کو پل پل محسوس کرنا کہ مین جیتا جاگتا اور زندہ و متحرک جھوٹ ہون۔ اپنے قدرتی لوازم و حوائج یہان تک کہ اپنی جنس کی کمزوریون کو بجبر و اکراہ اجنبی نظر سے دیکھنا۔ ایک زبردست لزوم کے اقتضا کا جس سے عنان تاب ہونا اب ناممکن ہے محکوم ہونا ایسی باتین نہین کہ ناقابل بیان درد کی چبھن بعض دفعہ میرے دل مین نہ پیدا کر دین۔"

خادمہ "بیوی یہہ ہی سوائے صبر کے اور کوئی چارہ نہین۔ چند مہینے۔ صرف تین مہینے اور صبر کیجئے اور اس تمام فکر و پریشانی کا نتیجہ جیسا کہ ہمین جتلایا گیا

اچھاہی ہوگا۔

خاتون "یہہ سب سچ ہے۔ جس شخص کے تمام افعال میری ذات کے متعلق ایسے غور و خوض کا پہلو لئے ہون اوس کی باتون پر صدق دل سے یقین لانا ہمارا فرض عین ہے (کچھہ وقفہ کے بعد کسی سوچ مین مستغرق رہ کر) "مگر وہ اس عظیم الشان نتیجے کی ماہیت مجھہ سے کیون چھپاتے ہین اور جب میرا اون پر اس درجہ کامل اور واثق اعتماد ہے تو وہ مجھہ پر کیون بھروسہ نہین کرتے"

خادمہ (ناصحانہ لہجے مین) اونھین ڈر ہے کہ مبادا کسی ایسے وقت مین جب کہ آپ کو اپنے حزم و احتیاط پر قابو نہ ہو وہ راز جو اون کی دانست مین اہمیت کے لحاظ سے ہم سب کی کامیابی کی روح و روان ہے آپ کے مُنھہ سے نکل جاوے" (فرط محبت سے) اور بیٹا حقیقت مین۔ معاف کیجیے گا کہ مین اس بے تکلفی سے آپ کے ساتھہ ہم کلام۔"

خاتون "تو ہنیا اس کا بالکل خیال نہ کرو۔ دنیا مین اگر کسی کو میرے ساتھہ محبت ہے تو تم ہی کو ہے۔ تم ہی نے اس ساڑھے چار سال کے زمانے مین جس کا ایک ایک گھنٹہ مجھہ پر ایک ایک سال سے بھاری تھا اس زہرہ گداز فریب والتباس مین میری ڈھارس بندھائے رکھی یہہ تمھاری مھربانی کا طفیل ہے کہ۔"

خادمہ (ملاطفت کے لہجے مین) "مین نے صرف اپنا فرض منصبی ادا کیا ہے اور جس بات پر میرا دل گواہی دیتا تھا اوسی پر عمل کیا ہے۔ لیکن جیسا کہ مین ابھی آپ سے کہہ رہی تھی آپ بسا اوقات ایسی بے احتیاطی کر بیٹھتی ہین کہ یہہ کسی طرح سے توقع نہین ہوسکتی کہ مسٹر اسٹیونس ایک ایسی تجویز کا راز آپ پر افشا کر دین گو جو"

خاتون (قطع کلام کر کے) مجھہ پر تم بے احتیاطی کا الزام لگاتی ہو۔ بتاو تو مین نے

کون سی بے احتیاطی کی ہے۔ کیا مین نے لون کے ہر ایک ارشاد کی تعمیل نہین کی؟
اور کیا مین تمہارے ہر ایک مشورے پر کاربند نہین ہوئی؟ کیا مین نے اپنی
زبان تک کو مسخ کر کے سائیس سے گھوڑون اور کتون کے متعلق سائیسی
لب و لہجے مین گفتگو کرنے کی مشق نہین بہم پہونچائی؟ اور کیا مین اپنی سرنگ
مادیان پر کھیتون اور وادیون مین اون کو اپنے کمیت گھوڑے پر ساتھہ لئے
سرپٹ نہین پھری جس سے دیکھنے والون کو بھی یہہ گمان ہوگا کہ دو دیوانے
بگٹٹ جا رہے ہین؟ با این ہمہ تم کہتی ہو کہ مین بے احتیاط ہون۔ کوئی
مجھے بتلا تو دے کہ جو بھیس مین نے اختیار کیا ہے اوس کی مناسبت قائم
رکھنے کے لئے مین نے کون سا دقیقہ اوٹھا رکھا ہے۔ مجھے نہین یاد پڑتا
کہ اس گھوڑے کی سواری کے علاوہ جس کا مین نے ذکر کیا ہے کسی اور
تقریب سے باہر جانے کا زیادہ اتفاق ہوا ہو۔ جن لوگون سے میری شناسائی
ہے اونگلیون پر گنے جا سکتے ہین اور میرا ایک بھی ملاقاتی ایسا نہین جو اس
کنج تنہائی مین مجھہ سے آکر ملتا ہو۔ اس طرح میرے اس مکان کی حقیقت کسی
راہب کے صومعہ سے زیادہ نہین اور پھر تم کہتی ہو کہ مین بے احتیاط ہون
چڑیا جی سے گئی اور راجہ نے کہا کہ الونی کھائی۔

لوئیسا "(مسکرا کر) اس کمرے کی دہلیز سے باہر قدم رکھے بغیر بھی یہہ
بات میرے بس مین ہے کہ —"

خاتون "(قطع کلام کر کے اور اپنے نورانی بازو سے ساٹن کے اوس
پردے کو جو اوس کے پلنگ کے سرہانے کی طرف تھا کھینچ کر اور جس المار ی
مین زنانہ ملبوسات رکھے ہوئے تھے ہاتھہ سے اشارہ کر کے) میری جنس
کے ان کپڑون پر تم ہمیشہ طعنہ زنی کرتی رہو گی۔ افسوس تم کو مجھہ اتنی سی بات

کی بہی اجازت نہین دیتین۔ اگرمین گاہ بگاہ اپنے زنانہ جذبات کے اقتضار
کو اس لباس کے پہننے سے پورا نہ کیا کردن تو ممکن نہین کہ مین اس خوفناک
مکر د زور اور تلبیس کی تاب لاسکون۔ کیا تمہارا یہہ خیال ہے کہ مین فطرت کے
قوانین کی خلاف ورزی کی مرتکب ہون اور ادس کا خمیازہ کہینچنے سے مستثنیٰ قرار
دیجا سکون؟ اس کے علاوہ جن مشاغل کو میری جنس کے ساتہہ قدرتی لگاؤ
ہے ادن مین گاہے ماہے مصروف رہ کر مین نے اپنے دل کو تسلی دینے
کے علاوہ اور کبہی کسی بے احتیاطی کا ارتکاب نہین کیا۔ جب کبہی مین اپنے
بالون کو شانے سے آراستہ کرتی ہون۔ جب کبہی مین ریشم یا ململ کا لباس صرف
اس خیال سے پہنتی ہون کہ دیکہون تو سہی کہ آئینے مین مین کیسی نظر آتی ہون اور
تمہین بہی میرے ساتہہ اس امر مین اتفاق ہوگا کہ میرا یہہ غرور یا تزئین ایک حد
تک حق بجانب ہی تو مین ہمیشہ اس احتیاط کو مدنظر رکہتی ہون کہ اس گوشہ عزلت سے
میرا قدم باہر نہ نکلے اور یہہ تم کو معلوم ہی ہے کہ سوا ے تمہارے اس نہاں خانے
مین پرندہ بہی پر نہین مار سکتا۔ سچ سچ کہنا کیا تمہین یاد پڑتا ہے کہ کبہی تم نے مجہے
دریچون کے پردے ہٹا کر لباس پہنتے ہوے دیکہا ہے۔ نہین کبہی نہین
دیکہا ہوگا۔ غرض کہ اس پریشانی پیدا کرنے والے التباس کے برقرار رکہنے
کے لیئے مین نے صرف ادن تدابیر پر عمل کیا ہے جس سے میرے دل غمزدہ
کو ایک گونہ تسکین اور تشفی ہوسکتی۔ لیکن اگر تم لوگ یہہ چاہو کہ مین اپنی جنس کو
دل سے بالکل محو کر دون اور مستقل اور مسلسل طور پر مردون کا لباس اختیار کر لون
اور ایک گہری بہر کے لیئے (وہ بہی شام کے وقت) اپنے جی کے بہلانے
کے لیئے ادس لباس کو نہ پہنون جو قدرت نے میرے لیئے مخصوص کیا ہے
اور پہر ادس پر یہہ احتیاط کرون کہ اس چار دیواری سے باہر قدم تک نہ رکہون اور

سوائے تمہارے کسی کو اپنی صورت تک نہ دکھاؤن تو۔"

لوئیسا (قطع کلام کرکے دلاسے سے) بیوی جو کچھ آپ کے مزاج مین آئے کیجیے ہم کو ہر طرح سے آپ کی خاطر منظور ہے۔ مگر اسٹیونس آپ کا انتظار کر رہے ہین مناسب ہوگا کہ آپ اون سے مل لین۔"

خاتون اس کے سوا اور چارہ ہی کیا ہے۔ اونہون نے میرے لئے ہر طرح کا آرام اور آسایش مہیا کی ہے۔ جو نعمتین کام و زبان کو مرغوب ہوتی ہین اور روپیہ سے خریدی جاسکتی ہین میرے واسطے اونہون نے تمام و کمال بہم پہونچائی ہین اور خواہ اون کے اس طرز عمل سے آخر الامر اونہین کیسا ہی فائدہ کیون نہ ہو پھر بھی فی الوقت تو مین ضرور اون کی مرہون منت ہون۔ اس لئے میرا فرض ہے کہ مین اون کی ملازمت حاصل کرون۔"

لوئیسا (اپنے لفظون پر زور دے کر) آپ کے ساتھ اون کے برتاؤ مین جس قدر تکلف پایا جاتا ہے اوسی قدر وہ فیاضی کا بھی اظہار کرتے ہین۔"

خاتون ہان باوجودیکہ ہمارے تعلقات مین ایک نرالے انداز کی خصوصیت پائی جاتی ہے پھر بھی اوس زمانے سے لیکر جب کہ میری اون سے ملاقات ہوئی آج تک اونہون نے کسی لفظ یا کنایہ یا اشارے سے اوس توقیر کو باطل کرنے کا قصد نہین کیا جس سے وہ ہمیشہ مجھے دیکھا کئے ہین۔ وہ اپنے معاہدے پر قائم ہین اور مین بھی اوسی طرح سے اپنے قول و قرار کا لحاظ رکھون گی۔"

خاتون اسی امید کا تو مجھے سہارا ہے۔ وہ وقت بھی عجب مسرت و شادمانی کا ہوگا جبکہ مین اس بند گران سے آزاد ہوکر اپنے وطن کے کسی دور دراز حصے یا کسی غیر ملک مین جاکر اپنی جنس کا لباس اختیار کرون گی اور اپنی طرز زندگی کو اوس انداز کے مطابق بناؤن گی جو قدرت سے توافق اور میرے

میرے مزاج سے مناسبت رکھتا ہے۔ اپنی جان فزا اور دل خوش کن وقتون کا خیال وقتاً فوقتاً دل مین لاکر مین اس نہانخانہ کے حجاب مین اپنے کو پوشیدہ کرلیتی ہون اور وہ لباس پہنتی ہون جس سے مجھے الفت ہے اور جو میرا اپنا ہے۔ جب وہ پُرلطف زمانہ آئے گا تو مین ان دیرین کٹنے والے ہفتون اور مہینون کو یاد کرکے جن مین مین نے اپنے مذاق اور مناسبت طبع پر صبر کرکے ادن عادتون کا اختیار کرنا سیکھا ہے جن سے جنس اناث بیگانہ ہے اپنے دل کو بہلایا کرون گی۔ اس وقت مین گھوڑون اور کتون سے ایک بناوٹی اُنس اس خیال سے ظاہر کرتی ہون کہ میرے یہہ مردانہ رجحان لوگون کی توجہ کو میرے زنانہ چہرے کی طرف منعطف کرنے سے باز رکھین۔ مجھے ہر ایک لفظ کو جو میری زبان سے نکلتا ہے حزم و احتیاط کے ترازو مین تولنا پڑتا ہے۔ اپنے جسم کی ہر وضع اور انداز کو نظر تعمق دیکھنا پڑتا ہے اور جن مشاغل سے میری طبیعت کو فطری مناسبت ہے اونہین طوعاً وکرہاً ترک کرنا پڑتا ہے۔"

اس تقریر کو ختم کرکے یہہ خاتون تکیے پر سر رکھہ کر لیٹ گئی اور کسی سوچ مین پڑگئی۔ لوئیسا چند منٹ تک تو انتظار کرتی رہی لیکن آخر کار اوس نے دبی آواز مین مسٹر اسٹیونس کے معمول سے زیادہ منتظر رہنے کے متعلق یاد دہانی کی جسے سن کر خاتون پلنگ سے بے اختیار اوٹھہ بیٹھی۔

اس کے بعد تبدیل لباس کا پر اسرار مشغلہ شروع ہوا۔ خاص وضع کی کمانیون کے استعمال سے، وہ دوشیزگی کے سانچے مین ڈہلا ہوا بدن مرد کے جسم کے مشابہ ہوگیا گدیون کو خفیف سے دباؤ کے ساتھہ لگانے سے سینے کا ابھار دب کر قریب قریب نامعلوم ہوگیا سینے کو فراخ اور کشادہ بنانے کی غرض سے کم

معمول سے بہت نیچے کسی گئی اور یہہ سب اس سہولیت کے ساتہہ عمل مین آیا کہ معمول کو اس عجیب التباس سے کسی قسم کی تکلیف یا بے چینی محسوس نہ ہوئی فوجی وضع کے نیلے فراک کوٹ نے جس مین گلے تک بٹن لگے تہے اس تبدیل ہیئت کو مکمل کر دیا اور چونکہ اس وضع کا کوٹ ہمیشہ سینے پر کسی قدر اوٹہا ہوا ہوتا ہے اس لئے خود اس کی تراش سے بہی اخفا مین بہت کچہہ مدد ملی کیونکہ اوٹہتا ہوا جوبن باوجود اس بناوٹ کے بے اختیار ہپٹا پڑتا تہا۔ لوسیا نے لمبے لمبے لہراتے ہوے بالون کو خاص توجہ سے سنوارا اور اوس زمانہ آرایش کو جو کسی شہزادی کے لئے بہی سرمایہ ناز ہوتی جہان تک ممکن ہوسکا مردانہ بنا دیا۔

جب تبدیل لباس ہو چکی تو یہہ نیچے اوتر کر ایک کمرے مین داخل ہوا۔ ادہر لوسیا نے زینت منزل سے نکل کر نہایت احتیاط سے دروازہ بند کر کے قفل ڈال دیا اور اوس کی کنجی اپنی جیب مین رکہہ لی۔

آٹھوان باب

مکالمہ

جس کمرے مین وہ صاحب جمال اور سراپا حجاب نازنین جو اس وقت کوئی بیس سال کا نوجوان معلوم ہوتی تہی داخل ہوئی وہ نہایت پر تکلف سامان کے ساتہہ سلیقے سے سجا ہوا تہا۔ ہر ایک شے نفیس اور خوش وضع تہی۔ دریچون مین پہولون کی کثرت تہی جن سے ہوا مہک رہی تہی اور پردۂ نگاہ پر یہہ منظر ایک ایسی تصویر کہینچتا تہا جس سے بے اختیار فرحت حاصل ہوتی تہی۔

ایک طرف کتابون کی الماریان تہین جن مین انگلستان اور فرانس کے مشاہیر شعرا اور افسانہ نگارون کی تصانیف رکہی ہوئی تہین۔ دیوارون پر چارون طرف

سیر و شکار کے رنگین مرقعے آویزان تھے۔ البتہ آتشدان کی کارنس پر دو چھوٹی چھوٹی تصویرین رکھی ہوئی تھین جو اعلیٰ درجہ کی صنعت کا نمونہ تھین۔ ان مین سے ایک تو کسی سولہ برس کے لڑکے کی اور دوسری ایک بیس سال کی حسینہ و جمیلہ لڑکی کی شبیہ تھی۔

ان دونون تصویرون مین حیرت انگیز مشابہت پائی جاتی تھی۔ وہی چمکدار رسیلی بھوری رنگ کی آنکھین۔ وہی سنہرے گھنے ملائم اور گھونگروالے بال وہی سیدہی ستوان ناک۔ وہی گلابی ہونٹ اور بھری بھری ٹھڈی دونون مین موجود تھی۔ نگاہ ڈالتے ہی دیکھنے والے کو معلوم ہو جاتا تھا کہ یہہ دونون بھائی بہن ہین اور چونکہ بھائی کے چہرے مین غیر معمولی زنانہ پن اور نزاکت پائی جاتی تھی اس لیئے دونون کی مشابہت اور بہی زیادہ قوی معلوم ہوتی تھی بھائی کی تصویر کے نیچے میناکار چوکھٹے پر سنہرے حرفون مین بخط خفی لفظ والٹر اور بہن کی تصویر کے نیچے ایلائزا لکھا ہوا تھا۔

اس کمرے مین جس کی ہیئت کذائی اوپر بیان کی جا چکی ہے ایک کوچ پر ایک شخص آرام کر رہا تھا جس کا لباس پاکیزہ مگر بھڑک اور نمایش سے معرا تھا۔

اس شخص کی عمر حقیقت مین تو تنتیس یا چونتیس سال سے متجاوز نہ تھی لیکن اوس کے چہرے کی متانت سے جیسے یا تو اوس نے جان بوجھہ کر ایسا بنایا تھا یا جو کاروبار و دماغی مصروفیت کی عادات سے ایسا ظاہر ہوتا تھا اوس کی عمر بظاہر دس سال زیادہ معلوم ہوتی تھی۔ یہہ شخص خوش رو اور فربہ اندام تھا۔ اور بہ لحاظ عادات و اطوار کے بدرجہ غایت خلیق و متواضع تھا مگر تنہائی کے عالم مین یا ایسی حالت مین جب کہ گفتگو کا مشغلہ نہ ہوتا تھا تو ایسا معلوم ہوتا

تہا کہ وہ کسی فکر مین مستغرق ہے اور اوس کا دماغ کثیر التعداد اور ضروری معاملات کی عقدہ کشائی مین مصروف ہے۔

جس وقت زینت منزل والی خاتون کمرے مین داخل ہوئی تو مسٹر اسٹیونس (یہی وہ شخص ہے جس کو اس کمرے مین ہم نے تنہا بیٹہا ہوا پایا تہا) اپنی جگہہ سے اوٹہا اور مہربانی ادب اور سرپرستی کے ملے جلے لہجے مین اوس سے یون ہم کلام ہوا :-

میرے پیارے والٹر حقیقت مین تم سے ملے ہوے زمانہ گذر گیا یہان آئے ہوے مجہے ڈیرہ مہینہ ہوتا ہے مگر تمہین میرا وہ خط تو مل گیا ہوگا جس مین مین نے لکہا تہا کہ ایک نہایت ہی ضروری کام سے مجہے مجبوراً پیرس کا سفر اخیار کرنا پڑا ہے؟"

اس کے جواب مین خاتون نے (یا چونکہ آیندہ کے لئے اوس کا کوئی نہ کوئی نام ہونا چاہیے اس لئے ہم اوسے والٹر یا مسٹر والٹر سڈنی کہکر پکارین گے) کہا :-

آپ کا عنایت نامہ مجہے ملا تہا اور اوس کے ساتہہ جو تحائف اور رقم آپ نے ارسال فرمائی تہی وہ بہی وصول ہوئی شکریہ قبول فرمائیے لیکن روپیہ کے مرحمت فرمانے مین تو آپ بے حد فیاضی کو کام مین لاتے ہین حالانکہ (مسکرا کر) مجہے اسراف کے ارتکاب کا کبہی موقع ہی نہین ملتا کیونکہ روزانہ سواری کے سوا مین اور کبہی کہین باہر نہین جاتا اور یہہ آپ کو معلوم ہی ہے کہ نہ کبہی مین کسی سے یہان ملتا ہون نہ میرے ملاقاتیون کی تعداد ایسی کچہہ زیادہ ہے"

مسٹر اسٹیونس۔ عزیز من مجہے معلوم ہے کہ تم حتی الامکان میرے

مشورے پر عمل کرتے ہو مگر میرے مقصد کے بر آنے مین اب صرف تین
مہینے کی قلیل مدت رہ گئی ہے اس کے بعد ہم دونون کو قسمت کی تلون مزاجی
کی کچھہ بھی پروانہ ہوگی اور پھر جو نتیجہ ان کوششون کا نکلے گا وہ کیسا عظیم الشان
اور مسرت خیز ہوگا - جن جن تکلیفون کے اوٹھانے پر مین تم سے اب اصرار
کر رہا ہون وہ اوس وقت مبدل بہ راحت ہو جائین گی -"
والٹر (کسی قدر ملامت کے لہجے مین) "جناب من آپ نے شاید
اس امر کو نظر انداز کر دیا کہ اس وقت جو باتین آپ مجھہ سے کر رہے ہین وہ
میرے لئے معمّے ہین - اس وقت مین آپ کے ہاتھہ مین بمنزلہ ایک
آلے یا ایک کل کے ہون جس سے آپ جو چاہتے ہین کام لیتے ہین - مین"
مسٹر اسٹیونس (جلدی سے قطع کلام کرکے) والٹر! تم اس بارے مین
اصرار مت کرو - مین اپنے مہتم بالشان منصوبے کی اہمیت کا راز ابھی تم پر
ظاہر نہین کر سکتا - چندے اور صبر کرو - اور یہہ تو تم بھی جانتے ہو کہ اس بات کا
مین تمہین کافی ثبوت دے چکا ہون کہ میرا خیال تمہاری طرف سے اچھا ہے
اور میرے دل مین تمہاری عزت ہے - ذرا سوچو تو سہی کہ میرے بغیر تمہاری
حالت کیا ہوتی جبکہ دنیا بھر مین تمہارا ایک بھی عزیز اور قریب اور یار و مددگار
نہین ہے - یہہ نہ سمجھو کہ مین اپنا احسان جتانے کے لئے یہہ کہہ رہا ہون بلکہ
میرا مدعا ان باتون سے صرف اس امر کا اظہار کرنا ہے کہ مجھے اپنے منصوبے
کی کامیابی کا پورا یقین ہے اور نیز یہہ کہ مین تمہارا سچا دوست ہون - والٹر!
مین تم سے سچ کہتا ہون کہ مین ہمیشہ تمہاری جنس کو بھول جاتا ہون اور تمہین
محض ایک لڑکا سمجھتا ہون گویا کہ تم میرے برادر زادے یا فرزند ہو - تمہاری
طرف سے میرے دل مین بھی خیالات قائم ہین - مین تمہارا دوست ہی نہین

بلکہ اس سے بہی کچہہ زیادہ ہون اس لئے کہ مجہہ کو تم سے پدرانہ اُنس ہے"

والٹر "اور مین آپکا بدرجہ غایت ممنون احسان ہون لیکن مین جو آپ سے ہمیشہ اصرار کرتا رہتا ہون کہ آپ مجہہ پر زیادہ اعتبار کرین تو اوس کی وجہہ یہہ ہے کہ مین چاہتا ہون کہ مجہے اپنے ذاتی علم سے یقین ہو جاے کہ میرا موجودہ طرز عمل کسی بُرے یا خطرناک منصوبے کی کامیابی کا معین نہین ہے۔ میرے اس اظہار مافی الضمیر کو آپ معاف فرمائین گے کیونکہ بسا اوقات مجہے نہایت ہی متوحش خیالات پیدا ہوتے ہین اور گہنٹون ناقابل بیان وسوسے میرے دل مین گذرتے رہتے ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ گویا مین آنکہون پر پٹی باندہے ہوے ایک قعر کے کنارے چل رہا ہون"

مسٹر اسٹیونس (اپنی متانت اور خاطرجمعی کو ہاتہہ سے نہ دیکر) "والٹر مجہے تعجب ہوتا ہے کہ کیون تم ایسے شبہات ظاہر کرتے ہو جن سے میری آبرو پر حرف آتا ہے۔ مین تمہین بارہا یقین دلا چکا ہون اور اب پہر دلاتا ہون کہ تمہین خوف کی کوئی وجہہ نہین"

والٹر (جوش کے ساتہہ) "تو پہر یہہ تبدیل ہیئت کیون؟ اور مجہے اپنی جنس کے اخفا پر مجبور کرنا اور علی الاتصال فریب دہی کے ارتکاب کی ترغیب کیون؟"

مسٹر اسٹیونس۔ (آشتی کے لہجے مین) کیا سخت دیانت قوی سے قوی احتیاط کے ساتہہ تعلق نہین رکہہ سکتی؟ میری نیت کا اوس کی ظاہری حالت سے اندازہ مت کرو۔ عجیب وغریب منصوبے جو باوجود ندرت کے عزت وآبرو کا پہلو لئے ہوتے ہین اس دنیا مین بسا اوقات بدمعاشی اور سیہ کاری کے استیصال کے لئے کام مین لائے جاتے ہین"

والٹر (بظاہر اس دلیل سے معقول ہو کر) مین اپنی تشکیک کی معافی

چاہتا ہون۔ مین نے غلطی کی جو آپ پر شبہ کیا۔ آپ کا راز دریافت کرنے کی مین آیندہ اس قدر جسارت نہ کرون گا اور اپنے دل مین کوئی وسوسہ یا تردد نہ آنے دون گا۔ اب مجھے یقین ہوگیا کہ جن وسائط سے ہم دونون کی کامیابی عمل مین آنے والی ہے اون کو آپ مجھہ سے محض میرے ہی نفع کی غرض سے چھپاتے ہین۔"

مسٹر اسٹیونس"۔ میرے عزیز اور باوفا اور مجھہ پر بھروسہ کرنے والے مسٹر والٹر اب تم نے معقول بات کی۔ مین یہی چاہتا تہا کہ تمہاری طبیعت کو آج اسی ڈہنگ پر پاؤن کیونکہ اس وقت مجھے تم سے ایک نہایت ضروری بات کہنی ہے۔"

والٹر"۔ فرمائیے مین آپ کی ہدایت یا مشورے پر بدل وجان کاربند ہون گا۔"

مسٹر اسٹیونس"۔ والٹر مجھے تم سے یہہ کہنا ہے کہ بدین غرض کہ میرے منصوبے کامیاب ہون اور اون کی راہ مین خفیف سے خفیف موانع بہی حائل نہ ہون ایک تیسرے شخص کا ہونا ضرور ہے۔ لازم ہے کہ یہہ شخص ہمارا رازدار ہو اور اوسے سب کچھہ معلوم ہو۔ اوس کی زبان بندی کا بندوبست بعد مین کر دیا جائے گا قصہ مختصر یہہ کہ مجھے ایسا شخص مل بہی چکا ہے جو اس کام کے لئے موزون ہوگا اور مین نے تمام حالات کی اطلاع اوس سے کر بہی دی ہے تمہین کبہی کبہی اوسے بطور مہمان کے یہان رکھنے مین کوئی عذر تو نہ ہوگا۔؟"

والٹر"۔ جناب من آپ کیسی باتین کر رہے ہین۔ بھلا میری مجال ہے کہ مین عذر کر سکون؟ کیا یہہ گھر آپ کا نہین ہے اور کیا آپ کو مجھہ پر پورا قابو نہین ہے؟ آپ اس بات کو اچھی طرح جانتے ہین کہ آپ کے تمام احکام کی تعمیل مجھپر لازم ہے۔"

مسٹر اسٹیونس۔ میرا یہہ خیال صحیح تہا کہ تم کو رضامندی اور آمادگی کے

ساتھہ میری راے سے اتفاق ہوگا اور سچ پوچھو تو ازراہ جسارت مین اوس کو پہلے ہی اپنے ساتھہ آج کھانے مین شریک ہونے کے واسطے کہہ آیا ہون"

والٹر "آج"

مسٹر اسٹیونس۔ ہان۔ کیا تم کو اس مین کچھہ عذر ہے ؟"

والٹر۔ "نہین عذر تو کچھہ نہین فقط یہہ خیال ہوا تہا کہ کھانے کی تیاری"

مسٹر اسٹیونس۔ اس کی فکر نہ کرو۔ جب تم کپڑے پہن رہے تھے تو مین نے باورچی سے کہانے کے لئے سب کچھہ دیا تہا۔ تمہارے بڈہے باورچی کو اگرچہ آنکھون سے کم سوجھتا اور کانون سے کم سنائی دیتا ہے پھر بھی لذیذ کہانے تیار کرنے مین اوسے کمال حاصل ہے۔ اور چونکہ تمہارے تینون نوکرون کو یہہ خیال ہے کہ مین تمہارا ولی ہون اس لئے میری یہہ مداخلت باعث تعجب نہ ہوئی ہوگی"

والٹر "نوکرون کو اور خیال ہی کیا ہوسکتا تہا۔ کیا یہہ نوکر جاکر آپ ہی کے مقرر کئے ہوے نہین ہین ؟ کیا وہ مجھہ کو اور آپ کو یکسان طور اپنا آقا نہین سمجھتے ؟ کیا وہ اس بات سے باخبر نہین کہ یہہ مکان آپ ہی کی ملک ہے اور کیا اونہین (باشتناے لوئیسا کے کہ صرف اوسی کو یہہ راز معلوم ہے) یہہ یقین نہین دلایا گیا کہ چونکہ میری صحت اچھی نہین اس لئے آپ نے اپنے شہر والے مکان سے مجھے بغرض تبدیل آب وہوا یہان بھیج دیا ہے"

مسٹر اسٹیونس (مسکراکر) تو اس انتظام سے تم خوش ہو اس لئے مجھے بہی اطمینان ہوا۔ لیکن یہہ تمہین واضح رہے کہ مین نے اپنے دوست کو کہانا کہانے کے لئے ہی نہین بلایا ہے بلکہ وہ دن بھر رہے گا بہی یہین۔ اس سے ہم کو یہہ موقع ملے گا کہ بوقت فرصت آپس مین گفتگو کرسکین گے۔ (اپنی گہڑی

دیکھہ کر) امید ہے کہ وہ آتا ہی ہوگا"
اوس کے منہہ سے یہہ لفظ نکلے ہی تھے کہ سامنے کے دروازے
پر کسی نے زور سے دستک دی جس سے سارا مکان گونج اوٹھا۔
تھوڑی دیر مین لوئیسا نے آکر مسٹر مانٹیگ کی اطلاع کی۔

نوان باب

ایک بیوپاری۔ ہمتھہ فیلڈ کے واقعات

جارج مانٹیگ ایک قدآور اور شکیل نوجوان تھا جس کی عمر کوئی تیئیس چوبیس سال کی ہوگی۔ بال اور آنکھین سیاہ۔ رنگت مائل بہ ملاحت اور خط و خال نہایت متناسب تھے۔

اس شخص کے اخلاق وسیع اور اطوار پسندیدہ تھے مگر باایں ہمہ اوس کے انداز سے پایا جاتا تھا کہ متانت کے ساتھہ کوئی چیز اوس مین ایسی ضرور ہے جس کا حال دوسرون پر نہین کھل سکتا مثلاً اوس کی ذات کے متعلق جب اتفاق سے گفتگو چھڑ جاتی تھی تو وہ اوسے قصداً ٹال دیتا تھا۔ جن لوگون سے اوسے سابقہ پڑتا تھا وہ اون کی اس غرض سے خوشامد کرتا تھا کہ اوس کی نسبت وہ لوگ اچھی رائے قائم کرین اور یہہ خوشامد بسا اوقات بیجا ہوتی تھی لیکن اس مین شک نہین کہ اوس کی معلومات عامہ وسیع اور اکثر مضامین پر محتوی تھین۔ اوس کی دلی آرزو تھی کہ جس طرح بن پڑے دنیا مین نام پیدا کرے۔ دولت پیدا کرنے مین وہ نہایت استقلال سے مصروف تھا اور اس بات کی چندان پروا نہ رکھتا تھا کہ اپنی اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے جو وسائل وہ اختیار کر رہا ہے وہ فی نفسہ اچھے ہین یا برے۔ عیاشی اور رنگین مزاجی کو اگرچہ اوس کی طبیعت سے

مناسبت تہی مگر وہ کبہی اس بات کو جائز نہ رکہتا تہا کہ یہہ مسرت خیز مشاغل
اوس کے کاروبار مین مزاحم یا اوس کے منصوبون کی تکمیل کے سدراہ
ہون۔ اوس کے مذہب مین عشق کی حقیقت حسن کی کرشمہ سنجی سے زیادہ
نہ تہی اور دوستی کی وقعت اوس کی نظر مین صرف اتنی ہی تہی کہ یہہ ایک رشتہ
ہے جس نے مجہے اون اشخاص سے مربوط کر رکہا ہے جن سے ملے بغیر
چارہ نہین۔ وہ پرلے درجے کا مطلب پرست اور خود غرض تہا مگر اس قدر
سلیقہ اوس مین ضرور موجود تہا کہ اپنے نقائص وعیوب مین سے اکثر کو جن کے
موجود ہونے کا خود اوسے اچہی طرح علم تہا دوسرون پر ظاہر نہ ہونے دیتا تہا
اس کا نتیجہ تہا کہ اکثر مجالس مین لوگ اوس کو ایک دل خوش کن رفیق سمجہہ کر
آؤ بہگت کرتے تہے اور بعض لوگ تو اوس کی نسبت یہان تک حسن ظن
رکہتے تہے کہ اوسے بڑی خوبیون کا آدمی کہا کرتے تہے۔ اور اس سے
تو کسی کو بہی انکار نہ تہا کہ وہ نہایت تجربہ کار اور معاملہ فہم ہے۔ چوبیس سال کی
عمر مین اپنی سیرت کو ایسے سانچے مین ڈہالنے کے لیئے ضرور ہے کہ
درس گاہ عالم مین اوس نے نہایت ہی کم عمری مین ابجد خوانی شروع کی ہو۔
اس قسم کے قبل از وقت نشو و نما پائی ہوئی قساوت قلب اور خود غرضی
کے بہت سے نمونے لندن مین پائے جاتے ہین۔ ہر شش ماہی کے
اختتام پر نوجوان طلباء کا ایک ٹڈی دل یونیورسٹیون اور مدرسون سے
نکل سوسائٹی پر چہا جاتا ہے۔ ان نوجوانون کے دلون مین سوائے اس کے
اور کوئی خواہش نہین ہوتی کہ اپنا روپیہ بعجلت تمام برباد کر کے دوسرون کا روپیہ
اوڑانے کی تدبیرین سوچین اور طرح طرح کی اوباشیون مین اپنا وقت خراب کرین
اور جب یہی نوجوان سن کہولت کے قریب پہونچتے ہین تو اون نوجوانون کے اُستاد

بن جاتے ہین جنہون نے اون کی جوانی کے زمانے کی طرح منزل عیش وعشرت مین قدم رکہا ہے۔

لیکن مسٹر جارج مانٹیگ کو ان جہاندیدہ لوگون کے طبقے کا رکن قرار نہین دیا جا سکتا کیونکہ وہ اپنا بہت سا وقت تجارتی کاروبار مین صرف کرتا تہا اور ساہوکارون اور مہاجنی کوٹہیون مین اکثر لین دین مین مصروف نظر آتا تہا۔ بخلاف اس کے اگر اون لوگون کی حالت پر نظر ڈالی جائے جن کی طبائع اور مشاغل کا حال ہم اوپر لکہہ چکے ہین تو معلوم ہوگا کہ یہہ لوگ تجارتی کاروبار کو نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکہتے ہین اور اوسے ایک سوقیانہ شغل سے تعبیر کرتے ہین۔ علاوہ اوقات کے جب کہ اونہین ہنڈی کے سکارنے یا روپیہ قرض لینے کے لئے مہاجنون کے پاس جانے کی ضرورت پیش آئے وہ ان مقامات مین بہت ہی کم دیکہنے مین آتے ہین

مسٹر مانٹیگ کا اصول یہہ تہا کہ ”ہرا لگے نہ پہٹکری رنگ چوکہا آئے“ اور اس خیال کو ع کہ زر زر کشد در جہان گنج گنج نہایت حقارت سے دیکہتا تہا۔ چنانچہ بسا اوقات وہ یہہ کہا کرتا

مین نے دنیا کے کاروبار مین ہاتہہ ڈالا تو مین بالکل تہیدست تہا کوئی وقت ایسا نہین کہ میری جیب مین اشرفیان نہ کہنکتی ہون۔

جارج مانٹیگ کے مسکن کا حال کسی کو نہ معلوم تہا کبہی یہہ دیکہنے مین آتا تہا کہ وہ محلہ کہ اس کینزمین فلاور یاٹ سے کرایہ کی گاڑی پر سوار ہوئی اور کبہی محلہ چیپ سائڈ مین امنی بس گاڑی مین سوار ہونے کے لئے اوس کے پیچہے پیچہے دوڑتا جارہا ہے۔ چونکہ یہہ سمتین بالکل مختلف تہین اس لئے ان سے اس امر کا اندازہ کرنا کہ اوس کا مکان کس محلہ مین ہے نہایت ہی مشکل تہا۔

ہم نے اس جنٹلمین کے حالات بیان کرنے مین معمول سے زیادہ تفصیل سے کام لیا ہے لیکن اس کے خاص اسباب ہین جو آیندہ چل کر ظاہر ہون گے۔

جب مسٹر اسٹیونس والٹر سڈنی سے اوس کا تعارف کرا چکا تو کچھہ دیر تک ادہر اودہر کی باتین کرنے کے بعد مسٹر مانیٹنگ نے اون مضامین کو چھیڑا جن پر وہ آسانی و روانی سے گفتگو کر سکتا تہا۔ اس کے تہوڑی دیر بعد جب کچھہ سکوت ہوا تو مسٹر اسٹیونس نے پوچہا۔

"کہیئے شہر مین کوئی نیا واقعہ پیش آیا ہے؟"

مسٹر مانیٹنگ "کوئی خاص واقعہ قابل ذکر نہین۔ آج تو شہر جانے کا اتفاق نہین ہوا البتہ رات دیر تک وہین رہنا پڑا کیونکہ ایک معاملہ پیش آگیا تہا جو شکر ہے کہ بخیر و خوبی طے ہوا۔ ہان کل ساہوکارے مین آخر وقت یہہ افواہ سننے مین آئی تہی کہ ایلڈرمین ڈکنس کا دیوالہ نکل گیا۔"

مسٹر اسٹیونس "مین تو سمجھتا تہا کہ یہہ شخص بڑا مالدار ہے۔"

مانیٹنگ "نہین جناب اوس کے پاس روپیہ وپیہ کچھہ بہی نہین رہا تہا مین اوس کی حالت سے خوب واقف ہون۔ آج سے ڈیڑہ سال پہلے ہی اوس کے پلے ٹکا نہ تہا معلوم ہوتا ہے کہ اس عرصے مین اوس نے مشترکہ سرمایہ کی ایک کمپنی کارنوال کی کانون مین سے ٹین نکالنے کے لئے قایم کی۔"

اسٹیونس (بات کاٹ کر) "اور کانون کا سرے سے وجود ہی نہین۔"

مانیٹنگ "ہے تو سہی لیکن اوسی کے نقشہ جات و کاغذات پر۔ بہرحال وہ کچھہ نمونے جن کی نسبت اوس نے ظاہر کیا کہ کارنوال کی کانون کے ٹین کے ہین۔ لوگون کو دکہاتا رہا۔ لیکن اب عام طور سے یہہ بات مشہور ہو رہی ہے کہ یہہ

نمونے ایلڈگیٹ کی ایک کمپنی نے اوس کے پاس بھیجے تھے۔"

اسٹونس "تو پھر اوسے ایلڈرمین کے عہدے سے مستعفی ہوجانا پڑیگا؟"

مانٹنگ "مستعفی ہونا کیسا وہ تو اور لارڈ میئر کے عہدے کے اعزاز حاصل کرنے کے لئے امیدواری کر رہا ہے اور اس جسارت اور بے باکی سے کہ گویا اوس کی آبرو پر کسی طرح کا حرف آیا ہی نہین۔"

اسٹونس "تو آپ کا خیال ہے کہ ڈکنس مستعفی نہین ہوگا؟"

مانٹنگ "ہرگز نہین۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ شہر کے انتظام مین جس قدر جلد کوئی تبدیلی کی جائے گی اوتنا ہی اچھا ہوگا۔ بھلا خیال تو کیجیے کہ میونسپلٹی کو مختلف ذرائع سے کس قدر روپیہ وصول ہوتا ہے اور وہ کیسے بیجا طور پر صرف کیا جاتا ہے مثلاً بڑے بڑے رفیع الشان محلون اور عمارتون پر جو پہلے ہی مزین و آراستہ ہین مزید روپیہ بغرض آرایش و تزئین خرچ کیا جاتا ہے حالانکہ شہر کے بیچون بیچ غلاظت۔ جرائم اور سیہ کاری کے ایسے ایسے سنڈاس موجود ہین جن کا صاف کرنا ازبس ضروری ہے۔ مثال کے طور پر پیٹی کوٹ لین۔ اسمتھ فیلڈ۔"

جون ہی کہ مانٹنگ کی زبان سے یہہ الفاظ نکلے والٹر کے چہرے پر یکایک مردنی چھا گئی اور اوس کا تمام جسم کانپنے لگا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ کسی نہایت ہی الم ناک واقعے کی یاد اوس کے دل مین تازہ ہوگئی ہے۔"

اسٹونکس "(گھبرا کر) ہین خیر تو ہے کیا ہوا والٹر اپنے آپ کو سنبھالو۔ تمہارے لئے پانی منگواؤن یا کہو تو شراب کا ایک گلاس یا کوئی اور مفرح شے۔"

والٹر سڈنی (قطع کلام کر کے) "نہین کچھہ نہین آپ تکلیف نہ کیجیے! اب میری طبیعت اچھی ہے۔ لیکن حقیقت یہہ ہے کہ جب مین اوس خوفناک اور دہشت آور سانحے کو یاد کرتا ہون تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری رگون مین خون دوڑتے

دوڑتے بند ہو گیا۔ محض لفظ اسمتھہ فیلڈ کا سننا ہی ہے"

مانیٹنگ ۔ (والٹر سڈنی کی حالت کے اس فوری تغیر پر متعجب ہو کر) "کیا مین نے نادانستگی مین کوئی ایسی بات کہہ دی ہے جس سے آپ کے قلب کو صدمہ پہونچا ہے؟"

والٹر ۔ (مسکرا کر) "آپ کو معلوم نہ تہا کہ آپ کے الفاظ میرے دل مین کس واقعے کی یاد تازہ کرین گے ۔ لیکن اگر آپ کو اوس خوفناک رات کے تفصیلی حالات معلوم ہون تو آپ یقیناً میری کمزوری سے درگذر کرین گے"

اسٹیونسن ۔ "تم نے مسٹر مانیٹنگ کے دل مین اشتیاق پیدا کر دیا ہے اور اب سوائے اس کے چارہ نہین کہ اس واقعے کے تفصیلی حالات اون کے سامنے بیان کرو"

والٹر سڈنی ۔ "یہہ ایک نہایت ہی عجیب و غریب واقعہ ہے اور آپ اسے مشکل سے باور کرین گے لیکن اس کے ساتہہ ہی جب آپ اسے سنین گے تو آپ کے رونگٹے کہرے ہو جاینگے"

مانیٹنگ ۔ "مجہے آپ سے اس پر اسرار واقعے کے تفصیلی حالات سننے کا بدرجہ غایت اشتیاق ہے"

والٹر سڈنی تھوڑی دیر تک کچہہ سوچتا رہا ۔ اوس کے بعد اوس نے اپنی داستان اس طرح بیان کرنی شروع کی:-

"چار سال سے کچہہ زیادہ ہوئے اور یہہ ذکر میرے اس مکان مین آنے سے کچہہ ہی بعد کا ہے کہ جو سائیس اس وقت میری ملازمت مین ہے اوسے اپنے ہمراہ لئے مین گھوڑے پر سوار شہر مین داخل ہوا ۔ مجہے شہر کے حالات بہت ہی کم معلوم تہے بلکہ یون کہنا چاہیے کہ مطلق معلوم نہ تہے اور اس لئے

سے مجھے یہہ اشتیاق پیدا ہوا کہ دنیا کی سب سے بڑی تجارت گاہ کی سیر
کرون اور چونکہ مجھہ اسپنے بچپن کا زمانہ بیرونجات مین گذارنے کا اتفاق
ہوا تہا اور لندن کے عجایبات کی حیرت افزا روایتین میرے سننے مین
آئی تہین لہذا مین نے قصد کیا کہ اس عظیم الشان شہر کے گلی کوچون مین
پا پیادہ چکر لگاؤن چنانچہ مین نے سائیس کو گھوڑا واپس کرادینے کا حکم دیا
کہ نشپس گیٹ کے ایک اصطبل مین ٹہیرے۔ سائیس سے دو تین گھنٹے
کے بعد واپس آجانے کا وعدہ کر کے مین نے چکر لگانا شروع کیا اور یہہ
مطلق خیال نہ کیا کہ بہت دیر ہو گئی ہے۔ اتنے مین شام ہوئی اور مطلع مکدر
ہو چلا۔ اب میری پریشانیون کا آغاز ہوا جس اصطبل مین سائیس گھوڑا لیئے
میرا انتظار کر رہا تہا مین اوس کا پتہ بھول گیا اور مجھے معلوم ہوا کہ پایہ تخت پر
باد و باران کا ایک خوفناک طوفان آیا چاہتا ہے۔ جن بدمعاشون سے
مین نے رستہ پوچہا تہا اونہون نے مجھے سخت جواب دیا۔ قصہ مختصر شام کی
تاریکی مین طوفان نے مجھہ کو ایک ایسی جگہہ آلیا جو بعد مین دریافت کرنے سے
معلوم ہوا کہ بازار اسمتھہ فیلڈ تہا۔ یہہ بات میرے حیطہ تصور مین بہی نہ آسکتی
تہی کہ ایسے بڑے دولت مند شہر مین ایسے غلیظ ناپاک اور خوفناک مقام کا
ہونا جائز رکہا جا سکتا ہے اور بازار اسمتھہ فیلڈ تو ایک طرف مین اون تنگ و تار
گلیو کی نجاست کی کیفیت بیان کرنے کے لئے الفاظ کہان سے لاؤن
جو اس کے اطراف و جوانب مین ہین مجھے ایسا معلوم ہوتا تہا کہ مین نے جن
ہیبت ناک جرائم اور دردناک افلاس کے مساکن کے حالات قصون مین
توپڑہے ہے تہے مگر جن کا دار انگلستان کے عین وسط مین موجود ہونا مین کبھی باور
نہ کر سکتا اس وقت اونہین مساکن مین پہر رہا ہون۔ اس وقت مجھے یہہ خیال

آیا کہ تمدن نے صرف خاص خاص مقامات کو اپنے ورود کے لئے منتخب کیا ہے اور کچھہ مقامات ایسے بہی ہین جن کے پاس سے وہ اس طور سے گذرا چلا گیا ہے کہ اوس کے نقش پا کا سراغ تک نہین ملتا،،

مانیٹنگ ۔ ،،مگر اپنی خوفناک سرگذشت کو تو بیان کیجئے،،

والٹر ۔ ،،معاف فرمائے گا کہ مین نے اس طول کلامی سے آپ کی سمع خراشی کی ۔ اندہیری رات مین جب طوفان زورون پر تہا اور مین سخت ہی خستہ و ماندہ ہو رہا تہا مین نے ایک پرانے مکان مین پناہ لی ۔ اگر مین اس مکان کو پہر ڈہونڈہنے نکلون تو یقین ہے کہ اب مجہے اوس کا پتہ نہ لگ سکے مگر مین اندازاً کہہ سکتا ہون کہ اسمتہہ فیلڈ کی جن شاخ در شاخ تنگ گلیون کا مین نے ذکر کیا ہے یہہ مکان بہی اونہی مین سے ایک کے سرے پر تہا ۔ یہہ مکان ایسے لوگون کا مسکن تہا جو صورت مین تو انسان تہے مگر سیرت مین خونخوار درندون سے بہی بڑہے ہوئے تہے مجہے مجبوراً دو بدمعاشون کی جنہون نے اس مکان کو مال غنیمت کا مخزن بنا رکہا تہا ایسی گفتگو سننی پڑی جس سے رونگٹے کہڑے ہوتے تہے ۔ منجملہ دیگر خبث آمیز منصوبون کے ایک یہہ تہا کہ وہ ایک مکان پر چہاپا مارین جو آیلنگٹن کے شمال مین اور مارکہم نام کے ایک خاندان کا مسکن تہا،،

مانیٹنگ ۔ (دفعتاً) ،،ہائین ۔ کیا ۔ ایکسی عجیب بات ہے،، اس کے بعد فوراً سنبہل کر اور بات بنانے کی کوشش کر کے ،،تعجب کا مقام ہے کہ ایسا منصوبہ آپ کے سننے مین آیا،،

والٹر ،،حضرت وہ بڑے بدمعاش تہے ۔ ایسے ایسے کام اون کے آگے کیا تہے ۔ ایک سنگین جرم کے منصوبے پر بحث ختم ہوتی تہی کہ دوسری چہڑ جاتی تہی ۔ یہان تک یہہ باتین ہوتی رہین کہ مجہے یہہ خیال پیدا ہوا کہ میرے حواس

مختل اور میرا دماغ چکر مین آیا چاہتا ہے مین نے بجد وجہد تمام وہان سے فرار ہوجانے کی کوشش کی لیکن اونہون نے مجھے دیکھہ پایا - اس کے بعد جو کچہہ پیش آیا مجھے اوس کی خبر نہین کیونکہ میرے ہوش وحواس جاتے رہے بہ الفاظ دیگر مجھے غش آگیا"

ان الفاظ کے ساتہہ اوس کے چہرے پر حیا کی سرخی چہا گئی کیونکہ اس سے اوس کی جنس کی کمزوری پائی جاتی تہی اور وہ خوب جانتی تہی کہ اوس کے متعلق جو راز ہے وہ اوس کے مربی نے جارج مانٹیگ پر ظاہر کر دیا ہوگا - ادہر مانٹیگ اوس کو دلچسپی اور شوق کی نگاہ سے دیکھہ رہا تہا کچہہ دیر کے سکوت کے بعد والٹر نے اپنا سلسلہ بیان پھر شروع کیا :-

"جب مجھے ہوش آیا تو ایک عجب خوفناک نظارہ دیکھا جسے آپ تو تصور مین لا سکتے ہین لیکن مین اوس کے اظہار سے قاصر ہون - وہ خوفناک سمان ابتک میری آنکھون کے سامنے ہے - یہہ بدمعاش مجھے نیچے کی منزل کے ایک کمرے کی طرف لے جا رہے تہے جس کے مقابل مین فرانس کے خوفناک جیل خانہ بسٹیل یا کیتہولک مذہب کے ہیبت زاد ار القصاص انکویزیشن کے تنگ وتار حجرون کی بہی کوئی حقیقت نہ تہی - اس مین ایک چور دروازہ تہا جو ایک قعر کے منہہ پر جس کا تعلق خندق سے تہا لگا ہوا تہا - مین نے اون سے رحم کی التجا کی - لیکن جب ان ظالمون کا پتھر دل نہ پسیجا تو انھین مال و دولت کی طمع دلائی کیونکہ مین جانتا تہا کہ (مسٹر اسٹیونس کی طرف دیکھہ کر) میرے کرم فرما اور محسن مجھے اس قدر روپیہ دیدین گے کہ ان خبیثون سے اپنا وعدہ پورا کر سکون - لیکن ان قسی القلب قاتلون نے میری ایک نہ سُنی اور مجھے اوس تاریک اور متعفن غار مین پھینک دیا -

مانیٹنگ - "معاذ اللہ"

والٹر "معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مکان خندق کے اوپر نہ تہا بلکہ اوس کے ایک طرف کو تہا۔ لیکن اس مین شک نہین کہ چور دروازہ اس مطلب سے بنایا گیا تہا کہ جو آفت رسیدہ ان سنگ دل بدمعاشون کا شکار ہون اونہین وہ اس مین سے نیچے پھینک دیا کرین۔ جب مین کچہہ دور گرتا ہوا چلا گیا تو بجاے اس کے کہ سیاہ اور متعفن کیچڑ مین غرق ہو جاتا مین ایک ڈہلوان تختے پر جو خندق کی دیوار کے ایک بہت بڑے روزن کی طرف مائل تہا جا پڑا اس طرح خوفناک موت سے بچ جانا ایک ایسا واقعہ تہا جس سے مجہہ مین اس قدر ہمت اور جرأت پیدا ہوگئی کہ مجھے خود اوس پر تعجب ہونے لگا۔ آخرکار مین دل مین یہہ سوچ بچار کرنے لگا کہ آیا یہہ بہتر ہوگا کہ مین رات بہر یہین پڑا رہون اور صبح کی روشنی مین اس چور دروازہ کی راہ سے جو میرے سر پر تہا نکلنے کی کوشش کرون یا فوراً ہی یہان سے بچ نکلنے کی کوئی تدبیر کرون۔ مین نے ثانی الذکر تجویز پر کاربند ہونے کا فیصلہ کرلیا کیونکہ مجھے یہہ خیال پیدا ہوا کہ اس زمین دوز قعر مین روشنی کسی طرح سے آ ہی نہین سکتی اس لئے طلوع صبح کا انتظار بے سود ہے اس کے علاوہ مجھے یہہ خوف بہی دامن گیر تہا کہ جو بدمعاش اپنی خونخواری اور سفاکی کا ثبوت پہلے ہی دے چکے ہین ممکن نہین کہ جب مین چور دروازہ کی راہ سے نکلون اور مجہہ سے اون کی مٹ بہیڑ ہو جائے تو وہ پورا انتقام لئے بغیر چہوڑ دین۔ ساتہہ ہی مین نے یہہ بہی سوچا کہ یہہ امر بہی قرین احتمال تہا کہ مین چور دروازہ کے پٹ کو اوٹہا بہی نہ سکون"

مانیٹنگ "سخت ہی خطرناک موقع تہا"

اسیٹونس ۔ جو اس واقعے کو نہایت توجہ سے سن رہا تہا۔ باوجودیکہ

پہلے ہی کئی مرتبہ سن چکا تہا" خطرناک سا خطرناک اس کے تو تصور سے بدن پر رونگٹے کہڑے ہو جاتے ہین "

والٹر " غرض کہ مین نے اپنے ہاتہہ پاؤن سے ہر طرف ٹٹولنا شروع کیا اور بہت جلد مجہے معلوم ہو گیا کہ مین جس مقام پر ہون اوس کی ہئیت کیا ہے - میرے پاؤن اوس عمودی دیوار کے ایک بڑے مربع روزن کے قریب تہے جو خندق پر تہی - مین باحتیاط تختے سے اوتر کر زمین پر جو گیلی تہی کہڑا ہو گیا اور چند منٹ تک اوس تجویز کو جو مجہے سوجہی تہی عملی صورت مین لانے کی غرض سے اپنے جرأت اور ہمت سے پورا کام لینے کی کوشش کرتا رہا - اس کے بعد مین نے روزن مین سے سر باہر نکال کر خندق پر نگاہ ڈالی - پانی تیزی کے ساتہہ بہتا ہوا معلوم ہوتا تہا کیونکہ اس کی گڑگڑاہٹ کی آواز میرے کانون تک پہونچ رہی تہی اور جو بدبو اوس سے اوٹہہ رہی تہی وہ ایسی سخت تہی کہ بیان نہین ہو سکتا - بائین طرف مین نے مڑ کر دیکہا تو صدہا چراغ ان مکانات کی دوہری قطارون کے تنگ دریچون مین سے جو خندق پر واقع تہے ٹمٹماتے نظر آئے طوفان بالکل فرو ہو چکا تہا مینہہ تہم گیا تہا اور رات صاف اور سہانی تہی - چند منٹ مین اس جگہہ کا پورا نقشہ میرے ذہن مین آگیا اور مجہے معلوم ہوا کہ بچ نکلنا میری رسائی سے دور نہین جس روزن مین سے مین جہانک رہا تہا اوس سے کوئی تین فیٹ اوپر ایک تختہ تہا جو خندق کے عرض مین حائل تہا اور دوسری طرف (کیونکہ خندق یہان ایک دیوار سے دوسری دیوار تک دو گز سے زیادہ چوڑی نہ تہی) ایک تنگ کڑاڑا اوس مکان کے مقابل والے مکان کے ساتہہ ساتہہ اوٹہا ہوا چلا گیا تہا جس مین مین اس وقت موجود تہا بظاہر ایسا معلوم ہوتا تہا کہ یہہ کڑاڑا اس کے کسی کوچے یا بازار سے جا ملتا ہے - میری زبان

اس امر کے اظہار سے قاصر ہے کہ مین اس روزن مین سے نکل کر اس تختے تک جو میرے سر پر تہا کس ترکیب سے پہونچا۔ بہرحال مین نے اس خطرناک اور دشوار گذار مرحلے کو جون تون کر کے طے کیا۔ تختے کے پل پر سے گذر کر مین اوس کرارے پر جا پہونچا جس کا مین ذکر کر چکا ہون اور جو اوس گلی پر جا کر ختم ہوتا تہا جس مین وہ خوفناک چورون کا گھر واقع تہا جس سے مین ایسے حیرت انگیز طور پر بچ نکلا تہا۔ اب مین بے اختیار جلد جلد سمت مخالف مین روانہ ہوا مگر زیادہ دور نہین گیا تہا کہ ایک مکان کا دروازہ بڑے زور سے کھلا اور مردون اور عورتون کا ایک جم غفیر اوس مین سے نکلا اور مین دفعتاً اون مین گھر گیا۔"

مانٹیگ "ہین۔ کیا اور کوئی نیا حادثہ پیش آیا؟"

والٹر "ہان۔ مگر ایسا نہین جو باعث تشویش ہو لیکن ایسا ضرور تہا کہ جس سے بے اختیار دل مین نفرت پیدا ہوئی۔ دریافت کرنے پر مجھے معلوم ہوا کہ دو عورتین آپس مین جھگڑ رہی تہین اور اون کی تو تو مین مین نے یہان تک طول کھینچا کہ دست و گریبان ہونے تک نوبت پہونچی دونون اس طرح سے لڑنے لگین جس طرح بلیان یا یون کہیے کہ چیتے لڑتے ہین۔ چاندنی چٹکی ہوئی تہی اور اس نفرت انگیز منظر پر پوری روشنی ڈال رہی تہی۔ ان خونخوار سڑنگیون کا تماشا دیکھنے کے لیئے ادہر اودہر کے آدمی اون کے گرد حلقہ باندہ کر کھڑے ہو گئے۔ متواتر دس منٹ تک ان دونون مین لات مکی چلا کی اور دانتون اور ناخنون سے اونہون نے ایک دوسرے کی بوٹیان نوچ لین اور کپڑے پھاڑ پھاڑ ڈالے۔ مارے زخمون کے اونکی صورتین پہچانی نہین جاتی تہین ناک سے خون بہ رہا تہا۔ بال پریشان ہو کر برہنہ شانون پر بکھر گئے تہے جس سے اس قدر وحشیانہ پن خونخواری اور ہیبت اون کے چہرون سے ظاہر ہو رہی تہی کہ مجھے رہ رہ کر

یہی خیال پیدا ہوتا تہا کہ تہذیب یافتہ دنیا کے پایہ تخت مین کیونکر ایسا منظر دیکھنے مین آسکتا ہے ''

مانٹیگ '' اور وہ بہی پایہ تخت کے عین وسط مین !''

والٹر '' دفعتاً یہہ شور برپا ہوا کہ کوتوالی والے آ گئے اور تماشائی اور دونون لڑنے والی عورتین بے تحاشا اوسی مکان مین گہس گئین جس مین سے نکلی تہین - باوجودیکہ مین نے بہتیری جد و جہد کی کہ اس جم غفیر سے نکل جاؤن لیکن میری کوشش بے سود ہوئی اور مین بہی ریلے مین اون کے ساتہہ مکان کے اندر پہونچ گیا - کچہہ دیر مین مین نے اپنے آپ کو ایک بہت بڑے کمرے مین پایا جس مین کم از کم تیس پہٹے پرانے بستر فرش پر قریب قریب بچہے ہوے تہے اور اس قدر نجس اور غلیظ تہے کہ پتہر کا سرد فرش یا کسی جہاڑی کے کنارے کی ٹہنڈی زمین استراحت کے لئے اون سے بدرجہا بہتر ہوتی اور مین اس غربت زدہ نشیمن کے ساکنون کا کیا حال بیان کرون جن مین سے اکثر ایک الاؤ کے گرد کہانا پکانے مین جس مین سے نفرت انگیز اوٹہہ رہے تہے مصروف تہے اہنی مین چند ایسی نوعمر لڑکیان میرے دیکہنے مین آئین جن کے تن پر ردائے عریانی کے سوا اور کوئی کپڑا نہ تہا اور جن کے زرد و لاغر چہرون اور بے رونق آنکہون کو اون کے بیجا قہقہون اور مذاق سے ایک عجب وحشتناک رنگ دیا تہا البتہ ان بیچاریون مین سے بعض کے چہرون سے حسن و خوبی کے آثار جو قبل از وقت زائل ہوچکی تہی نمایان تہے - مردون کے نہ سرون پر ٹوپیان تہین نہ پاؤن مین جوتے - غرض کہ اس جماعت مین ایسے مرد و عورت شریک تہے جن سے زیادہ مفلس اور مصیبت زدہ لوگ مین نے پہلے کبہی نہ دیکہے تہے - مین چارون طرف پوری طرح سے نگاہ دوڑانے نہ پایا تہا کہ ان لوگون نے

خیابان فارس

یعنی

ہز اکسلنسی لارڈ کرزن ویسرائے کشور ہند کے بےنظیر سفرنامہ قلمرو ایران کا اردو ترجمہ جو ہز اکسلنسی ممدوح کی خاص اجازت سے کیا گیا اور اعلیٰ حضرت حضور نظام بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ کے اسم گرامی سے باجازت خاص منسوب کیا گیا۔ ہز اکسلنسی لارڈ کرزن کے زمانہ ورود حیدرآباد مین مترجم کو اس کتاب کا ایک نسخہ ہز اکسلنسی ممدوح کی بارگاہ مین پیش کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ ترجمہ کی خوبی کی یہ شہادت کافی ہے کہ مشاہیر ملک مثلاً آنریبل نواب عماد الملک مولوی سید حسین بلگرامی بی۔ اے شمس العلما مولوی سید علی بلگرامی بی۔ اے۔ نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی خان بہادر شمس العلما مولانا شبلی نعمانی۔ استاد الشعرا نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی۔ اور مولانا محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی اور نیز اخبارات پایونیر۔ ابزرور۔ نیر آصفی مدراس۔ مخزن لاہور وغیرہ وغیرہ نے نہایت بیش قیمت رائین اس کی نسبت لکھی ہین۔ چودہ تصاویر لندن کے کارخانے کی تیار شدہ اور ایک تصویر ہز اکسلنسی ممدوح کی کتاب مین موجود ہے۔ جلد انگریزی خاص اہتمام سے تیار کرائی گئی ہے ضخامت ۴۴۶ صفحے۔ قیمت جلد اول قسم اول عہ قسم دوم عہ سکہ انگریزی علاوہ محصول ڈاک ہے۔

المشتہر

ظفر علی خان بی۔ اے

نمبر ۳ جلد اول ستمبر ۱۹۰۲ء

افسانہ

یعنی

سلیس اور فصیح اردو مین

دلچسپ اخلاقی اور نتیجہ خیز انگریزی ناولون کے تراجم کا

ماہواری سلسلہ

ایڈیٹر و پروپرائٹر

ظفر علی خان - بی اے

باہتمام منیجر مطبع حیدرآباد پریس متصل مسجد افضل گنج مین طبع ہوا

افسانہ

۱۔ یہہ رسالہ حیدرآباد دکن سے ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو شائع ہوا کرے گا اور اس کا حجم پچاس صفحے ہوگا۔

۲۔ اس مین صرف ایسے انگریزی ناولون کا ترجمہ یکے بعد دیگرے درج ہوکرے گا جو دلچسپ اور پر لطف ہونے کے ساتہہ مہذب اور نتیجہ خیز ہون گے۔ ترجمہ مین اس بات کا التزام خاص کیا گیا ہے کہ اصل کے مطابق اور ساتہہ ہی فصیح و بامحاورہ ہو

۳۔ اس خیال سے کہ خاص و عام اس کے مطالعہ سے مستفید ہوسکین ہم نے قیمت نہایت ہی قلیل یعنی مبلغ (سے) سکہ انگریزی یا (ہے) سکہ حالی معہ محصول ڈاک سالانہ مقرر کی ہے جو رسالہ کے حجم چھپائی کی عمدگی اور ترجمہ کی خوبیون کے مقابلہ مین کچہہ بہی نہین

۴۔ پیشگی قیمت وصول ہونے یا قیمت طلب پارسل کے ذریعہ سے رسالہ کے بہیجے جانے کی درخواست آنے بغیر رسالہ جاری نہین کیا جائے گا۔

۵۔ نمونہ کا پرچہ ۶ر سکہ انگریزی یا ۵ر سکہ حالی وصول ہونے پر بہیجا جائے گا۔

۶۔ خریداران افسانہ سے التماس ہے کہ اپنا پتہ خوش خط اور واضح و مفصل تحریر فرمائین

۷۔ اجرت اشتہارات کے متعلق جو اس رسالہ مین چہپوائے جائین ہم سے خط و کتابت کرنے پر مفصل حال معلوم ہوسکے گا۔

ظفر علی خان۔ بی۔ اے
مالک و ایڈیٹر افسانہ

مجھہ سے یہہ پوچھنا شروع کیا کہ کیسے آئے ہو ؟ کیا چاہتے ہو ؟ کیا یہان
رہنے کے قصد سے آئے ہو ؟ اتنے مین ایک نے اپنے ساتھیون سے
کہا " اجی مین بتاؤن یہہ کوئی بڑے امیر ہین جو ہم غریبون کا مکان دیکھنے
آئے ہین۔ ضرور ہے کہ ہم کو ان سے کچھہ انعام ملے " مین ان کا مطلب
تاڑ گیا اور جھٹ ایک اشرفی نکال کر اوس شخص کو دی جس نے یہہ بات کہی تھی
اشرفی کی صورت دیکھتے ہی ان سب کے دل مین میری طرف سے اچھا
خیال پیدا ہو گیا۔ خدا ہی کو معلوم ہے کہ کتنی بوتلین شراب کی یہہ لوگ آن کی
آن مین پاس کی دوکان سے لے آئے اور جب سب ایک ایک گلاس
اپنے حلق مین انڈیل چکے تو ہر ایک نے خدمت گذاری کے لئے اپنے
آپ کو پیش کیا ایک نے کہا کہ اگر آپ اس محلہ کی سیر کو آئے ہین تو مین اس
گلی کی چپہ چپہ جگہہ آپ کو دکھلاؤن۔ دوسرا بولا کہ اگر آپ نے جعل سازی یا کسی
دوسرے " شریفانہ جرم " کا ارتکاب کیا ہے تو مین یا تو آپ کو معاملہ کے رفع دفع
ہونے تک ایسی جگہہ چھپائے رکھون گا جہان کسی کے فرشتہ خان کو بھی خبر نہ ہو
اور یا کسی دوسرے ملک کو فرار ہو جانے مین مدد دون گا۔ مین نے ان
بدبختون کو بھی باور کرایا کہ مین یون ہی پھرتا پھراتا اس طرف نکل آیا ہون اور اس
نواح کی سیر کرنا چاہتا ہون۔ یہہ سن کر مکان کے مالک کو طلب کیا گیا تاکہ مراسم
میزبانی ادا کرے۔ چنانچہ ایک دقیانوسی بڑھیا جس کی آنکھون سے پانی جاری تھا
آئی اور کہنے لگی کہ چلیئے مین یہہ سب مکان آپ کو دکھلاؤن۔ نیچے والی منزل
کے دو کمرون کی طرف اشارہ کر کے اوس نے کہا کہ یہان وہ لوگ رہتے
ہین جو تین پنس بستر کا کرایہ دے سکین اور اپنا کھانا آپ پکائین۔ اس کے بعد
ہم زینہ طے کر کے دوسری منزل پر پہونچے۔ بڑھیا فخر اور اطمینان سے

تیس چالیس کو جون پر جو ذرا صاف نہین اور جن مین نیچے کی منزل کے بسترون کے مقابلہ مین کچھہ ہی زیادہ فاصلہ تہا نگاہ ڈال کر بولی کہ ان کا کرایہ چار چار پنی ہے - اس منزل کے کمرون مین بہی کچھہ لوگ رہتے تھے اور انہون نے بہی مجھہ سے کچھہ مانگا - تیسری منزل پر افلاس اور تنگدستی کی جو کیفیت میرے دیکھنے مین آئی وہ ایسی خوفناک تہی کہ بیان نہین ہوسکتا - یہان جو تنگ و تار کوٹھریان تہین وہ پیال کے بسترون سے جن کو صرف آٹھہ آٹھہ دس دس انچ اونچے تختون نے جدا کر رکہا تہا کھچا کھچ بھری ہوئی تہین - مرد عورتین اور بچے سب کے سب گٹھری ہوکر ایک ساتھہ سو رہے تھے - پناہ بخدا ایسا ڈراونا اور نفرت انگیز نظارہ کبہی میرے دیکھنے مین نہین آیا - القصہ اس اخلاقی طاعون خانہ مین سے مین نکلا اور چند منٹ مین بازار سمتھہ فیلڈ مین ایک دفعہ اور پہونچا جس کثیف اور نجس مقام سے مین نکلا تہا اوس کے مقابلہ مین سمتھہ فیلڈ کی متعفن ہوا بہی مجھے زیادہ تازگی بخش معلوم ہوتی تہی" -

اس وقت لوئیسا کمرے مین آئی اور کہا کہ کہانا تیار ہے - چنانچہ سب کے سب اوٹھہ کر برابر والے کمرے مین آئے جہان میز لگی ہوئی تہی - مانٹیگ نے کہانے کے بعد شراب خوش گوار کا ایک گلاس پی کر سلسلہ کلام اس طرح شروع کیا:

"مگر آپ نے ان بدمعاشون کے استیصال کی غرض سے اس پرانے مکان کے متعلق پولیس مین بہی اطلاع کی ؟"

والٹر "مین نے دوسرے ہی دن علی الصباح دو گم نام خط روانہ کئے تھے - ایک تو مسٹر مارکہم کے نام جس مین اون کو متنبہ کیا تہا کہ اون کے مکان پر چہاپہ مارا جانے والا ہے اور دوسرا لندن کے لارڈ میئر کے نام مسٹر اسٹیونس کو میری اس کارروائی سے اتفاق نہ تہا لیکن - "

مسٹر اسٹیونس - (جلدی سے قطع کلام کر کے) "بھلا مین اس بات کا کب روادار ہوسکتا تہا کہ تم ایک ایسے معاملے کے متعلق خواہ مخواہ شور برپا کرو جس سے سوا اس کے اور کچھہ حاصل نہ تہا کہ تمہارا نام ظاہر ہو"

مانٹیگ - "اس مین تو شک نہین کہ اس واقعے کے بعد سے آپ کو غروب آفتاب کے بعد مکان سے باہر رہنے کا شوق کم ہوگیا ہوگا"

والٹر "شام کے بعد شہر مین پھرنے سے تو مجھے البتہ رغبت نہین رہی اس کے علاوہ مین لندن کو خواہ اوپر ہو خواہ سویرا جاتا بھی بہت ہی کم ہون جس کی وجہ یہہ ہے کہ نہ تو کوئی سامان تحریص و ترغیب ہی ایسا ہے جو میرے وہان جانے کا محرک ہو اور نہ میرے دوست آشناؤن کی تعداد ہی اتنی زیادہ ہے کہ اون کی صحبت کے لطف کی آرزو مجھے وہان کھینچ کر لے جائے - ہان کچھہ دن ہوئے کہ ایک دن سر شام مین ناٹک مین چلا گیا اور وہان اتفاقیہ طور پر ایک جنٹلمین اور ایک لیڈی سے جو میرے برابر بیٹھے ہوئے تھے گفتگو چھڑ گئی نتیجہ یہہ ہوا کہ مجھے لیڈی نے جس کا نام مسنر آرلنگٹن تہا اپنے مکان پر آنے کی دعوت دی اور -"

مانٹیگ - (بے اختیار ہو کر) "مسنر آرلنگٹن؟"

والٹر "ہان وہی - وہ سر روپرٹ ہاربرو کی آشنا ہے - میری یہہ تمنا ہے کہ تماشا گاہ عالم کی کچھہ سیر کرون اور اپنے موجودہ لباس سے اس مقصد کے حصول مین فائدہ اوٹھاؤن - چنانچہ مین پچھلی شام کو مسنر آرلنگٹن کے یہان گیا اور زندگی کی درس گاہ مین ایک ایسا سبق سیکھا جو ابھی تک میرے دل پر نقش ہے وہان گوناگون طبیعتون اور مختلف مزاجون کے چند شخص میرے دیکھنے مین آئے ان مین ایک طرحدار عورت تہی - ایک بیرونٹ تہا - ایک خوش وضع جنٹلمین تہا -

اور ایک نوجوان تہا جس کی صورت اور وضع قطع دل پر بے اختیار اثر ڈالتی تہی اور ان سب کے ساتہہ ایک بد سلیقہ گنوار بہی تہا جس کا نام اگر میرا حافظہ غلطی نہین کرتا ٹالبٹ تہا - اس ٹالبٹ کی بدتمیزی اور بد اطواری کی یہہ کیفیت تہی کہ ایک سائیس بہی اوسے دیکہہ کر شرما جاتا - لیکن اتنا ضرور تہا کہ اس دلفریب نوجوان کو اس کندۂ ناتراش گنوار کی صحبت اور گفتگو سے ویسی ہی نفرت معلوم ہوتی تہی جیسی کہ خود مجہہ کو - ایک اتفاق البتہ عجیب پیش آیا اور وہ یہہ کہ حسن دلفریب نوجوان کا مین نے ذکر کیا ہے اوس کا نام مسٹر رچرڈ مارکہم تہا جو اوس جنٹلمین کے دو مہتون مین سے ایک تہا جس کے -،،

مانٹگ - (بے اختیار قطع کلام کر کے) "آپ نے کیا کہا! نہایت تعجب کا مقام ہے - واقعی نہایت تعجب ہے"

یہہ کہہ کر مانٹگ مڈیرا شراب کا ایک اور گلاس چڑہا گیا اور پہر اوٹہہ کر کہڑکی کے پاس جا کر کہڑا ہو گیا اور اپنی وضع سے ایسا ظاہر کرنے لگا کہ دریچہ مین جو خوشبودار پہول گملون مین لگے ہوئے تہے اون کی مہک سے اپنا دماغ تازہ کر رہا ہے

دسوان باب

نازنین کی داستان

اب ہم رچرڈ مارکہم کی طرف متوجہ ہوتے ہین -

سر روپرٹ ہاربرو اور آنریبل آرتہر چیسٹر نے ظاہرا اوس کے ساتہہ رابطہ اتحاد بہت کچہہ بڑہا لیا تہا کیونکہ اون کی اوس سے آئے دن یہہ قرارداد ہوتی رہتی تہی کہ وہ فلان مقام پر اوس سے شہر مین ملین گے اور جب کبہی وہ مقام مقررہ پر نہ آتا تہا تو پہر اوس کے مکان پر جا کر اوسے اوس کے گوشۂ عافیت سے کہینچ لاتے تہے - ہفتہ مین کم از کم تین بار وہ ضرور مسٹر اکلٹن کے ہان کہانا کہاتا تہا -

اور اگر سچ پوچھا جائے تو اوس کی صبح کے وقت کی ملاقاتون کی تعداد روز بروز بڑہنی شروع ہوگئی۔

غرض کہ رچرڈ اب بسا اوقات مسز آرلنگٹن کے ساتہہ گھنٹون تنہائی مین وقت گذارنے لگا۔ باوجودیکہ وہ نہایت ضبط کرتا تہا پھر بہی کبہی کبہی اوس کی آنکھین بے اختیار مسز آرلنگٹن کے چہرے پر اپنی محبت بھری نگاہین ڈالتی تہین اور بتدریج مسز آرلنگٹن کی آنکھین بہی رچرڈ کے پیام محبت کا جواب دینے لگین۔ یہہ نگاہین ایسی شوق آلودہ اور ساتہہ ہی ایسی حسرت بار تہین کہ رچرڈ کے دل مین اونہون نے جنون کا ایک تلاطم برپا کردیا اور گاہ بگاہ اوسے ایسا محسوس ہوتا تہا کہ کوئی چیز ہے کہ بے اختیار اوسے اس بات پر مجبور کر رہی ہے کہ اس دلربا معشوقہ کو اپنے آغوش اشتیاق مین لیکر لذت جاودانی حاصل کرے۔

ایک دن صبح کو رخصت ہوتے وقت رچرڈ کو ایسا خیال ہوا کہ مسز آرلنگٹن نے ہاتہہ ملاتے وقت اوس کا ہاتہہ معمول سے زیادہ جوش کے ساتہہ دبایا۔ اس خیال کے پیدا ہوتے ہی اوس کے دل پر مسرت کی ایک ایسی کیفیت طاری ہوئی جس کا اوسے اس وقت تک بالکل علم نہ تہا اور جس کے مفہوم کو وہ اچھی طرح سمجھہ نہ سکا۔

دوسری صبح کو وہ مسز آرلنگٹن کے مکان پر معمول سے زیادہ سویرے آیا۔ ڈائنا ایک نہایت پر تکلف لباس زیب بدن کئے ہوئے تہی جس کا مستی خیز شباب اپنے پورے تناسب اور رعنائی کے ساتہہ ظاہر ہو رہا تہا۔ رچرڈ نے معمول سے زیادہ جوش کے ساتہہ اپنے جذبات دلی کا اظہار کیا اور ساحرہ معمول سے زیادہ دل فریب نظر آئی۔

دونون ایک کوچ پر پہلو بہ پہلو بیٹھے ہوئے آپس مین باتین کر رہے تہے

کچھہ دیر کے بعد ادن کا سلسلۂ گفتگو یکایک رک گیا۔ آخر کار رچرڈ نے ایک آہ سرد بھر کر کہا:۔

"میرے دل مین رہ رہ کر یہہ خیال آتا ہے کہ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ مجھے تمہاری روح آسا صحبت کو الوداع کہنا پڑے گا"

ڈائنا۔ "الوداع! یہہ کیون؟"

رچرڈ۔ "کبھی نہ کبھی تو ضرور ایسا ہوگا۔ کیونکہ ہماری تمہاری راہین بالکل جدا جدا ہین۔"

ڈائنا۔ "تو آپ کو اپنے اوپر پورا قابو نہین ہے؟"

رچرڈ۔ "ہے کیون نہین۔ لیکن ظالم آسمان ہی تو تفرقہ اندازی کے واسطے سر پر موجود ہے"

ڈائنا۔ "یہہ آپ نے سچ کہا" (پھر دبی آواز مین) "بعض شخص ایسے ہوتے ہین جنہین ایک ہی قسم کے احساسات اور جذبات کی کشش بے اختیار ایک دوسرے کی طرف کھینچتی ہے اور ایسون کے لیئے جدائی وہ درد ہے جس کا علاج مشکل ہے"

رچرڈ۔ "ڈائنا! خدا کی قسم تم نے تو میرے دل کی بات کہی۔"

ڈائنا نے مڑکر رچرڈ کے چہرے پر نظر ڈالی۔ اوس کے رخسار فرط حجاب سے تمتما اوٹھے اور اوس کی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے لیکن ان آنسوؤن کے پردہ ہی مین سے اوس نے ایک ایسی نگاہ غلط انداز ڈالی جو رچرڈ کے جگر کے پار ہوگئی۔ یہہ نگاہ محبت اور الفت سے بھری ہوئی تھی اور اس نے رچرڈ کے دل تک اون نئے جذبات کا پیغام پہونچایا جن سے وہ ابھی تک بالکل نا آشنا تھا۔ یہہ الفاظ کہ "تم نے تو میرے دل کی بات کہی" گویا درسگاہ الفت کے

اس طفل ابجد خوان کی طرف سے ایک نئے جذبے کا سبب نے تصنع اظہار تھے لیکن اس ماہ وش کی آنکھوں مین جو آنسو چھلک رہے تھے اور جو سحر آلود نگاہین اوس نے رچرڈ پر ڈالین اون سے اوس کے دل مین پھر ہمت عود کر آئی اور وہ امیدین جو بالکل موہوم تھین پیدا ہو گیئن۔ اوس نے فرط اضطراب سے کہا:-

"ڈائنا۔ تم کیون روتی ہو۔ خدا کے لئے بتاؤ کہ تمہارے اس غیر معمولی رنج و غم کا کیا باعث ہے"؟

ڈائنا۔ (اپنی رسیلی آنکھون کو کچھہ دیر تک رچرڈ کے چہرے پر جما کر) "رچرڈ! معلوم ہوتا ہے کہ تم کو مجھہ سے محبت ہے۔ حالانکہ مجھہ کو یقین ہے کہ مین تمہاری محبت کے کسی طرح قابل نہین ہون"

یہہ کہہ کر ڈائنا زار و قطار رونے لگی۔

رچرڈ۔ یہہ سنتے ہی چونک اوٹھا۔ ڈائنا کے لفظون نے گویا اوسے ایک دلخوش کن خواب سے یکایک جگا دیا۔ ڈائنا کا ہاتھہ جو کچھہ دیر سے اوس کے ہاتھہ مین تھا اوس کی بیہوش گرفت سے خود بخود چھوٹ گیا اور چند لمحون تک اوس پر محویت کا سا عالم طاری رہا۔ اوس کی از خود رفتگی کی یہہ حالت دیکھہ کر ڈائنا نے یاس کے لہجے مین کہا:-

"مین جانتی تھی کہ میری ان باتون سے تم اون فرائض سے آگاہ ہو جاؤگے جو اپنی ذات کے متعلق تمہارے ذمہ ہین۔ حقیقت مین مین اس قابل نہین ہون کہ تم اپنا پاک اور معصوم دل مجھے دو۔ لیکن چونکہ مین جان و دل سے اس بات کی آرزومند ہون کہ تم آیندہ چل کر جب کبھی میرا خیال دل مین لاؤ تو یہہ کہو کہ کسی راستباز اور صاف باطن عورت سے تمہارا سابقہ پڑا تھا اور چونکہ مین یہہ چاہتی ہون کہ اپنے ہی خلاف تم کو متنبہ کرون تاکہ مجھے تم اپنا سچا اور بے ریا دوست سمجھہ سکو

لہذا مین مختصر طور پر اپنی سرگذشت بیان کرکے تمہین بتاتی ہون کہ وہ کیا واقعات تہے جنہون نے مجہے اس حالت کو پہونچا دیا۔

"میرا باپ ایک تاجر تہا جو بہت کچہہ مال و متاع جمع کرنے کے بعد آخر مین کاروبار تجارت سے دست کش ہوگیا اور چونکہ مین اوس کی ایک ہی اولاد تہی لہذا میری تعلیم و تربیت اوس نے بوجہ احسن کی۔ غالباً اوس کا ارادہ تہا کہ میری شادی کسی بڑے امیر سے کرے اور چونکہ میری مان میری صغر سنی مین ہی انتقال کرچکی تہی اس لئے ایسی کوئی بڑی بوڑہی گہر مین موجود نہ تہی جو اون نخوت آمیز خیالات کی اصلاح کرتی جو میرے دل مین اپنے باپ کی بیجا ستایش اور ناز برداری سے پیدا ہوگئے تہے۔ تین سال کا زمانہ ہوا کہ ناٹک مین جہان مین اپنی چند سہیلیون کے ساتہہ تماشا دیکہنے گئی تہی میری ملاقات ایک نوجوان سے ہوئی جو تمہاری طرح بالا بلند دل فریب اور شکیل تہا۔ اوس نے میرے باپ کے نام رسمی طور سے تعارف کا ایک خط حاصل کرلیا جس کا یہہ نتیجہ ہوا کہ میرے باپ نے اوسے دعوت دی اور بہت جلد ہمارے گہر مین اوس کی آمد و رفت ہوگئی۔ اوس کی خوش سلیقگی اور مردم شناسی کی یہہ کیفیت تہی کہ ممکن نہ تہا کہ کسی شخص سے اوس کا سابقہ پڑے اور وہ فوراً ہی اوس کا مزاج دان نہ ہوجائے اور اوسی کے مذاق اور رجحان کے مطابق اپنی گفتگو کے رخ کو نہ پہیر دے۔ چنانچہ اپنے اس ملکہ سے اوس نے میرے باپ کو اپنا بالکل گرویدہ بنا لیا۔ وہ میرے باپ کے ساتہہ شطرنج کہیلتا تہا۔ اوس کو شہر کے متعلق ہر قسم کی خبرین سناتا تہا اور اوس کے سامنے شام کا اخبار پڑہتا تہا۔ غرض کہ جارج مانیٹگ (یہہ اوس شخص کا نام تہا) بہت جلد میرے باپ کا نہایت ہی گہرا دوست بن گیا اور ان دونون کی یگانگت اس حد تک پہونچ گئی کہ میرا باپ کوئی کام نہ کرتا تہا جس مین مانیٹگ سے مشورہ

: لیتا ہو آخر الامر مانیٹنگ نے میرے باپ کو یہہ پٹی پڑہائی کہ وہ اپنا روپیہ
تجارت مین لگائے اور کہا کہ یہہ تجویز ایسی ہے کہ نہایت قلیل عرصے مین
اوس کا سرمایہ چہار چند ہو جائے گا - چنانچہ میرا باپ راضی ہو گیا - مین بہی بتقاضاے
سن اس نوجوان کی شکل و شمائل پر کچھہ ایسی فریفتہ ہو گئی تہی کہ بجاے اس کے کہ
اپنے باپ کو اس ابلہ فریب نوجوان کے دم مین آنے سے روکتی مین نے
اوسے اس منصوبے پر کاربند ہونے کے لیے اولٹا آمادہ کیا - اول اول
اس تجارت مین بہت بڑا نفع ہوا لیکن کچھہ عرصہ کے بعد قسمت نے پلٹا کہایا -
مانیٹنگ نے اب روز ہمارے گہر آکر یہی خبر سنانا شروع کی کہ کل اتنا نقصان ہوا
اور آج اتنا - ساتہہ ہی یہہ ضرورت پیش کرنی شروع کی کہ مزید رقم اس نقصان کی تلافی
کے لئے صرف کرنی چاہیئے - اوس نے یہہ بہی کہا کہ جی کڑا کر کے آخری مرتبہ
ایک پانسا اور پہینکنا چاہیئے جس سے یقین ہے کہ گیا ہوا روپیہ پہر ہاتہہ آجائے گا
اور سب دلدر پار ہو جائین گے -

"میرے باپ کو ایک طرح کا جنون سا ہو گیا اور جو کچھہ مانیٹنگ مانگتا بیدہڑک دیتا
چلا جاتا تہا - مجہے اس کا مطلق علم نہ تہا کہ جو کچھہ ہو رہا ہے تباہی و بربادی کا پیش خیمہ
ہے اور جب علم ہوا تو سر سے پانی گذر چکا تہا - انجام کار میرا باپ بالکل برباد ہو گیا اور
جس رہی سہی امید پر آخری مرتبہ روپیہ لگایا تہا اوس کی بہی ناکامیابی کی خبر لے کر
مانیٹنگ ہمارے گہر آیا - میرے باپ نے اب پچتانا شروع کیا لیکن اب اس کا
وقت جا چکا تہا - آٹہہ مہینے کی قلیل مدت مین اوس کی تمام عمر کی جمع کی ہوئی پونجی
ضائع ہو گئی اور اوس کے پاس اتنا بہی نہ رہا کہ اپنا متفرق قرضہ بیباق کر سکے جو اوس
دلخوش کن امید پر اوس نے ادا نہ کیا تہا کہ عنقریب وہ مبارک وقت آنے والا ہے
جب لکہو کہا اور کڑوڑہا روپئے کی یکمشت رقم اوس کو مل جائے گی -

افسوس! اس جانکاہ واقعے سے نے جہان میرے باپ کے عیش کو تلخ کر دیا وہان اوس کی صحت کو بھی گھن لگا دیا۔ اوس نے مانٹیگ سے نہایت عجز والحاح سے کہا کہ اگر مجھے کوئی حادثہ پیش آجائے تو میری پیاری بچی کا ساتھہ نہ چھوڑنا اور اوسی دن جبکہ اوس کی امیدون اور آرزؤن کا خون ہوا اوس نے زہر کہا کر اس دنیا کے مخمصون سے نجات پائی۔

رچرڈ جو مسز آرلنگٹن کی داستان کو محویت کے عالم مین سن رہا تھا اس وقت بے اختیار پکار اوٹھا "پناہ بخدا! یہہ مانٹیگ بھی عجب پاجی شخص تھا"

مسز آرلنگٹن "اب قرض خواہون نے آکر گھیرا اور جو رہی سہی چیزین تہین اون پر اپنا قبض و دخل جمایا۔ اس بےکسی اور پریشانی کے عالم مین قریب تھا کہ بے خانمان ہو کر مین گلی کوچون مین خاک پھانکتی پھرون کہ اتنے مین پہر مانٹیگ آموجود ہوا۔ اوس نے اپنی جیب سے اشرفیان نکال کر قرض خواہون کی دہان بندی کی اور میری فوری ضرورتون کے لائق مجھے بھی روپیہ دیا۔ اب میرا کفیل ایک فقط وہی تھا کیونکہ میرے خویش واقارب یا عزیزون کو تو اتنی بھی توفیق نہ ہوئی کہ اس آڑے وقت مین دستگیری تو درکنار خالی خولی دل دہی ہی کرتے۔ میری اس حالت پر مانٹیگ بظاہر اظہار تاسف کرتا تہا اور ایسا معلوم"

رچرڈ۔ (قطع کلام کر کے) "شاید تمہارے والد کی جائداد کے نقصان کے متعلق وہ اس قدر خطاوار نہ ہو جیسا کہ اب تک کے واقعات سے مترشح ہوا ہے"

مسز آرلنگٹن "اس کا اندازہ نتیجہ سے ہو جائے گا جتنا وہ بیدرد اور سفاک تھا اوتنا ہی کمینہ بھی تھا۔ اگرچہ میری حالت اوس کے ٹکڑون کی محتاج ہونے کی وجہ سے ذلت کے انتہائی درجہ کو پہونچ چکی تہی لیکن میری قسمت مین اس سے بھی بڑھ کر خواری لکھی تہی۔ ایک وہ زمانہ تہا کہ وہ مجھہ سے شادی کا ذکر کیا کرتا تہا یا اب یہہ وقت

آیا کہ اوس نے میری بیکسی سے فائدہ اوٹہایا اور مین اوس کے جذبات بہیمیہ کا شکار ہوگئی ہے"

رچرڈ - (فرط غیظ سے) "لعنت ہے خبیث پر"

مسنز آرلنگٹن "بظاہر اوس کے پاس دولت کثیر تہی لیکن اس کی توجیہ اوس نے مجہے اس امر کا یقین دلا کر کی کہ جس کاروبار مین میرے دلزدہ باپ کو ناکامی ہوئی تہی اوسی مین مدد دینے کے لیئے اوسے ایک اور دوست مل گیا تہا - ہم چار مہینے تک اکٹہے رہے - اس کے بعد اوس نے نہایت سرد مہری سے مجہہ کو آگاہ کیا کہ اب ہمین ایک دوسرے سے جدا ہونا چاہیئے - مجہے اب معلوم ہوا کہ میرے دل مین اوس کی طرف سے فی الحقیقت کبہی سچی محبت کا جذبہ جاگزین نہ ہوا تہا اور جو ذرۂ الفت اول اول میرے دل مین چمکا اوسے اوس کی بیدردی و سفاکی نے بالکل بے نور کر دیا - مجہے بعد کو تجربہ ہوا کہ کس قسم کا قسی القلب یہہ شخص تہا - اوس کے منہہ سے ہر موقع پر ایسے جگر دوز فقرے نکلتے تہے جو تیزی مین خنجر و پیکان سے بہی بڑہ کر ہوتے تہے"

رچرڈ - "پاجی حرامزادہ"

مسنز آرلنگٹن "اگر مین نے اوس کی سفاکی پر آنسو بہائے تو اوس نے مجہہ سے اور زیادہ وحشیانہ سلوک کیا اور جتنی مین نے عاجزی کی اوتنا ہی وہ تندہوا پس تم سمجہہ سکتے ہو کہ ایسے شخص سے جدا ہونا میرے لیئے چندان موجب تکلیف نہ تہا اوس نے چلتے وقت مجہے بیس اشرفیان دین اور نہایت ٹہنڈے دل سے مجہہ کو رخصت کیا وہ دن اور آج کا دن ہے کہ مین نے نہ تو اوس کی صورت دیکہی ہے اور نہ سنا ہے کہ وہ کہان ہے اور کیا کرتا ہے - اس علٰحدگی کے چند مہینے بعد میرا روپیہ ختم ہوگیا - مین نے قصد کیا کہ اپنے پہلے گناہ کی تلافی کرون اور

پاکبازی اور عزت و آبرو کے ساتھ زندگی بسر کرون۔ لیکن مجھے یہہ نہ معلوم
تھا کہ جس سے ایک دفعہ لغزش ہو چکی ہو اوسے تائب ہونے پر بھی سوسائٹی
اپنے حلقہ مین شریک نہ کرے گی۔ بلکہ اوسے اس بات کا موقع ہی نہ دے گی
کہ وہ تلافی مافات کر سکے۔ مین نے کوشش کی کہ کہین استانی گری کی خدمت
مل جاے لیکن کہین نہ ملی۔ ہر جگہہ مجھہ سے چال چلن کے صداقت نامے اور
سفارشین مانگی گئین جو میرے پاس کچھہ بھی نہ تھین۔ مین نے ایک لیڈی کی
خدمت مین حاضر ہو کر بہتیری منت و سماجت کی کہ مجھے ایک مہینہ کے لئے امتحاناً
رکھہ کر دیکھے مگر اوس کا پتھر دل نہ پسیجا۔ اوس نے اولٹی مجھے گالیان دین۔
ایک اور لیڈی کے پاس مین گئی اور اوس سے اپنی تمام حقیقت بلا کم و کاست بیان
کر دی اوس نے میرا واقعہ از ابتدا تا انتہا کان لگا کر سنا اور جب سب سن چکی تو اپنے
نوکر کو حکم دیا کہ مجھے مکان کے احاطہ سے باہر نکال دے۔

"غرضکہ اس سوسائٹی کے جور و جفا کے حالات کہان تک بیان کرون۔
سوسائٹی مجرم کو سزا ہی نہین دیتی بلکہ جس شامت زدہ عورت سے عمر بھر مین ایک ہی
لغزش ہو جاتی ہے اوس سے نہایت کینہ توزی اور سفاکی کے ساتھہ انتقام لیتی
ہے اور یا تو اوس کو خودکشی پر مجبور کرتی ہے یا نئے جرائم کے ارتکاب پر آمادہ کرتی
ہے۔ سواے ان دو باتون کے اور کوئی امر اختیاری ایک ایسی عورت کے لئے
ہے ہی نہین جو بھولے سے حاد عصمت سے ایک قدم بھی متجاوز ہو۔

"اگر اوس پریشانی کے عالم مین کوئی دوست میری دستگیری کرتا یا کوئی ایسا
شریف النفس شخص مجھے مل جاتا جس کو یہہ باور آجاتا کہ معصیت کے بعد استغفار بھی
ممکن ہے اور اگر مجھے پاکبازی کی راہ پر چلنے کا ایک بھی موقع مل جاتا تو مین بچ گئی
ہوتی۔ ہاے اگر مجھے یہہ موقع ملا ہوتا تو مین تا بحد امکان تلافی مافات کی کوشش کرتی

اور گو مجھے محنت مزدوری کرکے اپنا پیٹ پالنا پڑتا یا کیسے ہی ادنی درجہ کی نوکری اختیار کرنی پڑتی پھر بھی مین ان تمام مشکلات کو ردی ٹکڑا کھانے کے اس طریقہ پر لاکھہ درجہ ترجیح دیتی جس سے کلنک کا ٹیکا میرے ماتھے پر لگ گیا ہے۔ مگر سوسائٹی نے میرے ساتھہ حقارت اور نفرت کا برتاؤ کیا۔ خدا کے لئے کوئی مجھے بتائے کہ اس مسیحی سرزمین مین کیون انجیل مقدس کے اس ایک اصول کی تلقین کی جاتی ہے کہ ”آسمانی بادشاہت مین ایک گنہگار کی توبہ پر زیادہ خوشی کی جاتی ہے بہ نسبت ان ننانوے پاک شخصون کی عبادت کے جن کو توبہ کی حاجت نہین“ مین پھر پوچھتی ہون کہ جب سوسائٹی کے طرز عمل سے اس مقدس اصول کی صریح تکذیب ہوتی ہے تو کیون اس کی تلقین پر اصرار کیا جاتا ہے“

رچرڈ۔ ”عیاذاً باللہ! ڈائنا یہہ تم خواب کی باتین کر رہی ہو یا واقعات نفس الامری بیان کر رہی ہو؟“

مسنز آرلنگٹن۔ ”خدا جانتا ہے کہ جو کچھہ مین کہہ رہی ہون بالکل سچ ہے۔ قصہ مختصر یہہ کہ احتیاج نے بہت جلد مجھے اپنی ڈراونی صورت آدکھائی اور قریب تھا کہ مین نان شبینہ کو ترسنے لگون۔ فاقہ کشی سے بچنے کی کوئی صورت نظر نہین آتی تھی ایک دن مساعدت بخت یا یون کہئے کہ نامساعدت بخت سے مین سر رویرنٹ ہاربر سے دوچار ہوئی۔ مین افلاس و ناداری کے ہاتھون مجبور تھی اس لئے مین نے بجز اس کے چارہ نہ دیکھا کہ اوس کی روسیاہی مین شریک ہون۔ یہہ ہے میری سرگذشت۔“

رچرڈ۔ ”بیرونٹ تم سے سلوک تو اچھا کرتا ہے؟“

مسنز آرلنگٹن۔ ”ہمارے تعلقات کا انحصار جن شرائط پر ہے وہ اس کے مقتضی نہین کہ بیرونٹ میرے ساتھہ حد سے زیادہ عنایت یا غیر معمولی سختی سے پیش آئے

رچرڈ - (اس ساحرہ کی صحبت مین جس نے اوسے نہ صرف اپنی شکل وشمائل بلکہ اپنی مصائب کے تذکرے سے از خود رفتہ کر دیا تھا زیادہ دیر تک رہتے ہوے ڈر کر) "اب مین رخصت ہوتا ہون ایک دو دن مین پھر تم سے ملون گا - جو کچھہ تم سے سرزد ہوا مین تمھین اوس مین قابل ملامت نہین سمجھتا مجھے تمھاری حالت پر رحم آتا ہے - کاش میرے بس مین ہوتا کہ تمھارے عیش گذشتہ کا زمانہ پھیر لاتا - اور - اور

مسٹر آرلنگٹن" "تم یہہ کہنے والے تھے کہ گئی گذری آبرو بھی پھیر لاتے"

رچرڈ "میرے امکان مین ہو تو تمھاری ایک ساعت کی سچی خوشی اور قلبی اطمینان پر دنیا کی تمام خوشیان نثار کر دون - اب سے ہم تم ایک دوسرے کے نہایت سچے اور بے ریا دوست ہون گے - جان سے پیاری ڈائنا تم مجھے آج سے اپنا بھائی سمجھو اور مین تم کو اپنی بہن خیال کرون گا"

یہہ باتین رچرڈ نے نہایت اضطراب اور درد کے لہجے مین کہین اور یک بیک کوچ سے اوٹھہ کھڑا ہوا -

ڈائنا نے جس کا قلب رچرڈ کی ان باتون سے نہایت درجہ متاثر ہوا تھا کچھہ جواب نہ دیا بلکہ دیر تک اوس کے ہاتھہ کو اپنے دونون ہاتھون مین دبائے رہی - اس کے بعد رچرڈ اپنی آرزو دن کو حسرت کی گود مین دم توڑتا ہوا چھوڑ کر اس دلربا نازنین سے رخصت ہوا -

از درد دست ہر چہ گویم بچہ عنوان رفتم ہمہ شوق آمدہ بودم ہمہ حرمان رفتم

گیارہوان باب

قہوہ خانہ سرونٹس آرمس

جس دن یہہ واقعہ پیش آیا اوسی دن رچرڈ مارکہم کے خانسامان مسٹر ڈننگہم

سے نے اپنے آقا سے اجازت لی کہ شام کا وقت مسٹر ٹامس سگٹ کی صحبت مین جو آنریبل آرتھر چیسٹر کا ملازم تہا گذارے - ڈننگہم سے نے مصمم قصد کر لیا تہا کہ آج جی کھول کر مزے اُڑائے اور میدان زندگی مین بیس سال کی اولٹی جست لگا کر یکایک بڈہے سے جوان ہو جائے - چنانچہ اس خیالی رجعت قہقری کا اثر یہہ ہوا کہ دو کمان سے تیر بن گیا اور تن کر چلنے لگا - ٹوپی سر پر ٹیڑہی جمائے اور مسٹر ٹامس سگٹ کا ہاتہہ بغل مین دبائے اپنی چاندی کی موٹھہ والی لاٹہی کو جو اتوار اور تعطیل اور تیوہار کے موقعون پر ہی نکالی جاتی تہی ہر ہر قدم پر زمین پر مارتا جاتا تہا۔ راستے مین ان دونون مین جو چہ میگوئیان ہوئین وہ قابل ملاحظہ ہین :-

مسٹر سگٹ "بھئی میری طبیعت مین آج بے طرح امنگ ہے اور جی چاہتا ہے کہ خوب ہی کہل کھیلون"

(یہہ کہہ کر آپ ایسے اُینٹھے کہ ماش کا آٹا ہو گئے اور گلی کے لڑکون نے اس ہیئت کذائی کو دیکھہ کر آوازے کسنے اور قہقہے لگانے شروع کئے جس پر ڈننگہم بہت بگڑا)

ڈننگہم "یہہ لونڈے سلفے (سفلے) کیا ماخول کر رہے ہین - مجھے ان کی اس حرکت بازی پر توجّب (تعجب) آتا ہے - حقیت (حقیقت) یہہ ہے کہ انگلستان کے ادنی درزہ (درجہ) کے لوگ نہایت شہدے ہوتے ہین - مجھے اون کے اوتار (اطوار) سے بڑی نفرئیت (نفرت) ہے"

سگٹ "ٹھیک ہے مین بہی ان لوگون سے جلتا ہون - جس بات مین کچھہ بہی گنوارپن ہو مجھے ایک آنکھہ نہین بہاتی - مگر مسٹر ڈننگہم بتاؤ تو آپ چرٹ بہی پیتے ہو"

ڈننگہم "کبہی کبہی پی لیتا ہون بشطرے کہ (بشرطیکہ) سگار عمدی (عمدہ) قسم کا تین آنہ کی قیمت والا ہو"

سگٹ ''مجھے بھی ایسے ہی چرٹ پسند ہین - یتن آنے میرے پاس نہ ہون تو مین کبھی چرٹ پیتا بھی نہین ''

یہہ کہہ کر سگٹ ایک سگار بیچنے والے کی دوکان مین داخل ہوا جہان اوس نے چھہ عمدہ چرٹ خرید کئے اور جس نوجوان لڑکی نے اوسے چرٹ لاکر دئے تھے اوس پر دو چار گرما گرم فقرے چست کر کے باہر آکر اپنے رفیق کو ایک چرٹ پیش کیا - اب ان دونون نے چرٹ سلگائے اور مٹرگشت کرتے ہوئے اوس نواح کی طرف روانہ ہوئے جہان سرونٹس آرم کا قہوہ خانہ تھا -

کچھہ دیر کے بعد وہ ایک بہت بڑی سفید عمارت مین داخل ہوئے جس پر ایک تختہ لگا تھا اور اوس پر الفاظ ''سرونٹس آرم'' لکھے تھے - یہہ اس نواح مین اوسط اور ادنیٰ درجے کے لوگون کے لئے بہترین قہوہ خانہ تھا - اس کے مالک کو اس بات پر ناز تھا کہ جیسی شراب یہان ملتی ہے ویسی کہین اور نہین ملتی اور جیسے شایستہ ملازم یہان کے ہین ویسے کسی دوسرے قہوہ خانہ مین نہین - ایک شوخ و شنگ مہ پارہ یہان مے فروشی پر مامور تھی اور باوجودے کہ اس وقت گاہکون کا ہجوم تھا پھر بھی وہ اس پھرتی اور خوش اخلاقی سے ہر ایک کی فرمایش کی تعمیل کرتی جاتی تھی کہ کسی کو شکایت کا موقع نہ ملتا تھا اور اپنے بے تکلف دوستون سے دوگانا ہنستی بولتی بھی جاتی تھی -

ایک نے کہا ''مس مجھہ کو ایل کا ایک گلاس دینا لیکن اس کا خیال رہے کہ ذرا ہلکی ہو'' دوسرا بولا ''کیرولاین! جن کے تین ادّھے دینا'' تیسرا چلایا ''ڈیڑھ ادّھا ادھر بھی'' ایک اور طرف سے آواز آئی ''مس گنگنی برانڈی کے چھہ پیگ ٹھنڈی جن کے چار اور تازہ ایل کا ایک ادّھا اس طرف دینا'' یہہ شخص اپنی فرمایش ختم کرنے نہ پایا تھا کہ دوسری طرف سے کسی نے کہا ''چار پنیس کی رم مجھے بھی دینا

لیکن دیکھنا سر د نہ ہو۔" اس شخص کی بات پوری نہ ہوئی تھی کہ ایک طرف سے ایک طرحدار نوجوان نے جو نہایت سبے تکلف معلوم ہوتا تھا مسکرا کر بے باکانہ انداز سے کہا۔

"جان من! ایک پیگ تو اس طرف بھی عنایت ہو لیکن مجھے ایل ویل نہین چاہیے بلکہ شمپین کا ایک جام ہو جس مین تمہارے لعل لب کا آب حیات ملا ہو"

یہہ گرما گرم فقرہ ہمارے دوست ڈننگہم کے کان مین پڑا جو سگٹ کو لئے ہوے ابھی قہوہ خانہ مین داخل ہوا تھا۔ اسے سن کر اس نے تیوری چڑھائی اور اپنے رفیق سے کہا:۔

"دیکھو سگٹ۔ آج کل کے ان چھچھورے لڑکون کو کہ ان کی آنکھون مین ذرا شرم لہذا (شرم ولحاظ) نہین۔ ہم جب جوان تھے تو مجال تھی کہ سر عام (شارع عام) پر چھوکریون سے اس طرح کا مذاق کرتے"

قہوہ خانے کے خادم نے نیم بے تکلفی کے ساتھہ بڑھ کر سگٹ سے صاحب سلامت کی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ سگٹ یہان اکثر آیا جایا کرتا ہے۔ سگٹ نے بھی اس انداز سے جس سے مترشح ہوتا تھا کہ وہ خود بڑا آدمی ہے اور ملازم قہوہ خانہ نسبتہً مین اوس سے بدرجہا کم ہے جواب مین کہا "ولیم! اچھے تو ہو" پھر ڈننگہم سے مخاطب ہو کر بولا "کہو تو پانی ملی ہوئی برانڈی آپ کے لئے منگوائی جائے" اس کے جواب مین ڈننگہم نے بڑی شان سے سر ہلا کر کہا "ہان مسٹر سگٹ! مجھے ہمیش (ہمیشہ) سے اسی کے پینے کی عادت ہے"

غرض کہ شراب آئی جس کا دونون نے اول ایک ایک گھونٹ لیا اور جب دیکھا کہ مزے کی ہے تو متواتر کئی گلاس چڑھا گئے اور پھر کمرے کے چارون طرف نگاہ ڈالی کہ دیکھین کون کون موجود ہین۔ جو لوگ وہان بیٹھے تھے اون مین سے سگٹ کے

بہت سے شناسا نکلے جنہون نے اوس سے صاحب سلامت کی اور اوس نے بہی اشارے یا ایک آدہ فقرے سے جواب دیا۔

ایک ادہیڑ عمر کے آدمی سے جو سیاہ لباس پہنے تہا سگٹ نے مخاطب ہو کر کہا۔ "مسٹر گفنس مجہے جب یہان آنے کا اتفاق ہوا مین نے ہمیشہ آپ کو اسی کونے مین مبٹہا ہوا پایا۔ کہئے کوئی نئی کتاب چہپ رہی ہے؟ حقیقت یہہ ہے کہ آپ عالم فاضل لوگ کوئی نہ کوئی سامان دلچسپی کا اپنے لئے بہم پہونچا ہی لیتے ہین" پھر ایک اور پست قامت چہچپ رو اور تیز نگاہ شخص سے جس کے بال ترشے ہوے اور پٹیان جمی ہوئین تہین اس طرح مزاج پرسی کی "مسٹر میک چزل! آپ کا مزاج تو خیریت سے ہے۔ کہئے موکلون سے کیسی نبٹتی ہے؟ کام تو خوب ملتا ہوگا؟ آپ وکالت پیشہ لوگ بہی مزے کرتے ہین" دفعتاً ادہر سے روے سخن پہیر کر وہ ایک اور شخص سے یون ہمکلام ہوا "اخاہ مسٹر ڈرمر ہین۔ فرمائے آپ کے گرجا مین ابہی تک عبادت کرنے والون کی جماعت ویسی ہی کثیر ہے جیسی پہلے تہی"

یہہ شخص ادہیڑ عمر کا تہا اور بظاہر متین اور ثقہ معلوم ہوتا تہا۔ لباس سیاہ پہنے تہا گردن مین ایک میلا کچیلا چکٹا ہوا گلو بند تہا جسے مہینون سے دہوبی کے جانا نصیب نہین ہوا تہا۔ ٹہرے کا ایک بہت بڑا قدح جو اوس کے سامنے رکہا ہوا تہا وہ ایک سانس مین غٹ غٹ چڑہا گیا اور اس کے بعد سگٹ سے کہنے لگا "گرجا مین آنے والے بہت سے بندے ایسے ہی ہین جو خداوند یسوع مسیح کا دل سے خوف کرتے ہین اور بڑے نیک اور پارسا ہین اور اپنی بساط کے مواقق میری بہی خدمت کرتے رہتے ہین" اس کے جواب مین سگٹ نے کہا "خدا کا شکر ہے"

کچھہ دیر کے بعد سگٹ نے کمرے کے انتہائی کونے کی طرف نظر ڈالی جہان اوسے ایک پرانا واقف نظر آیا۔ اب ان مین اس طرح سے باتین ہونی شروع ہوئین۔

سگٹ ۔ "آہا یار اسناگلس اچھے تو ہو۔"

اسناگلس ۔ "بڑے مزے مین ہین ۔ کہو تو تمہاری کیسی گذرتی ہے۔"

سگٹ ۔ "ڈٹ ڈٹ کے چین کرتے ہین گلچھرے اوڑاتے ہین مگر یار تم یہان کیسے آ نکلے؟"

اسناگلس ۔ "یون ہی پہرتا پھراتا چلا آیا اور چار پہلے مانس دیکھہ کر یہین ٹھہر گیا مگر مسٹر سگٹ آپ سے ملے ہوئے تین سال کا عرصہ ہوا۔"

سگٹ ۔ "ہان اور کیا مدت کے بعد ملے ہین ۔ مگر یہہ تو کہو اب تمہارا درجہ کیا ہے؟ کچھہ ترقی ورقی بہی ملی؟"

اسناگلس ۔ (اندوہگین آواز مین) "ترقی کہان کی یہان تو اور اولٹا تنزل ہو گیا ۔ پہلے کوچمین تہا اور اب خدمتگار ہون ۔ آپ اپنی کہئے آپ کا اب کیا درجہ ہے؟"

سگٹ ۔ "مین نے پچھلے مہینے سے کوچمینی چھوڑ دی اور اب خانسامان ہون"

اسناگلس ۔ (ڈنگہم کی طرف اشارہ کرکے) "کیا یہہ صاحب بہی ہمارے ہی پیشہ سے تعلق رکہتے ہین؟"

ڈنگہم ۔ (نخوت سے سر کو خم کرکے) "صاحب مین مسٹر مارکہم کا خانسامان ہون اور مین بلا مغالبہ (مبالغہ) کہہ سکتا ہون کہ مین مسٹر مارکہم کا مرہم راس (محرم راز) بہی ہون ۔" (پھر کمرہ کے چارون طرف بڑے فخر سے دیکھہ کر) "اور صاجو آپ کو یہہ بہی واضع (واضح) رہے کہ اس بڑے شہر مین جس کا تمام دنیا مین کوئی شہر مقابلہ (مقابلہ) نہین کر سکتا مسٹر رچرڈ مارکہم اپنا آپ ہی لاجواب (جواب) ہے ۔ اور یہہ بات جو مین نے کہی ہے ایسی ہی سچ ہے جیسا یہہ واقعہ کہ یہہ میرا ہاتہہ ہے۔"

یہہ کہتے ہی ڈنگہم نے دفعتاً اپنا ہاتہہ جس کے متعلق اوس نے اس قدر

وثوق ظاہر کیا تھا اوپر کو اوٹھایا لیکن اوچھلتے ہین پادری ڈرم صاحب کی
دہنی آنکھہ مین جا لگا - اس پر میک چیزل یکایک بول اوٹھا :-

"ارتکاب حملہ مجرمانہ - اور یہہ دیکھو استغاثہ کی طرف سے بارہ سے زیادہ
گواہ بہی موجود ہین -"

وٹنگہم - "مین نہایت ندیم (نادم) ہون اور پادری صاحب سے معافی
چاہتا ہون -"

میک چیزل - (وٹنگہم کے فقرے پر التفات نہ کرکے) "اس مقدمہ
مین خاص جوری بیٹھے گی اور پانچسو پاؤنڈ لطور رہرجہ کے دلائے جائین گے"

سگٹ - "اجی صاحب ان کی نیت ضرر رسانی کی نہ تھی -"

اسناگلس - "نہین جی جان بوجہہ کر تہوڑا ہی ایسا کیا ہے -"

میک چیزل - (کسی کی ایک نہ سن کر) "فیصلہ بحق مستغیث! تجویز عدالت
مفتوحہ مین سنادی گئی - تعمیل حکم سزا فوراً کی جاوے -"

پادری ڈرم - (مٹھی سے اپنی آنکھہ مل کر جس سے وہ اور زیادہ سرخ
اور متورم ہوگئی) "بہہ ضعیف تو نا خدا ترس لوگون کے مظالم اور جور و جفا سہنے کا عادی ہے"

وٹنگہم - "اگر مین پانی ملی ہوئی برانڈی کے ایک تیز گلاس کو شفارس (سفارش)
مین پیش کرکے معافی مانگون تو پادری صاحب ناراض تو نہ ہون گے"

میک چیزل - "رشوت دہی"

سگٹ - "نہین پنچ کا دور چلے"

میک چیزل - "اور رشوت ستانی بہی"

غرض کہ پنچ کا ایک بہت بڑا قدح منگوایا گیا اور حاضرین کو صلائے عام
دی گئی - مسٹر میک چیزل نے بہی دعوت کے قبول کرنے مین تامل نہ کیا اور پادری

ڈرمر نے ونگہم کو عفو تقصیر کا پورا یقین دلانے کے لیے پنچ کے ساغر پے درپے لنڈہائے اور آخر کار از خود رفتہ ہو کر ونگہم کی پیٹہہ کو تہپکنا اور یہہ کہنا شروع کیا کہ "بہئی تم بڑے اچہے آدمی ہو۔ مین نے ایسا مزے کا آدمی آج تک نہین دیکہا"

اب سلسلہ گفتگو عام ہوگیا اور جو باتین ان لوگون مین ہوئین اون مین سے بعض اس قابل ہین کہ بطور اقتباس یہان درج کی جائین۔

ایک شخص نے جس کا نام مسٹر کابنگٹن تہا اور کتب فروشی کے علاوہ ایک ایسے کتب خانہ کا بہی مالک تہا جہان سے ممبرون کو گہر پر پڑہنے کے لئے کتابین بہیجی جاتی تہین ونگہم سے کہا:۔

"حضرت مجہے امید ہے کہ آپ میرے ناچیز کتب خانے کی سرپرستی قبول فرمائین گے"

ونگہم۔ "جناب دیکہنا یہہ ہے کہ آپ کے کتب خانے مین کتابین کس قسم کی ہین"

مسٹر کابنگٹن۔ "میرے ہان صرف ایسے اخلاقی افسانون کا ذخیرہ ہے جن مین بدی کو التزام کے ساتہہ سزا اور نیکی کو جزا دی گئی ہے"

ونگہم۔ "تب تو حقیقت (حقیقت) مین آپ مستحق توفیر (تعریف) ہین"

پادری ڈرمر۔ (عجب انداز سے آنکہین مار کر) "سوائے ایک کتاب کے اور سب کتابین لغو اور بیہودہ ہین جو فحش گوئی۔ یاوہ سرائی۔ ہرزہ درائی اور سب سے بدتر یہہ کہ اوباشی و عیاشی کی تعلیم دیتی ہین"

مسٹر گفنس (جس نے اب تک کوئی بات نہ کی ہتی اگرچہ پنچ کے دور مین برابر شریک رہا تہا) "پادری صاحب! یہہ واضح رہے کہ میری تصانیف اون

مزخرفات اور ہزلیات سے مبرا ہین جن کا آپ ذکر فرماتے ہین۔"

پادری (فرط مستی سے اپنی کرسی پر جھوم کر) "مجھے کسی کی تصنیف و تالیف سے کچھہ مطلب نہین بس اب میری یہہ تمنا ہے کہ اس فسق و فجور سے بھری ہوئی دنیا کی بے ثباتی پر اکیلا بیٹھا ہوا غور کیا کرون اور اور پنچ خوش گوار کے گلاس اطمینان سے پیا کرون۔"

مسٹر گفنس "(اپنا غصہ اور ساتھہ ہی گلاس مین کا بقیہ پنچ پی کر دبی آواز مین) "کیا بیہودہ ہے!"

مسٹر کانبگٹن "بات اصل مین یون ہے کہ آج کل تصنیف مقبول نہین ہوتی جب تک اوس مین ظرافت کی چاشنی ملی ہوئی نہ ہو۔ اور تو اور لاطینی اور یونانی کی کتب صرف و نحو فی زمانناایسی شائع ہوئی ہین کہ اون مین بھی خواہ مخواہ ظرافت ٹھونس دی گئی ہے اور مقام تعجب نہ ہوگا اگر انگریزی صرف و نحو کی بھی کوئی ایسی کتاب کہین چھپی ہو جس مین مصادر و افعال اور اون کے مشتقات و توابع لطیفون اور چٹکلون کی شکل مین درج ہون۔ ہمارے ہان کے دردناک اور حسرت انگیز ناٹکون کو بھی اس طرح سے ایکٹ کیا جاتا ہے کہ ظرافت کا کوئی نہ کوئی پہلو اون مین ضرور موجود ہو اور جس چیز کا مقصود اصل مین رولانا تھا وہ ہنساتے ہے۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ جب تک کسی کتاب مین مضحکہ انگیز تصویرین نہ ہون اوس وقت تک اون کو کوئی خریدتا ہی نہین چنانچہ یارون نے اس لیے کو یہان تک بڑہایا کہ حسب ذیل کتابون کا سلسلہ ظرافتیہ شائع کر دیا جو ہاتھون ہاتھہ بک گیا:۔

۱۔ بضاعت الاقوام المعروف بہ میزان ظرافت۔

۲۔ خطبات بیت العوام والخواص المعروف بہ بیان ظرافت۔

۳۔ رویداد اراکین مجلس وضع قوانین غربا المعروف بہ نان ظرافت۔

۴ - دستور العمل طعام المعروف بہ نمکدان ظرافت -

۵ - فرائض اشرف المخلوقات المعروف بہ انسان ظرافت -

ان کتابون کو امرا کے بچے بڑے شوق سے پڑھتے اور نصاب کتب درسیہ کا قائم مقام سمجھتے ہین -

ونگھم "ظرافت کے پیچھے ہی لوگ بے طرح ہاتھہ دہو کر پڑ گئے ہین"

اسناگلس "آپ نے سچ کہا"

یہہ کہہ کر اپنے بیان کی تائید مین اوس نے لیمو کا ایک چھلکا اوٹھایا اور پادری صاحب کی بائین آنکھہ مین مارا "

پادری "مار بھائی مار اب مجھے شہید ہی کیون نہ کر ڈال - مجھہ مظلوم کو نیکی کا بدلہ بدی ہی ملتا ہے - سنو بھائیو میرا نام اسٹیفن ڈرم ہے اور مین جانتا ہون کہ مذہب کی خدمت گذاری مین ایک نہ ایک دن میری قسمت مین شہید ہونا لکھا ہے"

اس پر اوس نے رحم دلی فروتنی اور مصائب کی حالت مین راضی برضائے الٰہی ہونے کے اوصاف کی ستایش مین ایک بڑی لمبی چوڑی تقریر کرنی شروع کی اور دوبارہ اس امر کا اعادہ کیا کہ اوس کی قسمت مین شہید ہونا لکھا ہے لیکن جب اس پر فرمایشی قہقہہ پڑا تو آپ شہادت وہادت سب کچھہ بھول گئے اور یکایک غیظ و غضب مین آکر ایک رانگ کا تام لوٹ میز پر سے اوٹھایا اور اگر ونگھم نے بیچ کے ایک مزید قدح سے آپ کی تواضع کر کے جوش کو فرو نہ کیا ہوتا تو بیچارے اسناگلس کی کھوپڑی کی خیر نہ تھی -

یہہ حالت دیکھہ کر ہمارے دوست مسٹر میک چزل کی رگ قانون دانی بے اختیار حرکت مین آئی اور اونھون نے یون درافشانی کی :-

یہہ دونون شخص نقض امن کے جرم کا ارتکاب کر رہے ہین - ضرور ہے

کہ ان سے سولہ سو پاونڈ کا مچلکہ حفظ امن اور پچاس پچاس پاونڈ کی ضمانت لی جاے"

مسٹر گفنس "مین یہہ تمام واقعہ اپنے ایک ماہواری رسالے مین ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج کرونگا"

میک جزل "اگر آپ نے ایسا کیا تو ازالہ حیثیت عرفی کی آپ پر نالش دائر کی جاے گی اور جس قدر واقعات سچ ہون گے اوسی قدر توہین زیادہ سمجھی جاے گی"

اوہر سگٹ اور اوس کے دوست اسناگلس مین حسب ذیل گفتگو ہونی شروع ہوئی

اسناگلس "مجھے تم سے ملے ہوے کوئی تین سال کا زمانہ ہوا ہوگا"

سگٹ "ہان آیندہ جنوری کو پورے تین سال ہو جائین گے"

اسناگلس "مین نے اس عرصہ مین زمانے کے عجب عجب رنگ دیکھے ہین۔ اول اول مین ایک بانکے ٹیکہے جنٹلمین کے ساتھہ جس کا نام ونچسٹر تہا کو جمین ہو کر انگلستان سے باہر گیا"

سگٹ (جلدی سے قطع کلام کر کے) "کیا کہا؟ ونچسٹر کے ساتھہ؟ مین جس کے ہان ملازم ہون اوس کا نام چیسٹر ہے"

اسناگلس "تو پہر یہہ دونون چچازاد بہائی ہون گے۔ لیکن یا رکہین تمہارا آقا تمہارے ساتھہ اوسی طرح پیش نہ آے جیسا میرا آقا میرے ساتھہ آیا۔ پہلے تو اوس کی جیبون مین خوب روپیہ کہنکہنا تا رہا اور اوس نے وہ چین کئے کہ کوئی بادشاہ بہی کیا کرے گا۔ جو کہانا اوس کی میز پر آتا تہا وہ کسی طرح بادشاہی کہانون سے کم نہ ہوتا تہا لیکن بات یہہ ہے کہ دیوانی جیل خانے کے قیدی اپنے قرضخواہون کے مقابلے مین زیادہ آرام سے بسر کیا کرتے ہین۔ بہر حال وہ زیادہ دنون تک یہہ گلچہرے نہ اوڑانے پایا اور جلد اوس کا حال

پتلا ہو گیا۔ ہم ہیڈن گئے جو معدنی چشمون کی وجہ سے مشہور ہے۔ وہان میرا آقا جوے مین بہت روپیہ ہار گیا جس کی وجہ سے مجبوراً ادسے اپنا نام بدل کر واگر رکہنا پڑا۔ غرض کہ وہ سوتے سے جمعے وہان سے ایسا نوک دم بھاگا کہ مین مع سامان کے وہین رہ گیا۔ مجھے اوس نے کئی مہینے سے تنخواہ نہین دی تھی اس لئے میرے پاس ہوٹل کا بل ادا کرنے کے لئے ایک چھوٹی کوڑی بہی موجود نہ تھی سامان تو ہوٹل کے مالک نے لٹوپٹو کر لیا اور مین بیک بینی و دو گوش رہ گیا۔ اب مین حیران تہا کہ کیا کرون۔ انگلستان یہان سے کالے کوسون اور میرے پاس اللہ کا نام۔ لاچار پا پیادہ جون تون کرکے گھر پہونچا۔ جان بچی لاکھون پائے۔ جس رات سے ہمارے آقاے نامدار مجھے سوتا چھوڑ کر ٹھنڈے ٹھنڈے تشریف لے گئے آج تک مجھے اون کی زیارت نصیب نہین ہوئی۔ میرے آٹھ پاؤنڈ ساڑھے اونیس شلنگ اون پر تنخواہ کے چڑھے ہوے ہین بجا کہین اندہیرے اوجالے مل جائین تو ایسا گدار سید کیا ہو کہ چھٹی کا دودہ یاد آجائے‘‘

سگٹ ۔’’یار تمہارا بہی عجب شہدے سے پالا پڑا تہا ہم شاگرد پیشہ لوگون کو چاہیے کہ اس قسم کے لفنگے آقاؤن کے دم جہانسون سے بچنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کرین جس سے ہمارے حقوق کی حفاظت ہو‘‘

اسنا گلس ۔’’یار بات تو تم نے کام کی کہی‘‘

اس وقت قہوہ خانے کے ایک خدمتگار نے اطلاع کی کہ اوپر کی منزل پر کہانا تیار ہے جو صاحب کہانا چاہین چلین یہہ سن کر سب لوگ جن کا تعارف ہم ناظرین سے کرا چکے ہین اوٹھہ کر کہانے کے کمرے مین گئے جہان میز پر ایک سفید دسترخوان بچھا ہوا تہا اور سیاہ دستے کی چہریان اور کانٹے لگے ہوے تہے۔ کچھہ کچھہ فصل سے نمکدان اور مرچدان رکھے ہوے تہے۔ کہانے مین گاے کا ابلا ہوا گوشت

بھُنی اور اُبلی ہوئی اوجھڑی اور ران کے کباب آئے - پادری نے اصرار کیا کہ
کھانا شروع ہونے سے پہلے دعا پڑہی جائے - چنانچہ اس کام کے لئے
اونہین لوگون نے جنہون نے از راہ کرم اوسے سیڑہیون پر چڑہنے مین مدد دی تہی اب
اوس کو اوٹہا کر کہڑا کرنے مین بہی مدد دی - کیونکہ فرط بدمستی سے پادری صاحب کی
ٹانگین لڑکہڑا رہی تہین - غرض کہ پادری صاحب نے دعا پڑہی اور کہانا شروع ہوا
میز پر جو نعمتین چنی ہوئی تہین اون کے ٹہکانے لگانے مین ان لوگون نے اس تیز دستی
سے کام لیا کہ آن کی آن مین دسترخوان صاف ہوگیا - مسٹر گفنس نے خاص کر اس
موقع پر اس بات کا پورا ثبوت دیا کہ اوسے کبہی تمام عمر مین سوء ہضم کی شکایت نہین ہوئی
پادری ڈرمر صاحب بہی "سرونٹس آرمس" کے مطعومات و مشروبات پر حملہ کرنے مین
کسی سے ہیٹے نہین رہے - اثناء طعام مین جب وہ اُبلے ہوئے گوشت کے
بڑے بڑے ٹکڑے نگلتے جاتے تہے تو کم خوری اور نفس کشی پر اچہا خاصا لکچر بہی
دیتے جاتے تہے - لیکن پادری ڈرمر اون لوگون مین سے تہے جو خود درا فضیحت
و دیگران را نصیحت کے اصول پر عمل کرتے ہین - کیونکہ جب پادری صاحب موصوف
اس بات کو بداہت اور صراحت کے ساتہہ ثابت کر چکے کہ پُرخوری اور کثرت
مے نوشی الحاد و ارتداد اور فحش گوئی کا باعث ہوتی ہے تو وہ مالک قہوہ کی جانب
جو کہانے پر موجود تہا اور جس سے حضرت نے چوتہی مرتبہ اپنی پلیٹ مین اور
کہانا بہرنے کو کہا تہا یکایک پلٹے اور بگڑ کر فرمانے لگے کہ "ابے مسخرے تیری
پہوٹ تو نہین گئی ہین کہ گوشت کے پارچے ایسے موٹے موٹے کاٹ کر لایا ہے"

کہانے کے بعد گرم پانی ملی ہوئی برانڈی کا دور چلا اور جوش و خروش سے
باتین ہونے لگین - باوجودیکہ ان مین سے بہت سے لوگون کی نشہ کے مارے
یہہ کیفیت ہو رہی تہی کہ جو گہنٹہ دیوار سے لگا تہا اوس کے آس پاس اونہین تین تین

چار چار گھنٹے اور نظر آنے لگے تھے پھر بہی آدہی رات سے پہلے یہہ لوگ یہان سے نہ ٹلے۔ ادہر پادری ڈرم صاحب نے فرمایا کہ "یہہ لوگ خدا کو ایسا بھول گئے ہین کہ میرا جی چاہتا ہے کہ رو کر اپنے آنسوؤن سے اون کے معاصی کے داغ دہوؤن"۔ لیکن افسوس ہے کہ اس زاہد و متقی شخص کو ان ناشکر گذار لوگون کی طرف سے صرف یہہ صلہ ملا کہ اوس پر نشہ کی جھک مین رونے کا الزام لگایا گیا۔ اس نالائق الزام نے پادری صاحب کو ایسا برافروختہ کیا کہ وہ دہڑام سے اوندہے مُنہہ زمین پر گر پڑے اور ایک ٹھیلے مین لاد کر گھر پہونچائے گئے۔

یہان یہہ بیان کرنا خالی از لطف نہ ہوگا کہ دوسرے دن پادری صاحب کی اس حرکت کا ڈہنڈورا قرب و جوار مین پٹ گیا اور اس لئے حضرت کو اس امر کی ضرورت پیش آئی کہ آیندہ یوم السبت کو ممبر پر جلوہ افروز ہو کر اپنے طرز عمل کو حق بجانب ثابت کرین۔ چنانچہ حقیقت مین آپ نے اس ثبوت کا حق ایسے پُر اثر طور پر ادا کیا کہ دو بڈہی لیڈیان جن کی جیبون مین برانڈی کی چھوٹی چھوٹی بوتلین موجود تہین گرجا سے ایک خاص حالت مین باہر لائی گئین جس کی وجہ غالباً یہہ تہی کہ پادری صاحب کی فصاحت نے اون پر ازخود رفتگی کا عالم طاری کر دیا تہا۔ لیکن چند گھنٹے گذرنے کے بعد وہ ہوش مین آگئین اور فوراً ہی اونہون نے اس غرض سے چندہ کی فہرست کھولی کہ پادری اسٹیفن ڈرم صاحب کو چاندی کا کوئی برتن بطور ہدیہ کے دیا جائے اور ساتھہ ہی اون لوگون کی طرف سے جو گرجا مین جا کر عبادت کرتے ہین اون کا شکریہ ادا کیا جائے۔ اب ان تقدس مآب پادری صاحب کی سنئے جب شکریہ اون کی خدمت پیش کیا گیا تو اونہون نے اوس کے قبول کرنے سے اس بنا پر بہ ادب تمام انکار فرمایا کہ وہ اوس کے لائق نہین ہین لیکن جب نقرئی ظرف کی پیشکش کا وقت آیا تو کسی قدر اصرار کے بعد آپ اوس کے قبول کرنے پر راضی

ہوگئے۔ اوس وقت سے لیکر آج تک اون کے گرجا مین جاکر عبادت کرنے والے لوگون کی تعداد مین برابر ترقی ہورہی ہے اور اگرچہ کچھہ لوگون نے ازراہ حسد وعناد یہہ ظاہر کیا کہ خود پادری صاحب نے بہت سی چھوکریون پر اپنا دست شفقت پھیر کر اپنی جماعت کی تعداد مین بقدر تین معصوم کم سن بچون کے اضافہ کرلیا ہے لیکن حضرت پادری صاحب نے اس الزام کی تردید مناسب نہین سمجھی اور اون کے مقتدیون کا یہہ خیال ہے کہ وہ خداوند یسوع مسیح کے بندہ خاص ہین۔

بارہوان باب

بینک نوٹ

جب رچرڈ ڈائنا کی سرگذشت سن کر رخصت ہوا تو وہ گھوڑے پر سوار ہوکر اس تیزی سے اپنے مکان کی طرف گیا کہ اوس کے خیالات کی رفتار اوس کے گھوڑے کی چال سے بڑہ نہ سکی۔

مکان پر پہونچ کر وہ سیدہا اپنے خلوت خانے مین گیا اور واقعات گذشتہ پر بیٹھہ کر غور کرنے لگا۔

اس وقت دو باتین اوس کے پیش نظر تہین۔ ایک یہہ کہ وہ اپنے دل مین ایک ایسے جذبے کو جگہہ دے رہا تہا جو باعتبار اون تعلقات کے جو اس جذبے کے مقصود اور ایک دوسرے شخص یعنی پیروننٹ مین قائم تھے ہر طرح سے پاس وضع اور عزت وآبرو کے اصول کے خلاف تہا۔ دوسری یہہ کہ اگر بالفرض ان تعلقات کی وجہ سے جو رکاوٹ اوس کی راہ مین حائل تہی وہ دور بہی ہوجاتی پہر بہی ڈائنا ایسی عورت نہ تہی جسے وہ اپنا شریک رنج وراحت بناسکتا۔ پاکبازی اور حق پرستی کے اصول اوس کے دل مین نہایت راسخ طور پر جاگزین تھے۔

اور یہہ خیال کر کے اوسے نہایت ہی افسوس ہوا کہ کیون اوس نے ایک بے اختیار کر دینے والے جذبے کے تقاضے سے جس کا روکنا اوس کا فرض تہا اپنی زبان سے ایسے الفاظ نکالے جن سے ڈائنا کے متعلق اوس کا مافی الضمیر ظاہر ہو گیا۔ اور جن کا پیرونٹ کو معلوم ہو جانا اوسے منفعل کر دینے کے لئے کافی تہا۔ اوس کی حق پرستی اس حد تک پہونچ گئی تہی کہ مثلاً اگر وہ کسی کے اخفاے راز کا عہد کرتا تو اوسے مرجانا قبول ہوتا لیکن کسی صورت مین اوس کا افشاء نہ کرتا یا مثلاً اگر کوئی شخص اوس پر بھروسہ کر کے کہتا کہ مجہہ سے یہہ جرم سرزد ہو گیا ہے تو وہ مجرم کو عدالت کے حوالے کر کے ابناے جنس کو بہی نفع پہونچانے کا ہرگز روادار نہ ہوتا۔ غرض کہ اپنی طبیعت کی اس افتاد سے وہ ایک ایسے ضغطہ افراط و تفریط مین مبتلا ہو گیا تہا کہ اگر اخلاقی اصول سے وہ بالکل معرّا ہوتا تو بہی نتیجہ ایسا ہی خطرناک ہوتا۔

اگر ناظرین کو تعجب ہو کہ یہہ کیسے ممکن تہا کہ جس نوجوان کی حق جوئی و حق پرستی کی یہہ کیفیت ہو وہ پاس وضع و خودداری کو یہان تک بھول جائے کہ جو عورت اوس کی نظرون مین بمنزلہ اوس کے دوست کی بی بی کے تہی اوس پر اپنا عشق ظاہر کردے تو اون کو خیال رکہنا چاہیے کہ رچرڈ سے اپنے جذبۂ عشق کا اظہار بلا ارادہ ہو گیا تہا اور یہہ کہ کسی اندرونی مقناطیسی تحریک نے مسلسل ملاقاتون صحبتون اور تخلیون کی تائید سے جن مین مقصود محبت ہمیشہ اوس کی مشتاق آنکہون کے سامنے موجود رہا اوس کو بے اختیار ایسی حالت تک پہونچا دیا تہا جس مین ایک لفظ کے اوس کے منہہ سے نکلنے پر اوس کی قسمت کے فیصلے کا دارومدار تہا۔

عشق ایک ایسی تیز رو ندی ہے کہ جو شخص سفینہ جذبات مین سوار ہو کر اس مین سفر کرتا ہے وہ اس بات کو نہین دیکھتا کہ اوس کی کشتی ندی کے

کنارون سے ٹکرا کر اشنا ءمرور مین اون خوشنما پھولون کو برباد کر ڈالتی ہے جو ندی کے کنارے پر اوگے ہوتے ہین - یہہ وہ ندی ہے جس کی موج نسیان ہے جو تمام دوسرے جذبات احساسات اور اکات کے سر سے گذرجاتی ہے"

اے عورت! وہ کون سی زبردست طاقت ہے جو تجھہ کو مرد کے دل پر حاصل ہے؟ تو حسن و رعنائی اور دل فریبی و دل آویزی کی دیوی ہوکر دنیا مین آئی ہے - جس سرزمین سے تجھے تعلق ہو اوس مین نہ تو رسم و رواج اور نہ وضع ولباس تیری فطرت کو اوس شان دل ربائی اور بانکپن سے معرا کر سکتا ہے جو زندگی کے تمام تعلقات مین تیری خصوصیات سے ہین -

رچرڈ عالم تنہائی مین زیادہ دیر نہ رہنے پایا تھا کہ کمرے کے دروازے پر کسی نے دستک دے کر اوسے خواب محویت سے بیدار کر دیا اور تھوڑی دیر مین مسٹر چیسٹر کمرے مین داخل ہوا اور آتے ہی اوس سے کہنے لگا :-

"یار مارکہم! معاف کرنا کہ مین تمہاری خلوت مین مخل ہوا - لیکن اس گوشہ گزینی کے کیا معنی ہین - ہم سے تم سے تو یہہ قرارداد ہوئی تھی کہ آج لنچ کی دعوت مین تم ہاربرد کے ساتھہ شریک ہوگے اور پھر شام کا کھانا ہم سب مل کر ایک ساتھہ کھائین گے - تم ڈائنا کے ہان گئے تھے اور جو کچھہ تم نے رخصت ہوتے وقت اوس سے کہا اوس سے اوسے یہہ خیال پیدا ہوا کہ تم سیدھے اپنے مکان کو جاتے ہو چنانچہ مین تمہین لینے کے لئے سرپٹ چلا آرہا ہون - تم بھی عجب چیز ہو کہ دوستون سے اس طرح بہاگتے ہو اور مکان مین آکر چھپ رہتے ہو جس سے یہہ خیال ہونے لگتا ہے کہ خدانخواستہ تم اپنی جان پر کھیل جانا چاہتے ہو"

رچرڈ - "میری طبیعت اچھی نہین ہے - چاہتا ہون کہ کچھہ دیر تنہا رہون"

چیسٹر - مگر مین تمہین تنہا نہ رہنے دون گا - اگر تم پر اداسی چھا جائے تو

میرے پاس اس بات کا کون وثیقہ موجود ہے کہ تم خودکشی نہ کرلوگے یا کوئی حسرت انگیز نظم نہ تصنیف کرنے لگوگے کہ وہ بھی اقدام خودکشی کا حکم رکھتی ہے"

رچرڈ "مین نہ یہہ کرون گا نہ وہ"

چچسٹر "بھائی دیکھو ہم ناراض ہوجائین گے - چلو اوٹھو کپڑے پہنو اور میرے ساتھہ چلو - بیرونٹ منتظر ہے"

رچرڈ "بھئی اس وقت تو مجھے معاف"

چچسٹر "مین عذر و ذرا ایک نہ سنون گا - فوراً سے پہلے سائیس کو حکم دو کہ تمھاری سبز رنگ ماہ یان پر زین کس کرکے لے آئے تاکہ ہم جلد روانہ ہوجائین"

رچرڈ "خیر اگر نہین مانتے ہو تو چلتا ہون - مگر شرط یہہ ہے کہ پہلے مجھے سید ہاشم جانا ہوگا کیونکہ پہلے مجھے اپنے ولی کے ساہوکار سے ملنا ہے"

چچسٹر "تو یون کرو کہ شام کے ٹھیک سات بجے ہاربرد کے مکان مین جو کنڈیٹ اسٹریٹ مین واقع ہے آجاؤ - ہم وہان تمھارے منتظر ہون گے لیکن دیکھنا زیادہ دیر نہ لگانا"

رچرڈ (جسے اس وقت دفعتاً چلنے پھرنے اور ملنے جلنے کی خواہش محسوس ہوئی) "یقین مانو کہ مین ضرور وقت مقررہ پر آؤن گا - مگر وہان ہوگا کون کون؟"

چچسٹر "صرف بیرونٹ - تم مین اور ٹالبٹ ہون گے - بس اپنے ہی خاص جلسے کے لوگ ہون گے - ٹالبٹ حقیقت مین دل کا بڑا اچھا ہے اور تم سے اوسے بہت اُنس ہوگیا ہے - اس کے علاوہ سیرچشمی اور فیاضی مین وہ اپنی نظیر نہین رکھتا - کل اوس نے لندن کے ہر ہر اسپتال مین سو سو پاونڈ کی رقم بھیجی جو منجملہ اوس کے سالانہ عطیات کے تھی اور سمجھتا یہہ ہے کہ کسی کو اوس کی اس فیاضی کا علم نہین ہمیشہ خیراتی چندون کی فہرست مین اپنا نام الف عین

کر کے لکھتا ہے۔ بیچارے مین تفاخر اور خود نمائی کا شائبہ بہی نہین۔"

رچرڈ۔ "اوس کی سیرت کا یہہ ایک اعلیٰ درجہ کا جوہر ہے۔"

چچسٹر۔ "بے شک ابہی ابہی اوس نے سنا کہ ایک مفلس اور بے کس شخص پر مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ اس شخص پر صرف سو پاؤنڈ قرض تہے قرض خواہون نے نالش داغ دی اور ڈگری ہوگئی۔ بیچارے کو نو چہوٹے چہوٹے بچون اور ایک بی بی سمیت جس کے ایک اور بچہ ہونے والا تہا قید خانے جانا پڑا۔ یہہ حالت سن کر ٹالبٹ سے نہ رہا گیا اوس نے فوراً ہی مجہے بلایا اور چپکے سے میرے کان مین کہا: "بہائی چچسٹر! آج مین کسی وجہ سے خود کہین نہین جا سکتا یہہ لو پانچسو پاؤنڈ کا نوٹ ہے مہربانی کر کے اسے بہنالاؤ اور اس مین سے سو پاؤنڈ اس ناشاد خاندان کو دے کر اس مصیبت سے رہا کراؤ۔" (رچرڈ کو نیچی نظر دن سے ایک خاص انداز سے دیکہہ کر) یہہ اوسی کے الفاظ ہین جن کا مین نے تمہارے سامنے اعادہ کیا۔"

رچرڈ۔ (انسانی ہمدردی کی ان قابل تحسین مثالون کے سننے سے مسٹر ٹالبٹ کے گنوارپن کو بہول کر) "اس فیاضی بلند حوصلگی اور کریم النفسی کے کیا کہنے ہین۔ حقیقت مین بڑا شریف آدمی ہے اور یار سچ پوچہو تو مین خود اپنے مہاجن کے یہان کچہہ روپیہ لینے جا رہا ہون۔ آج شام کو جب مین تم سے ملون گا تو اس بےکس خاندان کی مدد کے لئے بیس پاؤنڈ تم کو دون گا۔"

چچسٹر۔ "بہائی جان یہہ آپ کیا فرماتے ہین۔ اپنا روپیہ آپ اپنے پاس رہنے دیجئے۔ مین اور بیرونٹ مل کر ان تباہ حال لوگون کی مدد کرلین گے۔"

رچرڈ۔ "نہین میرا کہنا تمہین ضرور ماننا پڑے گا۔"

چچسٹر۔ "مجہے افسوس ہے کہ یہہ واقعہ مین نے تمہارے سامنے بیان ہی کیون کیا

رچرڈ ۔ ''تمہین افسوس ہے اور مجھے خوشی ۔''

چچسٹر ۔ ''اچھا آپ ہی کی مرضی سہی'' (اپنے انداز سے دفعتاً ایسا ظاہر کر کے کہ کوئی نیا خیال اوس کے ذہن مین آیا) ''تم شہر کو اپنے مہاجن کے پاس جاتے ہو نہ؟''

رچرڈ ۔ ''ہان اور تم؟''

چچسٹر ۔ ''مین چاہتا ہون کہ جس قدر جلد ممکن ہو اپنے ہوٹل کو چلا جاؤن اگر تم چاہو تو ساتھہ ہی میرا بھی ایک کام کر سکتے ہو ۔''

رچرڈ ۔ ''کہو ۔''

چچسٹر ۔ (اپنی جیب مین سے ایک پانچسو پاونڈ کا بنیک انگلستان کا نوٹ نکال کر) ''شہر سے یہہ نوٹ میرے لئے بھنا تے لانا ۔''

رچرڈ ۔ (نوٹ لے کر) ''بہت اچھا ۔''

اس کے بعد دونون نے اپنی اپنی راہ لی ۔ رچرڈ تو گھوڑے پر سوار ہو کر ساہوکارے کی طرف چلا گیا اور اوس کے دوست نے اپنے ہوٹل واقع ویسٹ اینڈ کا رخ کیا ۔

شام کے سات بجے رچرڈ سر ربرٹ ہاربرد کے دیوانخانے مین جو کنڈیٹ اسٹریٹ مین تھا داخل ہوا ۔ اوسے دیکھتے ہی چچسٹر جو ایک کوچ پر لیٹا ہوا تھا پکارا :۔

'' آخر آپ تشریف لے ہی آئے ۔ مین جانتا تھا کہ تمہاری افسردگی تمہاری پابندی وقت مین ہرگز مخل نہ ہو گی ۔''

بیرونٹ ۔ (رچرڈ کا ہاتھہ معمول سے زیادہ تپاک کے ساتھہ دبا کر) ''بخدا واللہ اس وقت تمہارے آنے سے بے حد خوشی ہوئی ۔''

ٹالبٹ - (چلاکر) "اچھے تو ہو جانی! چیسٹر نے تو ہم سے کہا تھا کہ تمہارے سر پر بھوت سوار ہے"

رچرڈ "حقیقت مین آج میری طبیعت بہت خراب تھی اور کسی سے ملنے کو جی نہین چاہتا تھا اس لئے مین نے سوچا کہ تھوڑا آرام "

ٹالبٹ "آرام وارام سب پھکوڑیات - مین بتادُون ٹھرّے کی ایک تیز بوتل سموچی غٹ غٹ چڑھا جاؤ پھر اگر سستی تمہارے پاس بھی پھٹک جائے تو میرا نام ٹالبٹ نہین - لو تم بھی کیا یاد کرو گے - یار لوگ تمہین ایک اور دوا ایسی بتاتے ہین کہ ناچنے لگو - تمہین خبر ہے کہ جب مین بیمار ہوتا ہون تو کیا پیا کرتا ہون؟"

رچرڈ " مجھے کیا خبر"

ٹالبٹ "تو تم بھی نرے بودم ہی ہو - اجی سونے سے پہلے مین گھٹر ناچنی کا ایک ادّھا چڑھا جاتا ہون لیکن اس کو ٹین کے تام لوٹ مین خوب گرم کرکے پینا چاہیے اور نمدا اوڑھ کے سو رہنا چاہیے - رات مین بالٹی بھر پسینا آئے گا اور صبح کو بدن ایسا ہلکا ہو جائے گا کہ واہ رے واہ"

رچرڈ - "مگر یہہ گھٹر ناچنی کیا بلا ہے؟"

ٹالبٹ "تم ابھی بچے ہو سمجھ کے کچے ہو ان چیزون کو تم کیا جانو لو اس کی ترکیب سنو - تیز سے تیز ٹھرّے یا اگر بوزہ پسند ہو تو بورے کا ایک ادّھا - رم کا ایک پوّا"

چیسٹر - (ٹالبٹ کے مزخرفات کی تاب نہ لاکر) "گھٹر ناچنی ایک قسم کا نشہ ہے جو جن بیر اور شکر ملا کر بنایا جاتا ہے"

ٹالبٹ - (منھ بگاڑ کر) "خواہ مخواہ دخل دینے کے کیا معنی - میرے منھ مین سے بات چھین لینے سے تمہین کیا لڈو مل گئے - مگر تمہین یہہ معلوم نہین کہ میری ترکیب تمہاری بتائی ہوئی ترکیب سے جدا ہے - خیر مطلب یہہ ہے کہ پیٹ کے درد

کہتی ڈکار رہا ہاتہہ پاؤن کی اینٹھن کے لئے گھڑنا چینی سے اچھی کوئی دوا نہین اور میری جو پوچھو تو ــــ"

چیسٹر - (غصے سے بے اختیار ہوکر) "تمہاری ایسی تیسی"

اس وقت حسن اتفاق سے دروازہ کہلا اور ایک خدمتگار نے آکر اطلاع کی کہ کہانا تیار ہے - مسٹر ٹالبٹ نے کہانے کے کمرے کی طرف جانے مین جس تعجیل سے کام لیا اوس سے فائدہ اوٹھا کر رچرڈ نے بنک انگلستان کے نوٹون کا ایک پلندا اور کچہہ اشرفیان چیسٹر کو دین اور چپکے سے اوس کے کان مین کہا :-

"یہہ لو تمہارا نوٹ بھنا لایا ہون اس مین وہ بیس پاونڈ بھی شامل ہین جو اوس نادار و مفلس خاندان کی مدد کے واسطے ہین جس کا تم نے ذکر کیا تہا"

چیسٹر "یار تمہین بہت تکلیف ہوئی معاف کرنا"

یہہ کہہ کر اوس نے آنکھون ہی آنکھون مین بیرونٹ سے اپنا اطمینان اور خوشی ظاہر کی - ادہر ٹالبٹ جو بدحواس ہوکر کھانے کی میز کی طرف بھاگا تہا کہہ رہا تہا کہ مارے بھوک کے پلیتھن نکلا جا رہا ہے اور دو چھریان جو اوس کے سامنے رکھی تھین ایک دوسری سے تیز کرنے لگا - بیرونٹ اور چیسٹر آمنے سامنے بیٹھے اور رچرڈ ٹالبٹ کے مقابل بیٹھا جب کہانا شروع ہوا تو چیسٹر نے کہا :-

"یہہ شوربا نہایت مزیدار ہے اس سے پہلے ایک مرتبہ اس مزے کا شوربا میرے چکھنے مین آیا ہے اور وہ شاہ پرشیا کی میز پر"

ٹالبٹ "مجھے یاد پڑتا ہے کہ ایک مرتبہ ڈیوک آف لیتھہ کی میز پر مٹر کا بڑا لچھے دار شوربا مین نے بھی پیا تہا - لیکن یہہ میرے گھٹنے پر لاتین کون مار رہا ہے"

چیسٹر "مار کہم شراب کا گلاس لوگے ؟"

ٹالبٹ ''بات تو یہہ کہی ہے مزے کی۔ اس مین تو ہم سب شریک ہین۔''

بیرونٹ ''تمہارے ساتھہ شراب مین پیون گا''

ٹالبٹ ''بڑی خوشی سے۔ مگر اس کے بعد کون سا کہانا آئے گا۔ یار رہا رہرو تم نے میرے لئے اوجہڑی نہین منگوائی جو مجہے بہت پسند ہے رات کے کھانے کے لئے اوجہڑی کے سالن اور پیاز سے بہتر کوئی چیز نہین ہوسکتی۔''

غرض کہ کہانا ختم ہوا اور شراب کا دور چلنا شروع ہوا۔ رچرڈ کی طبیعت مین پھر اُمنگ پیدا ہوگئی اور جب چیسٹر نے یہہ تجویز پیش کی کہ ریجنٹ اسٹریٹ مین سگار پیتے ہوئے چہل قدمی کے لئے چلنا چاہیئے تو اوس نے کوئی عذر نہ کیا۔

بیرونٹ اور ٹالبٹ پہلے باہر نکلے رچرڈ بہی اون کے پیچہے جانے کو تہا کہ چیسٹر نے اوسے روک کر کہا:-

''بھئی معاف کرنا۔ لیکن مین تم سے ایک بات کہتا ہون۔ تم آج اپنے ساہوکار کے ہان گئے تہے اگر تمہارے پاس زیادہ مقدار مین روپیہ ہو تو ساتھہ مت لی چلو کیونکہ لندن کے گلی کوچون مین روپیہ لے کر رات کے وقت نکلنا خطرے سے خالی نہین۔''

رچرڈ ''میرے پاس پچین پاونڈ کی اشرفیان ہین اور پچاس پاونڈ کے نوٹ۔''

چیسٹر ''نوٹون کے ساتھہ رکہنے مین تو چندان قباحت نہین لیکن اشرفیون کا ہونا خطرناک ہے۔ ممکن ہے کہ کوئی عیار تمہاری جیب کا صفایا ہی کردے۔ اس سے بچنے کی ترکیب مین تم کو بتاتا ہون۔ جو پچاس پاونڈ تمہارے پاس ہین وہ مجہے دے دو اون کے بدلے مین مین تمہین پچاس پاونڈ کا نوٹ دیئے دیتا ہون

اور یہہ پچاس اشرفیان بیرونٹ کے صندوقچے مین بند کیے جاتا ہون جس کی کنجی خوبی قسمت سے قفل ہی مین لگی ہوی ہے"

یہہ کہہ کر چیسپٹر نے صندوقچے کی طرف دیکھا جو ایک چھوٹی سی میز پر ایک طرف کو رکھا ہوا تھا۔

رچرڈ "مین تمہارے اس خیال کا بڑا مشکور ہون"

یہہ کہہ کر اوس نے اشرفیون کی تھیلی اپنے دوست شفیق کے حوالے کر دی۔ مسٹر چیسپٹر نے اپنی جیب مین سے نوٹون کا ایک بہت بڑا پلندا نکالا اور اوس مین سے پچاس پاونڈ کا ایک نوٹ چھانٹ کر رچرڈ کو دیا۔

اس کے بعد یہہ دونون جلد جلد بیرونٹ اور ٹالبٹ کے پیچھے روانہ ہوے جن سے وہ ریجنٹ اسٹریٹ مین جا ملے۔ ان سب نے سیر گشت کرتے ہوے اپنا رخ کوادڑ رینٹ کی طرف کیا اور ٹالبٹ نے تو ادہر رچرڈ کو باتون مین لگایا اور ادہر چیسپٹر نے چند جملون مین بیرونٹ سے اوس روپیہ کے معاملے کی تفصیل بیان کی جو ابھی ابھی پیش آیا تھا۔

تیرھوان باب

قمارخانہ

جب یہہ لوگ ریجنٹ اسٹریٹ مین تھوڑی دیر تک چکر لگا چکے تو بیرونٹ نے کہا:-

"بھئی اس بیکار سڑک ناپنے سے تو ہمارا جی اکتا گیا"

ٹالبٹ "یارو! چلو کہین تھوڑی دیر بیٹھہ کر مزے اوڑائین"

چیسپٹر "چونکہ ہمارے دوست مارکہم کو دنیا کے عجائبات دیکھنے کی تمنا ہے

اس لئے بہتر ہوگا کہ ہم لوگ نمبر- والے مکان واقع کواڈرنٹ مین چل کر ایک آدہ گھنٹہ گذارین "

رچرڈ- "یہہ کون مقام ہے؟"

چیسٹر- (بے پروائی سے) "دارالتفریح جس مین شرط لگا کر پانسے پھینکنے اور تاش اور اسی قسم کے دوسرے بے ضرر کھیل کھیلتے ہین "

نواح کواڈرینٹ مین شام کے وقت مردون اور عورتون کا ہجوم ہوتا ہے جو بغرض سیر وتفریح ادہر ادہر پھرتے نظر آتے ہین- یہان بدکار عورتون کے غول کے غول عیاشی اور اوباشی کے مشاغل مین تھوڑی دیر گذارنے اور اوس سیہ کاری کا جال پھیلانے کے لئے جس پر اون کی وجہ معاش کا دارومدار ہے پھرتے ہوئے دکھائی دیتے ہین ان کے فوق البھڑک اور غیر معمولی تراش خراش کے لباس کو دیکھہ کر تاڑنے والے ایک نظر مین تاڑ جاتے ہین کہ یہہ لباس محض ایک ظاہری خول ہے اور اس اطلس ودیبا مین اون ٹوٹے دلون کے ٹکڑے لپٹے ہوئے ہین جو کسی سنگ دل کی سرد مہری سے پاش پاش ہو چکے ہین یہہ ریشمین لباس زبان حال سے اون وعدون کی داستان سنا رہے ہین جو پورے نہین کئے گئے اور اوس محبت کا مرثیہ پڑہ رہے ہین جس کا کسی ناخداترس کی بے وفائی نے عین عالم شباب مین خون کر دیا-

وہ نوجوان جو یہان ہاتھہ مین ہاتھہ ڈالے پیکر لگاتے پھرتے ہین اور وہ پرانے گنہگار جن کی شہوت آلود نگاہین ان پایۂ عصمت سے گری ہوئی لیکن صاحب جمال عورتون کے محرمون کے اندر گھسی جاتی ہین شاید یہہ نہین جانتے کہ ان بھڑکیلے اور قیمتی لباسون کے اندر کس قدر درد والم چھپا ہوا ہے- وہ ان کے مستی خیز جوبن کے ابھار کو دیکھتے ہین لیکن وہ صدمہ جو آتش گلخن کی طرح ان کے دل کو اندر ہی اندر کھائے

جا رہا ہے اون کے وہم و گمان مین بھی نہین آتا۔ وہ ان شاہدان دلربا کے لب لعلین پر تبسم کی بہار دیکھتے ہین لیکن نہین جانتے کہ ہنسنے والے کا شیشۂ دل چور چور رہتا ہے۔

غرض کہ شام کے وقت کو اڈرینٹ مین خاص قسم کے لوگون کا مجمع ہوتا ہے یا کم از کم یون کہیے کہ جھٹپٹے کے بعد یہان وہ لوگ اکثر آیا جایا کرتے ہین جن کے خصائل و شمائل کی تعریف آسانی سے کی جا سکتی ہے۔

نمبر — کے دروازے پر ایک تیز لیمپ روشن تہا۔ مسٹر جیسپر نے تحکمانہ انداز سے اس دروازے پر زور سے دستک دی اور ایک پولیس کا سپاہی جس کے پاس بلا شبہ اس مکان کے متعلق ہر ایک بات کے نظر انداز کرنے کے لئے بہت سے زرین وجوہ تہے فوراً ایک چھوٹے سے لڑکے کے پیچھے اوسے گرفتار کرنے کے لئے دوڑا جس کی نسبت اس بناء پر اوسے چور ہونے کا شبہ تہا کہ اس کمبختی کے مارے کی ٹوپی معمول سے زیادہ میلی اور بھدّی تہی۔

مسٹر جیسپر کی دستک کا جواب دیر تک کسی نے نہ دیا لیکن جب پانچ منٹ گذر گئے تو کسی نے اندر سے دروازے کو تھوڑا سا کھولا اور درزمین سے ایک کریہ المنظر چہرہ نظر آیا۔

جس شخص کا یہہ چہرہ تہا اوس نے سوال کے لہجے مین کہا "کہیے" جس کے جواب مین جیسپر بولا "سب معاملہ ٹھیک ہے"

اس پر دروازہ پورا کھلا اور جیسپر اور اوس کے رفیق اندر داخل ہوئے ایک غلام گردش کو طے کر کے یہہ لوگ ایک زینے پر پہونچے جس پر خوشنما قالین بچھا ہوا تہا۔ جیسپر آگے آگے ہو لیا اور زینہ طے کر کے اپنے ساتھیون کو اوپر کی منزل مین لے گیا جہان متعدد کمرے پر تکلف سامان اور شیشہ آلات سے

سجے ہوے تہے۔ ان مین سرخ ساٹن کے پردے جن مین بیش قیمت
جہالرین ٹکی ہوئی تھین کھڑکیون پر پڑے تہے۔ کارنسون پر خوشنما آئینے اور
فرانسیسی وضع کی گھڑیان رکہی ہوئی تھین سامنے کے کمرے مین ایک
طرف کو ایک میز رکہی ہوئی تہی جس پر انواع واقسام کی شرابون کی بوتلین چنی
ہوئی تہین۔ اسی کمرے کے وسط مین جوا کہیلنے کی میز تہی جس کے دو طرف
دو آدمی سبز چھجے کی ٹوپی پہنے اور ہاتہہ مین لمبی سی چھڑی لئے بیٹھے تہے۔ ان کا
یہہ کام تہا کہ خیال رکہین کہ پانسہ کتنی دفعہ پہنکا گیا اور روپیہ جمع کرتے جائین۔
ان مین سے ایک کے سامنے ٹین کا ایک صندوقچہ رکہا تہا جسے بنک کہتے
ہین اور اس کے ہر طرف شمار دانون کے ڈہیر رکہے ہوے تہے۔

دو تین آدمی جو پر تکلف مگر صحیح مذاق کے خلاف لباس پہنے ہوے تہے اور
برمنگہم کے بنے ہوے طرح طرح کے زیورات سے لدے ہوے تہے اس
میز کے گرد بیٹہے جوا کہیل رہے تہے۔ یہہ جواری باہر کے لوگ نہ تہے بلکہ قمار
خانے کے مالک کی طرف سے اس بات کی تنخواہ پاتے تہے کہ نووارد لوگون
کو پہانسین اور جب کوئی اجنبی مکان مین داخل ہو تو اپنی وضع سے ایسا ظاہر کرتے
کہ کہیل مین سخت ہی محو ہین۔

جن شخصون کے ہاتہہ مین چھڑیان تھین اون کے چہرے پر کسی قسم کا جوش
یا تغیر نہ پایا جاتا تہا اور ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا موم کی مورتین ہین کہ تار کے اشارے
پر حرکت رہی ہین۔ یہہ لوگ بازی کا شمار بتاتے تہے جیتا ہوا روپیہ سمیٹتے تہے یا
ہارا ہوا روپیہ اوٹہا کر جیتنے والے حریف کو دیدیتے تہے مگر مجال کیا جو اون کے
ماتہے پر بل آجائے یا چہرے سے ظاہر ہو کہ اس ہار جیت کا کچہہ بہی اثر اون پر پڑتا ہے
مگر پہانسنے والے جواریون کی حالت اس سے بالکل متفاوت تہی ان لوگون

کو جیت کی حالت مین بے انداز خوشی اور ہار کے وقت بے پایان رنج یا غصّے کا مصنوعی اظہار کرنا پڑتا تھا کچھ کچھ دیر کے بعد وہ شراب پینے کی میز پر جاکر ایک آدہ پیگ پی آتے تھے یا چرٹ سلگا کر پینے لگتے تھے۔ یہہ چیزین قمارخانے کے مالک کی طرف سے اون تمام لوگون کو جو اوس کے ہان آتے تھے مفت دی جاتی تہین اور یہہ ظاہرہ فیاضی اس اصول پر مبنی تہی کہ "اگر مرغ پہانسنا چاہو تو پہلے تھوڑا سا دانہ خرچ کرو"

جب کوئی اجنبی قمارخانے مین موجود نہین ہوتا تو یہہ دونون قسم کے ملازم یعنی بازی کا شمار رہتانے اور "بینک" کی نگرانی کرنے والے اور مصنوعی جواری اپنی بناوٹی وضع کا خول اوتار کر پھینک دیتے ہین اور آپس مین ہنستے بولتے ہین یا شراب اور سگار پیتے ہین لیکن جہان سیڑہیون پر کسی کے پاؤن کی چاپ سنی کہ جہٹ ان لوگون نے اپنے معمولی تصنع کا لبادہ اوڑہ لیا۔

جس شام کو چیسٹر۔ مارکہم۔ بیرنٹ اور ٹالبٹ اس مکان مین آئے سامنے کے کمرے مین لوگون کا بہت ہجوم تہا۔ کمرے مین داخل ہوتے ہی رچرڈ یک بیک جہجک کر پیچہے ہٹ گیا اور چیسٹر کو ایک طرف لے جاکر گہبرائی ہوئی آواز مین اوس کے کان مین کہنے لگا: "یہہ قمارخانہ تو نہین ہے؟" اس کے جواب مین چیسٹر نے کہا: "ہان ہے تو قمارخانہ ہی۔ لیکن یہان صرف اون لوگون کی آمدورفت ہے جو عزت آبرو والے ہین اس کے علاوہ تم دنیا بہی تو دیکہنا چاہتے ہو"

یہہ کہہ کر وہ رچرڈ کو ہاتھہ پکڑ کر جوے کی میز کی طرف لے گیا۔ اس میز پر سبز بانات منڈہی ہوئی تہی اور ٹہیک اوس کے اوپر وسط مین ایک برقی لیمپ چہت سے آویزان تہا جس کی روشنی دن کو مات کرتی تہی۔ ایک نوجوان فوجی افسر کوئی

بیس سال کی عمر کا میز کے دوسرے سرے پر بیٹھا ہوا تھا اور اوس کے سامنے نوٹون اور اشرفیون کا ایک بڑا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ لیکن کچھہ کچھہ دیر کے بعد بازی کی رقم کو جو یہہ نوجوان لگاتا اور ہارتا چلا جاتا تھا خزانچی اوٹھا کر ٹین کے صندوقچے مین ڈال لیتا تہا اور اس طرح اس روپیہ کا ڈھیر بتدریج کم ہوتا جاتا تہا۔

کچھہ دیر تک تو خاموشی کے ساتھہ کھیل جاری رہا لیکن جب نوجوان نے دیکھا کہ وہ بازی پر بازی ہارے چلا جاتا ہے تو اضطراب کے لہجے مین کہنے لگا:
سخت تعجب ہے۔ آج تک کبھی ایسا اتفاق نہین ہوا تہا کہ قسمت یکایک پلٹا کہا کر مجھہ سے ایسی برگشتہ ہو جائے۔ بہرحال مجھہ مین ابہی مقدرت ہے کہ کچھہ اور بار دون کیونکہ کل رات اس بنک کا مین نے ہی صفایا کیا تہا"

رچرڈ۔ (چچیسٹر کے کان مین) "یہہ اس نے کیا کہا؟"

چچیسٹر۔ "اس کا مطلب یہہ ہے کہ قمارخانے کے مالک نے جو روپیہ اس ٹین کے صندوقچے مین جمع کیا تہا وہ سب اس نے جیت لیا"

رچرڈ۔ "تمہارے اندازے مین یہہ روپیہ کس قدر ہوگا؟"

چچیسٹر۔ "یہی کوئی ڈیڑہ دو ہزار پاونڈ"

ادہر نوجوان افسر نے جو ابہی دوسری بازی ہارا تہا چلا کر خدمتگار سے کلاریٹ کا ایک گلاس مانگا خدمتگار شراب لے کر اوس کے سامنے آیا۔ مگر نوجوان جس نے ابہی ابہی ایک اور بازی لگائی تہی نتیجہ کے انتظار مین اوس کی طرف متوجہ نہوا اس مرتبہ وہ پہر ہارا اور شراب کا گلاس لینے کے لئے پلٹا۔ مگر جب اوس کی نظر گلاس پر پڑی تو مارے غصے کے اوس کا چہرہ لال ہوگیا اور اوس نے چلا کر کہا:
"اے بے گدہے کے بچے مین نے تجہہ سے کہا تہا کہ جلد پہر شراب لا جس سے میرا حلق بہی تر ہو؟ جا کلاریٹ کا بڑا گلاس لے کر آ۔ میرے حلق مین کانٹے

پڑے ہوے ہین اور میرا معدہ تنور کی طرح پھنک رہا ہے "

خدمتگار اس حکم کی تعمیل کے لئے جلدی سے شراب کی الماری کی طرف گیا اور کلاریٹ کا ایک بڑا گلاس لبالب بھر کر لایا - اس کے بعد کہیل پہر شروع ہوا -

اب کی مرتبہ بہی افسر بازی ہار گیا اور خوفناک جوش کی حالت مین چلایا "سگار لاؤ! سب مجہے ایک سگار دو!"

خدمتگار نے نہایت عمدہ ہوانا کے چرٹون کا ایک ڈبہ اوس کے سامنے لا کر پیش کیا تاکہ اپنی پسند کا چرٹ نکال لے لیکن نوجوان جواری نے جس کے تن بدن مین متواتر ہارنے سے آگ لگ رہی تہی اور جو اپنا غصہ کسی نہ کسی پر اوتارنا چاہتا تہا نہایت جوش وخروش کے عالم مین خدمتگار سے کہا: " اے بے حرام زادے چرٹ کے ساتہہ دیا سلائی لاتے ہوے تیرے ہاتہہ ٹوٹتے تہے؟" ادہر بیچارہ خدمتگار اوس کے اس حکم کی تعمیل کے لئے بہی بدحواسی کے عالم مین ایک کونے کی طرف جھپٹا اور ادہر اوس نے نہایت مغلظ اور فحش گالیون کا اوس پر پہاڑ دیا ندہ دیا

اب کہیل پہر شروع ہوا اور نوجوان افسر پہر ہی ہارا - جو اشرفیون کا ڈہیر اوس کے سامنے رکہا ہوا تہا وہ اب بالکل غائب ہوگیا اور جو ایک نوٹ اوس کے پاس رہ گیا تہا اوس کا بہی دیر تنز اجنبی نے اوس کے حوالے کیا جیسے لے کر اوس نے کہا: - یہہ تین ہزار کی رقم ہوتی ہے جو مین ہار چکا ہون" اس پر مصنوعی جواریون مین سے ایک بولا " اس مین غالباً وہ رقم بہی شامل ہے جو کل رات آپ جیتے تہے" اس کے جواب مین افسر نے غضبناک ہو کر کہا -

"جیتا تو اوس مین تمہارے باپ کا اجارہ ہے؟ کیا مین یہان برابر ڈیڑہ مہینے

سے ہر رات نہین ہار رہا ہون اور کیا مین نے ہزارون کی رقمین اسی میز پر نہین ہاری ہین؟ اس عرصے مین سوائے کل کی رات کے کب مجھے جیتنے کا موقع ملا؟ لیکن کچھ پروا نہین۔ مین برابر کھیلون گا۔ مین آخر تک بازی لگاؤن گا۔ مین یا تو سب ہارا ہوا روپیہ پھر جیت لون گا اور یا سب کچھ ایک ساتھ ہار جاؤن گا اور پھر۔ اور پھر"

یہہ کہکر وہ رک گیا۔ اب کی مرتبہ جو بازی اوس نے لگائی اوس مین بھی ہار ہوئی۔ اوس کا چہرہ زرد پڑ گیا اور شدت کرب مین اوس نے اپنے ہونٹ اس زور سے کاٹے کہ لہو نکل آیا۔ اوس کا دماغ چکرانے لگا اور چرٹ پھینک کر وہ زور سے چلایا "کلارٹ لاؤ! اور کلارٹ لاؤ! اس سگار سے تو میرا تالو اور خشک ہوا جاتا ہے"

اس کے بعد کھیل پھر شروع ہوا۔ مارکہم نے چیسٹر کے کان مین کہا:۔
"مجھے اس نوجوان کا چہرہ دیکھہ کر ڈر معلوم ہوتا ہے"
چیسٹر "کیون؟"
رچرڈ "میرا دل گواہی دیتا ہے کہ اگر یہہ شخص سب کچھہ ہار گیا تو خودکشی کر لے گا۔ جو لوگ اس کا روپیہ جیتتے ہوے چلے جا رہے ہین اون سے مین اپنا یہہ خدشہ بیان کرنا چاہتا ہون"
چیسٹر "للہ چپ رہو۔ اگر تم کوئی ایسی حرکت کر بیٹھے تو خواہ مخواہ تمہاری ہنسی اوڑائے گی"
رچرڈ "مگر ہمارے ابنائے جنس مین سے جب کسی کی جان جاتی ہو تو؟"
چیسٹر "تو نہین اس سے کیا"
رچرڈ "کیا تمہارا مطلب یہہ ہے کہ یہہ لوگ ایسے خبیث ہین کہ"

چیسٹر۔ ''میرا مطلب یہہ ہے کہ مُردہ دوزخ مین جائے یا بہشت مین مُلّا کو اپنے حلوے مانڈے سے کام''

رچرڈ اس سفاکانہ خیال کے اظہار سے خوف زدہ اور ششدر رہ گیا لیکن چیسٹر نے جو کچہہ کہا تہا اوس کا حرف حرف سچ تہا۔

واقعات کی حالت اب خوفناک ہو گئی تہی۔ نوجوان افسر کی دلی کیفیت جنون کے درجہ تک پہونچ چکی تہی۔ وہ برابر ہارتا چلا جارہا تہا اور قسمت کا ستارہ ایک دفعہ بہی اوس پر نہین چمکا۔ تاہم وہ جان بوجہہ کر با سر انجام بربادی کے اس قعر مین اوترتا ہی چلا گیا! اوس کے نوٹ پر نوٹ بہُن رہے تہے۔ آخرکار اوس کے پاس صرف ایک نوٹ رہ گیا اور اوس کی بہی اشرفیان بہنائی گئین اب اوس پر بالکل ہی یاس چہا گئی اور اوس کا چہرہ ڈراونا ہو گیا۔ قمار بازی کے جنون اور شراب کے جوش انگیز اثر نے جس کے وہ متواتر گلاس پر گلاس چڑہاتا گیا تہا اوس کے چہرے کو جو اصل مین نہایت خوبصورت تہا خوفناک بنا دیا تھا۔

رچرڈ نے اپنی عمر بھر مین ایسا ہیبت ناک منظر پہلے کبہی نہ دیکہا تہا اور اوس پر خوف طاری ہو گیا لیکن اوس کے ساتھیون نے نہایت بے پروائی سے اس کو ایک معمولی واقعہ سمجہا۔ کہیل پہر شروع ہوا اور چند ہی منٹ مین افسر آخری بازی بہی ہار گیا۔ اس وقت خزانچی دفعتاً رک گئے اور تمام آنکہین نوجوان افسر پر جم گئین جو عام دلچسپی کا مرکز بن رہا تہا۔ اوس نے سب سے مخاطب ہو کر کہا:۔

''مین نے کہا تہا کہ مین اوس وقت تک کہیلتا رہون گا جب تک کہ مین سب کچہہ جیت نہ جاؤن یا سب کچہہ ہار نہ جاؤن۔ چنانچہ مین اپنے قول پر قائم رہا خدمتگار میرے لئے کلاریٹ کا ایک اور گلاس لا۔ شاید اس سے کچہہ تسکین ہو'' یہہ کہہ کر وہ تلخی سے ہنسا۔ اتنے مین خدمتگار کلاریٹ لایا جسے وہ پورا

پی گیا اور پہر اوس نے گلاس کو میز پر دے مارا جہان وہ ٹوٹ کر چکنا چور ہوگیا۔ خزانچیون مین سے ایک نے بلا کسی قسم کی برافروختگی ظاہر کئے خدمتگار کو حکم دیا کہ میز پر سے ٹکڑون کو چن لے اور اس حکم کی فوراً تعمیل ہوئی مصنوعی جواریون نے جب دیکھا کہ اور اجنبی بہی موجود ہین تو مجبوراً بربادشدہ افسر کی طرف سے اپنی توجہ ہٹالی اور کھیل شروع کردیا۔ نوجوان افسر نے کچھہ دیر کے بعد جس کے اثنا مین وہ اپنی بے نور آنکھون سے کھیل کو دیکھتا رہا۔ خدمتگار سے اپنی ٹوپی مانگی جس کے جواب مین اوس نے کہا کہ شاید غلام گردش مین کسی کھونٹی پر ٹنگی ہوئی ہوگی۔ اس پر افسر بولا کہ نہین اندر کے کمرے مین ہے مین خود ہی جاکر لئے آتا ہون۔ خدمتگار "بہت خوب" کہہ کر اپنی جگہہ کہڑا رہا اور نوجوان افسر بظاہر اطمینان کے ساتہہ آہستہ آہستہ ٹہلتا ہوا اندر کے کمرے کی طرف گیا۔ رچرڈ نے چیسٹر کے کان مین کہا "کیا دردناک نظارہ ہے۔ اچہا ہوا کہ مین نے ایک دفعہ آکر یہان کی حالت دیکھہ لی۔ اس سے مجھے ایسا سبق مل گیا ہے جو مین تمام عمر نہ بھولون گا"

اس وقت طپنچے کے چلنے کی آواز سے سارا مکان گونج اوٹھا سب لوگ بے تحاشا اندر کے کمرے کی طرف دوڑے۔ رچرڈ کا خیال صحیح نکلا۔ نوجوان افسر نے جاکر خودکشی کرلی تہی اوس کا مغز اوڑ گیا تہا اور وہ قالین پر خون مین لتہڑا پڑا تہا۔

یہہ جانکاہ نظارہ دیکھہ کر سب کے منہہ سے ایک ساتہہ ندائے خوف نکلی اور ایک ہی ساتہہ وہ دروازے کی طرف جہپٹے۔ ان لوگون مین بیرونٹ چیسٹر اور ٹالبٹ سب سے آگے تہے اور وہ بچ کر نکل گئے۔

رچرڈ نقش تصویر بنا ہوا اس جگہہ کہڑا تہا اوسے معلوم نہ تہا کہ اوس کے ساتہی اوسے چہوڑ کر چلے گئے ہین اور وہ خوف زدہ ہوکر اس ہیبت ناک منظر کو

جو اوس کے پیش نظر تہا دیکہہ رہا تہا۔ اس وقت دفعتاً یہہ شور اوس کے کان مین پڑا کہ "پولیس آئی" اور ساتہہ ہی بہاری قدم سیڑہیون پر کہٹ پٹ کہٹ پٹ کرتے ہوے آتے سنائی دئے۔ خزانچیون مین سے ایک پکارا "بنیک کی حفاظت کرو" دوسرے نے کہا "بہت اچہا" اور یہہ کہتے کے ساتہہ ہی تمام چراغ گل ہوگئے گویا کہ ایک جادو کی چہڑی تہی جس کے اشارے سے ہر طرف اندہیرا چہا گیا۔

ایک قدرتی خواہش کے اقتضا سے رچرڈ دروازے کی طرف بڑہا مگر ایک زبردست ہاتہہ نے اوسے روک لیا اور دفعتاً ایک لالٹین کی تیز شعاع اوس کے چہرے پر پڑی اور اوس نے اپنے آپ کو ایک پولیس افسر کی حراست مین پایا۔

چودھوان باب

تھانہ

جس وقت پولیس والے پستول کی آواز سن کر قمار خانے مین گہس آئے تو جو لوگ وہان موجود تہے اون مین سے ایک فقط رچرڈ مارکہم گرفتار ہوا باقی لوگ جو اس قسم کے ناگہانی اتفاقات کے موقعون پر باہر نکل جانے کے مخفی رستون سے خوب واقف تہے سیڑہیون کی طرف بے تحاشا بہاگ کر مکان کے پیچہے بازو کے مکان مین چلے گئے اور جب شور و غوغا فرو ہو گیا تو ایک ایک کر کے چپکے سے باہر گلی مین نکل آئے۔

افسر پولیس رچرڈ کو پاس کے تہانے مین لے گیا۔ دونون مل کر ایک پست اور تاریک کمرے مین داخل ہوے جس مین دو مقابل کی دیوارون مین زینے سے

ڈہائی فٹ اونچی ایک کٹڑی لگی ہوئی ہتی جو کمرے کو دو حصوں مین تقسیم کرتی ہتی انگیٹھی مین آگ روشن ہتی اور اس کے قریب ایک آرام کرسی پر ایک پستہ قد فربہ اندام سرخ رو بارعب شخص بائین کان پر قلم رکہے ہوئے بیٹہا تہا۔ یہہ شخص انسپکٹر پولیس تہا۔ ایک سپاہی وردی پہنے ایک اونچی میز کے قریب کھڑا ہوا ایک بہت بڑی کتاب کی ورق گردانی کر رہا تہا اور ایک افسر سادہ لباس مین (جو حقیقت مین نہایت سادہ اور میلا تہا) انگیٹھی کے سامنے بیٹہا ہوا تاپ رہا تہا اور ایک پتلی سی بید کی چھڑی سے اپنی پتلون مین سے گرد جہاڑتا جاتا تہا۔

جب افسر پولیس رچرڈ کو لے کر کمرے مین داخل ہوا اور اوس کٹڑی کے قریب لایا جو کمرے کے بیچ مین حائل ہتی تو انسپکٹر نے ترش روئی سے پوچھا:۔

"کہو کیا ماجرا ہے؟"

اس کے جواب مین افسر پولیس بولا:۔

"مین اور جونس اور جنکنس مکان نمبر۔ واقع کواڈرنیٹ مین ایک پستول کی آواز سن کر داخل ہوے اور اس نوجوان کو پکڑا باقی سب بہاگ گئے۔ جونس اور جنکنس مکان مین اوس شخص کی لاش کے پاس ٹہرے ہوے مین جس نے خودکشی کی ہے۔"

انسپکٹر نے اس وقت رچرڈ کے چہرے پر نگاہ جمائی اور دیر تک ٹکٹکی لگائے اوسے دیکھتا رہا اور جب اچھی طرح سے دیکھہ چکا تو کہنے لگا:۔

"اچھا کرسپ یہہ بیان لکھو۔"

جو سپاہی میز کے قریب کہڑا تہا اوس نے یہہ سن کر اوس بڑی کتاب کا ایک ورق اولٹا جو اوس کے سامنے رکہی ہتی اور جس افسر نے رچرڈ کو گرفتار

کیا تہا اوس کا اظہار قلمبند کیا۔ جب اظہار لکھا جا چکا تو انسپکٹر نے نہایت شان اور تحکم سے قیدی سے سوالات پوچھنے شروع کیئے :۔

انسپکٹر ۔ "لڑکے ! تمہارا نام کیا ہے ؟"

رچرڈ ۔ "رچرڈ مارکہم ۔"

انسپکٹر ۔ "یہہ کہو ۔ تمہارا نام رچرڈ مارکہم ہے ۔ کرسپ یہہ بہی درج کر لو ۔ اور تم رہتے کہان ہو ؟"

رچرڈ ۔ "مارکہم منزل مین ہالوے کے قریب ۔"

انسپکٹر ۔ "کرسپ ۔ اس کو بہی لکہہ لو ۔ ہان اب مجھے یہہ بتاو کہ آیا تم اپنے کسی دوست یا عزیز کو اطلاع دینا چاہتے ہو کہ تم اس وقت مصیبت مین ہو ۔"

رچرڈ ۔ "پہلے آپ مجھے یہہ بتایئے کہ مجہہ پر کیا الزام لگایا جاتا ہے اور مجھے کس واسطے روکا جاتا ہے ۔"

انسپکٹر ۔ "تم پر الزام یہہ ہے کہ تم ایک ایسے مکان مین جہان ایک ناجائز فعل یعنی قمار بازی کا ارتکاب ہوا کرتا ہے پائے گئے ۔ اور یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہان خودکشی بہی ہوئی لہذا تمہین نہ صرف بغرض شہادت کارونر (افسر تفتیش کنندہ مرگ) کے سامنے جانا پڑے گا بلکہ مجسٹریٹ کے اجلاس مین بہی حاضر ہونا پڑے گا ۔"

رچرڈ ۔ "کیا مین کل تک ضمانت پر رہا کیا جا سکتا ہون ؟"

انسپکٹر ۔ "مین تم کو نہین چھوڑ سکتا ۔ اگرچہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ واردات خودکشی کی ہے اور مجھے بہی یقین ہے کہ ایسا ہی ہوگا لیکن پہر بہی ممکن ہے کہ قتل ہو ۔ البتہ تمہارے ساتہہ بوجہ اس کے کہ تم بظاہر عزت دار معلوم ہوتے ہو اتنی رعایت کی جائے گی کہ رات کے وقت جیلخانہ کے حجرے مین بہ

بند نہین کیا جاے گا۔ اگر تم چپ چاپ بیٹھے رہو تو تم کو اجازت ہے کہ
آگ سے قریب کرسی پر بیٹھ جاؤ"

رچرڈ "مین کم سے کم آپ کی اس مہربانی کا تو مشکور ہون۔ مگر کیا آپ
مجھے ازراہ عنایت یہہ بتا سکتے ہین کہ مین کس حد تک واجب التعزیر ہون۔ مین نے
خود جوا نہین کھیلا۔ صرف چند دوستون کے ساتھہ اوس مکان مین گیا تہا۔"

انسپکٹر "زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ مجسٹریٹ چند پاونڈ جرمانہ کردے گا اور بس"

رچرڈ "تو پہر مین اپنے اقربا و احباب کو اپنی موجودہ حالت کی اطلاع دینا
نہین پسند کرتا کیونکہ بغیر اون کی مدد کے بہی مین اس مخمصے سے نکل سکتا ہون"

جو مہرہ گداز نظارہ رچرڈ کے دیکھنے مین آیا تہا اوس کی یاد سے اگرچہ
ابہی تک ایک عجیب خوف سے ملے ہوے جوش کی کیفیت اوس پر طاری ہو رہی تہی لیکن انسپکٹر
کی دلدہی سے ایک حد تک مطمئن ہو کر وہ انگیٹھی کے قریب بیٹھ گیا اور بہت جلد
کوتوالی والون کے ساتھہ باتون مین لگ گیا۔ یہہ لوگ سواے اپنے پیشہ
مشاغل کے اور کسی مضمون پر گفتگو نہ کر سکتے تہے۔ معلوم ہوتا تہا کہ جس
سرزمین کے وہ رہنے والے ہین وہان کا آسمان بہی پولیس ہے اور گرد و پیش
کی چیزین بہی پولیس ہین۔ اون کے خیالات مین تھانون مجسٹریٹ کی کچہریون جیلخانون
اور فوجداری عدالتون کے سوا اور کوئی بات گذرتی ہی نہ تہی۔ اس کے علاوہ
اون کی گفتگو مین ہر دو چار فقرون مین چورون کے روزمرہ اور مجرمون کی اصطلاحون
کی کوئی نہ کوئی آمیزش پائی جاتی تہی۔ اگرچہ وہ خود مجرم نہ تہے مگر جرم سے اس درجہ
مانوس معلوم ہوتے تہے کہ نیکی و پاکبازی کو ایک منٹ کے لئے بہی معرض بحث
مین نہ لاتے تہے۔ اون کی گفتگو کے موضوع ایسے اشخاص تہے جن پر گرفتار بلا
کی تعریف صادق آتی ہو لیکن ایسے لوگون کا وہ نام بہی نہ لیتے تہے جو قید بلا سے آزاد ہون

خیابان فارس

یعنی

ہز اکسلنسی لارڈ کرزن ویسراے کشور ہند کے بے نظیر سفرنامہ قلمرو ایران کا اُردو ترجمہ جو ہز اکسلنسی ممدوح کی خاص اجازت سے کیا گیا اور اعلیٰ حضرت حضور نظام بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ کے اسم گرامی سے باجازت خاص منسوب کیا گیا۔ ہز اکسلنسی لارڈ کرزن کے زمانہ ورود حیدرآباد مین مترجم کو اس کتاب کا ایک نسخہ ہز اکسلنسی ممدوح کی بارگاہ مین پیش کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ ترجمہ کی خوبی کی یہہ شہادت کافی ہے کہ مشاہیر ملک مثلاً آنریبل نواب عماد الملک مولوی سید حسین بلگرامی۔ بی۔ اے۔ شمس العلما مولوی سید علی بلگرامی۔ بی۔ اے۔ نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی خان بہادر شمس العلما مولانا شبلی نعمانی۔ استاد الشعراء نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی اور مولانا محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی اور نیز اخبارات پایونیر۔ ابزرور۔ نیّر آصفی مدراس۔ مخزن لاہور وغیرہ وغیرہ نے نہایت بیش قیمت رائین اس کی نسبت لکھی ہین۔ چودہ تصاویر لندن کے کارخانے کی تیار شدہ اور ایک تصویر ہز اکسلنسی ممدوح کی کتاب مین موجود ہے جلد انگریزی خاص اہتمام سے تیار کرائی گئی ہے۔ ضخامت ۴۴۱ صفحے۔ قیمت جلد اول قسم اول عـہ و قسم دوم عـہ سکہ انگریزی علاوہ محصول ڈاک

المشتہر

ظفر علی خان۔ بی۔ اے

نمبر ۴ جلد اول اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء

افسانہ

یعنی

سلیس اور فصیح اردو مین

دلچسپ اخلاقی اور نتیجہ خیز انگریزی ناولون کے تراجم کا

ماہواری سلسلہ

ایڈیٹر و پروپرائٹر

ظفر علی خان ۔ بی اے

باہتمام منیجر مطبع حیدرآباد پریس متصل مسجد افضل گنج مین طبع ہوا

افسانہ

۱- یہہ رسالہ حیدرآباد دکن سے ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو شائع ہوا کرے گا اور اس کا حجم پچاس صفحے ہوگا۔

۲- اس مین صرف ایسے انگریزی ناولون کا ترجمہ یکے بعد دیگرے درج ہوا کریگا جو دلچسپ اور پر لطف ہونے کے ساتہہ مہذب اور نتیجہ خیز ہون گے۔ ترجمہ مین اس بات کا التزام خاص کیا گیا ہے کہ اصل کے مطابق ہو اور ساتہہ ہی فصیح و بامحاورہ ہو

۳- اس خیال سے کہ خاص و عام اس کے مطالعہ سے مستفید ہو سکین ہم نے قیمت نہایت ہی قلیل یعنی مبلغ (سے) سکہ انگریزی یا (ہے) سکہ حالی معہ محصول ڈاک سالانہ مقرر کی ہے جو رسالہ کے حجم چھپائی کی عمدگی اور ترجمہ کی خوبیون کے مقابلہ مین کچہہ بہی نہین

۴- پیشگی قیمت وصول ہونے یا قیمت طلب پارسل کے ذریعہ سے رسالہ کے بہیجے جانے کی درخواست آنے بغیر رسالہ جاری نہین کیا جائے گا۔

۵- نمونہ کا پرچہ ۶ر سکہ انگریزی یا ۸ر سکہ حالی وصول ہونے پر بہیجا جائے گا۔

۶- خریداران افسانہ سے التماس ہے کہ اپنا پتہ خوش خط اور واضح و مفصل تحریر فرمائین

۷- اجرت اشتہارات کے متعلق جو اس رسالہ مین چہپوائے جائین ہم سے خط و کتابت کرنے پر مفصل حال معلوم ہو سکے گا۔

ظفر علی خان - بی - اے
مالک و ایڈیٹر افسانہ

جس شخص کا نام کرسپ تہا اوس نے سلسلہ کلام یون شروع کیا: "آخر کرنیکی حجم کا داؤن چل ہی گیا"

انسپکٹر "چل تو گیا لیکن مال اوس نے کہان چہپایا ہوگا؟"

سادہ لباس والا افسر "اجی اوس کے تو ہتکڑی بہی پڑ گئی - اب کہان نکل کر جاتا ہے مگر ہے بڑا شوقین جب ہم اوسے اڑنگے پر لائے تو ایسا عمدہ کوٹ پہنے ہوئے تہا کہ ہم نے تم نے کبہی خواب مین بہی نہ دیکہا ہوگا"

کرسپ "ہان اور پاکٹ مین ایسا بہڑک دار رومال تہا کہ واہ رے واہ"

سادہ لباس والا افسر "مگر روپیہ دو پیہ اوس کے پاس سے کچہہ بہی نہ نکلا کیونکہ جب اوسے جن کی طلب ہوئی تو اوس نے چاہا کہ کوٹ اُتار کر کسی کباڑی کے پاس گرو رکہہ دے"

کرسپ "اور چونکہ تم نے اوسے منع کر دیا تہا اس لئے اوس نے تمہارے گہونسا رسید کیا - کیون کیسی سچے کی کہی"

سادہ لباس والا افسر - (بغلین جہانک کر) "لیکن مین نے بہی اوس کے ایک ایسا گہدا رسید کیا کہ چہٹی کا دودہ یاد آگیا ہوگا"

کرسپ "اولڈ بیلی کی عدالت مین یہہ شخص اب تیسری دفعہ آتا ہے"

سادہ لباس والا افسر "اس لئے ضرور ہے کہ اب کی وہ کالے پانی بہیجا جائے"

انسپکٹر "ایسے پرانے چور کو کوئی نہایت ہی چلتا پرزا وکیل پہنسائے تو چہڑا سکے ورنہ اوس کے بری ہونے کی کوئی امید نہین"

کرسپ "بات کرنے سے مجہے پیاس بہت لگتی ہے اگر اس وقت حلق تر کرنے کو ایک گہونٹ شراب کا مل جائے تو کیا کہنے"

رچرڈ کو کچھہ یون ہی سا خیال پیدا ہوا کہ مسٹر کرسپ پیاسے ہین لہذا اوس نے کرسپ سے کہا کہ "آپ لوگ شوق سے پینے کو کچھہ منگوا سیئے دام مین دون گا۔ اس پر سادہ لباس والے افسر کو پورٹر کے چند پیگ لانے کے لیئے بھیجا گیا اور شاندار اور بارعب انسپکٹر پولیس نے بھی ایک گھونٹ لینے پر آمادگی ظاہر کی لیکن یہہ ایک گھونٹ آگے چل کر سیر بھر کا ہوگیا۔

اس لطف کی صحبت مین ایک کانسٹبل نے آکر خلل ڈال دیا جو ایک مفلس بھوکے حال فاقہ زدہ اور لاغر لڑکے کو جس کے پانون مین نہ جوتے تھے نہ جرابین کھینچ کشان کشان لایا۔ انسپکٹر اوسے دیکھتے ہی بولا:۔

"الزام کیا ہے"

کانسٹبل "بدمعاشی اور آوارہ گردی"

انسپکٹر "کرسپ یہہ لکھہ لو (پھر کانسٹبل کی طرف مخاطب ہوکر) تمہین کیسے معلوم ہوا کہ یہہ بدمعاش اور آوارہ گرد ہے؟"

کانسٹبل "اس لیئے کہ وہ مارا مارا پھرتا تھا اور کوئی مکان نہین جہان جاکر رہے اور نہ کسی دوست عزیز کا پتہ دے سکتا ہے۔ مین نے اوسے بھیک مانگتے ہوے دیکھا"

انسپکٹر "اچھا کرسپ یہہ بھی لکھہ لو شاید اس چھوکرے کو کھانا دانا نہین ملا ہے اور بھوکا ہے"

لڑکا (جو کرسی کے قریب کھڑا ہوا مارے سردی کے کانپ رہا تھا) "حضور مجھے کل رات سے کھانے کو کچھہ نہین ملا"

انسپکٹر "ابے جھوٹ کیون بکتا ہے۔ سچ سچ بول"

کانسٹبل (بیچارے کو ایک زور کی گردنی دے کر) "سچ سچ بول"

انسپکٹر۔ "کرسپ! تم نے یہہ لکھہ لیا۔"

کرسپ۔ "جی ہان جناب۔"

انسپکٹر۔ "خیر اس وقت تو ان بیچارے کو ایک ٹکڑا روٹی دیکر حوالات مین بند کردو۔ صبح ہوتے ہی تین مہینے کو ٹھنڈے ٹھنڈے بڑے گھر بھیجدئے جاینگے۔"

چنانچہ اس بدقسمت لڑکے کو پورا بھر خشک روٹی دی گئی اور ایک غلیظ کوٹھری مین بند کر دیا گیا۔

رچرڈ مارکھم جو قریب ہی بیٹھا ہوا تھا انسپکٹر سے پوچھنے لگا "آپکے خیال مین اس بیچارے کا کیا حشر ہوگا؟"

انسپکٹر۔ "تین مہینے تک جیل مین چکی پیسنا پڑے گی۔"

رچرڈ۔ "لیکن آخر کس جرم مین؟"

انسپکٹر۔ "اس جرم مین کہ وہ بدمعاش اور آوارہ گرد ہے۔"

رچرڈ۔ "آوارہ گرد تو خیر ہوگا اس لئے کہ بیچارے کا نہ گھر ہے نہ در لیکن یہہ آپکو کیسے معلوم ہوا کہ وہ بدمعاش ہے۔"

انسپکٹر۔ "یہہ اسلیے معلوم ہوا کہ اوسے بھیک مانگتے پکڑا ہے۔"

رچرڈ۔ "تو کیا بھیک مانگنے سے آدمی بدمعاش ہوجاتا ہے۔"

انسپکٹر۔ "بیشک قانون کی نظر مین بدمعاش ہی ہوجاتا ہے۔"

کرسپ (قہقہہ لگاکر) "اور لطف یہہ کہ قانون کی نظر بے عینک کے کام کرتی ہے۔"

رچرڈ بدمعاشی اور آوارہ گردی کی تعریفات قانونی پر غور کر رہا تھا کہ ایک کانسٹیبل ایک سن رسیدہ آدمی کو لے کر آیا جو تھا تو ادنی درجے کے لوگون مین

لیکن اوس کا لباس بہت صاف اور ستہرا تہا۔ ان کو آتے دیکہہ کر انسپکٹر نے کانسٹیبل سے پوچہا "کیا واردات ہے"

کانسٹیبل "یہہ شخص میرے گشت کے راستے مین اپنی گاڑی جس مین سیب بہرے تہے لے آیا اور ہر چند مین نے راستے سے ہٹانا چاہا مگر نہ ہٹا۔ اس لئے مین نے گاڑی تو سبزی منڈی مین بہیج دی اور اس کو یہان لے آیا ہون"

اس مین اس بیچارے مصیبت زدہ نے آنکہہ سے آنسو پونچہہ کر کہا "جناب! مین گلی گلی پہل پہلاری بیچ کر جائز طریقے سے روٹی پیدا کرتا ہون۔ ایک بی بی اور سات بچون کے پالنے کا بوجہہ میرے سر پر ہے۔ آج رات کو مین اس لئے اتنے اوپر تک پہرتا رہا کہ دن بہر کچہہ بکری نہ ہوئی تہی اور گہر مین کوڑی کی محتاجی ہے۔ مجہے امید ہے کہ آپ مجہے گہر جانے دین گے اگر مین پلٹ کر گہر نہ جا سکا تو میری عورت اور بچے کلیجہ پہاڑ کر مر جائین گے۔ میرا بڑا لڑکا میرے گہر پہونچنے تک جاگتا رہتا ہے اور اگر سونے سے پہلے بابا کا بوسہ نہ لے گا تو غریب بہت روئے گا"

اس مصیبت زدہ شخص کی وضع اور لب ولہجے سے غایت درجے کی سچائی اور دل پر اثر کرنے والی کیفیت پائی جاتی تہی۔ رچرڈ نے بے اختیار چاہا کہ اس معاملے مین ہاتہہ ڈالے اور اوس کی سفارش کرے لیکن اوسے یاد آیا کہ اوس کو صرف اس شرط پر اس کمرہ مین ٹہرنے کی اجازت ملی ہے کہ وہ چپ چاپ بیٹہا رہے اور وہ خود اپنی جاہل سخت گیر اور سنگ دل آدمیون کے بس مین تہا۔ یہہ خیال کر کے اوس نے اپنی زبان بند رکہی۔

انسپکٹر "کیون کر سب یہہ واردات قلم بند کر چکے۔؟"

کریسٹ۔ "جی ہان جناب"

انسپکٹر۔ "اچھا تو اس شخص کو حوالات مین رکھو صبح کو مجسٹریٹ صاحب فیصلہ کرین گے۔"

باوجودیکہ اس غریب مصیبت زدہ نے اپنی رہائی کے لئے بہت ہی کچھ ہاتھہ پاؤن مارے مگر حوالات مین بھیج ہی دیا گیا۔ اوس کے چلے جانے کے بعد رچرڈ نے انسپکٹر سے پوچھا:

"جناب میری سمجھہ مین اچھی طرح سے نہ آیا کہ اس نئے حوالاتی نے کیا جرم کیا تھا۔"

انسپکٹر (نہایت تمکنت سے) "شارع عام کو روکنا اور ارتکاب امر باعث تکلیف خلائق۔"

رچرڈ۔ "مگر جہان تک میرا خیال ہے وہ جائز طریقے سے روٹی کما کھانا چاہتا ہے اور شارع عام سب کے واسطے کھلا ہوا ہے جس پر آنے جانے کا ہر متنفس کو اختیار ہے۔"

انسپکٹر۔ "نہین ایسا نہین ہے۔ ان چھوٹی چھوٹی گاڑیون سے اُمرا کی گاڑیون کے گھوڑے بھڑک جاتے ہین اس لئے ان کو سڑک پر آنے جانے کی اجازت نہین دی جا سکتی۔ اس کو ایک مہینے کی ضرور سزا ہونا چاہیے۔ کئی مرتبہ اس کو تنبیہ کی گئی مگر یہہ ایسا ضدی ہے کہ نہ مانا۔ مین یہی مجسٹریٹ صاحب سے بھی کہون گا۔"

رچرڈ۔ "اچھا اگر یہہ جیل خانہ مین گیا تو اس کے جورو بچے کہان جائین گے؟"

انسپکٹر۔ "جورو بچے! جورو بچے دارالمشقت مین جائین گے اور کہان۔"

اتنے مین ایک تیسرا کانسٹبل آیا جس کے ساتھہ ایک نہایت ہی تبہ حال عورت اور تین بچے تھے اور سب کے چیتھڑے لگے تھے۔ ان کو دیکھہ کر انسپکٹر نے پوچھا "کیا واردات ہے"

کانسٹبل "یہہ دارالمشقت کی واردات ہے۔ یہہ عورت آج رات کو یونین کے دارالشقت مین اپنے تین بچون کے ساتھہ داخل کی گئی مہتمم دارالمشقت نے حکم دیا کہ بچے اس سے علحدہ کئے جائین جس پر اس عورت نے وہ شور مچایا کہ آسمان سر پر اوٹھا لیا۔ یہہ دیکھہ کر مہتمم نے اس کو مع بچون کے باہر نکال دیا اور مجھے بلا کر میرے حوالہ کیا"

انسپکٹر "کریب یہہ سب قلم بند کر لو"

عورت (سسکیان بھرکر) "ہان ہان یہہ سچ ہے۔ مجھے اس بات کے اقرار کرنے مین کچھہ شرم نہین کہ مین اپنے بچون سے محبت کرتی ہون اور اس وقت تک وہ مجھہ سے کبھی علحدہ نہین ہوئے اگر مجھہ سے چھڑائے گئے تو اون کے ننھے ننھے کلیجے پھٹ جائینگے۔ مین غریب اور محتاج ہون مگر اپنے بچون کو جان سے زیادہ چاہتی ہون"

یہہ مصیبت کی ماری کچھہ اور کہنا چاہتی تھی مگر روتے روتے اوس کی ہچکیان بندہ گئین اور آواز نہ نکل سکی۔

یہ چیرڈ جس کے دل پر اس زہرہ گداز منظر نے بہت قوی اثر کیا تھا یہہ دیکھہ کر ضبط نہ کر سکا اور انسپکٹر سے کہنے لگا:—

"انسپکٹر صاحب! کیا آپ مجھے اجازت —"

انسپکٹر "لڑکے میان تم چپ رہو۔ یہہ عورت دارالمشقت سے ہمارے حوالے مین دی گئی ہے اور دارالمشقت مختار مطلق ہے"

رچرڈ ۔ "حقیقت مین ایسا ہی معلوم ہوتا ہے"

انسپکٹر "۔ خاموش تمہاری مداخلت کی ضرورت نہین" (کرسب سے) "کیون یہہ واردات قلمبند کر چکے نہ؟"

کرسب ۔ "جی ہان جناب"

انسپکٹر "تو اچہا ان کو بہی حوالات مین بند کردو"

یہہ سن کر مصیبت زدہ عورت یوسچی مادری محبت کے ساتہہ اپنے تینون بچون کو کلیجے سے لگائے ہوئے تہی کہنے لگی "شکر ہے کہ یہان میرے بچے میرے پاس تو رہین گے"

ایک گہنٹہ گذرا تہا کہ ایک اور کانسٹیبل ایک شخص کو جس کا لباس خدمتگارون کا سا اور چہرہ لہولہان تہا لے کر آیا جسے دیکہہ کر انسپکٹر نے پوچہا "کہو۔ کیا واردات ہے؟"

"اس نے بلوڈ ریگین کے ہوٹل مین دنگا کیا۔ مالک ہوٹل نے اس کو نکال دیا اور مین پکڑ لایا ہون"

انسپکٹر "کرسب یہہ بہی قلمبند کر لو" (حوالاتی سے) "ابے تیرا نام کیا ہے؟"

حوالاتی "۔ جان اسناگلس"

انسپکٹر "کرسب یہہ بہی لکہہ لو" (رچرڈ سے) "یہہ چڑیا خوب پہنسی کیون مسٹر مارکہم؟"

اسناگلس ۔ (تعجب کے لہجے مین) "مسٹر مارکہم"!

رچرڈ "ہان میرا ہی نام ہے۔ کیون کیا تم مجہے جانتے ہو؟"

اسناگلس "نہین جناب صرف آپ کا نام سن کر مجہے خیال

آیا کہ آج شام کو مین ایک شخص سے ملا تہا۔ جو ایک صاحب مسٹر مارکہم نامی کے ہان نوکر ہے۔ مین قہوہ خانہ سرونٹس آرم سے ٹھیک پانچ بجے نکلا اور سیدہا اس طرف کو ہی آرہا تہا۔ مجھے اس محلے مین آئے آدہ گھنٹہ بہی نہ ہوا ہوگا کہ ایک ہنگامے مین پھنس گیا۔"

رچرڈ۔ (بے صبری کے ساتہہ) "خیر یہہ تو ہوا مگر یہہ بتاؤ کہ اوس آدمی کا نام کیا ہے جس سے تم آج شام کو ملے تہے؟"

اسناگلس "بہت سے آدمیون سے ملا مگر جس کا ابہی ذکر آیا اوس کا نام وٹنگہم ہے۔"

رچرڈ "وٹنگہم! یہہ تو میرا خانساماں ہے۔ بےچارہ میرے لئے بہت پریشان ہوگا۔"

اسناگلس (رکہاوٹ کے ساتہہ) "جی وہ آج اتنی چڑہائے ہوے ہے کہ پریشانی کے درجے سے گذر گیا ہے۔ صرف مین ہی ایک آدمی تہا جو ہوش و حواس کے ساتہہ چلا آیا۔"

اس مین انسپکٹر جو خانساماں کا لفظ سنتے ہی سمجہہ گیا تہا کہ رچرڈ سوسائٹی کے اعتبار سے کس وقعت و اعزاز کا آدمی ہے۔ بات کاٹ کر بولا:۔

"اجی مین بتاؤن کہ کیا کرنا چاہیئے اگر تمہاری بہی مرضی ہو۔ اس شخص پر دعوی کرنے والا تو کوئی یہان موجود نہین ہے۔ کانسٹبل اپنا الزام واپس لے لےگا اس لئے اگر تم اسے کوئی چہٹی لکہہ دو تو تمہارے گہر لے جا کر دے دےگا۔"

رچرڈ "آپ کی عنایت کا بے انتہا ممنون ہون" (اسناگلس سے) "مگر تم نے تو کہا کہ میرا خانساماں بدمست تہا۔"

اسناگلس ”ہان پیئے ہوے تو بے شک ہے“

رچرڈ ”خیر تو تم کل صبح چھہ یا سات بجے میرے مکان پر جا سکتے ہو؟“

اسناگلس ”بے شک جا سکتا ہون“

رچرڈ ”تو چٹھی لکھنے کی ضرورت نہین ہے۔ صرف اوس سے زبانی کہہ دینا کہ مین مسٹر مارکھم سے ملا تھا اور وہ دن مین کسی وقت واپس آجائین گے۔ تم یہہ نہ بتانا کہ مین تمہین کہان ملا کیونکہ مین نہین چاہتا کہ وہ میری تلاش مین یہان آئے“

یہہ کہہ کر رچرڈ نے ایک نصف اشرفی سے اسناگلس کی مٹھی گرم کی اور وہ اس بات کا مصمم وعدہ کر کے کہ اس حکم کی تعمیل بسر و چشم کرے گا تھانے مین رات بسر کرنے کی تکلیف سے اس طرح بچ جانے پر خوشیان مناتا ہوا رخصت ہوا

اب ایک بج چکا تھا اور رچرڈ کو نیند آنے لگی تھی اس لئے کرسپ کا لبادہ اوڑھ کر وہ ایک بنچ پر لیٹ گیا کہ دو ایک گھنٹہ آرام کر لے“

پندرہوان باب

عدالت پولیس

صبح ہوئی لیکن بارش اور سردی نے اوس کا لطف بالکل کھو دیا تھا۔ رچرڈ جس کی کسل مندی سات گھنٹہ کی نیند بھی زائل نہ کر سکی اور جسے خواب مین بھی قمارخانے مین خودکشی کرنے والے جوان افسر کی روح برابر نظر آتی رہی بستر سے اوٹھا۔ اوس کے بدن پر لرزہ اور دل مین خوف طاری تھا جو کسی آنے والے نامعلوم خطرے کی خبر دیتا تھا۔ کرسپ کی مہربانی سے اوسے منہہ ہاتھہ دھونے اور کنگھا کرنے کا سامان مل گیا کہ عدالت پولیس مین بھلے مانسون

کی شکل سے تو جا سکے۔ اسی عہدہ دار نے اوس کے واسطے ناشتہ بھی منگوا دیا لیکن جب رچرڈ نے عذر کیا کہ مین اس وقت ایک لقمہ بھی نہ کہا سکونگا تو اوس نے فرط عنایت سے رچرڈ کے بدلے کہانے کی تکلیف بھی خود ہی گوارا کی۔

ساڑہے نو بجے کے قریب سب کانسٹیبل اپنے حوالاتیون کو عدالت پولیس مین لے جانے کی غرض سے تہانہ مین پہونچ گئے۔ جن لوگون پر سنگین الزامات تہے اون کے ہتکری ڈال دی گئی۔ ان مین سے جو پرانے تجربہ کار تہے اونہون نے اپنے ہاتہ اس طریقہ سے کوٹ کے نیچے کر لئے کہ یہہ بڑے گہر کا زیور لوگون کو نظر نہ آئے۔

رچرڈ کو عورتون کی اوس بڑی تعداد کو دیکہہ کر تعجب ہوا جن کا شراب پی کر بدمستی کے حرکات کرنے کے جرم مین چالان کیا گیا تہا اور جو محبت و وقعت جنس اناث کی اوس کے دل مین تہی اور جو عنفوان شباب کا خاصہ ہے اوس مین ان عورتون کی بدزبانی اور بیہودگی کی وجہ سے بہت کچہہ کمی ہو گئی۔

رچرڈ اور وہ کانسٹیبل جس نے اوسے رات کو گرفتار کیا تہا ایک گاڑی مین سوار ہو کر عدالت پولیس واقع مارلبرو اسٹریٹ کی طرف روانہ ہوے وہان پہونچ کر معلوم ہوا کہ مجسٹریٹ صاحب کے سامنے پہلے شراب نوشی اور حملہ آوری کے مقدمات پیش ہونگے۔ یہہ سن کر سپاہی نے رچرڈ سے کہا:- "آپ کے مقدمہ کی پیشی مین ابہی ایک گہنٹہ سے زیادہ کا وقفہ ہے۔ اگرچہ قانوناً میرا فرض ہے کہ مقدمے کی پیشی کے وقت تک آپ کو حوالات مین رکہون لیکن اگر آپ کی راے ہو تو ہم قریب کے قہوہ خانے مین چل کر بیٹہین

جب پیشی کا وقت آئیگا تو میرے ساتہہ کا سپاہی دوڑکر ہمین اطلاع کرجائیگا۔"

رچرڈ نے اس تجویز کو نہایت خوشی سے منظور کیا اور کانسٹیبل کو ساتہہ لیکر وہ قریب کے قہوہ خانے مین گیا اس عنایت کے بدلے مین رچرڈ نے نصف اشرفی تو نقد کانسٹیبل کی نذر کی اور جو کچہہ کانسٹیبل اور اوس کے رفقا نے جو اس نئے شکار کو دیکھتے ہی قہوہ خانے مین آپہونچے تہے پیا پلایا اوس کے دام ادا کرنے پڑے۔

ہم چاہتے ہین کہ ناظرین کو تہوڑی دیر عدالت پولیس کے اندر کی سیر کرائین۔

ایک تنگ وتاریک کمرے مین ایک سن رسیدہ شخص میز کے سامنے بیٹہا ہوا ہے۔ یہی میجسٹریٹ صاحب ہین ان کے پاس جو شخص کھڑا ہوا ہے یہہ عدالت کا کلارک ہے جس سے میجسٹریٹ صاحب بار بار اور بات بات مین صلاح لیتے ہین جس سے شبہہ ہوتا ہے کہ یہہ آدمی نہین بلکہ مجسّم ضابطہ فوجداری ہے۔ میز کے سامنے ملزمین کے کھڑے ہونے کا کٹہرا بنا ہوا ہے۔ کٹہرے سے دروازے تک جو جگہہ ہے اوس مین پولیس کے سپاہی اور ماخوذین مقدمہ کے خویش واقارب بہرے ہوے ہین۔

پہلا مقدمہ پیش ہوا اور حوالاتی بلایا گیا۔ ایک شخص جس کا لباس معمولی مزدورون کا سا تہا حاضر کیا گیا جس پر یہ الزام تہا کہ وہ شراب پی کر اس قدر بدمست ہو گیا کہ اپنے افعال وحرکات کی نگہداشت نہ کرسکا۔ میجسٹریٹ صاحب نے نہایت ترش اور خشن چہرہ بنا کر سختی کے لہجے مین سوال کیا۔

"جس جرم مین تیرا چالان ہوا ہے اوس مین کیا صفائی پیش کرتا ہے؟"

ملزم نے سر کھجلا کر نہایت عاجزی کے لہجے مین جواب دیا:-
"حضور تہوڑے دنون سے مین بالکل بیکار ہون۔ گھر مین جو کچھ تہا وہ بچون کے لئے کہانا خریدنے کی غرض سے میری بی بی نے گرو رکھہ دیا کل صبح مین بلاناشتہ کئے گھر سے نکلا کہ محنت مزدوری تلاش کرون۔ ایک بہلے مانس نے مجھ سے وعدہ کیا کہ وہ پیر کے روز مجھے کچھہ کام دے گا۔ اوس کے بعد مجھے ایک دوست مل گیا جس نے ایک گلاس کی میری تواضع کی حضور خود خیال کرین کہ نہار منہہ شراب کا گلاس"
مجسٹریٹ صاحب جو دوران صفائی مین اخبار کے مطالعے مین مصروف ومنہمک تہے شراب کے گلاس کا نام سنتے ہی ملزم کی طرف دیکھہ کر فرمانے لگے
"تجھ کو جرم سے اقبال ہے لہذا پانچ روپیہ جرمانہ۔ دوسرا مقدمہ لاؤ"
ملزم "لیکن حضور—"
مجسٹریٹ۔ "اس کو ہٹاؤ۔ دوسرا مقدمہ لاؤ"
دو کانسٹیبلون نے بیچارے کو کٹہرے سے باہر نکال کر اپنی حوالات مین لے لیا اور ایک دوسرا شخص جس کا سن کوئی پچیس چھبیس سال کا اور جس کا لباس نہایت ہی فوق البھڑک تہا مجسٹریٹ صاحب کے سامنے پیش کیا گیا
کلارک "تمہارا نام کیا ہے؟"
ملزم (نہایت بےباکی اور بے اعتنائی سے) "ہمارا نام؟ اچھا لکھہ لو جان جنکنس" اس پر مجسٹریٹ اور کلارک مین سرگوشیان ہونے لگین۔
جس کانسٹیبل نے ملزم کو پیش کیا تہا اوس نے کٹہرے کے قریب آکر واقعات جرم بیان کئے کہ ملزم نے ایک بجے رات کے وقت ہے مارکیٹ کے ایک اول درجے کے شراب خانے سے باہر نکل کر

سڑک پر شور مچانا دروازون کی گھنٹیون کو بجانا اور طرح طرح کے حرکات و افعال ناشایستہ کرنا شروع کیا۔ جب مین نے مداخلت کی تو ملزم نے مجھے دھکا دے کر زمین پر گرا دیا۔ اگر دوسرا سپاہی فوراً عین موقع پر نہ آپہونچتا تو ملزم کسی طرح حوالات مین نہ لیا جا سکتا۔"

جس دوسرے سپاہی نے اس مقدمے مین شہادت دی اوس سے میجسٹریٹ نے نہایت سختی کے ساتھہ جرح کی۔ اس دوران مین ملزم اپنی ایک آنکھہ پر چشمہ لگائے اس تمام کارروائی کو اس اطمینان اور بے پروائی سے دیکھہ رہا تھا گویا تھیٹر مین اپنی کرسی پر بیٹھا ہوا تماشا دیکھتا ہو۔ آخر کار انصاف کے دیوتا میجسٹریٹ صاحب نے مسکرا کر نہایت لجاجت کے لہجے مین ملزم سے کہا:۔

"اس امر مین شبہ کرنے کے قوی وجوہات ہین کہ آپ کا نام جان جنکنس نہین۔ بلکہ حقیقت مین مجھے معلوم ہے کہ حضور کون ہین۔"

اس پر ملزم نے میجسٹریٹ کی آنکھون مین آنکھین ڈال کر کہا۔

"اچھا اگر تم اسی پر تُلے ہوے ہو تو لکھہ لو میرا نام لارڈ سیلے متھہ ہے"

میجسٹریٹ (اپنے آپ کو نہایت بے لاگ ثابت کرنے کی غرض سے) "حضور یہہ خفیف بے عنوانیان حضور کے شایان شان نہین مین اس کرسی پر اس واسطے بیٹھا ہون کہ امیر و غریب سب کے ساتھہ یکسان انصاف کرون۔"

لارڈ۔ (غصے سے چلا کر) "ہان ایسا ہے؟ سنو اگر تم نے میرے سامنے جیل خانے یا دار التنبیہ کا نام لے کر اپنی بے وقوفی ثابت کی تو مین اس کا متحمل نہ ہو سکون گا۔ تم بھی جانتے ہو اور مین بھی جانتا ہون

کہ جب کسی بیرسٹر کو میجسٹریٹ مقرر کیا جاتا ہے تو اوس کو بلا کر پہلے فہمایش کردی جاتی ہے کہ فیصلہ کرتے وقت طبقۂ اُمرا کی عزت کا خیال رکھے لہٰذا تم میرے سامنے کوئی لایعنی بات نہ بکو بلکہ معمولی جرمانہ کرکے اِس نقل کو ختم کردو۔"

میجسٹریٹ نے اِس ڈانٹ سے خوف زدہ ہو کر اور ملزم سے آنکھہ چرا کر کلارک کی طرف دیکھا اور پھر جی کڑا کر کے ملزم کی طرف خطاب کیا:-

"حضور مین نے تو پہلے ہی عرض کیا کہ مین امیر و غریب سب کے ساتھہ یکسان انصاف کرنے کے واسطے اِس کرسی پر بیٹھا ہون- شراب پی کر بدمست ہونے کی سزا سے جرمانہ پانچ روپیہ ہے اور یہی رقم مین حضور پر بھی جرمانہ کرتا ہون - رہا کانسٹیبل پر حملہ اوس کے لئے مین حضور کو اجازت دیتا ہون کہ عدالت کے باہر کانسٹیبل سے بات چیت کرلین۔"

معزز ملزم نے جیب مین سے پانچ روپیہ نکال کر نہایت حقارت اور شوخ چشمی سے میز پر کلارک کی طرف کو پھینک دئے اور اوس بیچارے نے حضور لارڈ صاحب کا اس عاجزی سے شکریہ ادا کیا گویا یہہ رقم اوس کو انعام مین عطا ہوئی تھی۔

حملہ کے الزام کا تصفیہ باہر نہایت آسانی سے ہو گیا اور لارڈ صاحب ایک نہایت شاندار گاڑی مین سوار ہو کر رخصت ہوئے اور اون کے پیچھے ہی پیچھے بیچارے مزدور کی عورت روتی پیٹتی پیادہ پا اس غرض سے گھر کو چلی کہ جو کچھہ بچا کھچا سامان ہو اوسے گرو رکھہ کر جرمانہ کی رقم عدالت مین جمع کردے تاکہ اوس کے بدنصیب خاوند کو قید سے نجات ہو۔

اس کے بعد بہت سے مقدمات شراب پی کر بدمست ہونے اور

پولیس کے فرائض منصبی مین مزاحمت کرنے کے پیش ہوے۔ مقدمات آخر الذکر مین نہایت خفیف سے خفیف اور سنگین سے سنگین واردातین شامل تہین۔ ان تمام مقدمات مین اہالیان پولیس نے بات کا تبنگڑ اور سوئی کا پہالا بنا کر دکہایا اور اگرچہ ان پر خلاف بیانی کے دو چار مقدمات ثابت ہو چکے تہے تاہم چونکہ مجسٹریٹ صاحب پولیس کے ہر ملازم کو صداقت مجسم اور اوس کے ہر لفظ کو آیت حدیث سمجہتے تہے اس واسطے تقریباً ہر مقدمے مین سزا یابی یقینی تہی۔

اس کے بعد دوسرے حوالاتی یعنی مفلس و فاقہ کش لڑکا جو بہیک مانگتے پکڑا آگیا تہا سیب کی گاڑی والا۔ اور دار المشقت سے نکالی ہوئی عورت عدالت مین لائے گئے۔ حسن اتفاق سے انسپکٹر پولیس عدالت مین اس وقت موجود نہ تہا کہ اپنے ذاتی اثر سے اول الذکر دونون ملزمین کو سزا دلا سکے اور دار المشقت کا مہتمم بہی وقت پر نہ پہونچ سکا کہ آخر الذکر عورت پر استغاثہ کرے اس لئے تینون کو بعد تنبیہ رہا کر دیا گیا۔ پہلے ملزم یعنی لڑکے کو تنبیہ ہوئی کہ آیندہ بہیک نہ مانگے اور بے خانہ و خانمان نہ پہرے۔ دوسرے شخص کو ہدایت ہوئی کہ اکل حلال سڑکون پر پہل پہلاری بیچ کر نہ پیدا کرے تیسری ملزمہ یعنی عورت کو فہمایش ہوئی کہ دار المشقت مین بچون سے علحدہ رکہے جانے پر شور و شغب نہ کرے۔

جیسے ہی یہہ تینون عدالت سے باہر نکلے سٹر کرسب نے جو دروازے پر ان کے انتظار مین کہڑا تہا ان سے کہا کہ ایک جنٹلمین جو قریب کے قہوہ خانے مین بیٹہا ہوا ہے تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ تینون بدبخت کرسب کے ساتہہ ہو لئے اور قہوہ خانے کے ایک کمرے مین پہونچے جو رجرڈ نے

تہوڑی دیر کے واسطے کرایہ پر لے لیا تہا۔ رچرڈ کی صورت دیکھتے ہی تینون کے دلون مین امید اطمینان اور خوشی کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ رچرڈ ان کو آتے دیکہہ کر اوٹہہ کہڑا ہوا اور پاس آ کر کہنے لگا:۔

"میرے دوستو۔ رات جب تم تہانے مین آئے تو مین بہی وہین موجود تہا تمہارے مصائب سن کر میرے دل کو سخت صدمہ ہوا" (آوارہ گرد اور بدمعاش لڑکے کی طرف مخاطب ہو کر) "مصیبت زدہ لڑکے! تم کیا کرنا چاہتے ہو اور مین تمہاری کس قسم کی مدد کرون؟"

لڑکا "صاحب! میرا بہائی آسودہ ہے اور اگر مین اوس کے پاس پہونچ جاؤن تو میری پرورش اچہی طرح سے کر سکتا ہے۔ وہ اڈنبرا مین رہتا ہے اور گاڑی سازی کے کام مین خوب پیدا کرتا ہے"

رچرڈ "یہہ لو یہہ دو اشرفیان ہین تم فوراً اپنے بہائی کے پاس چلے جاؤ۔ خدا کرے وہان تم کو آرام و اطمینان نصیب ہو۔ میرا شکریہ ادا نہ کرو۔ جاؤ اور فوراً ریل مین سوار ہو جاؤ" بےچارہ لڑکا نہایت شکرگذاری کے ساتہہ رچرڈ کے ہاتہہ کو بوسہ دیکر آنسو بہری آنکہون اور مسرت بہرے دل کے ساتہہ فوراً رخصت ہوا۔

اس کے بعد رچرڈ نے سیب کی گاڑی والے سے مخاطب ہو کر کہا:۔
"کہو بہئی تم کیا کرنا چاہتے ہو؟"

گاڑی والا "صاحب سچ پوچہئے تو مین خود نہین جانتا کہ کیا کرونگا معلوم ہوتا ہے کہ پولیس نے پکا ارادہ کر لیا ہے کہ مجہے حلال کی روٹی پیدا کرنے نہ دے اور مین نے بہی پکا ارادہ کر لیا ہے کہ اپنے بچون کو اپنی آنکہون کے سامنے فاقون مرنے نہ دون اس لئے مجہے اور کوئی رستہ نہین سوجہتا

سواے اِس کے کچوری پر کمر باندہ ہون - اس شہر مین مین ہی پہلا آدمی نہین ہون جس کو پولیس نے اس طرح سے چوری کرنے کے لئے مجبور کیا ہو"

رچرڈ "تم بہت جلی کٹی کہہ رہے ہو"

گاڑی والا "ہان بے شک - مگر سب سچ کہہ رہا ہون - میری گاڑی مجھے واپس ملے گی - لیکن جب مجھے سڑکون پر بیچنے کا حکم ہی نہین تو اب گاڑی اور سیب میرے کس کام کے"

رچرڈ "ایک چھوٹی سی دوکان کیون نہین کھول لیتے؟"

گاڑی والا - (آہ سرد بھر کر) "صاحب اس کے لئے روپیہ چاہئے"

رچرڈ "کس قدر روپیہ؟"

گاڑی والا - بہلا چار پانچ پاونڈ تو ہون - مجھ محتاج کے پاس اس قدر رقم ـــــــــ"

رچرڈ "مین تم کو اس نیک کام کے لئے پانچ پاونڈ دیتا ہون"

یہہ کہہ کر اوس نے اپنی پاکٹ بک مین سے ایک نوٹ نکال کر اوس کے ہاتھہ مین دیا - اس شخص کی احسانمندی اور شکر گذاری کے بیان کرنے کی کوشش بے سود ہے اور جو مسرت کہ اس وقت اس نیک اور محبت کرنے والے باپ کے چہرے سے برستی تھی جو اپنے بچون کو فاقہ کی مصیبت سے بچانے کے لئے چوری تک کی ذلت اوٹھانے کو مستعد تھا اوس کا الفاظ کے ذریعہ سے ایک دھندلا سا خاکہ کھینچنا بھی ہمارے قلم کی طاقت سے باہر ہے -

سب سے آخر مین رچرڈ نے بچون والی عورت سے کہا :-

"نیک بخت تم کیا مدد چاہتی ہو - مگر پہلے یہہ بتاؤ کہ تمہارے خاوند پر

کیا بلا نازل ہوئی کہ تم کو ننھے ننھے تین بچون کے ساتہہ فاقہ کشی اور احتیاج کی مصیبت جہیلنی پڑی"

عورت "صاحب میرا خاوند جیل خانے مین ہے"

"یہہ کہتے ہی اوس کے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے اور تینون بچے اوس سے اور چمٹ گئے"

رچرڈ "جیل خانے مین کس جرم مین؟"

عورت "جرم! صاحب میرے خاوند نے جس فعل پر سزا پائی وہ قانون کی نظر مین تو جرم ہے مگر انسان یا خدا کے نزدیک بالکل جرم نہین ہے"

رچرڈ "نیک بخت یہہ بالکل بعید از قیاس ہے۔ بہلا کوئی ایسا جرم ہوسکتا ہے جو صرف قانون کی نظر مین واجب التعزیر ہو اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ نہ ہو؟"

عورت "صاحب خدا نے ہمارے استعمال مین لانے اور فائدہ اوٹہانے کے واسطے جو چیز پیدا کی ہے اوسی کے استعمال مین لانے اور فائدہ اوٹہانے سے قانون ہم کو منع کرتا ہے"

رچرڈ۔ (بے صبری کے ساتہہ) "یہہ لغو منطق ہے۔ کیا وہ دل جو بچون کی محبت مین اس قدر نرم ہے جرم کی طرف سے اس درجہ سخت ہوگیا ہے کہ گناہ کو گناہ نہین جانتا؟"

عورت "صاحب! ایسا خیال نہ کیجئے۔ میرا خاوند نہایت ایماندار اور محنتی تہا جس نے تمام عمر کبہی شراب خانے کی شکل نہ دیکہی اور اپنے جورو بچون کو اپنی مزدوری کے ایک پیسہ سے بہی محروم نہ کیا وہ گہر گرہست لوگون کے لئے ایک نمونہ تہا اور اوس کی ساری خوشی یہی تہی کہ اپنے بچون کو اچہی طرح کہلائے

پہنائے۔ ہم اپنی حالت مین خوش تھے۔ مگر افسوس کہ ہم پر مصیبت کا پہاڑ ٹوٹنے والا تھا۔ جس کارخانے مین میرا خاوند مزدوری کرتا تھا وہ تعطیل کی وجہ سے بند تھا اور وہ گھڑی نہایت منحوس تھی جب وہ شکار کی غرض سے باہر نکلا اور ایک امیر کی اراضی مین ایک خرگوش کا شکار کیا اس جرم مین اوس کا چالان ہوا اور ایک سال کی قید سخت کی سزا ملی اس میعاد مین ابھی کوئی ڈیڑھ مہینہ باقی ہے لیکن خدا ہی جانتا ہے کہ اس عرصے مین مجھہ پر اور میرے بچون پر کیسی کیسی مصیبت گذری ہے"

رچرڈ جو اس واقعہ سے نہایت درجہ متاثر ہوا عورت سے نہایت ہمدردی کے لہجے مین کہنے لگا:۔

"نیک بخت مین تم سے معافی مانگتا ہون کہ ابتدا مین مجھے یاد نہ رہا کہ قانون خود اس قسم کے ظلم وستم کا مجرم ہوسکتا ہے اور مین نے تم سے سختی سے گفتگو کی۔ مجھے اب یاد آیا کہ مین نے قانون کے اس قسم کے ظلم وجبر کے بہت سے واقعات سنے ہین۔ پناہ بخدا! کیا یہہ ممکن ہے کہ قانون اپنے سیدھے ہاتھہ سے اُمرا کے حقوق کی حفاظت کرے اور اوسکے الٹے ہاتھہ سے غُربا کے خاندانون کو مصیبت کے سمندر مین ڈھکیل دے"

عورت ۔ "ہاے یہہ بالکل سچ ہے اور اس کی مثال (اپنے نیم مُردہ اور سردی سے کانپتے ہوے بچون کی طرف اشارہ کرکے) یہہ ہین"

رچرڈ ۔ "خیر صبر کرو تمہارا خاوند ڈیڑہ مہینے مین چھوٹ آئے گا اس عرصہ مین اس قلیل رقم سے اپنے اور اپنے بچون کے گذارہ کا انتظام کرلینا"

یہہ کہکر اوس نے پاکٹ بک مین سے ایک اور پانچ پونڈ کا نوٹ نکالا اور چپکے سے اس غریب عورت کے ہاتھہ مین دے دیا۔ عورت

سے نے دلی شکریہ کے ساتھہ نوٹ لے لیا اور دعائین دے کر کہنے لگی کہ "اے خدا کے نیک دل بندے! تو نے میری اور میرے بچون کی جان بچائی ورنہ خدا ہی کو معلوم ہے کہ اس غدار شہر مین میرا کیا حال ہوتا" بچے رچرڈ کے پاؤن سے لپٹ گئے اور رو رو کر اوس کا شکریہ ادا کرنے لگے۔ دولت مند ہونے کے سچے لطف کا اصلی مفہوم رچرڈ کے ذہن مین اوس روز سے پہلے کبھی نہ آیا تہا۔

اتنے مین ایک سپاہی نے آکر اطلاع دی کہ رچرڈ مارکہم کا مقدمہ دس منٹ مین پیش ہونے والا ہے۔ یہہ سن کر رچرڈ اور اوس کا محافظ کانسٹیبل عدالت پولیس کی طرف روانہ ہوئے اور تہوڑی دیر مین یہہ نوجوان مجسٹریٹ کے روبرو کٹہرے مین کہڑا تہا۔

نام اور عمر اور سکونت کے متعلق معمولی ضابطے کے سوالات کئے گئے جن کے جواب رچرڈ نے نہایت خود داری کے ساتھہ دئے۔ اوس کے بعد کانسٹیبل نے استغاثہ پیش کیا جس سے ہمارے ناظرین اچہی طرح واقف ہین۔ ڈاکٹر کی شہادت سے یہہ بات پورے طور سے ثابت ہوگئی کہ نوجوان فوجی افسر نے خود اپنے ہاتہہ سے اپنے گولی ماری اور یہہ موت کسی جہگڑے فساد کا نتیجہ نہ تہی۔

رچرڈ نے اپنی صفائی مین بیان کیا کہ "شب گذشتہ مین اپنے چند دوستون کے ساتھہ جن کا نام ظاہر کرنا نہین چاہتا قمار خانے مین گیا تہا۔ خود مین جوا نہ کہیلا اور نہ کہیلنے کا قصد تہا۔ مین اس مکان مین بلا قصد اور بلا علم و اطلاع اس امر کے کہ اس مین کیا ہوتا ہے اپنے دوستون کی ترغیب دہی سے گیا تہا"

مجسٹریٹ نے اوس سے نصیحتاً کہا کہ اس قسم کے مکانات مین اوس کی موجودگی اوس کی عزت پر بد نما دہبہ لگاتی ہے اور اوس پر پانچ پاونڈ جرمانہ کئے جو فوراً ادا کر دئے گئے۔

رچرڈ عدالت پولیس سے باہر نکل رہا تہا کہ عدالت کے چپراسی نے اطلاع دی کہ نوجوان افسر کی خودکشی کے متعلق شہادت دینے کے لئے اوس کو چار بجے شام کے قمار خانے مین حاضر ہونے کا حکم ہوا ہے۔

سولھوان باب

آغاز مصائب

جس رات قمار خانے مین واقعۂ خودکشی ہوا اوس کی صبح کو تقریباً آٹھہ بجے دن کے جب کہ رچرڈ ہنوز پولیس کی حراست مین ہی تہا سر رویرٹ ہاربرو اور آنریبل آرتہر چیسٹر ایک خوبصورت گاڑی مین سوار رچرڈ کے مکان کی طرف جا رہے تہے۔ راستے مین ان دونون مین جو باتین ہوئین اون سے ناظرین پر بعض اون امور کی حقیقت منکشف ہو جائے گی جو اب تک راز سربستہ معلوم ہوتے تہے۔

چیسٹر ”مجہے فکر ہے کہ اوس کا کیا حشر ہوا“

بیرونٹ ”واللہ مجہے اوس وقت اوس کا تو خیال ہی نہ آیا“

چیسٹر ”نہ مجہے آیا مجہے تو اوس وقت اپنے نکل بہاگنے ہی کی پڑی تہی“

بیرونٹ ”ہمارے اس نازیبا طور سے اوس کو تنہا چہوڑ کر بہاگ جانے سے وہ ناراض ضرور ہوگا“

چچسٹر "اس طرف سے آپ خاطر جمع رکھیئے اور اس کا انتظام مجھہ پر چھوڑ دیجیئے۔ وہ ایسا بھولا بھالا اور ناتجربہ کار ہے کہ معمولی سے معمولی بہانہ بھی اوس کے اطمینان دلانے کو کافی ہوگا"

بیرونٹ "اور ساتھہ ہی کس قدر پابند وضع ہے ہمارے پنجے مین پھنس جانے سے تو امید پڑتی ہے کہ وہ دنیا کے نشیب و فراز سے آگاہ ہوکر پکا ہو جائے گا ورنہ مین سچ کہتا ہون کہ یہہ شخص ساری عمر ولی ہی رہتا

چچسٹر "مجھے پورا یقین ہے کہ ہم اسے ٹھیک ٹھاک کرکے اپنے ڈھب کا بنا لین گے اور اس کے ذریعہ سے خوب کام نکالین گے۔ لیکن یہہ بدتمیز گدھا ٹالبٹ سارا کام مٹی کردے گا۔ اگرچہ ہم نے رچرڈ کو یقین دلا دیا ہے کہ ٹالبٹ ایک بڑا دولتمند اور حد درجہ کا فیاض اور مخیر شخص ہے لیکن اس گنوار کی بدتمیزی اور بیہودہ سرائی سے بعض وقت اوس کو اس درجہ نفرت ہوتی ہے کہ دولت اور فیاضی کا یقین بھی اوسے زائل نہین کرسکتا۔ اس کے علاوہ دیکھتے ہو کس درجہ بدمذاقی کی باتین کرتا ہے۔ مثلاً رات جب مین نے شاہ پرشیا کے ہان کے شوربے کے متعلق دروغ مصلحت آمیز بیان کیا تو آپ نے جھٹ میری تقلید کی اور فرمانے لگے کہ ڈیوک آف نیمتہ کی میز پر مٹر کا شوربا مین نے بھی پیا تھا۔ بھلا خیال فرمائیے کہان ڈیوک آف نیمتہ اور کہان مٹر کا شوربا"

بیرونٹ "اور گھٹنا اور گھڑنا جنی اور ادھیڑی تو بھول ہی گئے۔ باوجودیکہ اس کام مین ہاتھہ ڈالنے سے پہلے ہی ہم نے اسے اچھی طرح سب کچھہ سکھا پڑھا دیا تھا مگر پھر بھی گدھے کا گدھا ہی رہا۔ جب مین سوچتا ہون کہ میرا اتنا روپیہ سامان کے خریدنے۔ کام کے لائق کاغذ ڈھونڈھنے اور اس شخص

کی ظاہری برزخ درست رکھنے پر خرچ ہو چکا ہے تو اس کی حماقتین دیکھہ دیکھہ کر میرا تو دماغ چلکر کہانے لگتا ہے کہ کہین ایسا نہ ہو یہ سارا بھانڈا پھوٹ جائے اور اولٹی آنتین گلے پڑین"

چیسٹر "مگراب کیا کیا جائے۔ تم ہی نے مجہہ سے کہا تہا کہ ایسا آدمی تلاش کرنا چاہیئے جو نقوش کہودنے اور حرف بنانے مین کامل دستگاہ رکہتا ہو اس لیئے مجھے ضرور ہوا کہ اس حرام زادے پوکاک کو لا سے پر لگاؤن کیونکہ جہان تک مجھے علم ہے اس سے بہتر آدمی اس کام کے واسطے ملنا محال ہے۔ اس کی ساری عمر بنکون مین نقاشی اور صناعی مین ہی گذری ہے اور اپنے فن مین جواب نہین رکہتا۔ مگر یہی مٹکار ہے کہ اول درجہ کا گنوار ہے۔ نام ہی بدلوا کر شرفا کا سا (ٹالبٹ) رکہایا۔ ظاہری ٹیپ ٹاپ بہی درست کی مگر کسی کے جی مین جی تہوڑا ہی ڈالا جاتا ہے وہی موچی کا موچی رہا۔ بہتر ہوتا کہ شروع ہی مین جو روپیہ تم دیتے تہے وہ لے کر الگ ہو جاتا کہ پاپ کٹتا۔ مگر افسوس اوس نے ایک نہ سنی اور اب تک کہہ رہا ہے کہ میرے ساتہہ انصاف کرو۔"

بیرونٹ "اجی وہ تو پورا حصہ مانگتا ہے"

چیسٹر "اسی پر تو اڑا ہے۔ پہلی ہی رات جب اوس نے رچرڈ کو ڈائنا کے ہان دیکہا تو اوسی وقت اوس کے منہہ مین پانی بہر آیا تہا اور چاہتا تہا کہ اوس کا سارا روپیہ جبت سے لے وہ تو کہیے بڑی خیر ہوئی کہ ہم نے روک دیا ورنہ اگر ایسا ہوتا تو یقین جانئے کہ پہلے ہی روز شکار بدک جاتا اور سارا ڈہوڈہادہم سے زمین پر آرہتا۔ مین تو کل دہ بیس پاونڈ کی رقم تک لینا نہین چاہتا تہا جو رچرڈ نے اوس غریب خاندان کی مدد کے واسطے دی

جس کی مصیبت کی داستان مین نے فوراً گھڑ کر اوسے سنائی تھی "

بیرونٹ۔ "اجی تو یہ کرو ایسے چھوٹے چھوٹے لقمون سے کہین پیٹ بھرتا ہے اور ایسی رقمون سے اوس بڑی رقم کا معاوضہ ہو سکتا ہے جو مین اس کام پر گرہ سے لگا چکا ہون ؟ ہم کو چاہئین ہزارون کے ترنوالے - یہہ رچرڈ ہماری گون کا ملا ہے - کل ذرا یون ہی سی جانچ کی تھی کہ دیکھین یہہ تدبیر چلتی ہے یا نہین لیکن شکر ہے کہ ایسی ٹھیک اُتری کہ بادن تولے پاو رتی مہاجن کے ہان نوٹ بھن گیا اس سے بڑھ کر کیا کامیابی ہوگی - اب اگر ایسے موقع پر آکر یہہ کم بخت ٹالبٹ ہمین تمھین اور رچرڈ کو (جس کی ہمین سب سے زیادہ ضرورت ہے اور جس سے بڑھ کر نوٹون کے چلانے مین ہمین کوئی مدد دے ہی نہین سکتا کیونکہ نہ اوس پر کسی کا شبہ ہے نہ خود اوس کو اس معاملہ مین شبہ پیدا ہوا ہے) اپنی بے وقوفی اور گنوارپن سے ڈوبا دے تو ــــــــــ "

چیسٹر۔ "ہم تو کلیجہ پھاڑ کر مر جائین گے "

بیرونٹ۔ "اس کے علاوہ میرے قرض خواہ تو سر کھا جائین گے اون کا منھہ تو الا کھہ جتن کر کے بند کرنا چاہئے - ادھر ڈائنا کے اخراجات کھائے جاتے ہین مین چاہتا ہون کہ جلدی اوس سے پیچھا پاک کرون کیونکہ مین تاڑ گیا ہون کہ وہ اس چھوکرے پر بے طرح ریجھی ہے اور ہمارے کام مین اس ڈر سے مدد نہ دے گی کہ اگر کام چل گیا تو ایسا نہ ہو کہ رچرڈ چھیٹ مین آجائے "

چیسٹر۔ "جو تدابیر ہم نے سوچی ہین اون سے تو کامل یقین ہے کہ اگر بھانڈا پھوٹا تو ہم پر آنچ بھی نہ آے گی اور سب کچھہ اوسی کے ماتھے جائے گی

تاہم ہمین جلدی کرنا چاہیئے اور لندن پر ہاتہہ صاف کرکے پیرس کو اُڑ چھو ہوجانا چاہیئے اور وہان کے صرف مین چار پانچ ہزار کے نوٹ چہوڑ کر سیدہے جرمنی - وہان سے اٹلی - اٹلی سے اسپین کا چکر لگاتے ہوے انگلستان جنت نشان -

ع پھر آگئے وہین ہر پھر کے ہم جہان سے چلے "

بیرونٹ - (جوش مسرت مین پھولے نہ سماکر) آہاہا - یار ہاتہہ لانا کیا نایاب تدبیر ہے - مزے ہی مزے ہین - اگر ہماری یا ہمارے شرکار کی بے احتیاطی سے کام بگڑ گیا تو بڑا صدمہ ہوگا "

چیسٹر " اور تو خیر مگر اس گدہے شرابی ٹالبٹ کا بالکل اعتبار نہین - دیکھہ لینا ایک دن یہہ اپنے ساتہہ ہمین بہی لے ڈوبے گا - اس کم بخت کو شرفار کی طرح پی کر مدہوش ہونا آتا ہی نہین "

بیرونٹ " میری راے مین اوس سے صاف دو ٹوک بات کہنا چاہیئے دیکہین کیا جواب دیتا ہے - جب اوسے یہہ بات معلوم ہوگی کہ ہم نے مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ اوسے اپنے ساتہہ نہ رکہین اور اگر ساتہہ رہنے پر اصرار کرے تو فوراً کام بند کردین تو پہر دیکہنا چپکے سے مان جائیگا وہ چھوکرا والٹر سڈنی شروع شروع مین دو ایک روز آیا جس سے پایا جاتا تہا کہ ڈائنا کی طرف اوس کا میلان طبیعت ہے اور مین نے سوچا تہا کہ اوس سے بہی ہم کچہہ کام لین گے مگر اوس روز کے ٹالبٹ کی سیہ مستی کے تماشے کے بعد سے پہر وہ آیا ہی نہین اور معلوم ہوتا ہے کہ اوسے ٹالبٹ سے بوجہ اوس کے حرکات کے اور ہم سے بوجہ اس کے کہ ایسے گنوار کے لٹھہ کو اپنی صحبت مین رکہتے ہین نفرت ہوگئی "

چیسٹر "تو یہہ ٹہیک ہے کہ ٹالبٹ سے اس بات کا فیصلہ کر لیا جائے - اور تم ذرا ڈائنا کو بہی آنکہہ دکہانا اور اوس کے ذریعہ سے رچرڈ سے کام نکلوانا"

بیرونٹ - "اور اگر وہ نہ مانے تو مین فوراً اوس سے قطع تعلق کر لون گا - اگر ان خراج اور عالی دماغ عورتون سے اتنا بہی فائدہ نہ ہو کہ ہمارے شکارون کو پہانسین تو ایسے ہاتہی پالنے پر تین حرف"

یہہ مزیدار چہ میگوئیان یہان ختم ہوئین اس لئے کہ چیسٹر اور بیرونٹ رچرڈ کے مکان کے دروازے پر پہونچ گئے - بیرونٹ نے چہڑی سے دروازہ کہٹکہٹایا جسے سُن کر ڈننگہم باہر نکل آیا -

چیسٹر "تمہارے آقا مکان مین ہین ؟"

ڈننگہم "نہین جناب کل آپ کے مرقش (مرخص) ہوجانے کے بعد ہی سے باہر گئے ہوے ہین اور رات بہر اپنے آشیانے (کاشانے) مین شاباش (شب باش) نہین ہوے - لیکن ایک شخش (شخص) نے جو میرا دافق (واقف) اور ایتوار (اعتبار) والا ہے ابہی مجہے آکر ایتلا (اطلاع) دی ہے کہ صاحب زادہ صاحب دن مین کسی نہ کسی وخت (وقت) تشریف لائین گے"

رچرڈ کے ساری رات گہر نہ آنے کا حال سُن کر چیسٹر کا ماتہا ٹہنک گیا کچہہ دیر تک سوچتے رہنے کے بعد اوس نے ڈننگہم سے پوچہا -

"اس شخص نے تمہارے آقا کو کہان دیکہا تہا ؟"

ڈننگہم "مین نے بہی اوس سے یہی پوچہا تہا مگر وہ اس کو ٹال گیا اور کوئی قافیہ بافیہ (کافی ووافی) جواب نہ دیا"

چیسٹر "نہایت تعجب کی بات ہے" (پہر کچہہ سوچ کر) "خیر ہم مسٹر مارکہم

واپسی تک یہین انتظار کرین گے۔ اور مین اس شخص سے تنہائی مین کچھ پوچھنا چاہتا ہون۔ تم سمجھے وٹنگھم۔ تنہائی مین۔"

وٹنگھم "حضور میری سمایت (سماعت) درست ہے آپ تقلیہ (تخلیہ) مین اوس سے کچھ جوال سواب (سوال جواب) کرنا چاہتے ہین مین اس شخش (شخص) کو کتب خانے مین آپ کے پاس بھیجتا ہون۔"

مسٹر چیسٹر گاڑی مین سے اوتر کر سیدہا کتب خانے مین پہونچا اور بیرونٹ اصطبل مین گیا تاکہ سائیسون کو ہدایت کرے کہ اوس کے گہوڑے کی (جس کا اوسے حد درجہ خیال تہا) مالش اور چارے کا پورا انتظام کرین۔

مسٹر چیسٹر کتب خانے مین ٹہلتا جاتا تہا اور رچرڈ کے غیر حاضری کے وجوہ پر غور کرتا جاتا تہا۔ اوسے خیال آیا کہ مبادا پولیس کے پنجے مین پھنس گیا ہو لیکن اس خیال کی اوس نے یون تردید کی کہ اگر ایسا ہوتا تو رچرڈ اوسے (چیسٹر کو) یا بیرونٹ کو ضرور بلوا بھیجتا۔ یہہ بات اوس کے خود غرض دل مین ایک لمحہ کے واسطے بہی نہ گذری کہ جس شخص کو یہہ لوگ تباہی کے سمندر کی طرف لئے جا رہے تہے اوس کی شرافت طبع کبہی اس کی مقتضی نہ ہوگی کہ ایسا کوئی فعل کرے جس سے اوس کے دوستون پر حرف آتا ہو۔

کتب خانے کا دروازہ کہلا اور اوس مین ایک شخص داخل ہوا۔ جسے دیکھتے ہی چیسٹر کا رنگ فق ہو گیا اور نہایت اضطراب مین اوس کی زبان سے نکلا:

"ہین۔ جان! تم کہان"

اسناگلس "ہین مسٹر ونچسٹر! آپ کہان"

چیسٹر (اپنا اضطراب فرو کر کے) "خاموش- زبان بند رکہو- اس وقت تمہین دیکھہ کر مین خوش ہوا- مین نے اوس ناخوشگوار واقعے کے بعد اکثر تم کو یاد کیا- امید کہ تم کو اوس سے کچہہ تکلیف نہ ہوئی ہوگی خیر اب اوس کا معاوضہ کر دیا جاے گا"

اسناگلس "خیر صبح کا بہولا شام کو آئے تو بہولا نہین کہنا چاہیے"

چیسٹر "اگر تم مجہہ سے نہایت سچائی سے وعدہ کرو کہ اس بات کا کسی سے ذکر نہ کرو گے تو مین ہمیشہ تمہاری مدد کے لئے آمادہ رہون گا- ہان- اور یاد رکہو- میرا نام اب چیسٹر ہے و نچسٹر نہین- خدا کے لئے اس بات کو نہ بہولنا"

اسناگلس (بے تکلفی سے ہنس کر) "ہم سمجہ گئے ہین- آپ اطمینان رکہین"

چیسٹر "یہہ لو بیس پاؤنڈ کا نوٹ ہے اس سے تمہارے نقصانات کی تلافی ہو جاے گی- بلکہ کچہہ فائدہ ہی مین رہو گے"

اسناگلس "یہہ بہی بہت ہے"

چیسٹر "بہتر یہہ ہوگا کہ تم یہہ ظاہر نہ کرو کہ تم مجہے پہلے سے جانتے ہو"

اسناگلس "جیسی آپ کی مرضی"

چیسٹر "میری راے مین بہی مناسب ہے- اچہا اب دوسری بات تم نے رچرڈ مارکہم کو کہان دیکہا تہا؟"

اسناگلس "باسٹریٹ کے تہانے مین"

چیسٹر "تہانے مین! کس جرم مین؟"

اسناگلس "اس کی میرے فرشتہ خان کو بہی خبر نہین- جو کچہہ

سب مجھے معلوم ہے وہ یہہ ہے کہ اوس نے مجھے آدہی اشرفی دی کہ آج صبح کو آکر اوس کے بڈہے خانساماں کو خبر کرون کہ وہ آج دن مین کسی وقت مکان کو آجائیگا۔"

چیسٹر "بس تم کو صرف اسی قدر معلوم ہے؟"

اسناگلس "بس اسی قدر"

چیسٹر "خیر اب بتاؤ کہ کیا مین اس بات کا اطمینان رکھون کہ تم اُس معاملے کو مخفی رکھوگے؟"

اسناگلس "مین تو آپ سے وعدہ ہی کر چکا ہون۔"

چیسٹر "اچھا تو ڈنگھم سے یہہ کہنا مناسب نہین ہے کہ اوس کا آقا تھانے مین ہے۔"

یہہ کہہ کر چیسٹر نے اسناگلس کو رخصت کیا اور فوراً بیرونٹ کے پاس جا کر کہنے لگا۔

"اور سنا! رچرڈ تو۔ اسٹریٹ کے تھانے مین ہے۔"

بیرنٹ "سچ! کس جرم مین؟"

چیسٹر "اس کا پتہ نہ لگ سکا کہ کس جرم مین۔ لیکن تمہارے خیال مین یہہ تعجب کی بات نہین ہے کہ اوس نے ہم مین سے کسی کو بلوا بھی نہ بھیجا؟"

بیرونٹ "بے شک تعجب کی بات ہے۔ ہم کو ابھی شہر چلنا چاہیے اور کسی ایسے شخص کو جسے رچرڈ نہ جانتا ہو فوراً عدالت پولیس مین بھیجنا چاہیے تاکہ اس مقدمے کا حال دریافت کرکے خبر دے۔ اس سے ہمین پتہ لگ جائیگا کہ نوٹون کا حال تو نہین کھل گیا۔"

چچسیٹر "ہان اس مین ایک لمحے کی دیر بہی نہین کرنا چاہیئے"

چند منٹ مین گاڑی پہر دروازہ پر لائی گئی - اس عرصے مین چچسیٹر نے وڈنگہم سے کہا کہ "چونکہ رچرڈ کا کچہہ حال معلوم نہین ہوا لہذا ہم شہر مین اوس کی تلاش کو جاتے ہین"

جب گاڑی دور نکل گئی تو وڈنگہم نہایت افسردہ دلی کے ساتہہ باورچیخانے مین واپس آیا جہان اسناگلس بیٹہا ٹہنڈے سموسے اور ٹہرّا اوڑا رہا تہا - اس شخص کی عادت مین داخل تہا کہ اگر کوئی بات اوسے معلوم ہوجائے تو جب تک چار آدمیون مین اوس کا تذکرہ نہ کرلے پیٹ پہولا ہی رہے - چنانچہ وڈنگہم کو دیکہتے ہی کہنے لگا -

"وڈنگہم صاحب! آج ہمین ایک نئی بات معلوم ہوئی"

وڈنگہم "کون سی نئی بات ہے؟"

اسناگلس "یہہ بات کہ ونچسٹر چچسیٹر ہے اور چچسیٹر ونچسٹر"

وڈنگہم "یہہ تو دو بڑے بڑے شہر ہین جو الگ الگ بستے ہین اور جن مین مغرق مشرب (مشرق مغرب) کا مفاصلہ (فاصلہ) ہے"

اسناگلس "خیر شہر الگ الگ ہون مگر آدمی ایک ہی ہے"

وڈنگہم "بہئی میری سمجہہ مین خاک نہین آیا"

اسناگلس "اچہا تو مین صاف صاف بیان کرتا ہون - رات سروڈس آرم کے قہوہ خانے مین تم نے مجہے سگٹ سے اپنے پرانے آقا کا ذکر کرتے ہوے سنا تہا یا نہین؟"

وڈنگہم "نہین مین اوس وقت کسی اور شخش (شخص) سے باتین کر رہا تہا"

اسناگلس "خیر تو مین ساری رام کہانی تمہین پہر سناتا ہون"

یہہ کہہ کر اسنا گلس نے ونچسٹر کے ہان نوکر ہونے اور اوس کے ساتہہ بیڈن جانے اور اخیر مین ونچسٹر کے راتون رات فقرو ہونے کا بیان کر کے کہا کہ یہہ وہی شخص ہے جس نے اب اپنا نام بدل کر چیسٹر رکہا ہے۔

ڈننگہم یہہ حالات سن کر ششدر رہ گیا اور جب اوس کی پریشانی کم ہوئی تو اسنے عالمانہ الفاظ مین بہت دیر تک استنباط نتائج کرتا رہا جو ناظرین پر رحم کر کے ہم قلم انداز کرتے ہین۔

قریب ساڑھے بارہ بجے کے رچرڈ اپنے مکان پر واپس آیا اوس کے چہرے سے پریشانی و اضطراب برستا تہا جسے اوس نے مصنوعی تبسم سے چہپانے کی بے سود کوشش کی۔

ڈننگہم "میان شکر ہے کہ آپ خیرافت (خیرو عافیت) سے گہر آگئے۔ مجہے بڑا ڈر تہا کہ کہین آپ کے دشمن کسی دام تصویر (دام تزویر) مین نہ پھنس گئے ہون"

رچرڈ "ڈننگہم! ایک نہایت ہی ناخوشگوار واقعہ جس کا حال مین تم سے پہر فرصت مین بیان کرون گا ایسا پیش آیا جس سے مین رات گہر واپس نہ آسکا۔ مین رات سر رویرٹ ہاربرو اور مسٹر چیسٹر"

ڈننگہم۔ (قطع کلام کر کے نہایت جوش سے) "چیسٹر اچہا آدمی نہین ہے"

رچرڈ "اس کا کیا مطلب"

ڈننگہم "جو مین کہتا ہون وہی مطلب ہے۔ بیرونٹ اور چیسٹر آج صبح یہان آئے تہے"

اوس کے بعد خانساماں نے نہایت طول کلامی کے ساتھہ بڑے بڑے الفاظ مین جیسپٹر اور اسناگلس کا سارا واقعہ اور اون کی صبح کی اتفاقی ملاقات کا حال بیان کیا جسے سن کر رچرڈ کہنے لگا۔

"حقیقت مین نہایت ہی عجیب بات ہے"

ڈننگہم "میاں مین سچ کہتا ہون کہ مجھے جیسپٹر سے قلبی نفرت (قلبی نفرت) ہے بڑا شیخی باز اور چبا چبا کر باتین کرنے والا ہے۔ اس سے تو بیرونٹ بہت اچھا ہے۔ بچارا (بیچارہ) ہمیش (ہمیشہ) مجھے مسٹر ڈننگہم کہتا ہے۔ اور جیسپٹر جب پکارتا ہے تو خالی ڈننگہم کہہ کر۔ اور وہ گنوار ٹالبٹ جو دو ایک مراتبے (مرتبہ) یہان آیا۔ وہ تو میری پیٹہہ ٹہونک کر پوچھتا ہے "کہو دلبر ڈننگہم مزے مین تو ہو" اب میاں خیال کرو خانساماں لوگون کو دلبر کہنا انشرافت (شرافت) کی بات ہے؟"

رچرڈ اپنے دلی اضطراب سے مغلوب ہوکر کتب خانے کے کمرے مین ٹہلتا اور بکمال استعجاب کے ساتھہ یہہ تقریر سنتا رہا اور جب خانساماں اپنی بات پوری کر چکا تو آپ ہی آپ کہنے لگا:۔

"مین نے اپنے ملاقاتیون کے انتخاب مین دہوکہ کھایا اس مین کچھہ شک نہین ہے کہ مجھے سخت دہوکہ ہوا۔ یہہ شخص ٹالبٹ خواہ کتنا ہی دولتمند کیون نہ ہو پہر بھی بیرونٹ جیسے مہذب وخوش مذاق جنٹلمین سے ایسے گنوار کے اس قدر گہرے تعلقات ہونا خالی از شبہ نہین۔ اور پہر جیسپٹر کا اپنے نوکر کے ساتھہ ایسا برتاؤ۔ بیرونٹ اور جیسپٹر کا مجھے ایک معمولی قمار خانے مین لے جانا اور سب سے زیادہ یہہ کہ ایسے نازک وقت پر مجھے تنہا چھوڑ کر بھاگ جانا۔ بے شک مین نے دہوکہ کھایا! اور ہان ڈائنا۔ مجھے اوس سے پہر کبھی

نہ ملنا چاہیئے اوس کی فسون سازی و دلربائی نہایت خطرناک ہے"

وٹنگھم "کیا کہا میان قمارخانہ ؟"

رچرڈ ۔(خانسامان سے مخاطب ہوکر) "وٹنگھم افسوس ہے کہ مین ایسی سوسائٹی مین پہنس گیا ہون جو میرے یا میرے رتبہ کے شایان نہین خیر ابہی کچھہ نہین گیا ہے اور اس سے پیچہا چہڑانے کی تدبیر میرے ہاتھہ مین ہے ۔ ابہی چند ہی ہفتے ہوے ہین کہ مسٹر ماز و میرے ولی نے مجہے اجازت دی ہتی کہ مین بر اعظم یورپ کا سفر کراؤن چنانچہ اب میرا ارادہ ہے کہ اس اجازت سے استفادہ حاصل کرون ۔ آج چار بجے شام کے مجہے شہر مین ایک صاحب سے ملاقات کرنا ہے اور زیادہ سے زیادہ سات بجے تک ضرور واپس آجاؤن گا ۔ تم سامان سفر اور ایک گاڑی تیار رکہنا مین آج ہی رات کو ڈوورکو روانہ ہوجاؤن گا ۔ صرف تم کو میرے ساتہہ چلنا ہوگا"

وٹنگھم "میان چلنا چاہیئے اور ضرور ہے ضرور (ضرور بالضرور) چلنا چاہیئے اور نالت (لعنت) بہیجنا چاہیئے ایسے پاجیون کی سوبہت (صحبت) پر جو بہلے مانسون کے بچون کو مصیبتون مین مُتلا (مبتلا) کردین اور جو خانساماں لوگون کو دلبر کہین"

یہہ کہہ کر وٹنگھم تو رخت سفر درست کرنے چلا گیا اور رچرڈ وخط لکہنے کے لئے میز پر بیٹہہ گیا ۔

پہلا خط تو مسز آرلنگٹن کے نام تہا جس کے الفاظ یہہ تہے :۔

"چند وجوہ خاص جن کی تشریح و توضیح اس مقام پر قرین مصلحت نہین مجہے مجبور کرتی ہین کہ دفعتاً لندن چہوڑکر باہر چلا جاؤن ۔ مجہے امید ہے کہ آپ یہہ خیال نہ فرمایئن گی کہ مجہے آپ کی جانفزا صحبت کے چہوٹنے کا قلق نہ ہوگا

بظن غالب ہم انشاءاللہ جلد ملین گے اور اوس وقت ممکن ہے کہ مین اس فوری روانگی کے وجوہ و اسباب سے آپ کو اطلاع دے سکون جن کو سُن کر آپ تسلیم کرین گی کہ میرا لندن مین ایک منٹ ٹھہرنا بھی خالی از خطر نہ تہا۔ مین اس قدر متوحش اور متفکر ہون کہ مجھے نہین معلوم کہ میری قلم سے کیا نکل رہا ہے۔ پریشان نگاری کا معافی خواہ

رچرڈ مارکہم"

دوسرا خط مسٹر مانرو کے نام تہا۔ جس کا مضمون یہہ تہا:۔

"آپ یہہ سُن کر سخت درجہ متعجب ہون گے کہ مین آپ کی صلاح و اجازت سے فائدہ اوٹہانا اور فوراً بر اعظم یورپ کی سیر کو جانا چاہتا ہون جو اطلاعات و اخبارات میرے متعلق عنقریب آپ کے کان تک پہونچنے والے ہین اون کی نسبت یہہ عرض کرنا اپنا فرض جانتا ہون۔ کہ گذشتہ چند ہفتون سے کل تک مین جس راستے پر آنکھہ بند کئے اور بے سوچے سمجھے دوڑا چلا جا رہا تہا اوس کے خطرات پر اب مجھہ کو تنبہ ہوا ہے اس سے زیادہ حوالہ قلم کرنے کی مجھے جرأت نہین۔ مین اس وقت بدرجہ غایت متاسف و منفعل ہون امید کہ میرا انفعال و تاسف آپ کو میری عزت و آبرو کے تحفظ پر مائل کرے گا۔ آپ کا بندۂ احسان

رچرڈ مارکہم"

یہہ خطوط لکھہ کر رچرڈ اپنی خوابگاہ کی طرف گیا کہ ضروری سامان سفر خود علیحدہ کر دے۔ ابھی اس سے فارغ نہ ہوا تہا کہ وٹنگھم نے آکر اطلاع کی۔

"میان دو اجنبی شخش (شخص) آپ سے فوراً اسی وخت (وقت) ملاقات کرنا چاہتے ہین۔"

ڈننگھم اپنا جملہ پورا بہی نہ کرنے پایا تہا کہ دونون آدمی جو غالباً اوس کے پیچہے ہی پیچہے آئے تہے بلا انتظار جواب خوابگاہ کے کمرے مین دراے ہوے چلے آئے اور اون مین سے ایک نے رچرڈ کی طرف مخاطب ہوکر کہا :-

"تمہارا ہی نام رچرڈ مارکہم ہے نہ؟"

رچرڈ - "ہان نام تو میرا ہی ہے مگر اس کے کیا معنی کہ تم اس ناقابل معافی گستاخی کے ساتہہ بلا اجازت گہس آئے؟"

اجنبی - "بلا اجازت گہس آنے کی بہی خوب کہی - میان صاحبزادے تمہارے رفع انتظار کے لئے یہہ تبلا دینا مناسب ہوگا کہ ہم دونون عہدہ دار سرکاری ہین اور تمہاری گرفتاری کے واسطے وارنٹ لے کر آئے ہین"

رچرڈ اور ڈننگھم (ایک ساتہہ) "وارنٹ!"

پولیس افسر - "جی ہان وارنٹ - یقین ہے کہ خود ہی تمہارا ماتہا ٹہنک گیا ہوگا کہ کس جرم مین - تم جیسے لڑکے اگر اس قسم کے کہیل کہیلوگے تو تم کو امید کرنا چاہئے کہ کبہی نہ کبہی دہر لئے جاوگے - بکرے کی مان کب تک خیر منائے گی"

رچرڈ - "لیکن آخر کچہہ معلوم بہی تو ہو کہ مین نے کیا جرم کیا ہے - یقیناً اس مین کچہہ غلط فہمی واقع ہوئی ہے - مین نہین کوئی اور ہوگا جسے تم گرفتار کرنا چاہتے ہو"

پولیس افسر - "کل تم شہر مین کسی مہاجن کی کوٹہی مین گئے تہے؟"

رچرڈ - "ہان گیا تہا اوس سے کچہہ روپیہ وصول کرنا تہا جو میرے ولی مسٹر مانز و نے میرے خرچ کے واسطے اوس کے پاس جمع کر دیا تہا"

پولیس افسر - "اور وہان تم نے ایک یا پانچ سو پاونڈ کا نوٹ بہی

پہنایا تہا؟ یعنی تمہاری آسانی کی غرض سے کلارک پہنا لایا تہا؟"

رچرڈ۔ "بے شک مجہے اِس سے انکار نہین۔ مجہے نوٹ پہنانے کی ضرورت تہی۔ مگر اس معاملے سے اور تمہارے اس وارنٹ سے کیا تعلق ہے"

پولیس افسر "تعلق یہہ کہ پانچ سو پاونڈ والا نوٹ جعلی تہا"

رچرڈ (جوش کے ساتہہ) "جعلی! ناممکن محض!"

وٹنگھم "جعلی نوٹ! ایسی گستاخی سے توبہ کرو ضرور کوئی غلطی ہوئی ہے"

پولیس افسر "غلطی وغلطی کچہہ نہین ہوئی ہے۔ اس بحث سے کچہہ ماحصل حصول نہین۔ ہم لوگ ایک کرایہ کی گاڑی مین آئے ہین جو گلی کے نکڑ پر کہڑی ہے۔ لہذا فوراً تیار ہو جاؤ کہ جلدی بو اسٹریٹ کو چلین"

رچرڈ "مین تمہارے ساتہہ چلنے کو تیار ہون کیونکہ مین اچہی طرح اس بات کو جانتا ہون کہ مجسٹریٹ صاحب کی عدالت مین مجہے ایک منٹ بہی روکا نہ جائے گا"

پولیس افسر "اس سے مجہے غرض نہین (اپنے ساتہی سے مخاطب ہوکر) ہم مین قیدی کے ساتہہ جاتا ہون تم یہان تہوڑی دیر ٹہر کر مکان کی تلاشی لو اور اس بات کا اطمینان کر کے کہ مکان کے اندر کسی قسم کا ثبوت ہے یا نہین ہمارے پیچہے پیچہے چلے آؤ"

وٹنگھم رچرڈ کے ساتہہ جانے پر مصر تہا جسے بڑی مشکل سے اوس نے سمجہا کر باز رکہا کہ عہدہ دار پولیس مکان کی تلاشی لینے والا ہے اور اس حالت مین ضرور ہے کہ وہ گہر پر موجود رہے کیونکہ کسی غیر آدمی پر سارا گہربار چہوڑ دینا مصلحت کے خلاف ہے۔

جب بڈھا خانساماں رچرڈ کے سمجھانے سے مان گیا تو رچرڈ پولیس افسر کی حراست مین گاڑی مین بیٹھ کر بو اسٹریٹ کی عدالت پولیس کی طرف روانہ ہوا۔

اس منحوس مکان مین داخل ہونے کے بعد رچرڈ سے اوس کی پاکٹ بک اور روپیون کا بٹوا لے لیا گیا اور چونکہ مجسٹریٹ صاحب اس وقت کسی دوسرے مقدمے کے انفصال مین مشغول تھے لہذا اون کے فارغ ہونے تک رچرڈ کو حوالات مین بند کر دیا گیا۔

بالفعل ہم رچرڈ کو اسی مقام پر چھوڑتے ہین کیونکہ اوس کی گرفتاری کے بعد والی رات مین ایک دوسرے مقام پر نہایت ہی خطرناک واقعات پیش آئے ۔

سترہوان باب

ہیبت ناک مکان

ذل ہمٹہ فیلڈ فیلڈلین اور سیفرن ہل آج ہم کو جس قدر غلیظ۔ گندے میلے کچیلے اور بدہیئت معلوم ہوتے ہین چند سال ہوئے کہ اس سے دس حصہ زیادہ تھے اوس زمانے مین ان مقامات مین بہت ہی کم چہ بچے تھے اور جو تھے بھی اون مین نالیان نہ تھین۔ نتیجہ یہ تھا کہ پانی ہر جگہہ سڑتا اور ہوا کو متعفن کرتا تھا۔ اس پر مستزاد تھی کاوکراس اور کیسل اسٹریٹ کے مذبحوں اور قصاب خانون کی ودسٹری ہوئی اور دماغ پاش پاش کر دینے والی بدبو جو آج تک بدستور جو ہے۔ ان مذبحون اور قصاب خانون مین پایہ تخت کے کتون اور بلیون کے راتب کے واسطے گھوڑون کا گوشت اوبالا جاتا ہے اور قصاب خانون کی

کھڑکیون مین گہوڑون کی بڑی بڑی ہڈیان خشک ہونے کی غرض سے لٹکی ہوئی ہین اور جس طرح اس طرف سے گذرنے والے کی قوت شامہ یہان کی بدبو سے پناہ مانگنے لگتی ہے اوسی طرح قوت باصرہ اس ہیبت ناک نظارے کی تاب نہین لا سکتی۔ ہر قصاب خانے مین روزانہ ساٹھہ سے اوپر گہوڑے ذبح کیے جاتے ہین جن مین سے اکثر "بڑی منزل" پر بہیجے جانے کے وقت بیماری کے اخیر درجے مین ہوتے ہین۔ جو لوگ شہر کے کتون اور بلیون کے راتب تقسیم کرنے کا بیوپار کرتے ہین اگر جلدی سے آکر اس گوشت کو نہ لے جاہین تو فوراً سڑنے لگتا ہے اور ایسی بدبو پہیلتی ہے کہ سارے نواح کو طاعون زدہ کرنے کے واسطے کافی ہے۔

اول تو یونہین یہہ حصہ شہر گندگی اور تعفن سے سنڈاس ہو رہا ہے اوس پر طرہ یہہ کہ یہان پانی کا قحط ہے گویا اہتماماً اس کی غلاظت کو حد کمال تک پہونچانے مین کوئی دقیقہ نہین اوٹھا رکہا گیا ہے۔ بعض مکانات کے پیچہے چہوٹے چہوٹے باڑے ہین جن مین مالک مکان کے پلے ہوے خنزیر رہتے ہین۔ کچھہ عرصہ ہوا کہ ایک غریب بیوہ جو انہین مکانات کے پچہواڑے رہتی تہی اوس کا بچہ مر گیا۔ چونکہ بیچاری اکیلی تہی اس لئے مُردہ بچے کو چٹائی پر ڈال کر کپڑے سے ڈہک گئی اور خود کفن دفن کی فکر مین باہر گئی۔ اوس کی غیر موجودگی مین ایک خنزیر باڑے مین سے گہر مین گہس آیا اور بچے کا آدہا جسم نوچ نوچ کر کہا گیا۔

اس نواح مین جس کا ہم ذکر کر رہے ہین آبادی کی یہہ کثرت ہے کہ سیکڑون خاندان ایسے ہین جن کے پاس سارے خاندان کے رہنے سہنے اور سونے کے لئے ایک ایک کمرہ ہے۔ اگر ان مین سے کوئی شخص

مرجائے تو اوسی بند کمرے مین مردہ بھی پڑا رہتا ہے اور گھر کے لوگ بھی سوتے رہتے ہین۔ بسا اوقات مرنے والے کے اقربا کو بوجہ عُسرت کے اتنی مقدرت نہین ہوتی کہ تجہیز و تکفین کا انتظام جلد کرسکین۔ اور مردہ دنون بلکہ ہفتون یون ہی پڑا رہتا ہے جس مین سڑنے کے علاوہ کیڑے پڑنا شروع ہوجاتے ہین اور چوبیس گھنٹہ کے اندر جسم کے اندر باہر اوپر نیچے رینگتے نظر آتے ہین اور سڑے ہوے بدن کو ہلنی کر دیتے ہین جیسے دیکھکر بعض وقت اس درجہ گھن اور کراہت آتی ہے کہ غسال اور کفن دوزون کو استفراغ ہونے لگتا ہے۔

سوسائٹی کے طبقہ امرا کے لوگ ان بیچارے غربا کو ان باتون پر جو حقیقت مین اون کی بدمعاشی سے نہین بلکہ بدنصیبی سے منسوب کی جاسکتی ہین لعنت ملامت کرنے کے واسطے تو مرد ہین مگر ان خرابیون کے استیصال مین کوشش کرتے ہوے اون پر اوس پڑ جاتی ہے۔

گھر بھر کے لوگون کے ایک ہی کمرے مین اور ایک ساتھ سونے سے لڑکیون مین شرم و حیا نام کو نہین رہتی اور جب شرم ہی نہ رہی تو اون کی عصمت کا خدا حافظ! لیکن افسوس کہ اس عسرت و ناداری سے جس کی وجہ سے بہن بھائی۔ خالہ بھانجے سب ایک ساتھ مل کر لپٹ کر ایک ہی تنگ و تار کمرے مین سوتے ہین۔ بسا اوقات ایک نہایت ہی قبیح و شنیع اور مکروہ و مغضوب فعل کا ارتکاب ہوجاتا ہے۔

جب کبھی ان مکانون مین چیچک یا لال بخار پھیلتا ہے تو یہ مقام طبقہ جہنم بن جاتا ہے اور اموات کی اس قدر کثرت ہوتی ہے کہ گھر کے گھر چٹ ہوجاتے ہین۔

غرض کہ یہہ ہے ناگفتہ بہ حالت اوس حصہ شہر کی جو اس عظیم الشان پایتخت کے بیچون بیچ واقع ہے۔ سینٹ جان اسٹریٹ سے سیفرن ہل تک اور ویسٹ اسٹریٹ سے کلرکن ویل گرین تک چھوٹے چھوٹے کوچون اور گلیون کا یہہ نور حال ہے جو کوڑے کرکٹ سے اٹے ہوے ہین اور تعفن کی یہہ کیفیت کہ گذرتے ہوے دماغ پھٹا جاتا ہے۔ اور یہان اون لوگون کی گنجان آبادی ہے جو غلاظت مین پیدا ہوے ہین جرائم پیشگی اور شکستہ حالی مین زندگی بسر کرتے ہین اور عسرت اور فاقہ کشی مین جان دیتے ہین۔

اسی مقام پر فیلڈ لین اور ایلائی پلیس کے درمیان ایک گلی ہے جس کا نام ایر یونین کورٹ ہے۔ یہہ گلی اس قدر تنگ ہے کہ گاڑی اس مین سے نہین جاسکتی۔ صرف پیدل ہی گذر سکتے ہین۔ اس کے دونون جانب کے مکانات پست اور غلیظ اور تنگ و تاریک ہین جن مین آفتاب کی شعاعون کا گذر نہین ہوسکتا۔ یہہ مکانات سستے کرایہ پر دئے جاتے ہین۔ لیکن نیچے کے درجون مین اکثر دوکانین ہین جن مین بچون کی کتابین۔ تماشاگردن اور ڈاکوؤن کی تصویرین۔ دیا سلائیان۔ سوئی پپکین۔ مٹھائی کی ٹکیان ادنی درجہ کے سوتی کپڑے رکھے ہوے ہین۔

رات کے تقریباً نو بجے ہون گے کہ اسی گلی مین دو چھوٹے چھوٹے بچے یعنی ایک سات برس کا لڑکا اور پانچ برس کی لڑکی ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے بُری طرح روتے چلاتے جارہے ہین۔ دونون کے کپڑے لگے ہوے ہین اور پاؤن مین نہ جرابین ہین نہ جوتے۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد چلتے چلتے ٹھہر جاتے ہین اور بھائی اپنی چھوٹی سی بہن کی دلدہی کرتا ہے اور کہتا ہے:-

"اچھی بہن! مت روؤ۔ مین امّان سے کہدون گا کہ میری خطا ہے
کہ مین زیادہ پیسے نہ مل سکے۔ اگر امان مارین گی تو مین مار کہالون گا۔ تم مت روؤ"
اسی طرح سے بہائی اپنی بہن کو تسلی اور دلاسا دیتا ہوا اور اوس کی
آئی بہی اپنے سر لینے کا وعدہ کرتا ہوا اوس کا ہاتہہ پکڑے آگے بڑہا۔ یہہ
بچے چلتے چلتے اوس مکان کے دروازے پر ٹھہرے جس مین ان کی
مان رہتی تہی۔ دروازے پر پہونچ کر لڑکی پہر ٹہٹک گئی اور گہر مین گہستے ڈری
پہر بہائی نے دل دہی کی اور کہا۔
"فینی بہن خدا کے لئے مت روؤ اور گہر مین چلو اگر امّان تم کو مارنا
چاہین گی تو مین تمہارے بدلے کی بہی مار کہالون گا۔ اور کل جب ہم مانگنے
نکلین گے تو پہلا پیسا جو سبسے ملے گا اوس کی تم کو ناشپاتی لے دون گا۔
چاہے اوس کے بعد ہمیے کوئی پیسا نہ ملے اور گہر آنے پر امان مارتے مارتے
میری جان ہی نکال دین۔ لو اب مت روؤ۔ اچھا!"
بہائی نے دروازہ کہولا اور بہن کا ہاتہہ پکڑ کر اندر داخل ہوا۔
ایک شخص جس کے پہولے ہوئے گالون پر سخت گہنی داڑہی
تہی اور ایک میلا کچیلا کوٹ پہنے تہا آگ کے پاس بیٹہا ہوا پائپ پی رہا
تہا اور ایک لاغر و نحیف عورت جس کی صورت سے بدمزاجی اور سنگدلی
برستی تہی میز پر کہانا چن رہی تہی۔ اس گہر کا سامان کلہم اجمعین ایک یہی میز
تین ٹوٹی پہوٹی کرسیان اور ایک میلا بچھونا تہا جو ایک طرف کونے مین پڑا تہا۔
لڑکا جب دروازہ کہول کر اندر داخل ہوا تو پہلے توس شخص کو آگ کے پاس
بیٹھے دیکہہ کر متعجب ہوا۔ لیکن ایک لمحہ کے بعد ہی خوشی سے تالیان بجا کر
کہنے لگا:۔

"آہا ابّا جان گھر آگئے!"

لڑکی بھی رونا دھونا بھول گئی اور خوشی سے اچھل کر چلا اوٹھی:-

"ارے ہمارے ابّا جان آگئے!"

دونوں معصوم نہایت سچی محبت اور بالکل غیر مصنوعی خوشی سے دوڑ کر باپ کے گلے سے لپٹ گئے -

بچے اچھی طرح سے گلے مین باہنین ڈالنے نہ پائے تھے کہ باپ نے نہایت وحشیانہ پن کے ساتھہ یہہ کہکر اونہین الگ ڈھکیل دیا:-

"خدا غارت کرے حرام زادو! تم نے تو میرا پیٹ ہی توڑا ہوتا"

لڑکا اپنا سا منہہ لے کر الگ ٹھٹھک گیا اور لڑکی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی -

مرد - "اب یہہ نخرے رہنے دو اور بتاؤ کہ آج کتنا کما کر لائے تمھاری ماں کہتی ہے کہ جب سے ہم پردیس گئے تم کچھہ نہ کچھہ مانگ موتگ لاتے ہو"

عورت - "ہان بولو جلدی بولو اور اپنے بہانے بتے رہنے دو نہین تو تم مجھے جانتے ہو"

لڑکا - (اپنی جیب سے پیسے نکال کر) اچھی امان جان - یہہ سب پیسے فینی نے مانگ کر اکٹھے کئے ہین مجھے ایسی بھوک اور سردی لگی تھی کہ کسی سے کچھہ بھی نہ مانگ سکا - اگر آج ہم تھوڑا مانگ کر لائے ہین تو آپ مجھے ماریں - فینی بے چاری کی اس مین خطا نہین ہے"

لڑکے نے جب یہہ الفاظ کانپتی ہوئی آواز مین اور آنکھون مین آنسو بھر لا کر کہے تو وہ اپنی بہن کے آگے کھڑا ہو گیا تاکہ ماں کے غصے سے اوسے بچا لے -

عورت - (جہپٹ کر اور لڑکے کا ہاتہہ پکڑ کر جس مین پیسے تہے) "لا ادہر دکہا"

(اس کے بعد یہہ دیکہہ کر کہ رقم تہوڑی ہے) "رہ تو سور کے بچے! سب تجہے ان بہانون بتون کا مزا چکہاؤن گی اور تیرا کلیجہ بہون کر کہا جاؤن گی"

مرد "کتنا لایا ہے؟"

عورت (آگ بگولا ہوکر) "کتنا لایا ہے! خاک لایا ہے! مس کر کے شراب کے دام نکلین گے۔ یہہ لو آٹہہ آنے ہین"

(لڑکے کی طرف جہپٹ کر) "رہ تو جا تیری چمڑی نہ ادہیڑی ہو تو بات نہین"

یہہ کہہ کر اوس نے لڑکے کا ہاتہہ پکڑا اور اوس کی پیٹہہ مین اس زور سے ایک گہونسا مارا کہ اوندہے منہہ گرا۔ اس کے بعد اس بے رحم ماں نے بے چارے معصوم پر لات گہونسون اور گالی کوسون کا مینہہ برسا دیا۔

اوس کے بعد لڑکی کی باری آئی اور جس بے دردی سے لڑکے پر مار پڑی تہی اوسی طرح اس پانچ برس کی جان کا بہیتہن نکالا گیا۔ ہان اتنا فرق تہا کہ اس موقع پر ہیری ہاتہہ جوڑ جوڑ کر ماں سے کہتا جاتا تہا کہ "اماں جان فینی کی خطا نہین ہے میری خطا ہے آپ اسے نہ مارین" لیکن جب ماں اس پر بہی باز نہ آئی تو بہن کو بچانے کی غرض سے بیچ مین آگیا اور اوس کی مار اپنی پیٹہہ پر لے کر اس عمر مین اپنی رحم دلی اور نیک طینتی کا ثبوت دیا۔

آخر کار عورت تہک کر بیٹہہ گئی اور لڑکا اپنی بہن کو بچہونے پر بٹہا کر اوس کے آنسو پونچہنے لگا۔

اس عورت کا خاوند اس عرصے مین بالکل خاموش اور بے حس و

حرکت بیٹھا باپ پیتا رہا اور اگر ادھر سے بچون کے پیسے تھوڑے لانے پر غصہ نہ آیا تھا تو اون کو پٹتے ہوے دیکھہ کر رحم بھی نہ آیا۔

عورت (ہانپ کر) "اب ٹھیک ہوے ہین۔ دیکھون تو اب کبھی اٹھارہ آنے سے کم جیب مین ڈال کر گھر مین گھسین۔ کوئی جانے کہ اس مین بچون کا قصور نہین بلکہ دینے والے لوگون کا قصور ہے مگر مین جانتی ہون کہ انہین سور کے بچون کا قصور ہے اس لئے کہ لوگ روز بروز زیادہ فیاض ہوتے جاتے ہین جتنی بدکاری بڑہتی جاتی ہے اوتنی ہی سخاوت بھی زیادہ ہوتی جاتی ہے"

مرد (موٹی بھدی آواز سے) "ٹھیک ہے کوئی چلتا ہوا مانگنے والا ہو تو اور نہین تو پانچ روپیہ روز پیٹ سکتا ہے۔ اگر اسی سڑکون پر اس کونے سے اوس کونے تک چکر لگائے تو ہر سڑک پر کیا ایک آنہ بھی نہ ملے گا؟ بس پورے پانچ روپیہ ہو گئے"

عورت "ہان اور کیا۔ اسی لئے کہتی ہون کہ اگر یہہ اپاہج۔ کاہل اور سست بچے کوشش کرتے تو اٹھارہ آنے پیدا کرنا بڑی بات نہ تھی۔ تمہارے اس پچھلی دفعہ جیلخانہ مین جانے کے بعد اگر یہہ کوشش کرکے بہت بہت سا مانگ کر نہ لاتے تو اب تک خدا جانے میرا کیا حال ہو گیا ہوتا۔ مگر تھوڑے دنون سے ان پر ایسی موت پڑی ہے کہ کچھہ بھی نہین لاتے۔ اسی سے اب یہہ حال ہے کہ گھر مین پھوٹی بھانگ نہین جو کچھہ دہرا ڈہکا تھا سب کا صفایا ہو گیا"

مرد "اب ہم لوٹ کر آگئے ہین پھر سب کچھہ ہو جائے گا۔ تھوڑی دیر مین ڈک آتا ہو گا۔ ہم در وہ کہین نہ کہین لگا لگانے کی فکر کرین گے خالی

ہاتھہ پر ہاتھہ رکھے کب تک بیٹھے رہین - تم ڈوک کے آنے سے پہلے پہلے لونڈیا لونڈون کو کھلا پلا کر سلا دو "

عورت " اچھا "

یہہ کہہ کر اوس نے ایک خشک روٹی کے ٹکڑے کئے اور ایک ایک ٹکڑا بچون کی طرف پھینک کر نہایت کرخت آواز مین کہنے لگی :-

" جلدی سے نگل کے بچھونے مین دب رہو نہین تو چمٹا لے کے آتی ہون "

لڑکے نے روٹی کا بڑا ٹکڑا بہن کو دیا اور چھوٹا خود کھایا - اور بچھونے پر لٹا کر نہ صرف اوسی کے چیتھڑے بلکہ اپنے کپڑے بہی اوسی پر ڈالے تاکہ اوسے سردی نہ معلوم ہو اور چپکے سے اوس کی برابر لیٹ گیا -

یہہ وہ بچے سو رہے ہین جو ابہی گٹ چکے ہین اور جن کے بدن مین درد اور آنکھون مین آنسو موجود ہین جو نہین جانتے کہ پیٹ بہر کھانا کیا ہوتا ہے جن کو بیٹھتے گھونسا اور اوٹھتے لات ملتی ہے - جو باپ کی صورت دیکھتے ہی دوڑے گئے تھے کہ گلے سے لپٹین گے لیکن باپ نے اون کو دھتکار دیا جو باوجود مان کی سختیون اور مار پیٹ کے اوس سے محبت کرتے ہین اور جس کے ایک پیار کے لفظ ایک تبسم پر دونون عالم قربان کرنے کو موجود ہین -

خدا خوب جانتا ہے کہ اس تصویر مین مبالغہ کا رنگ مطلق نہین ہے اس بات کے خیال سے ہمارا خون جوش کہاتے لگتا ہے کہ انسانی شکل مین درندے بہی ہین جن مین سے بہتون کا شمار اوس جنس مین ہے جو قدرتاً حلیم و رحیم اور نرم دل و نازک طبع ہے - یہہ درندہ خصائل اور انسان شمائل عورتین اپنے بچون کو زندہ درگور کر دیتی ہین جن کے نصیب مین دن رات سوا ے

ڈہول جوتے اور گالی کوسے کے اور کچہہ نہین ہوتا۔ افسوس! کہ اس قسم کی کتنی مائین نکلین گی جن کا وجود ہنی نوع انسان کے واسطے باعث ننگ وعار ہے۔ نہین یہہ چڑیلین ہین جنہون نے ہماری جیسی شکل اختیار کی ہے ہم مین رہتی سہتی ہین اور ہماری نوع کو بدنام کرنے کی غرض سے ہم مین برے نمونے قائم کرتی ہین۔

جب بچے سو گئے تو عورت باہر گئی اور چند منٹ کے بعد ٹہرے کی دو بوتلین لے کر آئی۔ اس امر کے اظہار کی ضرورت نہین ہے کہ یہہ بوتلین اونہین پیسون سے خریدی گئی تہین جو بچے سارا دن لوگون سے بہیک مانگ کے لائے تہے۔ اوس کے بعد عورت ایک کونے مین سے بہنا گوشت اور روٹی اوٹہا لائی اور جورو خاوند نے خوب پیٹ بہر کر زہر مار کیا۔ گوشت اس قدر کثرت سے تہا کہ اگر ایک ایک ٹکڑا بچون کو دیا جاتا تو بہی بہت سا بچ رہتا۔ روٹی جو انہون نے کہائی وہ تازہ اور سپید اور نرم تہی مگر جو بچون کو دی گئی تہی وہ باسی اور سیاہ اور خشک تہی۔

جب دونون کہانا کہا چکے اور ٹہرا اُڑا چکے تو عورت نے جس کے چہرہ سے سنگ دلی اور شرارت برستی تہی مرد سے چپکے چپکے کہا:۔

"سنتے ہو مین نے فینی کے کارآمد بنانے کی ایک بہت اچہی تدبیر سوچی ہے"

مرد "کہو یا لی وہ کیا تدبیر ہے"

عورت "ان دنون مین یہی سوچتی رہتی ہون کہ میری تو اب کوئی دن مین تمہارے کامون مین مدد دینے کے لائق ہوتا ہے۔ چہوٹا سا تو ہے ہی کہڑکیون مین سے نکل جایا کرے گا جب چہوٹے گہرین گہس جایا کرے گا اور کوٹہری مین دبک کر بیٹہہ رہا کرے گا کہ رات کو تمہارے لئے دروازہ

کہول دے اور ہزار طرح تمہاری مدد کر سکے گا۔"

مرد "ہان سچ ہے۔ اب کوئی دن مین مین اوسے اپنے کام پر لگا لون گا۔"

عورت "اچھا تو ہیری تو کچھہ نہ کچھہ تمہارا کام کرے گا مگر یہہ بتاؤ کہ فلینی کیا کرے گی۔ ابہی تو وہ برسون تک ہمارے کسی کام کی نہین۔ مجھے اس بات کا تو یقین ہے کہ وہ بہیک نہ مانگے گی۔ مین خوب سمجھتی ہون کہ ہیری اوس کے بچانے کے لئے جہوٹ موٹ کہتا ہے کہ وہ بہیک مانگتی ہے۔ اب میرے جی مین ہے کہ ایک تدبیر کرون جس سے وہ آپ ہی آپ اور اپنی خوشی بہیک مانگنے لگے۔"

مرد "تو وہ تدبیر تو بتاؤ کہ کیا ہے۔"

عورت "تدبیر یہہ ہے کہ ایسا کرنا چاہئے کہ وہ ہمارے بس مین ہو جائے اور ساتھہ ہی اوس کی صورت ایسی ہو جائے کہ جو دیکھے رحم کرے اور ضرور اوسے کچھہ دے۔ مین شرط بدتی ہون کہ میری تدبیر سے اوسے کم سے کم پانچ روپیہ روز ضرور ملین گے اور خیال کرو پانچ روپیہ تہوڑے نہین ہوتے"

مرد "آخر کیسے"

عورت (مرد کے سوال کی طرف التفات نہ کرکے) "اوسے ہیری کی مدد کی بہی ضرورت نہ ہوگی۔ بس ہمین اتنا کرنا پڑے گا کہ روز صبح کو اوسے کسی بڑی سڑک پر لے جا کر بٹہا دین اور شام کو جا کر لے آئین۔ مین تم سے سچ کہتی ہون کہ اس سے اتنا مل جائے گا کہ ٹہرا کیسا ہر روز برانڈی اوڑے گی۔"

مرد "تو آخر کچھہ میری سمجھہ مین نہین آتا کہ کیا تدبیر ہے۔"

عورت "کیا تم ابہی تک نہ سمجھے؟"

مرد "قسم لے لو جو کچھہ بہی سمجہا ہون"

عورت "میرے لفظون پر غور کرو ابہی سمجہہ جاؤ گے"

مرد - (اوچہل کر) "اچہا - اب سمجہا - مگر یہہ کیسے ہوسکتا ہے؟ فینی خود کب ماننے لگی؟"

عورت - (ہنس کر) "اسے بس ہماری تدبیر خود منوا لے گی"

مرد "کیسے"

عورت "اوس کی آنکہین نکال لینے سے"

یہہ شخص ڈاکو قاتل - قسی القلب سب ہی کچہہ تہا مگر جس وقت یہہ جملہ اوس کے کان مین پڑا وہ فوراً کانپ اوٹہا اور متحیر ہو کر عورت کی طرف دیکہنے لگا۔

عورت (نہایت بے پروائی کے ساتہہ) "مین اچہی طرح جانتی ہون کہ اندہے بچے سے بڑہ کر انسانی ہمدردی کو جوش مین لانے والی کوئی چیز نہین" (یہہ دیکہہ کر کہ اوس کا خاوند خاموش ہے) "کیا تم نے نہین سنا کہ کیٹ بٹس نے ساری دولت اپنی دونون اندہی لڑکیون کو ساتہہ لے کر اور گانون گانون بہیک مانگ کر پیدا کی ہے؟ دونون لڑکیون کو اوس نے خود اپنے ہاتہہ سے اندہا کیا - مجہہ سے تو وہ سارا حال خود بیان کر چکی ہے اور اسی سے مجہے یہہ خیال پیدا ہوا ہے"

مرد "مگر اوس نے کچہہ بتایا کہ اندہا کس طرح کیا تہا؟"

اس سوال کے ساتہہ اوس نے آنکہین نیچی کرلین جس سے معلوم ہوتا تہا کہ اگرچہ عورت کی اس تجویز نے اوس پر بہت اثر کیا ہے تاہم ابہی اوس کے دل مین کچہہ تہوڑی سی محبت پدری ہے جس پر غالب آنے کی کوشش کر رہا ہے

عورت "وہ اوس نے دونون آنکہون کے پپوٹے کہول کر ڈہیلون پر

دو گھونگے رکھے جن مین ایک ایک بھونرا بند تھا اوس کے بعد ایک پٹی خوب کس کر اس طرح باندھ دی کہ ڈھیلون پر سے گھونگے سرکنے نہ پائین اور پپوٹے کھلے رہین۔ چند روز مین آنکھین بالکل پھوٹ گئین اور پتلیون پر سپیدی آکر ٹینٹ نکل آئے۔

مرد "کیا سچ فینی کا یہی حال کیا جائے؟"

عورت "برابر یہی حال کیا جائے۔ کیون نہ کیا جائے؟"

مرد۔ (اس تجویز کو پسند کرکے) "ہان کیون نہ کیا جائے"

عورت۔ "آخر بچون سے کچھ نہ کچھ کام تو لینا ہی چاہیئے۔ اگر تمہاری راے ہو تو کل مین ہیری کو اکیلا مانگنے کے لیئے بھیجون اور فینی کو گھر پر روک لون جب چھوکرا چلا جائے تو یہہ تدبیر فینی پر آزماؤن"

دروازہ پر کسی کی ہلکی دستک نے سلسلہ کلام منقطع کر دیا۔

اٹھارہوان باب

کلال خانہ

بل "آجاؤ۔ ڈک فلیر کے سوا اور کون سکتا ہے"

نووارد "یار بل بولٹر۔ لو ہم آہی پہونچے۔ تم کو غالباً یہہ بات پہلے سے معلوم تھی کہ مین آج شام کو یہان آنے والا ہون۔ جو لڑکا ابھی لگلے ہی دن جیل خانے سے چھوٹا ہے تم نے اوس کے ہاتھہ خواہ مجھے کہلا نہ بھی بھیجا ہوتا تو بھی مین ضرور آتا۔ مجھے خوب یاد تھا کہ تمہین اوس معاملے مین چھہ مہینے کی سزا ہوئی اور تاریخ اور دن کا حساب مین نے بالکل ٹھیک لگا لیا تھا"

بل "اچھا ڈک بیٹھہ تو جاؤ اور حیرٹ پیو۔ جب ہم تم پہلی دفعہ ملے تھے

اوس وقت سے لے کر اب تک جو باتین پیش آئی ہون وہ سب سناؤ"

ڈک "کوئی نئی خبر تو ہے نہین - ہان کرنیگی جم تو تم جانتے ہی ہو کہ پولیس کی لپیٹ مین آگیا اوس نے اور ہمارے پرانے یار مردہ فروش نے مل کر کوچہ سوہو کے قریب چہاپہ مارا تہا - مال لے کر دونون کے دونون صحیح سلامت نکل آئے اور مردہ فروش ٹکسال والے محلے مین چلا گیا ادہر جم اسمتہہ فیلڈ والے پرانے مکان مین آگیا اور مجہے حصہ لینے کے لئے بلایا - لیکن ہفتہ عشرہ کے بعد مردہ فروش نے اوس کے خلاف مخبری کی اور آئیندہ سشن مین سرکار کی طرف سے اوس کے خلاف گواہی دے گا غرض کہ جم کے ہتکڑی پڑ گئی اور اس وقت وہ جیل خانے مین ہے - ایکی مرتبہ عمر بہر کے لئے جائے گا"

بل "ہان جائے گا تو ضرور - دو دفعہ پہلے بہی سزا بہگت چکا ہے اور اس لئے ایکی دفعہ ہمیشہ کے لئے جلا وطن ہو گا"

ڈک (سگار سلگا کر اور ٹہرے کا ایک بہت بڑا قدح چڑہا کر) "یار یہہ تو سب کچہہ ہوا لیکن معاملے کی بہی تو کوئی بات کرو - یہان یہہ حال ہے کہ جیب مین لے دے کر کلہم ایک روتلی رہ گئی ہے اور وہ بہی تہوڑی دیر مین برانڈی کی نذر ہوتی ہے - میری تو ہتیلی کہجلا رہی ہے کچہہ نہ کچہہ ملنا چاہئے"

بل "ہان یار ملنا چاہئے اور بہت جلد ملنا چاہئے - اچہا سُنو - اوس مکان پر حل کر چہاپہ کیون نہ مارین جہان چار سال پہلے ہم نے سیندہ لگانے کی کوشش کی تہی اور جس کی دوسری ہی صبح تم کو پولیس والون نے ایک عورت کا بقچہ چرانے کے جرم مین دہر لیا تہا"

ڈک "تمہاری مراد مارکہم کے مکان سے تو نہین جو کینٹش ٹاون اور

خیابان فارس

یعنی

ہز اکسلنسی لارڈ کرزن ویسرائے کشور ہند کے بے نظیر سفرنامہ قلمرو ایران کا اردو ترجمہ جو ہز اکسلنسی ممدوح کی خاص اجازت سے کیا گیا اور اعلیٰ حضرت حضور نظام بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ کے اسم گرامی سے باجازت خاص منسوب کیا گیا۔ ہز اکسلنسی لارڈ کرزن کے زمانہ ورود حیدرآباد مین مترجم کو اس کتاب کا ایک نسخہ ہز اکسلنسی ممدوح کی بارگاہ مین پیش کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ ترجمہ کی خوبی کی یہہ شہادت کافی ہے کہ مشاہیر ملک مثلاً آنریبل نواب عماد الملک مولوی سید حسین بلگرامی۔ بی۔ اے۔ شمس العلما مولوی سید علی بلگرامی۔ بی۔ اے۔ نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی خان بہادر شمس العلما مولانا شبلی نعمانی۔ استاد الشعراء نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی اور مولانا محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی اور نیز اخبارات پایونیر۔ ابزرور۔ نیر آصفی مدراس۔ مخزن لاہور وغیرہ وغیرہ نے نہایت بیش قیمت رائین اس کی نسبت لکھی ہین۔ چودہ تصاویر لندن کے کارخانے کی تیار شدہ اور ایک تصویر ہز اکسلنسی ممدوح کی کتاب مین موجود ہے جلد انگریزی خاص اہتمام سے تیار کرائی گئی ہے۔ ضخامت ۴۴۱ صفحے۔ قیمت جلد اول قسم اول عہ وقسم دوم عہ سکہ انگریزی علاوہ محصول ڈاک

المشتہر

ظفر علی خان۔ بی۔ اے

نمونہ   تعداد اشاعت

نمبر ۵   جلد اول   نومبر سنہ ۱۹۰۲ء

افسانہ

یعنی

سلیس اور فصیح اردو مین

دلچسپ اخلاقی اور نتیجہ خیز انگریزی ناولون کے تراجم کا

ماہواری سلسلہ

ایڈیٹر و پروپرائٹر

ظفر علی خان۔ بی۔ اے

باہتمام منیجر مطبع حیدرآباد پریس متصل مسجد افضل گنج مین طبع ہوا

اشاعت اشتہارات کا ایک عمدہ ذریعہ

خدا کے فضل اور ملک کی قدردانی سے "افسانہ" نے اپنی زندگی کی پانچوین مہینے مین بخیر و خوبی قدم رکہا ہے اور جو کامیابی اس کو اس قلیل عرصے مین ہوئی ہے ادسے ہم اوس کے حق مین فال نیک سمجھتے ہین افسانہ جس کے اجرا کا مقصد اعلی درجہ کی انگریزی ناولون کو جو ایشیائی لحاظ سے دلچسپ اور پرلطف ہون اُردو ئ معلی کا زیور پہنا کر ملک مین شائع کرنا ہے خدا کا شکر ہے کہ اس مقصد کو نہایت خوبی سے انجام دے رہا ہے جس کی شہادت ملک کے ہنرور اور نقاد سخن اصحاب دے سکتے ہین

چونکہ افسانہ ادنی سے لے کر اعلی طبقہ تک، ہر مذاق کے لوگون مین ہر دل عزیز ہے اور بوجہ اپنی دلچسپی کے نہایت شوق سے پڑہا جاتا ہے لہذا اشتہارات کے شائع کرنے کا بہترین ذریعہ ہی اس کے معاونین اور سرپرستون کی فہرست کو نہ صرف دولت ابد مدت آصفیہ کے وزیر باتدبیر اور امراء عظام و رؤساء کرام اور جلیل القدر عہدہ داران مالی و ملکی و فوجی کے اسماء گرامی سے زینت ہے بلکہ مقامات ذیل مین بھی اس کے کثرت سے خریدار ہین۔ دکن۔ میسور۔ بمبئی۔ بلوچستان۔ سندھ۔ پنجاب صوبجات سرحدی۔ صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ۔ ریاست ہاے راجپوتانہ ایجنسی۔ سنٹرل انڈیا ایجنسی۔ بنگال۔ برہما۔ پورٹ بلیر۔ مسقط۔

(شرح اجرت بخیال آسانی مشتہرین نہایت کم رکھی گئی ہے)

پورا صفحہ سالانہ عہ ششماہی عہ سہ ماہی ہے نصف صفحہ سالانہ عہ ششماہی ہے سہ ماہی للعہ۔ اس سے کم اشتہارات کی اجرت خط و کتابت سے معلوم ہو سکتی ہے۔

خاکسار ظفر علیخان بی۔ اے ایڈیٹر و پروپرائٹر افسانہ حیدرآباد دکن

لور ہالوے کے درمیان ہے"

بل "ہان وہی تمہین یاد نہین کہ جس رات ہم نے اوس چوکرے کو اسمتہہ فیلڈ والے مکان کے چور دروازے مین سے نیچے گرادیا تہا تو یہہ فیصلہ کیا تہا کہ اس مکان پر ضرور چہاپہ مارین گے۔ لیکن ڈک خیر تو ہے یہہ تمہارا رنگ یکا یک کیون اوڑ گیا؟"

اس واقعہ کے سنتے ہی ڈک فلیر کے چہرے پر مردنی سی چہاگئی تہی مارے خوف کے اوسکے پاؤن ڈگمگانے لگے اور بدحواس وسراسیمہ ہوکر وہ اپنے چارون طرف خوف آمیز نگاہین ڈالنے لگا۔

بل کی جورو "ہوش مین آؤ یہہ تمہین ہو کیا گیا؟ تم یہہ سمجہتے ہو کہ یہان بہی بہوت رہتے ہین؟"

ڈک "(دفعتاً کانپ کر) بہوت!" (پہر کچہہ دیر خاموش رہ کر) "بل! تم خوب جانتے ہو کہ جب تم قید ہوے تو اوس وقت تک اس تمام علاقے مین کوئی شخص بہادری اور جرأت مین مجہہ سے بڑہ کر نہ تہا۔ تمہین معلوم ہے کہ مین بہوتون چڑیلون کا بالکل قائل نہ تہا لیکن اب وہ بات نہ رہی۔ اگر کسی شخص نے کسی آدمی کی روح کو اس دنیا مین اپنی انکہون دیکہا ہے تو وہ شخص مین ہون۔ دو مہینے ہوتے ہین کہ یہ خوفناک واقعہ پیش آیا۔"

بل۔ (بدحواس ہوکر) "مین یہہ تم سے کیا کہا ہے"

ڈک "دو مہینے کا عرصہ ہوتا ہے کہ مین ہیکنی اسٹریٹ مین تنہا اور چاہتا تہا کہ شام کر بکس مین کے ساتہہ مل کر کہین چہاپہ مارون لیکن یہہ ارادہ پورا نہ ہوسکا کیونکہ شام سے تو رات بہر کلال خانے مین گذاری تہی اور دل لگی ہی دل لگی مین بارود سے اپنا ہاتہہ اوڑا لیا تہا۔ خیر مین اس ناامیدی کی

وجہ سے سخت پریشان گہر لوٹا آرہا تہا اور کیمبرج ہیتہ کے پہاٹک پر پہونچا تہا کہ مین نے گہوڑون کے سرپٹ آنے کی آواز سنی۔ پلٹ کر جو دیکہتا ہون تو ایک خوب صورت سرنگ مادیان پر۔"

بل ۔ (قطع کلام کرکے گہبراہٹ مین) "کون تہا؟"

ڈک "اوسی چہوکرے کی روح جسے ہم نے اسمتہہ فیلڈ کے پُرانے مکان کے چور دروازے مین سے چارسال اور کچہہ مہینے پہلے نیچے گرادیا تہا۔"

بل "ڈک! ممکن ہے کہ تمہاری نگاہ نے غلطی کی ہو۔"

عورت "ممکن کیا یقینی غلطی کی۔"

ڈک ۔ (نہایت وثوق کے ساتہہ) "ہرگز نہین۔ بل! تم اچہی طرح سے جانتے ہو کہ مین اپنے کسی شریک سے کبہی جہوٹ نہین بولتا۔ مین نے اوس چہوکرے کو اپنی ان آنکہون سے ایسا ہی صاف دیکہا جیسا کہ اس وقت تم کو اور یا بی بونٹر کو دیکہہ رہا ہون۔ اوسے دیکہہ کر میری حالت ایسی ہوگئی کہ قریب تہا کہ دہڑام سے زمین پر گر پڑون مگر مین ایک ستون سے جو رستے مین کہڑا تہا بے اختیار ہوکر جا لگا اور ایک دفعہ پہر پلٹ کر اوسے خوب نظر بہر کر دیکہا۔ وہی چہوکرا تہا وہی اُس کا چہرہ تہا وہی بال تہے وہی لباس تہا۔ غرض کہ ہر ایک چیز وہی تہی۔ مین نے ہرگز غلطی نہین کی چاہو تو تم مجہہ سے قسم لے لو۔"

بل "اور اگر کل صبح تمہین سولی چڑہنا پڑے تو یاد ری سے بہی تم یہی واقعہ بیان کردوگے؟"

ڈک ۔ (میز پر زور سے اپنا ہاتہہ مار کر نہایت وثوق کے لہجے مین

"بے شک یہی واقعہ حرف بہ حرف بیان کرون گا"

اس کے بعد کچھہ دیر تک خاموشی کا عالم طاری رہا۔ بل کی جورو بہی جو سیہ کاری مین اپنے رفیقون کے مقلبے مین زیادہ طاق تہی اور اس لحاظ سے قساوت قلبی مین بہی اون سے بڑہی ہوئی تہی اوس وثوق آمیز لہجے سے جس مین ڈک نے یہہ واقعہ بیان کیا تہا متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی آخر کار ڈک نے کہا:

"یہہ تم سب چپ کیون ہوگئے۔ اس سے کام نہین چلتا۔ بہوتون چڑیلون کے دکہائی دینے سے یہہ نہین ہوسکتا کہ ہم اپنا روپیہ چہوڑ دین"

بل "ہان ہاتہہ پاؤن تو ضرور ہلانے چاہئین۔ اگر ہم اپنے علاقے کے پادری کے پاس جاکر اوس سے یہہ ماجرا بیان کرین اور کہین کہ ہم اپنے پچہلے گناہون سے توبہ کرتے ہین تو وہ ہم کو اپنی ماتحتی مین ملازمت تو دینے سے رہا اور اگر وہ ہمارے لئے کچہہ نہین کرسکتا تو اور بہلا کس سے امید ہوسکتی ہے۔ ہان وہ مارکہم والے مکان کا ذکر تو رہ ہی گیا"

ڈک "مین نے سنا ہے کہ بڈہے مارکہم کو مرے ہوئے چند مہینے گذر گئے ہین اوس کا بڑا بیٹا گہر سے نکل گیا جس کی وجہ سے اوس کا باپ کڑہ کڑہ کر مر گیا اور جو چہوٹا بیٹا تہا وہ جعلی نوٹ چلانے کے جرم مین آج تیسرے پہر جیل خانے بہیجا گیا"

بل "سچ کہو! خیر اب وہان کی کوئی امید نہ رکہنا چاہئے کچہہ درسو جو"

ڈک "مقام کرکیس مین اور مین ایک بڑے اچہے مکان مین جو کلیٹن مین ہے کچہہ کرنے والے تہے لیکن کرکیس مین نے بدقسمتی سے کہیل ہی کہیل مین اپنا ہاتہہ بارود سے جلالیا جس کی وجہ سے یہہ ارادہ

ملتوی ہوا۔ لیکن کوئی وجہ نہین کہ اب وہی کام نہ کیا جائے۔ ٹام نے مجہہ کو اس کی تفصیل سے پوری خبر دی ہے۔ ایک بانکا تیکہا جوان جسے گہوڑون اور کتون کا بڑا شوق ہے اس مکان مین رہتا ہے۔ یہہ جوان نہایت خاموشی سے زندگی بسر کرتا ہے۔ اوس کے کوئی دوست آشنا بہی کبہی اوس کے ملنے کے لئے وہان نہین جاتے ہین گویا کہ مکان خالی ہے۔ لیکن روپیہ بہرا پڑا ہے"

بل ۔ (سوال کے لہجے مین) "نوکر چاکر؟"

ڈک "۔ مردون مین ایک بڈہا سائیس ہے اور دو عورتین یعنی کل تین ۔"

بل کی جورو "تو پہر تو تمہارے گہر سے ہین ۔"

بل "کیا یہہ ضرور ہے کہ ہم کربکیس مین سے پہلے اس کے متعلق بات چیت کر لین؟"

ڈک "ہان معاملے مین صفائی ہونی چاہئے ۔ مجہے یقین ہے کہ مردہ فروش کے ساتہہ اگر ٹہیک برتاو کیا گیا ہوتا تو وہ کبہی مخبری نہ کرتا لیکن اگر یہہ کام ہمین کرنا ہے تو کل رات کو کرنا چاہئے۔ آؤ اب کلال خانے مین چل کر کربکیس مین سے معاملہ طے کر لین ۔"

بل "مجہے تمہاری سب باتین منظور ہین اور مین ہر طرح سے تمہارا شریک ہون ۔"

یہہ کہہ کر دونون چور ایک ساتہہ کمرے سے نکلے۔ یونین کورٹ کے سرے پر بلیڈنگ ہارٹ یارڈ کا چوک ہے جہان سے کربی اسٹریٹ کی طرف راستہ جاتا ہے۔ کربی اسٹریٹ سے ایک تنگ گلی زاویہ قائمہ بناتی ہوئی

سیفرن ہل پر جا کر منتہی ہوتی ہے۔ یہی راستہ تہا جو چورون نے اختیار کیا
اس وقت رات کے گیارہ بج چکے تہے اور کہر کا دل بادل ہر طرف
چہایا ہوا تہا جس کی کثافت کی یہہ کیفیت تہی کہ بہ ظاہر ایسا معلوم ہوتا تہا
کہ گویا اسے چاقو سے کاٹا جا سکتا ہے۔ دونون چور پہلو بہ پہلو چل رہے
تہے کیونکہ تاریکی کی یہہ حالت تہی کہ ہاتہہ کو ہاتہہ سوجہائی نہین دیتا تہا۔
کہین کہین شکستہ حال دریچون مین سے دہندلی سی روشنی جہلملاتی
ہوئی نظر آجاتی تہی اور کہر کا رنگ اس خفیف سی جہلملاہٹ مین بہورا تاریکی
مائل نظر آتا تہا۔

چورون نے سیفرن ہل کو طے کرنا شروع کیا۔ گلیان قریب قریب
خالی تہین لیکن گاہ بگاہ سیہ کاری کی نجس وغلیظ اور گمنام شکلین مجسم
ہو کر چند مکانات کے دروازون مین سے رہگذرون کو اپنے شورانگیز
مساکن مین پہسلا کر لے چلنے کی کوشش مین ترغیب آمیز کلمات کہتی
ہوئی سنائی دیتی تہین۔ اس نواح کے بدکردار لوگون مین سے اکثر ارتکاب
جرم کے پچہتاوے اور افلاس و ناداری کے غم سے بچنے کے لئے نیند
کے پہلو مین پناہ لے چکے تہے۔

افسوس! مفلسون اور مجرمون کی نیند بہی افلاس کی ڈراؤنی
صورت اور جرم کے گوناگون توابع کی ہولناک مشکل کے تصور سے خالی
نہین ہوتی۔

متعدد دریچون کی ٹوٹی جہلملیون مین سے نفرت انگیز اور نجس
عیش پرستی کی صدائین آرہی تہین اور بعض مکانات ایسے تہے جن مین
چیخ پکار گالی گفتار اور زد و کوب کی مخلوط آوازین بتا رہی تہین کہ وہان کے

رہنے والے شراب کی بدمستی کے عالم مین آپس مین لڑرہے ہین۔
سیفرن ہل کے مکانات کے حصہ عقب کے کمرون مین بہت سے
آیرش خاندان کہچاکہچ بہرے ہوے ہین اور مرد اپنی شکستہ دل جوروٗن
اور فاقہ کش بچون کو ایک نوالے کے لئے ترستا چہوڑکر خود اوس ناپاک
ٹہرے کے متواتر قدحے غٹ غٹ چڑہا رہے ہین جو اس نواح کے ذلیل
کلال خانون مین بکتا ہے۔ اطالیہ کے قلندرون کی بہی ایک کثیر تعداد
اس محلے مین آباد ہے۔ یہہ لوگ کچہہ چہوکرون کو نوکر رکہہ لیتے ہین اور اپنی
ڈگڈگیان۔ بندر سفید چوہیان یا چینی کی مورتین اون کے حوالے کرکے
اور اون کو اپنا نائب بنا کے باہر بہیج دیتے ہین کہ کچہہ کما لائین اور جب یہہ
بدنصیب لڑکے دن بہر کی آوارہ گردی کے بعد خالی ہاتہہ سرشام لوٹتے
ہین تو اون کے بے درد وسفاک آقا کوڑون سے اون کی چمڑی اودہیڑ
ڈالتے ہین اور اون کے نالہ وبکا کی دردناک صدائین دوسری خوفناک
آوازون کے ساتہہ مل کر اس محلہ کی حالت کو حقیقت مین ایسا بنا دیتی ہین
کہ ممکن نہین کہ کوئی اوسے دیکہے اور کانپ نہ اوٹہے۔
سیفرن ہل مین سے جس وقت دونون چور گذر رہے تہے اگرچہ
اوس وقت رات بہت جا چکی تہی لیکن بہر بہی کچہہ چہوکرے جن کی عمر سات سال
سے کم اور پندرہ سال سے زیادہ نہ ہوگی گلی کوچون مین دبکے ہوے اس
تاک مین بیٹہے تہے کہ کوئی خوش پوش شخص ادہر سے گذرے اور وہ اوس کی
کسی چیز پر ہاتہہ صاف کرین۔
یہہ وہ چہوکرے تہے جن مین سے اکثر کو فیلڈلین کے مال مسروقہ
کے لینے والون نے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیئے اون کے والدین

کی نگرانی سے پھسلا کر یہان پہونچایا تہا اور باقی وہ تہے جنہین اون کے
ناپاک ماں باپ نے خود ان گلیون مین چوری کرنے کے لیے بہیجا تہا
اس سے واضح ہوگا کہ حبس دوام بعبور دریاے شور جیل خانے
اور پہانسی کے ذریعون سے سوسائٹی بدمعاشون کی ایک نسل سے
نجات حاصل کرنے نہین پاتی کہ دوسری نسل اوس کی جگہہ پیدا ہوجاتی
ہے۔ اور یہہ دعوے سے کہتے ہین کہ جب تک قانون کا رجحان بجاے
اصلاح اور تہذیب کے تعزیر کی طرف ہوگا اوس وقت تک برابر یہی حالت
رہے گی۔

ڈک فلیر اور نل بولٹر بغیر بولے چالے کثیف بہیڑ کو چیرتے ہوے برابر
چلے گئے یہان تک کہ وہ ایک ذلیل سے کلال خانے مین داخل ہوے
اس کلال خانے کے اندرونی حصے سے زیادہ نجس اور نفرت انگیز
مقام کا تصور مین آنا ناممکن ہے۔

بہنگیون - چمارون - راجون - یہودیون اور ادنی درجے کی عورتون
کا ایک جم غفیر شراب پینے کی میز کے گرد جمع تہا - یہہ لوگ اپنے اپنے
مذاق کے موافق انواع و اقسام کی شرابین جن مین مضر بلکہ زہریلے اجزاء
کی خطرناک ملاوٹ تہی پینے مین مصروف تہے - یہان کے بیر کی یہہ حالت
تہی کہ پانی تو اوس مین پہلے ہی بہت سا ملا لیا گیا تہا تاکہ مقدار زیادہ ہوجاے
اور اوس کی کیفیت مین تلخی اور تیزی پیدا کرنے کے لیے اس قسم کی ضرر
رسان چیزین ملادی گئین تہین جیسے تمباکو کا عرق اور کچلے کا ست - ان مین
سے اول الذکر کا زہریلا پن سم افعی سے کسی طرح کم نہین اور ثانی الذکر کی
سمیت کے اشتداد کی یہہ کیفیت ہے کہ اگر اسے کسی تالاب مین پہینک دیا

جاوے تو مچھلیاں سطح پر آکر تڑپ تڑپ کر مرجائیں - اس کلال خانے کی جن مین تیزاب نفت کی آمیزش ہوتی ہے اور وسکی مین تارپین کا ست ملا ہوا ہوتا ہے - جن گلاسون اور تام لوٹون مین یہہ مختلف قسم کی شرابین پینے والون کو دی جاتی ہین وہ دوہری کشتیون مین رکہے جاتے ہین ان کشتیون کے اوپر والی تہ مین متعدد سوراخ ہوتے ہین اور پیندا خالی ہوتا ہے اس طرح بہرتے وقت جو شراب گلاسون مین سے چہلک کر کشتی مین گرتی ہے وہ ضائع نہین جاتی بلکہ کشتی کے پیندے مین جمع ہو جاتی ہے اور اس مرکب کو جس کا نام ”دست زنگی“ ہے کلال دو پیسے فی گلاس کے حساب سے بیچتا ہے -

دونون چورون نے کلال خانے مین داخل ہوتے ہی کلال اور اوس کی جورو سے بے تکلفانہ طور پر صاحب سلامت کی اور شراب پینے کی میز کے پاس سے گذر کر ایک تنگ وتار اور دود آلود کمرے مین پہونچے - یہان انگیٹہی مین خوب آگ جل رہی تہی جس کے سامنے ایک پست قد لاغر اندام گندم رنگ اور کریہ المنظر شخص بیٹہا ہوا مزے سے ایک سمبوسہ کہا رہا تہا - اس شخص کے دہنے ہاتہہ کی دو بیچ کی اونگلیان ندارد تہین - اور ان کے ٹہنٹ پر ابہی تک پٹی بندہی ہوئی تہی جس سے معلوم ہوتا تہا کہ یہہ حادثہ اسے حال ہی مین پیش آیا ہے - یہہ شخص کارڈرائے کا ایک پورا سوٹ پہنے تہا اور اس کے کوٹ کی آستینین اس کی واسکٹ کے نیچے کا حصہ اور اس کی پتلون کا آگا چکنائی سے آلودہ تہا - قریب مین ایک میز پر ایک بہت بڑی ڈبل روٹی اور بیر کا ایک بہت بڑا تام لوٹ رکہا ہوا تہا - یہہ شخص ٹام کریکس مین تہا جو پایہ تخت لندن مین نامی اور بادی چور

ہونے کے لحاظ سے اپنی آپ ہی نظیر تھا۔ اوس کے پاس اطراف لندن کے تمام صاحب جائداد لوگون کے مکانات کی ایک مکمل فہرست مع اس تفصیل کے کہ ہر گھر مین کس قدر نوکر چاکر اور مرد رہتے ہین۔ موجود تھی۔ صدر ڈاک خانے سے تین میل سے اندر وہ کبھی کسی مکان مین چوری نہ کرتا تھا۔ اوس کا پیشہ صرف اطراف لندن کے مکانات تک ہی محدود تھا جہان پولیس کی دست اندازی کا زیادہ احتمال نہ تھا۔

جس وقت ہم اوس کا تعارف اپنے ناظرین سے کرا رہے ہین اوس وقت اوس کا ستارہ کچھہ گردش مین تھا جیسا وہ خود اکثر کہا کرتا تھا کیونکہ بارود سے کھیلتے کھیلتے اوس کے ہاتھہ کی دو انگلیان اڑ گیئن تھین اور اس حادثے کے پیش آجانے کے باعث گذشتہ دو مہینے سے وہ بالکل بے کار ہو رہا تھا۔ اور چونکہ کلال خانے کا مالک کبھی کسی کو اودھار نہین دیتا تھا اس لیئے افلاس نے کریکس مین کو بڑی طرح سے آگھیرا تھا۔ کریکس مین نے اپنی خوش حالی کے زمانے مین ہزارہا روپیئے اسی کلال خانے مین صرف کیئے ہون گے لیکن آج جب اوس کی قسمت نے پلٹا کھایا تو نوبت یہان تک پہونچ گئی کہ بے پیسے کے "مست رنگی" کا ایک پیمانہ بھی اوسے نہین ملتا تھا۔

جب ڈک فلیر اور بل بولٹر کمرے مین داخل ہوئے تو کریکس مین وہان اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ تمبو سہ چکھہ جانے کے بعد اس مشہور چور نے روٹی پر ہاتھہ صاف کرنا شروع کیا اور بغیر نگاہ اوٹھائے اپنا چھرا نکال کر اوس کے توس کاٹنے شروع کیئے۔ آخر کار بل بولٹر نے بڑے زور سے

قہقہہ لگایا اور پکارا:-

یار ٹام تم تو یکایک بڑے مغرور ہو گئے اپنے دوستون تک سے بات نہین کرتے"

کریکس مین "آہا! بل تم ہو- کہو جیل خانے سے کب چھوٹے"

بل "آج دوپہر کے وقت! اور نکلا تو جیب مین پائی نہ تھی وہ تو خوش قسمتی سے گھروالی نے بچون کو میری قید کے زمانے مین برابر کسی نہ کسی کام پر لگائے رکھا ورنہ خدا جانے ہمارا کیا حال ہوتا"

کریکس مین "میری حالت بھی آج کل بہت بُری ہو رہی ہے معلوم ہوتا ہے کہ گویا ابھی محتاج خانے سے نکلا ہون- لے دے کر ایک چونّی جیب مین رہ گئی تھی وہ اس روٹی کی نذر ہو گئی- کیا بُرا زمانہ آیا ہے"

ڈک فلیپر "یار و ہم سب کو زمانے کا سرد گرم دیکھنا پڑتا ہے اور بات تو حقیقت مین یون ہے کہ جب ہمارے پاس روپیہ ہوتا ہے تو ہم بے دریغ خرچ کر دیتے ہین"

کریکس مین (تلخی کے لہجے مین) "لیکن ایسے بھی ہین کہ اون کے پاس روپیہ موجود ہے اور آڑے وقت مین ہماری مدد کرتے ہوئے اون کی مٹھی نہین کھلتی- اس کلال خانے کے خبیث مالک کو دیکھو کہ میرے جیسے بھلے مانس کو ایک اٹھنی اودھار دیتے آنکھہ چُراتا ہے لیکن یہہ حالت کب تک رہے گی- ایک نہ ایک دن ایسا چھاپہ ماردون گا کہ ہُن برسانے لگون گا اور پھر اس بدمعاش کلال کے مقابلے مین ایک دوکان مین بھی کھول دون گا- پھر دیکھنا کہ میرے کسی دوست یا شریک کو ضرورت آپڑے اور مین جی کھول کر اوس کی

مدد نہ کروں ۔"

ڈک "اجی یہہ دل لگی رہنے دو ہم تم سے معاملے کی بات کرنے آئے ہین"

کریکیس مین "کیا کوئی معاملہ ہے؟"

ڈک "پہلے میری اس بات کا جواب دو ۔ ادس اپر کلیپٹن والے مکان پر ابھی تک ہاتھہ صاف کیا گیا ہے یا نہین؟"

کریکیس مین "کیا تمہاری مراد اوس مکان سے ہے جہان ایک بانکا جوان ہے"

ڈک ۔ (قطع کلام کر کے) "جو کچھہ تم نے مجھہ سے کہا تھا اوس سے زیادہ مجھے اس کا حال معلوم نہین ۔ مین اور تم ملکر یہہ کام کرنے والے تھے لیکن تم نے بارو سے دل لگی بازی کرنی شروع کی اور معاملہ بگڑ"

کریکیس مین ۔ (جلدی سے) "مین اس مکان کو خوب جانتا ہون ابھی یہہ کام کرنا باقی ہے ۔ کیا تم دونون اس مین میرے شریک ہوگے؟"

بل "اسی معاملے کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے تو ہم اس وقت یہان آئے تھے"

کریکیس مین "خیر اچھا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ ہم سب اب ناداری کے آخری درجے کو پہونچ گئے ہین ۔ ہم سے زیادہ صبر نہین ہوسکتا ۔ یہہ کام ہمین کرنا چاہئے اور جلد کرنا چاہئے ۔ کل رات کا وقت رکھو ۔ ٹھیک گیارہ بجے مین کوچہ ڈنسٹن کی طرف جاؤنگا ۔ تم اپنے اپنے رستے کا خود انتظام کرلو لیکن دیکھنا مل کر نہ آنا ۔ ہم تینون مین پر ایس کے کھیت پر گیارہ بجے ملینگے"

ڈک "خیر تو یہہ فیصلہ ہوگیا ۔ میرے پاس ایک لالٹین بیک رکھی

موجود ہے لیکن سینده لگانے کے اوزار بھی تو ہونے چاہئین "

بل "اور ایک تہیلا بھی "

کریکس مین "یہہ سب چیزین ہم کو بڈھے موزز ہارٹ مال مسروقہ کے لینے والے سے حاصل کرنی چاہئین اور اس کے معاوضے مین اوس کو لوٹ کا ایک حصہ دینا چاہئے - اس کے متعلق تم کچھہ فکر مت کرو مین سب انتظام کرلون گا "

ڈک "یہہ معاملہ تو طے ہو گیا - آؤ اب برانڈی کا ایک ایک گلاس پی لین - میری جیب مین ابھی تک ایک روپیہ موجود ہے "

یہہ کہہ کر چور کمرے سے نکل کر شراب پینے کی میز کی طرف گیا اور کچھہ برانڈی لایا جسے پانی ملائے بغیر اوس نے اور اوس کے رفیقون نے پیا - کچھہ دیر کے بعد کریکس مین بولا -

"تو کرینیکی جم پہنس گیا ؟"

بل "ہان اور اوس کے ساتھہ مردہ فروش بھی - مگر مردہ فروش نے بہانڈا پہوڑ دیا ہے اور اس لئے وہ سشن کے بعد رہا کردیا گیا جائے گا "

کریکس مین "مردہ فروش نے کوچہ بردمین جو تازہ ترین گل کھلایا تہا اوس کا حال تو تم نے سنا ہی ہوگا ؟"

بل "نہین مین نے نہین سُنا - بتاؤ کیا ہے ؟"

کریکس مین "بڑے مزے کا لطیفہ ہے - قصہ اگرچہ طویل ہے لیکن دلچسپ ایسا ہے کہ اس کی طوالت سے تمہاری طبیعت نہ اوکتائے گی - ایک نوجوان نسیم حسینی نامی کا باپ ایک سال ہوتا ہے

کہ دو ہزار پاؤنڈ چھوڑ مرا۔ اس ترکہ کے متعلق شرط یہہ تہی کہ بیوہ اپنی حین حیات مین اس کے سود سے تمتع اوٹہائے اور اوس کے مرنے کے بعد اصل رقم مع سود سیم کو ملے۔ کچہہ دنون کے بعد بڑہیا مقروض ہوگئی اور قرض خواہون نے عدالت دیوانی سے وارنٹ جاری کراکے اوسے گرفتار کرایا۔ عدالت سے قرض خواہون کے دعوے کی ڈگری ہوگئی اور رقم باقساط دینی قرار پائی۔ اس کے بعد بڑہیا بلویڈیر پلیس مین ایک چہوٹا سا مکان کرایہ پر لے کر رہنے لگی اب بیٹے کو ضرورت نے آگہیرا۔ بہلا وہ کہان انتظار کرتا کہ بڑہیا مرے اور تب کہین جا کر اوسے روپیہ ملے اور کیا معلوم وہ آج سے دس سال بعد مرتی یا بیس سال بعد۔ قصہ مختصر یہہ کہ سیم جسنی مردہ فروش کے پاس آیا اور سب حال اوس سے بیان کیا۔ مردہ فروش چونکہ زمانہ دیدہ اور مردم شناس ہونے کے علاوہ لکہا پڑہا بہی ہے لہذا تہوڑے سے غور کرنے کے بعد معاملے کی تہ کو پہونچ گیا۔ دونون مل کر ایک وکیل میک چزل نامی کے پاس گئے جو نیوز وڈ پر قہوہ خانہ سروینٹس آرمس کے قریب رہتا ہے ''

بل۔ مین اوس قہوہ خانے کو خوب جانتا ہون۔ نہایت صاف ستہرا اور معزز لوگون کے جانے کے لائق ہے ''

کربکیس مین ''غرض کہ میک چزل۔ سیم جسنی اور مردہ فروش نے آپس مین مشورہ کرکے معاملہ طے کرلیا۔ جسنی بڑہیا کے پاس جاتا ہے اور پوری تجویز اوس کے سامنے پیش کرتا ہے۔ وہ راضی ہوجاتی ہے اور اس رضامندی کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ بڑہیا اوسی دن یکایک

سخت بیمار ہو جاتی ہے اور ظاہر کرتی ہے کہ اب میرا آخری وقت آن پہونچا جب اوس سے کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر کو بلا کر اپنا علاج کرائے تو انکار کر دیتی ہے اور ایک دائی کو جس سے اوس کی پہلے کی جان پہچان ہے اور جس کی عمر ستر سال سے اوپر ہو گی بلا بھیجتی ہے۔ اب سیم آتا ہے اور اپنی پیاری ماں کو صاحب فراش دیکھہ کر نہایت غمگین ہوتا ہے اور بڑھیا دنیاوی خیال چھوڑ کر دینی باتیں کرنے لگتی ہے اور اپنے بیٹے کو "برکت" دیتی ہے اور کہتی ہے کہ اب میں اور چوبیس گھنٹہ کی مہمان ہوں " سیم دہاڑیں مار مار کر رونے لگتا ہے اور قسمیں کہا کر بڑے شد و مد سے کہتا ہے کہ "اب میں اپنی پیاری ماں کے پاس برابر بیٹھا رہوں گا اور مرتے دم تک اوس کی تیمار داری کئے جاؤں گا" چنانچہ رات بہر وہ بیمار کے سرہانے بیٹھا رہتا ہے اور بڑی میٹھی میٹھی باتیں کرتا ہے اور باہر جا کر بوتل میں دوائی لاتا ہے لیکن حقیقت میں یہہ دوائی ٹھرا ہوتی ہے۔ بڈہی دائی یہہ دیکھہ کر خوش ہوتی ہے کہ بڑھیا کا بیٹا ایسا فرمان بردار ہے۔ پہر سیم دائی کو باہر بھیجتا ہے کہ جا کر تھوڑی سی رم لے آئے اور جب وہ لاتی ہے تو اوسے اتنی بلا دیتا ہے کہ وہ بدمست ہو کر بستر پر جا گرتی ہے اور گرتے ہی خراٹے لینے لگتی ہے۔

ڈک " قصہ کیا ہے شیطان کی آنت ہے مگر اس کا سر پیر بہی تو معلوم ہو"

کرنکیس میں " سنو تو جب دوسری رات آئی اور دس بجے کا عمل ہوا تو چہوکرا دائی سے کہتا ہے :- " دائی میری دکھیاری ماں کی حالت دم بہ دم ردی ہوتی چلی جا رہی ہے اور میری روح کو ایسا صدمہ ہو رہا ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔ اس وقت اگر اوس خاص رم کا ایک گھونٹ پینے کو

مل جائے جو وسٹ منسٹر کے پل والے کلال خانہ مین بکتی ہے تو طبیعت ذرا سنبہل جائے۔ اِس کے جواب مین دائی کہتی ہے اچھا بیٹا مین جا کر ایک بوتل لئے آتی ہون کیونکہ میرا بہی بہی جی چاہتا ہے کہ اِس پہاڑسی رات مین جو کاٹے کٹتی نظر نہین آتی ہم دونون کے پاس دل بہلانے کا کوئی سامان موجود ہو۔ غرض کہ بڈہی دائی اپنی لٹہیا ٹیکتی ہوئی اوس کلال خانہ کی طرف روانہ ہو جاتی ہے جس کا سیم نے اوسے پتہ بتایا تہا۔ اوسے اتنی دور بہیجنے مین بہی سیم کا ایک خاص مطلب تہا دائی مکان سے چندہی قدم گئی ہوگی کہ مسز حسینی اوٹہ بیٹہتی ہے اور جلد جلد کپڑے پہن کر تیار ہو جاتی ہے۔ اتنے مین ایک کرایہ کی بند چوپہیہ گاڑی دروازہ پر آموجود ہوتی ہے اور سیم دوڑ کر نیچے آتا ہے۔ اس گاڑی مین مردہ فروش تہا اور اپنے ساتہ ایک بڑہیا کی لاش جسے ابہی کل ہی دفن کیا گیا تہا اور جسے اوس نے راتون رات قبر سے کہود کر بہر نکال لیا تہا لیتا آیا تہا۔ اب سیم اور مردہ فروش لاش کو بالاخانہ پر لے جاتے ہین اور مسز حسینی گاڑی مین سوار ہو کر ایک پر آسایش مکان کی طرف روانہ ہو جاتی ہے جو میک جیزل نے اوس کے لئے پیشتر سے سامرس ٹاؤن مین لے رکہا تہا۔"

ڈک: "اب اس کا کچہہ کچہہ مطلب میری سمجہہ مین آنے لگا ہے۔"

کریکس مین۔ تہوڑی دیر مین بڈہی دائی واپس آتی ہے اور سیم روتا چلاتا ہوا اوسے سیڑہیون پر ملتا ہے اور کہتا ہے:۔ ہاے میری پیاری امان چل بسین! دائی جس بیمار کی تم نے اتنی خاطر کی تہی وہ چل دیا۔ بات تو سیم نے سچ کہی کیونکہ مسز حسینی حقیقت مین اپنا مکان

چھوڑکر دوسرے مکان کو چلی گئی تھی غرض کہ یہہ سنتے ہی دائی بھی
رونے لگی۔ مگر نسیم اوسے سہارا دیتا ہوا اوپر لایا اور اوسے اس قدر
رم پلائی کہ وہ مدہوش ہوگئی اور اوسے یہہ تک خیال نہ رہا کہ مردہ کو کفنانا
بھی چاہیئے۔ ایسی حالت مین اوسے کیسے معلوم ہوسکتا تھا کہ
لاش بالکل ٹھنڈی ہے۔ دوسرے دن بڑھیا نے لاش کو غسل
دیا اور مناسب طور سے کفنایا اور چونکہ اوسے نظر کم آتا تھا اس لئے
وہ یہہ نہ دیکھہ سکی کہ اس لاش کے چہرے مین اور مسز حسنی کی شکل
وشباہت مین فرق ہے۔ اس کے علاوہ لاش بھی تازہ تھی۔
ان تمام باتون کی وجہ سے یہہ سارا منصوبہ اچھی طرح چل گیا اس کے
بعد نسیم نے حاکم عدالت تصفیہ دیون کے پاس جاکر اپنی مان کے
انتقال کی اطلاع کی اور چونکہ متوفیہ پردین تھا اس لئے ضرور ہوا کہ
اوس کی موت کے متعلق باقاعدہ طور پر تحقیقات کی جائے۔ غرض کہ
قیدیون کی ایک جوری بٹھائی گئی اور بڑھی دائی کا اظہار قلمبند کیا گیا۔
دائی نے اپنے بیان مین لکھوایا کہ نسیم حسنی اپنی مان کی بیماری کے
زمانے مین برابر اوس کی تیمارداری اور خاطرداری مین مصروف رہا
اور بیمار کو ارام پہونچانے مین اوس نے کوئی بات اوٹھا نہ
رکھی۔ اس کے بعد خود نسیم طلب کیا گیا اور ظاہر ہے کہ اوس نے یہہ
حکایت بڑے موثر طریقے سے بیان کی۔ اس کے بعد کارونر نے
کہا "صاحبو! اب غالباً آپ لوگ لاش کا معائنہ کرنا چاہین گے"
اس پر سب کے سب لاش دیکھنے آئے اور جوری کے رکن
اعلی نے اوس کمرے مین جہان لاش پڑی ہوئی تھی ذرا سا جھانک کر

دیکھ لیا اور باقی لوگون مین سے کسی نے نصف زینہ طے کرنے کی بھی زحمت گوارا نہ کی۔ جب یہہ سب ہو چکا تو جوری کی پوری تشفی ہوگئی اور اوس نے یہہ فیصلہ کیا ”موت قطعی اسباب سے واقع ہوئی جنہین متوفیہ کے استنے دنون تک قید مین رہنے نے اور زیادہ قوی کر دیا“ چونکہ اہل جوری خود دیوانی قید مین مبتلا تھے اس لئے اونہون نے متوفیہ کے شقی القلب اور بے رحم وانیون پر بہت لے دے کی۔ اس کے بعد جنازہ تیار ہوا جو بہت شاندار تھا۔ ماتمیون مین سب کا سرگروہ سیم حسنی تھا اور اوس نے استنے آنسو بہائے کہ دیکھنے والون کو بے اختیار اوس کی حالت پر رحم آیا۔ سب لوگ یہی کہتے تھے کہ اس نوجوان سے زیادہ مصیبت زدہ ہم نے کسی کو نہین دیکھا۔ غرض کہ اس طرح اونہون نے بڑھیا کو مار ڈالا۔ بیٹے نے اوس کی موت کا خاطر خواہ ثبوت دے کر روپیہ حاصل کر لیا اور اب مان بیٹا مل کر اسپٹل فیلڈ کے محلے مین ایک کلال خانہ چلاتے ہین۔ مردہ فروش اور میک جیزل کو اس کام مین ساجھے کے سو سو پاؤنڈ ملے اور معاملہ بہ خیر و خوبی ختم ہو گیا“

جب کریکس مین اپنا قصہ ختم کر چکا تو ڈک بولا:۔

”یار یہہ حکایت تو تم نے ایسی چٹ پٹی مزے دار سنائی ہے کہ آج تک کسی نے نہ سنی ہوگی“

بل ”ہے تو حقیقت مین بڑے مزے کی کہانی“

کلال خانے مین اس وقت کچھہ اور گاہک داخل ہوے۔ ان سب کا پیشہ بدمعاشی تھا اگرچہ سب کے طریقون مین کسی قدر اختلاف

تہا۔ مثلاً کچہہ نقب زن تہے کچہہ اوچکّے۔ کچہہ گرہ کاٹ۔ کچہہ بٹ مار
کچہہ قلب ساز۔ کچہہ خطوں کے ذریعے سے بہیک مانگنے والے تہے
غرض کہ سبہی قسم کے لچّون اور اوباشون کا مجمع تہا۔

ان بدمعاشون نے اب دل کہول کر شراب پینی شروع کی اور
بہت جلد اون کی محفل ایسی شور انگیز اور نفرت خیز ہو گئی کہ بیان سے باہر
ہے۔ جن کے پاس روپیہ افراط سے تہا وہ بے دریغ خرچ کرتے
چلے جاتے تہے اور اس لئے جن کی جیبین خالی تہین اون کو بہی
شراب کی کمی کی شکایت نہ رہی۔

کریکس مین اس خوفناک برادری مین بہ ظاہر سربرآوردہ اور ممتاز
نظر آتا تہا۔ اوس کے قصے کہانیان اور اوس کے گیت نہایت توجہ سے
سنے جاتے تہے۔

ہمارا مقصد یہہ نہین کہ ناظرین کو کلال خانے مین زیادہ دیر تک
ٹہیرائے رکہین۔ ہم نے اس باب اور نیز باب گزشتہ مین جو کچہہ بیان کیا
ہے اوس سے بلاشبہ لندن کے خوفناک حالات مین سے بعض کا
خفیف سا خیال اون کے دل مین پیدا ہو گیا ہو گا لیکن ہم صبح لندن کا
سمان بہی دکہائے بغیر نہین رہ سکتے۔

اونیسوان باب

صبح

کلال خانے مین رات بہر نشہ کی صحبت گرم رہی۔ بہت سے
گاہک وہان ایسے موجود تہے جن کے پاس روپیہ زیادہ تہا اور جو اون

لوگون کی تواضع کرتے جاتے تھے جن کے بیلے ٹھکانہ تھا۔
اس طرح ٹام گریکس مین فلیر رڈک اور بل بولٹر نے جی بھر کروہ ملا وٹ والے نشے اوڑائے جو اس کلال خانے مین بکا کرتے ہین۔
نومبر کے مہینے کی صبح کڑاکے کی سردی کے ساتھ طلوع ہوئی اور اپنے ساتھ مینہ کی ایک بوچھار لائی۔ کلال خانے کی گیس کی بتیان بجھ چکی تھین اور صبح صادق کی روشنی اون چہرون پر پڑ رہی تھی جو نشہ سے تمتائے ہوئے اور میلی اور کالی داڑھیون سے چھپے ہوے تھے۔ کلال خانے کے مالک اور اوس کی جورو کے لئے یہہ وقت نہایت سرگرمی سے کام کرنے کا تھا۔ آس پاس کے جن لوگون کی یہان آمد و رفت تھی وہ مرد عورت یکے بعد دیگرے اپنی "صبوحی" کے لئے یہان آنا شروع ہوے۔
اب ست رنگی کی مانگ کثرت سے ہوئی۔ بڈھے کباڑی۔ بھنگی۔ کسبیان۔ جاروب کش۔ گھوڑون اور کتون کا گوشت بیچنے والے اور سائیس شراب پینے کی میز کے گرد جمع تھے اور اس عجیب و غریب مگر قوی الاثر مرکب کو بڑے ذوق و شوق سے پی رہے تھے اور تو اور کم سن لڑکیان اور لڑکے بھی دن کا کام شروع کرنے سے پہلے اس نوش دارو کو پینے کے لئے آئے تھے۔
جو انفار اس ذلیل ترین کلال خانے مین شراب پینے کی میز کے گرد جمع تھے اون کی یہہ ہیئت تھی کہ بال ادھیڑے ہوے تھے۔ آنکھون سے پانی جاری تھا۔ چہرے میلے کچیلے تھے۔ موںھ سے بو آتی تھی گالون مین گڑھے پڑے ہوے تھے اور جسم پر سوا چیتھڑون کے اور

کچھہ نہ تہا۔

کوئی منظر اس سے زیادہ کراہت آور اور غلیظ نہین ہو سکتا کہ لوگ صبح سویرے بے مُنھہ ہاتھہ دہوئے میلے کچیلے شراب پینے کو جمع ہون۔ عورتین بہ ظاہر بستر سے اوٹھتے ہی بلا لحاظ ستر پوشی آنکھین ملتی اس غرض سے بہاگتی آئی تہین کہ صبح کے گہونٹ مین دیر نہ ہو جائے مردون کے لباس سے معلوم ہوتا تہا کہ صبح آنے کے انتظار مین ساری رات کپڑے پہنے ہی سوئے تہے۔ اکثر کے گنجان بالون مین تنکے اوبجھے ہوئے تہے جن سے معلوم ہوتا تہا کہ کس قسم کے بستر پر سے اوٹھہ کر آئے ہین۔ یہہ لوگ کانپتے ٹھٹہرتے سُست اور نڈہال داخل ہوئے تہے۔ لیکن گہونٹ چڑہاتے ہی ان کی حالت بدل گئی اور ایک مصنوعی فرحت جو جلد بڑہ کر بیہودہ پھکڑ۔ غلیظ قسمون اور فحش گالیون تک پہنچ گئی ہر طرف پہیلنے لگی۔ جن کے پاس دام تہے اونہون نے دوبارہ بلکہ سہ بارہ گلاس چڑہائے اور بعضون نے تو تہرے کے خم کے خم لُنڈہائے۔ اوس کے بعد مردون نے اپنے پائپ سُلگائے۔ اور آن کی آن مین تمباکو یعنے غریبون کی مدک کے سخت زہریلے دہوئین سے سارا کمرہ بہر گیا۔

تہوڑی دیر مین پولیس کا سپاہی گشت کرتا ہوا آیا اور کلال خانہ کے مالک کی جورو نے اوس کی عمدہ سے عمدہ شراب کے گلاس کی تواضع کی۔ معلوم ہوتا تہا کہ حاضرین کلال خانہ مین سے بہت سے لوگون سے اوس کی صاحب سلامت تہی اور اون لوگون نے اوس کے سامنے جب پھکڑ بازی شروع کی تو وہ بہی دل کہول کر

ہنسنا جب وہ چلا گیا تو سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ بھئی سچ تو یہ ہے کہ پولیس والون مین یہی ایک ہے جو بڑا بھلا مانس ہے ؎
برابر والے کمرے مین بہت سے آدمی شراب گرم کرنے مچھلیان تلنے اور گزک بنانے مین مشغول تھے اور ایک جوان عورت جس کے تن پر اتنا کپڑا بھی مشکل تہا کہ اوس کی ستر پوشی ہو سکے۔ ایک نہایت غلیظ اور میلے جہاڑن سے میزین صاف کرتی پھرتی تھی۔
مرد بلا لحاظ اس امر کے کہ ایک عورت وہان موجود ہے برابر فحش اور کھلی کھلی گالیان بکتے بلکہ اوسے سنا سنا کر شہدپن کی باتین کرتے رہے اور وہ نہایت بے باکی اور شوخ چشمی کے ساتھ گویا کہ کوئی ناگوار بات اوس کے کان مین پڑتی ہی نہین اپنا کام کیے گئی۔
خدا کا شکر ہے کہ اسی انگلستان مین ہزارون خدا کی بندیان ایسی بھی موجود ہین جو اپنی جنس کے لئے باعث عزت ہین۔ جو پاک پارسا اور شریف النفس ہین جن کے خیالات بھی ویسے ہی نیک ہین جیسے اون کے اعمال ہین جو اس دنیا مین فرشتون سے صرف ایک ہی درجہ کم ہین اور جو اس درجے کو اوس وقت طے کر کے اون مین جا ملین گی جب اون کی روح خاکدان فنا سے سدھار کر بقاے ابد کی وراثت پر قابض ہو گی۔ شعرا اپنے پر جوش اور دل پر اثر کرنے والے الفاظ مین جب جنس اناث کی مدح سرائی کرتے ہین تو یقیناً ایسی ہی عورتون کی عفت اور عصمت۔ نیک اعمالی اور شریف النفسی کے نمونے پیش نظر رکھتے ہین۔ کیونکہ وہ اگر چند گھنٹون کے لیے بھی ایسی بدکاریون اور بداعمالیون کی کمین گاہون اور نجاست کے سنڈاسون مین آئین جیسے ہم ابھی بیان

کر چکے ہین - اور ان نجس اور قابل نفرت چڑیلون کو دیکھین جو عورتون کی شکل مین ان جرم اور بدکاری کے مکانون مین بھری پڑی ہین تو اون کے رونگٹے کھڑے ہو جائین اور اس درجہ نفرت آئے کہ اون کا طایر خیال جو جنس اناث کی مدح سرائی مین گنبد گردون سے اونچا اوڑ رہا ہے بیجان ہو کر تحت الثری مین جا گرے -

رات بھر کی دھما چوکڑی کے بعد مل بولٹر نے صبح کے آٹھ بجے اپنے رفیقون سے رخصت ہو کر جلدی جلدی گھر کی راہ لی -

فیلڈلین مین چہل پہل شروع ہو گئی تھی اور سڑل دوکانین کھل چکی تھین جن کے مالک اپنے سامان کو بنا بنا کر اور سنوار سنوار کر رکھنے مین مشغول تھے - کسی طرف بہو دنین چھوٹے چھوٹے ریشمی رومال تارون اور کھونٹیون پر لٹکا رہی تھین - کہین پرانے جوتے بیچنے والے اپنے مال کو صاف کر کر کے طاقون اور الماریون مین رکھتے جاتے تھے وہ ایک چھوٹی اور تاریک دوکانون مین عورتین تازہ اور سوکھی مچھلیون کو قطارون مین رکھتی جاتی تھین - کہین کوئلے - ترکاری اور جھینگے اور بہت سی دوکانون پر بالفاظ فروشندگان "پڑا نے کپڑے نئون سے اچھے" رکھے ہوئے تھے - اور سب سے زیادہ یہ کہ روے زمین کی سب سے بڑی سلطنت کے اس عظیم الشان پایہ تخت کے عین وسط مین (باوجود ایسی پولیس کے جو ملک کے لئے سرمایہ نازش ہے اور جس پر قوم کا لکھو کھہا روپیہ خرچ ہوتا ہے اور باوجود ایسے قوانین کے جن کی ڈینگ ماری جاتی ہے کہ ہر قسم کے جرائم کے انسداد کا بہترین ذریعہ ہین) بہت سے مال مسروقہ کے بیچنے والے نہایت دلیری

نہایت بے خطری اور نہایت اطمینان سے اوس سامان کو سر بازار کہولے بیٹھے رہتے جو شب گزشتہ اون کے گرگے لوٹ کہسوٹ کر لائے تھے۔

لیکن فیلڈلین کی ہیئت کذائی مین کوئی ایسی بات نہ تہی جسے دیکھکر بل بولٹر کو تعجب ہوتا۔ وہ گہر جاتے جاتے اسی یہودیون کے بازار مین سے محض اس لئے گزرا تہا کہ اپنے صبح کے ناشتے کے لئے کچہہ جہینگے لیتا جائے کیونکہ اوس نے اپنی ضروریات کے رفع کرنے کے لئے کلال خانے مین ایک دوست سے کچہہ پیسے ادہار لے لئے تہے۔ جب بل اپنے مکان مین پہونچا تو اوس کی جورو نے اوس کے رات بہر کلال خانے مین گزار دینے کی یاداش مین گالیون دہمکیون اور طعنون کا اوس پر جہاڑ باندہ دیا۔ اول اول تو یہہ بے درد اور سفاک آدمی اس زبان دراز عورت کے ڈر سے کانپنے لگا اور جس قدر زیادہ وہ گالیان دیتی تہی اوسی قدر اس پر خوف غالب آتا جاتا تہا لیکن آخر کار اس کا خوف غصے سے بدل گیا اور اپنی غضبناک جورو کی گہڑکیون کے جواب مین چند نہایت ہی فحش اور غلیظ حملے بکنے کے بعد اوس نے لاتون اور گہونسون سے بدلا لینے کی ٹہانی۔ اوس نے اپنے زبردست گہونسے کی ایک ضرب سے عورت کو نیچے گرا دیا جس سے وہ بے ہوش ہوگئی مگر بل نے اوس کی بے ہوشی کا خیال نہ کرکے دو چار لاتین اور رسید کین اس کے بعد وہ بہ اطمینان تمام اپنا کہانا خود پکانے کے لئے انگیٹہی کے قریب بیٹہہ گیا اور بچون کی طرف جو مان کی مارپیٹ دیکہہ کر بلک بلک کر

رو رہے تھے مطلق توجہ نہ کی۔

تھوڑی دیر مین عورت درد سے کراہتی ہوئی اوٹھی۔ اس وقت اوس کے چہرے کی غصے کے مارے بڑی حالت تھی۔ لیکن اتنی مجال نہ تھی کہ اپنے بھرے ہوے خاوند کو اور زیادہ برہم کرے۔ پھر بھی ضرور تھا کہ اوس کا غصہ کسی نہ کسی پر نکلے۔ چنانچہ اوس نے چارون طرف نظر دوڑائی اور کچھہ دیر تک سوچتی رہی۔ اس کے بعد یکایک اوس کے غصے کا امنڈا ہوا طوفان بدنصیب بچون کے سر پر ٹوٹ پڑا۔ اون کے رونے کو اپنے غصہ نکالنے کا بہانہ بنا کر وہ ایک خونخوار جنگلی بلی کی طرح لڑکے اور لڑکی پر جا گری۔ ہیری نے حسب معمول اپنی بہن کو جہان تک ممکن تہا اپنے لاغر و نحیف جسم کی آڑ مین لیا اور تھپڑون اور طمانچون کا ایک تار اوس کے ننگے جسم پر بندہ گیا اور جو سزا اس بے چارے کو اس طرح اپنی خونخوار مان کے ہاتھون ملی وہ ایسی سخت تہی کہ بیان نہین ہو سکتی۔

اس سے پہلے ہزار ہا دفعہ پالی بولٹ نے اپنے بچون کے ساتھ سفاکانہ برتاؤ کیا ہوگا لیکن اوس کے خاوند نے کبھی دست اندازی نہ کی البتہ اس موقع پر اوس کے ذہن مین یہہ بات سمائی کہ مداخلت کرنی چاہئے جس کی محض یہہ وجہ تہی کہ وہ اپنی جورو سے لڑا تھا اور اس لئے اوس وقت اوس سے اوسے نفرت تہی اور اوس کی مخالفت یا مزاحمت کرنے کا جو موقع اوسے ملا اوسے ہاتھہ سے نہ جانے دیا۔ اوس نے اپنی کرسی سے اوٹھہ کر چلا کر کہا:۔

"بچون نے تیرا کیا بگاڑا ہے۔ خبردار جو اونہین ہاتھہ لگایا۔"

عورت نے کچھہ دیر کے لیے اپنا ہاتھہ روکا اور نہایت
بے اعتنائی اور نفرت سے اپنے خاوند کی طرف دیکھہ کر کہا:-
"تجھے ان سے کیا - تو اپنا کام کیے جا"
اس عورت کا چہرہ جو پہلے ہی بدصورت اور کریہ تھا اب اور
ایسا ہو گیا کہ اوسے دیکھہ کر خوف آنے لگا - عورت کے جواب مین
بل نے چلا کر کہا:-
"سنتی ہے مین کیا کہتا ہون بچون کو چھوڑ دے - اگر اب کی
ہاتھہ لگایا تو پھر کس نکال دون گا"
عورت "چل ہٹ بھڑ دے! عورت ذات پر ہاتھہ اوٹھاتیگا
ہائے نہ ہوئی مین مرد جو تجھے اس کا مزا چکھا دیتی - اگر مین مرد ہوتی تو
تیری مجال تھی کہ مجھہ پر ہاتھہ ڈالتا"
بل "مردار! زبان سنبھال آہ اگر مجھہ سے زیادہ تڑتڑ کی تو
تیری خیر نہین - بچون کو ہاتھہ لگانا نہین ... ن کا"
عورت "اے واہ ... مجھہ دھمکیان دیتا ہے
لے - ہم ایسے مارتے ہین -"
یہہ کہہ کر اوس نے بڑے زور سے ایک دوہتڑ بیچارے
لڑکے کی ... لڑکا ... گر کر رونے لگا کیونکہ اوس کی مان کا
ہاتھہ اوس کے جسم پر اوسی زور سے پڑا تھا جس زور سے ہتوڑے
کی ضرب سندان پر پڑتی ہے - لیکن اس غضبناک دوہتڑ کی آواز
ابھی ہوا مین گونج رہی تھی کہ ایک اور گھونسے کی دھڑ سے پڑنے کی آواز
آئی - یہہ گھونسا بل بولٹر کے ہاتھہ کا تھا جو بے درد و سفاک عورت کے

سر پر اس زور سے پڑا کہ اوس کا سر چکرا گیا۔ گہونسا کہاتے ہی وہ
اوندہے منہہ گری اور گرتے مین میز کا کونا اوس کی بائین آنکھہ مین
گہس گیا جس سے ڈہیلا بہی ہو گیا۔ چند ہی گنٹے ہوے کہ یہ ہی عورت
اپنی معصوم اور بیکس بچی کی آنکھین نکالنے کی فکر کر رہی تہی۔ سچ ہے
چاہ کن را چاہ در پیش ؎

عورت فرش پر گری اور ایک خفیف سی کراہنے کی آواز اوس کے
مونہہ سے نکلی۔ اوس نے اپنا دہنا ہاتہہ اپنی بے نور آنکھہ کی طرف
لے جانا چاہا مگر طاقت اوسے جواب دے چکی تہی اور اوس کا ہاتہہ
اوٹہہ نہ سکا۔ اوس کا آخری وقت آن پہونچا تہا۔ بل یہہ حالت دیکھہ کر
اب گہبرا گیا اور اوسے اوٹہانے کی کوشش کرنے لگا۔ بچے مارے
خوف کے سہمے ہوے اور چپ چاپ ایک دوسرے سے لپٹے
ہوے تہے۔ جان توڑ نے سے پہلے دو تین لمحے کے لئے
عورت کے حواس ا ہو گئے تہے کہ اپنی دوسری آنکھہ سے
وہ اپنے خاوند۔ نظر ڈال سکے۔ اگرچہ اوس کی زبان
بند تہی اور ایک لفظ بہ سے نہ نکلا لیکن زبان و قلم اوس
سخت نفرت کے اظہار سے قاصر ہین جو اس عورت کے چہرے سے
اوس وقت برس رہی تہی جب کہ اوس کی نگاہ اپنے خاوند کی نگاہ سے
دو چار ہوئی۔ شیرنی بہی جب وہ اژدہے کی مہلک لپیٹ مین ہوتی ہے
اور ہزار ہاتہہ پاؤن مارتی ہے مگر اوس سے اپنے آپ کو چہڑا نہین سکتی
اپنے بے اثر مگر بے پایان غیظ و غضب سے بہری ہوئی نگاہ اس
طرح نہین ڈالتی جیسی اس عورت نے اپنے خاوند پر ڈالی۔

اسی حالت مین جب کہ اوس کا چہرہ ابہی تک بغض و نفرت کی اس خوفناک کیفیت سے بگڑا ہوا تہا اوس کی جان نکل گئی۔ چند منٹ گزرنے کے بعد بل کو معلوم ہوا کہ اوس کی جورو مرچکی ہے اور وہ اوس کا قاتل ہے۔ کچہہ دیر تک اوس نے از خود رفتگی کے عالم مین اوس کے سر کو سہارے رکہا کیونکہ اوس کے چہرے کی وحشیانہ اور خوفناک کیفیت سے جو خون آلودہ ڈہیلے کے کچی ہو جانے کی وجہ سے اور زیادہ خوفناک اور ڈراونا ہوگیا تہا اوسے مبہوت بنائے رکہا مگر جب اوس نے دیکہا کہ عورت مین جان نہین رہی تو ایک فحش گالی دیکر اوس نے لاش کے سر کو نیچے ڈال دیا اور ایک منٹ بہر تک کہڑا ہوا لاش کو تکتا رہا۔ اوس کے دماغ مین چکر تہا اور خبر نہ تہی کہ وہ کہان ہے۔ آخر کار بچون کی آواز نے اوسے اس محویت کی نیند سے جگا دیا۔

لڑکا "ابّا۔ امان کو کیا ہوگیا؟

لڑکی "امان غریب کے چوٹ آگئی"

لڑکا "ابّا! امان کی آنکہہ تو تو دیکہو۔ امان کو کچہہ نہ کچہہ ہوگیا ہے"

بل کی زبان سے صرف یہہ جملہ نکلا کہ "اب تباہی آئی" اور اوس نے بہاگنے کے قصد سے دروازے کی طرف جانا چاہا۔ لیکن لڑکے نے زار و قطار روکر اور لاش کی طرف خوف سے دیکہہ کر کہا:

"ابّا! ابّا ہمین اکیلا چہوڑ کر مت جاؤ۔ ہمارے پاس رہو۔ شاید امان مرگئین ہین۔ مین اور فینی باہر جاکر بہیک مانگ لائین گے اور جو کچہہ تم کہوگے کیا کرین گے مگر ہم کو چہوڑ کر باہر مت جاؤ۔ ہمین مت چہوڑو" یہ کہہ کر بچہ اپنے باپ کے گہٹنون سے لپٹ گیا اور منت و زاری کے لہجے مین

اوسے روکنے لگا۔ بل رُک گیا اور اوس کی مضطربانہ وضع سے معلوم ہوتا تہا کہ وہ نہین جانتا تہا کہ کیا کرے لیکن اوس کا تامل اور تذبذب دیرپا نہ تھے۔ اپنے بچے کی باہون سے اپنے آپ کو چھڑا کر اوس نے نہایت نرمی سے ایک ایسے لہجے مین جو پہلے اوس نے کبھی اختیار نہ کیا تہا ہیری سے کہا:-

"بیٹا تم یہان ٹھہرو مین جاکر ابھی آتا ہون۔ مین صرف ڈاکٹر کو لینے جاتا ہون۔ ابھی ایک منٹ مین لوٹ کر آجاؤن گا۔"

لڑکے نے اپنے ننھے سے ہاتھ جوڑ کر منت سے کہا:-

"ابا جان! زیادہ دیر مت لگانا۔"

اب دونون بچے اپنی مان کی لاش کے پاس اکیلے رہ گئے اور قاتل اس خوفناک منظر سے بچنے کے لئے جلد جلد سیڑہیون سے اوتر کر فرار ہوگیا۔

بیسوان باب

بنگلہ

پھر سین بدلتا ہے۔ ہم اپنے ناظرین کو ایک دفعہ اور اوس بنگلے کی طرف لے چلتے ہین جو نواح ایرکلیٹن مین واقع ہے۔

جو واقعات ہم اب بیان کرین گے وہ اوس دن کی شام کو پیش آئے جس دن وہ خوفناک جرم وقوع مین آیا جس کا ذکر باب گذشتہ مین کیا جاچکا ہے۔ کہانے کے کمرے کی کھڑکیون کے پردے پڑے ہوئے تھے۔ انگیٹھی مین فرحت بخش آگ جل رہی تہی اور ایک لیمپ میز کے وسط

مین رکہا ہوا اپنی ہلکی دل فریب روشنی چارون طرف ڈال رہا تہا۔ اس کمرے مین آپ ایش بلکہ یون کہئے کہ تنعم کی کیفیت موجود تہی اور اوس کی حرارت کی جان بخشی اس سے اور بہی زیادہ خوش گوار تہی کہ باہر یخ بار ہوائین چل رہی تہین اور مینہ کی جھڑی لگی ہوئی تہی۔

میز پر جو لذیذ میوون۔ مٹہائیون اور شرابون سے لدی ہوئی تہی والٹر سڈنی اور جارج مانٹینگ بیٹھے تہے۔ ان دونون کے تعارف کو قریب تین مہینے کے ہو چکے تہے اور اس عرصے مین ان دونون کو اکثر ایک دوسرے سے ملنے کا اتفاق ہوا تہا۔ لیکن مانٹیگ نے بنگلے پر آنے مین اپنی طرف سے شاذ و نادر ہی تقدیم کی۔ وہ یہان صرف اپنے دوست اسٹیونس کے خاص طور سے بلانے پر آتا تہا لیکن ان موقعون پر وہ اور والٹر ایک دوسرے کی صحبت مین کچہہ نہ کچہہ وقت ضرور گزارتے تہے۔ مثلاً جب اسٹیونس اصطبل کی طرف گہوڑے دیکہنے یا باغ کی درستی کی نگرانی کرنے کے لئے جاتا تہا تو مانٹیگ اور اوس کی مردانہ لباس والی رفیق ایک دوسرے کی صحبت مین اپنا وقت گزارتے تہے۔

ناظرین کو تعجب نہ ہوگا اگر ایسی حالت مین ان دونون مین محبت پیدا ہو گئی ہو۔ جس حد تک کہ اس دل فریب عورت کو تعلق تہا ہم وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہین کہ جارج مانٹیگ کے ساتہہ رشتہ محبت قائم کرنے مین اوس نے اپنے دل کے پاک اور سچے جذبے کے حکم کی تعمیل کی لیکن یہہ امر کہ آیا خود جارج مانٹیگ کی دلی کیفیت اس بارے مین کہان تک سچائی اور پاکبازی پر مبنی تہی آگے چل کر معلوم ہوگا۔

جو مردانہ لباس اور عادات کہ اس خاتون نے اختیار کی تہین

اونہون نے اون پیاری اور دل کو لبہانے والی خصوصیتون کو ضایع نہین کردیا تہا جو عورت کے دل کا خاصہ ہوا کرتی ہین۔ اول اول مانٹیگ کی شکل وشمائل نے اوس کے دل پر اثر ڈالا اوس کے بعد اوس کی خوش تقریری اوسے پسند آئی اور جب مانٹیگ نے اپنی تمام قوتون کو بنگلے والی خاتون کا دل ہاتہہ مین لانے کی کوشش مین صرف کردیا تو زیادہ عرصہ نہ گذرنے پایا تہا کہ وہ ہزار جان سے اوس پر فریفتہ ہوگئی۔

اس خاتون کی خاص حالت نے لازمی طور پر اوسے سکہا دیا تہا کہ اپنے دلی خیالات وجذبات کے اظہار پر پورا پورا قابو رکہے۔ پس اگرچہ ان دونون نے اپنے اپنے عشق کا اظہار ایک دوسرے پر کردیا تہا پہر بہی اسٹیونس کو اس کی ذرا بہی خبر نہ ہوئی۔

جس شام کو ہم اپنے ناظرین کو اُس بنگلے مین پہر لائے ہین مانٹیگ یہان مسٹر اسٹیونس کے خاص طور پر بلانے پر آیا تہا لیکن اسٹیونس کسی کام کی وجہ سے خود نہ آسکا تہا اس لئے والٹر سڈنی اور مانٹیگ نے تنہا مل کر کہانا کہایا اور کہانے کے بعد عاشق معشوق مین سلسلہ تقریر یون شروع ہوا:-

خاتون "بس اس تلبیس کے زمانے کے گزرنے مین صرف دو ہفتے اور رہ گئے ہین"

مانٹیگ "ہان دو ہفتے اور رہ گئے ہین۔ اوس وقت تمام باتین ہمارے حسب مراد ہون گی۔ ۲۶ نومبر۔"

خاتون۔ (افسردگی کے لہجے مین) "میرا بے چارہ بہائی اگر زندہ ہوتا تو ۲۵ نومبر کو قانونی سن بلوغ کو پہونچ جاتا۔"

مانٹنگ "درست - ہان مین یہہ کہہ رہا تہا کہ ۲۶ نومبر کو اسٹیونس کا منصوبہ تکمیل کو پہونچ جائیگا اور آپ دس ہزار پاونڈ کی مالک بن جائین گی۔"

خاتون "مین اس دن کے آنے کی آرزومند زیادہ تر اس لئے نہین کہ مجھکو روپیہ ملیگا بلکہ اس لئے ہون کہ اوس دن کے بعد سے مین یہ نفرت انگیز بھیس ترک کردون گی۔"

مانٹنگ "اور کیا میری خوشی کا پیالہ اوس وقت چھلکتا ہوا نہ ہوگا جب کہ مین تمہارے ساتھہ اس سرزمین کو خیرباد کہون گا۔ تمہین اپنی جان سے پیاری بی بی کے نام سے پکار سکون گا اور تمہین جنوبی یورپ کی معتدل اور جان بخش آب وہوا مین لے جا سکون گا جہان ہم امن و اطمینان۔ مسرت و شادمانی اور دلجمعی و فارغ البالی کے ساتھہ تمام عمر بسر کرسکین گے۔"

خاتون "یہہ تم نے کیسی دل فریب اور جان فزا تصویر کھینچی ہے! لیکن مین کانپ اوٹھتی ہون جب مجھے یہہ خیال آتا ہے کہ ممکن ہے کہ مسٹر اسٹیونس کو اپنے منصوبے مین ناکامی ہو اور اس کا امکان ہی نہین بلکہ احتمال ہے۔ کیونکہ بسا اوقات مسٹر اسٹیونس نے مجھہ سے کہا ہے کہ والٹر از براے خدا نہایت حزم و احتیاط سے کام لو۔ تم نہین جانتے کہ اس معاملے کا کس درجہ تمہاری پیش بندی اور احتیاط پر انحصار ہے۔"

مانٹنگ "اس منصوبے مین ناکامی نہین ہوگی۔ ہو سکتی ہی نہین۔ مسٹر اسٹیونس نے مجھہ کو اس معاملہ کے ہر پہلو سے آگاہ کردیا ہے

اور مین تم کو یقین دلاتا ہون کہ ہر بات مین اس قدر پیش بندی و احتیاط سے کام لیا گیا ہے کہ ناکامی کے امکان کا کوئی پہلو بظاہر نظر ہی نہین آتا۔"

خاتون "تو اونہون نے تمہین تو اپنا محرم راز بنا لیا اور مجھے کچھہ بھی نہ بتایا۔"

مانٹنگ "اور افسوس یہہ ہے کہ مین تم کو حقیقت حال سے مطلع نہین کر سکتا۔"

خاتون "مین اس راز کو تمہاری زبانی سننا چاہتی بھی نہین۔ مجھے مسٹر اسٹیونس کی ذات پر اس قدر اعتماد ہے کہ مجھے یقین ہے کہ کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ایسی ہوگی کہ وہ اس مہم کے متعلق جس کی مین آج کل مرتکب ہو رہی ہون مجھہ کو اطلاع دینا نہین چاہتے۔ اس کے علاوہ مین جانتی ہون کم از کم اونہون نے باقرار صالح مجھہ سے بیان کیا ہے اور مجھے یاد آ گیا ہے کہ اس منصوبے کا کوئی جزو ایسا نہین جو آبرو اور ایمانداری کے اصول کے خلاف ہو اس مین شک نہین کہ اونہین مجبوراً سازش کا انسداد سازش سے کرنا پڑا ہے لیکن باقی ہر ایک لحاظ سے اون کی تمام کارروائی حق بجانب ہے اس کارروائی سے نہ کسی طرح کی بدنامی کا اندیشہ ہے اور نہ ملکی قوانین کی خلاف ورزی لازم آتی ہے۔ ان تمام باتون کی طرف سے مجھے اطمینان ہے کیونکہ جس شخص نے میری اور میری مان کی خاطر اتنا کچھہ کیا ہو وہ کیسے اس بات کو جائز رکھ سکتا ہے کہ مین سیدھے رستے سے بھٹک جاؤن یا بدنامی یا خطرے مین مبتلا ہون۔"

مانٹنگ "بالکل درست۔ اسٹیونس تمہین کبھی دہوکا نہین دے سکتا

خاتون "اور قطع نظر ان تمام باتون کے جو مین نے ابھی بیان کی ہین مجھے معلوم ہے کہ ایک رقم کثیر کا ملنا یا نہ ملنا اس منصوبے کی کامیابی پر منحصر ہے۔ اگر مسٹر اسٹیونس کو پوری کامیابی ہوئی تو مجھے اپنی عمر کا بقیہ حصہ آرام و آسایش کے ساتھہ گذارنے کے لئے دس ہزار پاونڈ کی رقم مل جائے گی"

مانٹیگ "اور اس رقم کے ساتھہ جب وہ رقم بھی شریک ہو جائے گی جو میرے پاس ہو گی تو ہم کسی غیر ملک مین عیش و عشرت کے ساتھہ زندگی بسر کرسکین گے۔ وہ وقت بھی کیا ہی مسرت و شادمانی کا ہوگا جب مین تم کو اپنی آغوش مین لے سکون گا۔ تم کو وہ لباس پہنے دیکھہ سکون گا جو تمہاری جنس کے لئے زیبا ہے مگر جس مین مین نے آج تک تمہین نہین دیکھا اور تمہین بی بی کے پاک اور پیارے نام سے پکار سکون گا۔ تمہارا حسن جو ابھی میرے دل پر کچھہ کم تجلیان نہین گراتا معلوم نہین زنانہ لباس مین کیا قیامت ڈھائے گا۔"

خاتون (مسکرا کر اور شرما کر) "خاموش جارج۔ میرے حسن کی زیادہ تعریف نہ کرو اور اوس وقت تک انتظار کرو جب تک مین تمہاری خواہش کے مطابق زنانہ لباس نہ پہنون۔ اوس وقت شاید محبت کا میٹھا اور خوش آیند نغمہ مجھے سنا سکو۔"

گھڑی نے جو انگیٹھی کی کارنس پر رکھی ہوئی تھی اس وقت گیارہ بجائے اور مانٹیگ رخصت ہونے کو اوٹھا۔ رات نہایت مہیب تھی پچھلے ایک گھنٹے مین ہوا کی شدت اور زیادہ بڑھ گئی تھی اور مینہہ موسلا دھار پڑ رہا تھا۔ خاتون نے نہایت سادگی سے اپنے عاشق سے کہا:-

"جارج ایسے وقت ناممکن ہے کہ تم باہر جا سکو۔ ایسے مین تو کوئی کُتّے کو بھی اپنے گھر سے نہین نکالتا۔ حسن اتفاق سے میرے غریب خانے مین ایک خالی کمرہ موجود ہے جو تمہارے لئے حاضر ہے"
یہہ کہہ کر خاتون نے گھنٹی بجائی اور لوئیسا کو ضروری ہدایات دین آدھ گھنٹے مین ہانٹنگ اوس کمرے مین پہونچا جو اوس کی شب باشی کے لئے تیار کیا گیا تہا اور خاتون اوس تکلف سے سجے ہوے کمرے مین جس کا ذکر زینت منزل کے نام سے ہم پیشتر کر چکے ہین آرام کرنے کو چلی گئی۔
کھڑکیون پر جن پر مینہہ کے تھپیڑے زور سے پڑ رہے تھے ساٹن کے نفیس پردے چھوٹے ہوے تھے۔ انگیٹھی مین بڑے زور سے آگ دہک رہی تھی قالین کا اس قدر گدگدا فرش بچھا ہوا تہا کہ ٹخنے تک پاؤن دہنسا جاتا تہا۔ آگ کے پاس ایک آرام کرسی رکھی تھی جس پر مخملی گدیلے چڑھے تھے اور ایک طرف ایک پر تکلف پلنگ بچھا تہا جس کا گدگدا اور سپید بچھونا آسایش اور فرحت کی اوس کیفیت کو پورا کرتا تہا جو اس پر لطف کمرے مین پھیلی ہوئی تھی۔ اگرچہ خوشبودار پھولون کے گملے اس وقت یہان موجود نہ تھے لیکن لیونڈر کی بھینی بھینی خوشبو نے کمرے کو معطر کر رکھا تہا۔ غرض کہ اس معتدل خوشبودار اور سجے ہوے کمرے سے زیادہ دل کو لبھانے والا سمان اس وقت اور کہین نہ ہوگا جس مین وہ دل ربا خاتون جو اس بہشت دنیا کی حور معلوم ہوتی تھی آرام کرنے کو داخل ہوئی اور آرام کرسی پر کچھ استراحت ہوئی۔ لوئیسا کو اوس نے یہہ کہہ کر رخصت کر دیا کہ "اب تم جا کر سو رہو"۔

مین بغیر تمہاری مدد کے لباس سنخوابی بدل لون گی - ابھی مجھے نیند نہین معلوم ہوتی اور کچھہ دیر آگ کے پاس بیٹھنا اور اپنی آیندہ کی امیدون کی تصویر کو ایک نظر دیکھنا چاہتی ہون ‘‘

جب لوئیسا چلی گئی تو خاتون دل خوش کن خیالات کے دریا مین ڈوب گئی - اپنی موجودہ قید کی حالت سے عنقریب رہائی پانا - جارج مانٹیگ کی محبت کے نشے مین سرشار رہونا - ایک بہت بڑی رقم ضروریات آیندہ کی کفالت کے لئے ملنا - یہہ تمام ایسے خیالات تھے جنہون نے اوس کے دماغ مین امید بھری خوشی کا ایک طوفان بپا کر دیا -

ان خیالات مین محو ہوکر اوسے آدہ گھنٹہ گذرا ہوگا کہ ایک عجیب آواز نے اوسے یکایک ہوشیار کر دیا - اوسے خیال ہوا کہ اوس کے کان مین جھنجنی کے زور سے بند ہونے اور ساتھ ہی ایک آئنے کے چکنا چور ہونے کی آواز پڑی کچھہ دیر کے لئے خوف اور تردد کے آثار اوس کے چہرے پر نمایان ہوئے اس کے بعد وہ مسکرائی اور جس عارضی خوف نے اوس کے دل پر قبضہ کر لیا تھا اوسے خیالی سمجھہ کر شرمندہ ہوئی اور کہنے لگی ’’ یہ کھانا کھانے کے کمرے کی کوئی کھڑکی ہوگی جو ہوا کے زور سے کھل گئی ہے ‘‘ غرض کہ لیمپ ہاتھہ مین لے کر وہ زینت منزل سے باہر نکلی اور جلد جلد سیڑہیون سے اوتری رستے مین باوجود ہوا کے شور کے اوسے کتون کے بھونکنے کی آواز سنائی دی بڑا کمرہ جس مین سے وہ گذری زینت منزل کی معتدل حرارت کے مقابلے مین گویا زمہریر بنا ہوا تھا - وہ احتیاط

سے کے ساتھہ ایک کمرے مین جو بائین ہاتھہ کی طرف تہا داخل ہوئی۔
یہان سب کچہہ صحیح سلامت تہا اور یہہ دیکہہ کر کہ اوس کمرے کی کہڑکیان
سب بند ہین اور کوئی کھلی ہوئی نہین وہ کہانے کے کمرے کی طرف بڑہی
اور آہستہ سے دروازہ کہول کر دہلیز کے اندر قدم رکہنے ہی کو تہی کہ دفعتاً
کسی شخص نے جو کمرے کے اندر تہا اوس کے ہاتہہ سے لیمپ
گرا دیا اور اوسے پکڑ کر کمرے کے اندر گہسیٹ لیا۔ اوس کے مُنھ
سے ایک زور کی چیخ نکلی ہی تہی کہ کسی نے اپنا موٹا اور سخت و کرخت ہاتہہ
اوس کے مُنہہ پر رکہہ دیا جس سے اوس کی آواز رُک گئی۔

اس وقت کسی شخص نے نہایت بہدی آواز مین کہا:۔

"بل! ڈک اب مجہے چہرا تو دو کہ مین اس شخص کا کام تمام کر ڈالون
نہین تو یہہ تمام گھر کو شور کر کے جگا دے گا۔"

اس کے جواب مین ایک دوسرے شخص نے جلدی سے
خوف کہائی ہوئی آواز مین کہا۔

"بس اب زیادہ خون مت کرو۔ مین آج صبح پہلے ہی ایک خون
کر چکا ہون۔ اس شخص کے منہہ مین کپڑا ٹہونس دو اور گٹھری کر کے
رکہہ دو۔"

اس پر ایک تیسرے شخص کی آواز آئی:۔

"ارے میان مارہی کیون نہ ڈالو کہ جہگڑا پاک ہو۔ بل ایسے
نامرد مت بنو۔"

جو شخص سب سے پہلے بولا تہا اور جو حقیقت مین ٹام کریکس مین تہا اس
وقت پکارا "ڈک بک بک مت کرو اور بہے پہرا دو۔ یہ شخص بے طرح

ہاتہہ پاؤن مار رہا ہے مگر مین بہی اوس کا گلا دبائے ہوے ہون"

یہہ لفظ چور کے منہہ سے نکلے ہی تہے کہ دروازہ کہلا اور مانٹیگ کمرے مین داخل ہوا اوس کے ایک ہاتہہ مین لیمپ تہا اور دوسرے مین پستول۔ اور چونکہ سوائے ایک پتلون اور ایک قمیص کے اوس کے جسم پر اور کوئی کپڑا نہ تہا اس لئے صاف ظاہر تہا کہ وہ سوتے سے یکایک ادہر آیا تہا۔ ایک مسلح آدمی کے دفعتاً اس طرح ظاہر ہونے پر ٹام کریکیس مین چلایا:۔

"پہلے اس کی خبر لو۔ بغیر لڑنے کے چارہ نہین"

لیمپ کی روشنی سڈنی کے چہرے اور جسم پر جو اس وقت کریکیس مین کی زبردست گرفت مین جان توڑ کر ہاتہہ پاؤن مار رہا تہا پوری طرح سے پڑی۔ اس وقت ڈوک فلیر کے منہہ سے بے اختیار یہہ الفاظ نکلے "او غضب خدا کا یہہ کیا طلسم ہے" اور یہہ کہتے ہی لالٹین اور کنجیون کا گچہا اوس کے ہاتہہ سے گر پڑا۔ اوس کے چہرے کی حالت ناقابل بیان خوف کے طاری ہونے سے متغیر ہو گئی اور پہر وہ یکایک بے اختیاری کے عالم مین اوس کہڑکی کی طرف جس مین چور گہس کر آئے تہے لپکا اور آناً فاناً مین تاریکی مین نظر سے غائب ہو گیا

اس عجیب واقعے سے متحیر ہو کر بل بولٹر نے دفعتاً مانٹیگ کی طرف سے جس پر وہ حملہ کرنے ہی کو تہا نگاہ لوٹا کر کریکیس مین اور والٹر سڈنی پر ڈالی لیکن نگاہ ڈالتے ہی اوس کے چہرے پر ہوائیان اوڑنے لگین۔ اوس کے دانت بجنے لگے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا۔ اور اگر سہارے کے لئے میز سے نہ جا لگا ہوتا تو

دہم سے زمین پر آرہتا۔

اوس کے سامنے وہی لڑکا تہا جسے چار سال پانچ مہینے قبل اوس نے اور ڈک نے بازار اسمتھہ فیلڈ کے پرلے مکان کے چور دروازے مین سے نیچے گرا دیا تہا اور یہہ کس طرح ممکن تہا کہ وہ جس کا اون کام تمام ہو چکا ہو اس راز کے طشت از بام کرنے کے لیے پھر بھی زندہ رہا ہو۔

ایک لمحے کے لیے قاتل کا تمام جسم مارے خوف کے تھر تھر کانپ اوٹہا۔ مقتول لڑکے کی روح اوس کے سامنے ہتی۔ اوس کی مقتولہ جورو کا تصور اور جو دوسری سیہ کاریان اوس نے کی تہین اون کی یاد اس وقت بگولے کی طرح اوس کے دماغ مین چکر کھانے لگی کچھہ دیر تک تو اوس پر خوف کا یہی عالم طاری رہا لیکن پھر یکایک اپنے ساتھی کی تقلید کا خیال اپنے دل مین لاکر وہ کھڑکی مین سے اوسی تیزی کے ساتھ غائب ہو گیا جیسا تیر کمان سے چھوٹتا ہے۔

جرائم پیشہ لوگون مین خوف وبا کی طرح دم بھر مین پھیل جاتا ہے۔ کربکیس مین اگرچہ ایک بڑا جیوٹ منچلا اور دبنگ آدمی تہا لیکن جب اوس نے اپنے ساتھیون کی یہہ حالت دیکھی تو اوس پر بھی دفعتاً ایک نامعلوم خوف چھا گیا۔ اوس کی گرفت جس کے شکنجے مین وہ اپنے شکار کو جکڑے ہوے تہا ڈہیلی پڑ گئی اور والٹر نے آخری مرتبہ جان توڑ کر کوشش کر کے اپنے آپ کو چور کے پنجے سے چھڑا لیا۔ اس وقت مانیٹنگ نے اپنا پستول کربکیس مین کی طرف سیدہا کر کے کہا ”تو میری طرف آیا اور مین نے تیرا بھیجا پاش پاش کیا“ یہہ لفظ اوس کے منہہ سے نکلے ہی تہے

کہ چور نے جہٹ کلیپ مانٹنگ کے ہاتہہ سے نیچے گرا دیا اور پھر کہڑکی کی راہ سے کود کر بھاگ گیا مانٹنگ کہڑکی کی طرف لپکا اور چور کی سمت مین پستول چلایا مگر صرف ٹوپی چمک کر رہ گئی۔ مانٹنگ نے اب کہڑکی بند کر کے چٹخنی لگا دی اور والٹر کا نام لے کر پکارا لیکن جب جواب نہ پایا تو اندہیرے مین ٹٹولتا ٹٹولتا دروازے کی طرف بڑہا۔ اوس کے پاؤن کسی چیز سے جو دری پر پڑی ہوئی ہتی لگے اور جب جہک کر اوس نے ہاتہہ لگایا تو اوسے معلوم ہوا کہ والٹر سڈنی فرش پر بے ہوش پڑا ہوا ہے۔

مانٹنگ کو کمرے مین داخل ہوئے دو منٹ سے زیادہ کا عرصہ نہ ہوا ہوگا کیونکہ چورون کی پریشانی اور بھگدر مین اتنا وقت بہی صرف نہ ہوا جتنا ہم نے اوس کے بیان کرنے مین صرف کیا ہے۔ اس کے علاوہ یہہ تمام واقعہ بغیر کسی شور کے پیش آیا جس سے گہر کے نوکر چاکرون کو خبر بہی نہ ہوئی اس لئے پاس کوئی نوکر بہی موجود نہ تہا کہ والٹر کو جس مدد کی ضرورت ہتی بہم پہونچائے۔

کچہہ دیر کے لئے مانٹنگ نے تامل کیا کہ کیا کرے لیکن ایک لمحے کے غور کے بعد اوس نے خاتون کو اپنی گود مین اوٹہا لیا اور اوسی کے کمرے مین لے گیا۔

اکیسوان باب

پاجی پن

جارج مانٹنگ نے اس دلربا نازنین کو بستر پر لٹا دیا اور کچہہ دیر تک اوس کے زرد مگر خوبصورت چہرے کو محبت شوق اور خواہش نفسانی سے بھری ہوئی نگاہ

دیکھتا رہا۔ اس پری چہرہ کے دونون لب نیم باز تھے جن مین سے موتیون کی دو لڑیان چمکتی ہوئی نظر آرہی تھین۔ اوس کی ہلکے رنگ کی سنہری زلفین ابہی تک مانٹیگ کے بازو پر جو اوس کے سر کو سہارے ہوے تہا پریشان ہو رہی تھین اور اس طرح سے اوس کے ہاتھ کی انگلیون کو ان سیاہ ریشمی لچھون سے اٹکھیلیان کرنے کا موقع مل رہا تہا ابہی تک وہ بے ہوش و بے حس تہی۔ مانٹیگ نے آہستہ سے اپنا بازو اوس کے سر کے نیچے سے نکال کر پاس کے طاقچہ سے پانی کا ایک گلاس لیا اور اوس کے منہہ پر چھینٹے دئیے جس سے گلابی رنگ بتدریج رخسارون پر آنا شروع ہوا اور اوس کے لبون کو خفیف سی جنبش ہوئی لیکن آنکھین بند کی بند رہین کچھہ دیر کے لئے مانٹیگ کو یہہ خیال آیا کہ مدد کے لئے لوئیسا کو بلائے مگر پھر ایک دوسرے خیال کے آنے پر اوس نے جلدی سے خاتون کے نیم فوجی وضع کے فراک کوٹ کے بٹن کھول دئے جس سے اوس کا سینہ کھل گیا اور اس طرح سے وہ اوس کے جوبن کی بہار لوٹنے ہی کو تہا کہ اوس نے کروٹ لی اور اپنی بڑی بڑی رسیلی آنکھین کھولین اور جلدی سے کوٹ کے بٹن لگا کر کہا :-

"مین اس وقت کہان ہون ؟"

اس کے جواب مین مانٹیگ نے چپکے سے کہا :-

"پیاری دُرومت مین تمہارے پاس موجود ہون جسے تم سے جان و دل سے محبت ہے"

یہہ سنتے ہی چورون کا تمام واقعہ خاتون کے ذہن مین دفعتاً

پھر آگیا اور اس نے بھرائی ہوئی آواز مین کہا :-

"اور وہ تینون خوفناک آدمی چلے گئے ہین ؟"

مانٹنگ :- "ہان سب چلے گئے - اور تم صحیح و سلامت ہو"

خاتون (جلدی سے بستر سے اوٹھکر اور ایک کرسی پر بیٹھہ کر) "میری کمزوری کو معاف کرنا لیکن ان بدمعاشون مین سے دو کو مین نے اچھی طرح پہچان لیا یہہ دونون چور وہی تھے جنہون نے مجھے اسمتھہ فیلڈ کے قریب کے پرانے مکان کے چور دروازے مین سے نیچے گرادیا تھا -"

مانٹنگ :- "اہاہ ! تو یہی وجہہ تھی کہ جب اونہون نے تمہین دیکھا تو ایسے گھبرا گئے - معلوم ہوتا ہے کہ اون کو یہہ خیال ہوا کہ وہ بجاے ایک جیتے جاگتے انسان کے ایک روح کو دیکھہ رہے ہین مجھے اون کا بے اختیاری کے عالم مین دفعتاً فرار ہوجانا تعجب مین ڈال رہا تھا - لیکن اب اوس کی وجہہ معلوم ہوگئی -"

خاتون - (پیار سے نوجوان کی طرف دیکھہ کر) "جارج تم نے مجھہ کو ایک خوفناک موت سے بچایا - اگر تم ایک منٹ اور دیر لگاتے تو میرا کام تمام ہوچکا ہوتا - قریب تھا کہ یہ بدمعاش مجھے قتل کر ڈالین - میری زبان کافی طور سے تمہارا شکرادا کرنے سے قاصر ہے"

یہہ کہہ کر اوس نے اپنا ہاتھہ مانٹنگ کو دیا جس نے فرط شوق سے اوس پر پیہم بوسے دئے اور خاتون نے بھی ہاتھہ نہ کھینچا - اس کے بعد مانٹنگ نے کہا :-

"مین نے ایک کھڑکی کے زور سے کھلنے اور ایک آئینے کے

ٹوٹنے کی آواز سنی - سنتے ہی مین سوتے سے اوٹھہ بیٹھا اور کان لگاکر سننے لگا - کچہہ منٹ بعد مین نے سیڑہیون پر سے کسی کے اوترنے کی آواز سنی -"

خاتون (قطع کلام کرکے) "وہ میرے پاؤن کی آواز تھی مجھے بہی کھڑکی کے کہلنے کی آواز نے بیدار کر دیا تہا -"

مانیٹنگ "اس کے بعد مین جلد جلد کپڑے پہن رہا تہا کہ مین نے ایک چیخ کی آواز سنی - مین فوراً ہی کمرہ سے نکلا لیکن ----"

خاتون "مین پھر کہتی ہون کہ تم نے وقت پر آکر میری جان بچائی - میری گردن تمہارے احسان کے تلے ہمیشہ دبی رہے گی -"

مانیٹنگ نے اس پری پیکر کے ہاتھہ کو بفرط شوق سے بوسہ دیا اور جب اوس نے اپنا سر جہکایا تو ان دونون کی نگاہین لڑگئین اور محبت کا پیام سلام شروع ہوگیا - خاتون کے قاصد نظرے جس جذبے کی خبر دی وہ پاک اور بے لوث تہا - لیکن مانیٹنگ کا ہیک نگاہ جذبات بہیمیہ اور خواہشات نفسانی کی خبر دے رہا تہا ولولون کا ایک طوفان اوس کے سینے مین جوش زن تہا اور خاتون کی پاک اور بے لوث محبت کی علامات سے آمادہ جسارت ہوکر اوس نے اپنے ہاتھہ اوس کے گلے مین ڈال دئے اور اوس کے لبہائے لعلین پر گرما گرم بوسون کا تار باندہ دیا - خاتون نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو مانیٹنگ کی آغوش سے جدا کیا اور ایک ایسی نگاہ اوس پر ڈالی جس سے ملامت اور ملال پایا جاتا تہا - لیکن مانیٹنگ نے اوس کا ہاتہہ ایک دفعہ اور اپنے ہاتہہ مین لے کر بوسے دینے شروع کئے اور کہا :-

پیاری! اب مجھے معاف کرنا۔ لیکن کیا تم سے محبت کرنا اور محبت بھی ایسی کہ جان تک تم پر نثار ہونے کے لئے تیار ہو کوئی گناہ ہے؟"

خاتون ۔ "نہین جارج! ایسا ہرگز خیال نہ کرو ۔ تم نے میری جان بچائی اور وہ وقت بہت جلد آیا چاہتا ہے جب تم میرے شوہر ہو گے اس لئے تم کو مجھ سے معافی چاہنے کی ضرورت نہین ہے لیکن اب تم یہان سے جاؤ اور چپ چاپ اپنے کمرے مین جا لیٹو خدا نے چاہا تو کل (رک کر اور شرما کر) یہہ ضرور نہین کہ لوئیسا کو معلوم ہو کہ تم اس کمرے مین آئے تھے"

مانٹیگ ۔ "پیاری! مین سمجھا تمہارا ایما میرے لئے بمنزلہ حکم کے ہے ۔ اچھا جان من خدا حافظ"

خاتون ۔ "خدا حافظ پیارے جارج ۔"

اب خاتون اپنے کمرے مین اکیلی رہ گئی ۔ مانٹیگ اپنے کمرے کو لوٹا اور اوس کا دل اوس لذت سے بھرا ہوا تھا جو اس پری پیکر کی ہم آغوشی سے اوسے حاصل ہوئی تھی ۔ اوس نے اپنے کمرے مین بے قرار ہو کر جلد جلد ٹہلنا شروع کیا ۔ کیونکہ آتش شوق اوس کے دماغ مین مشتعل تھی

ایک مدت دراز کی شہوت پرستی نے اوس کی اخلاقی حالت کو ایسا ناپاک کر دیا تھا کہ اوس کی سمجھ مین آہی نہ سکتا تھا کہ عورتون کا عفیفہ اور پاکباز ہونا بھی ممکن ہے ۔ اس کے علاوہ اوس نے اپنی تسلی اس خیال سے اور کر لی کہ جس ساحرہ کے پہلو سے وہ ابھی جدا ہو کر آیا تھا اوس کے دل مین پاکبازی اور پاکدامنی کے خیالات بفرض محال اگر کبھی جاگزین بھی ہون گے تو اونہین اوس زور تلبیس نے کبھی کا

مٹا دیا ہوگا جو وہ اپنی جنس کے متعلق عمل مین لا رہی تہی - مزید بران اوسے یہہ بہی خیال تہا کہ اس عورت کو مجہہ سے اس درجہ محبت ہے کہ جو مین چاہون گا اوس سے وہ کبہی انکار نہ کرے گی -

کم بخت سیہ کار! جیسا خود شہوت پرست ہے ویسا ہی دوسرون کو بہی سمجہتا ہے - اوسے یہہ معلوم نہین کہ عورت کی عفت پارۂ الماس کی طرح سچی - اصلی اور بے بہا ہے - اوسے یہہ خیال نہین کہ جس عورت کو وہ اپنی خواہشات سبعیہ کے دام مین پہنسانا چاہتا ہے وہ اپنے تبدیل لباس کو داخل جرم نہین سمجہتی وہ نہین جانتا کہ اس عورت نے اب تک اوس کو جس بوس و کنار کی اجازت دی تہی وہ ایسا تہا جیسے ایک پاک دامن سے پاک دامن دوشیزہ اپنی عزت و آبرو کو برقرار رکہہ کر اپنے عاشق کے لئے جائز رکہہ سکتی ہے -

وہ جوش کے عالم مین اپنے کمرے مین ٹہل رہا تہا اور اپنے تصور کے پردے پر نہایت ہی ولولہ انگیز اور شہوت خیز خیالات کی تصویرین کہنیچ رہا تہا - بتدریج اوس کی خواہشات ناقابل ضبط ہوگیئن - وہ اب وہ مانٹیگ نہ رہا جس کو اپنی متانت اور مآل اندیشی کا غرہ تہا - اس وقت اوس کے دل کی کسی نئے ہی طناب مین کہنچاؤ پیدا ہوا تہا -

اگر شیطان مجسم ہوکر اوس وقت مانٹیگ کے سامنے ظاہر ہوتا اور اوس سے کہتا کہ مین ایک گہنٹہ تک تجہے اس عورت پر قابو دیتا ہون جسے تو زینت منزل مین چہوڑ آیا ہے بشرطیکہ تو نجات ابدی کی تمام امیدون سے دست بردار ہوکر میرا مطیع ہوجائے تو وہ بلا تامل ان شرائط پر راضی ہوکر اقرارنامہ لکہہ دیتا - اس وقت اوس کے جنون نما جوش کی یہہ کیفیت ہو رہی تہی کہ اگر

خاتون اوس کے آگے ہوتی تو وہ بے سوچے سمجھے کوہ وسوویس کے آتش فشان منہہ مین یا جبل ألپس کی سر بفلک چوٹی پر سے پھاند پڑتا۔

اس طرح ایک گھنٹہ گذر گیا اور اوس نے اپنے جذبات کی شدت کے فرو کرنے کی کوئی کوشش نہ کی بلکہ اور الٹا اون کو مشتعل اور برانگیختہ کیا۔ جس حسن دلآویز نے ایسے غیر معمولی طور پر اوس کو از خود رفتہ کر دیا تہا اوس کی تصویر کو نہایت رنگین اور دلربا پیرایئے مین اوس نے بالارادہ اپنے دماغ مین جگہہ دی۔ جو محبت بھری باتین خاتون کے منہہ سے نکلی تہین وہ رہ رہ کر اوسے یاد آتین جو مزے دار بوسے اوس نے خاتون کے لب لعل کے لئے تہے اون کا جادو بھرا اثر برق کی طرح اوس کے تمام جسم مین کوند رہا تہا اور جس نو کے جوبن کا راز اوس کی مشتاق نگاہ پر ایک لمحے کے لئے کھل گیا تہا اوس کی دیوانہ کر دینے والی تجلی مانٹگ کی چشم خیال کو خیرہ کر رہی تہی۔

غرض کہ اس طرح ایک گھنٹہ گذر گیا۔ مانٹگ نے اپنے دروازے کا کمرہ کھولا اور کان لگا کر سننے لگا۔ مکان مین ہر طرف سناٹا تہا وہ دبے پاؤن غلام گردش مین سے گذرتا ہوا اوس کمرے مین پہونچا جو زینت منزل سے ملا ہوا تہا۔ زینت منزل کے دروازے پر پہونچ کر وہ کچھہ دیر کے لئے رکا کیونکہ یکایک اوس کے دل مین خیال پیدا ہوا کہ اس وقت مین یہہ کیا حرکت کر رہا ہون لیکن اس سوال کے جواب کا وہ دیر تک منتظر نہ رہا اور نہ اپنے موجودہ فعل پر غور کرنے کے لئے وہ زیادہ دیر وہان ٹھیرا۔ اس وقت اوس کے ذہن مین یہی خیال سمایا ہوا تہا کہ اگر کوئی شے میرے اور اوس پری جمال کے درمیان حائل ہے تو وہ ایک پتلی سی دیوار ہے

اوس نے دروازے پر ہاتھہ رکھہ کر آہستہ سے ڈھکیلا اور وہ کھلا ہوا پایا کر وہ دبے پاؤن زینت منزل مین داخل ہوا لیمپ بجھا ہوا تھا لیکن انگیٹھی مین ابھی تک آگ دہک رہی تھی جس کی دھیمی روشنی چارون طرف پڑ رہی تھی اور ایک سرخ موج مین اوس خوشنما مسہری کو غوطہ دے رہی تھی جس پر اس مکان کی خاتون آرام کر رہی تھی۔

کمرہ حرارت سے جان بخش اور خوشبو سے معطر ہو رہا تھا۔ سونے والی کا سر ایک کھلے بازو سے جس کی گولائی اور آب وتاب سنگ مرمر کو شرماتی تھی تکیہ کا کام لے رہا تھا دوسرا بازو چادر سے باہر تھا۔ اوس کے لمبے لمبے بال بل کھائے ہوئے سفید تکیہ پر پڑے تھے۔ آگ کی سرخ چمک نے اوس کے چہرے کو عجب انداز سے روشن کر رکھا تھا یعنی ایک رخسارہ پر روشنی پڑ رہی تھی اور دوسرا چھپا ہوا تھا اس طرح اس دل ربا تصویر کا ایک رخ مانٹیگ کو نظر آیا جس نے اس شبستان عصمت مین داخلت کرنے کی جرأت کی تھی۔

مانٹیگ کی رگون مین ولولہ خیز خون کی لہر دوڑ رہی تھی چنانچہ وہ یہہ کہتا ہوا مسہری کی طرف بڑھا کہ ”اب وہ میری ہے“

اس وقت خدا جانے بدخوابی کے باعث یا مانٹیگ کے پاؤن کی چاپ سے چونک کر خاتون یکایک جاگ اوٹھی اوس کی رسیلی آنکھین کھلتے ہی ایک شکل پر پڑین جسے اوس کے تصور نے جو عالم خواب سے دفعتاً حالت بیداری مین آنے کے باعث کسی قدر پریشان ہو رہا تھا آگ کی دھیمی روشنی مین دیو ہیکل بنا کر دکھایا لیکن اوس کا یہہ وسوسہ فوراً ہی مانٹیگ کا یہہ جملہ سن کر رفع ہو گیا جو اوس نے گھبرائی ہوئی آواز مین کہا

کہ "پیاری مجھے معاف کرنا"

خاتون نے اپنے انتقال ذہنی سے فوراً معلوم کرلیا کہ مانٹیگ کا قصد اوس کی عصمت پر حملہ کرنے کا تہا۔ چنانچہ تکئے کے نیچے ہاتھ لے جاکر اوس نے ایک تیز اور آبدار خنجر نکالا اور کہا "ہان یہہ بات ہے!" مانٹیگ یہہ دیکھتے ہی خوف کہا کر پیچھے کو ہٹ گیا۔ اس وقت خاتون نے برافروختہ ہوکر کہا:۔

"پاجی! خبردار جو ایک قدم آگے بڑہایا۔ تو اس مسہری کے پاس آیا اور مین نے بہی خنجر تیرے ناپاک دل کا خون پینے کے لئے تیرے سینے مین بیرا دیا۔"

مانٹیگ۔ (گہبراکر) "پیاری! خدا کے لئے مجھے معاف کرو۔ تمہارے حسن کی شعاعون نے میری آنکھون مین چکاچوند پیدا کردی تہی۔ تمہارے بوس و کنار نے مجھے دیوانہ بنادیا تہا شوق نے مجھے اندہا اور مدہوش کردیا تہا مجھے اپنے جذبات پر اختیار نہ تہا اور اس لئے مین نہین جانتا کہ مین نے کیا کیا۔"

خاتون (نہایت تلخی کے لہجے مین) جس سے معلوم ہوتا تہا کہ اپنے عاشق کی اس وحشیانہ حرکت سے اوس کے دل کو نہایت صدمہ پہونچا ہے) "عذر گناہ بدتر از گناہ" اب زیادہ باتین مت کرو اور فوراً اس کمرے سے دور ہو۔ میرے قریب دیوار مین گہنٹی لگی ہے جسے چہوتے ہی مین اپنے نوکرون کو مدد کے لئے بلواسکتی ہون۔۔۔ مجھے اس کی ضرورت نہ ہو اور اپنے آپ کو اس ذلت سے بچاؤ۔ کل تمہاری اس حرکت کی نسبت مین اپنا فیصلہ ظاہر کرون گی۔"

خاتون کے انداز اور طرز خطاب مین کچھہ ایسا عزم اور وقار اور استقلال پایا جاتا تھا کہ مانٹیگ عرق ندامت وانفعال مین ڈوب گیا اور اوس کی تمام خودداری خاک مین مل گئی - خود اوس کی ناپاک روح کو بھی جو ذلت کی چوکھٹ پر اپنی پیشانی رگڑ رہی تھی اس وقت یہہ بات محسوس ہوئی کہ جس عورت کی وہ عزت لیا چاہتا تھا وہ کس درجہ صمیم العزم ہے وہی عورت جو اوس وقت جب چور اوس کی جان لیا چاہتے تھے بزدل تھی اب اپنی عصمت کے بچانے کے لئے جرأت اور شجاعت مین شیر نیستان پر سبقت لے گئی -

مانٹیگ نے جس کی خجالت اور پشیمانی کی کوئی حد نہ رہی تھی پھر عذر تقصیر کی کوشش کی لیکن خاتون نے نہایت حقارت سے اپنے ہاتھہ کی ایک شاہانہ جنبش کے ساتھہ اوس کو حکم دیا کہ کمرے سے نکل جاے بیچارے مانٹیگ کی آنکھون مین آزردگی - انفعال اور غصے کے آنسو ڈبڈبا آئے اور اوس نے طوعاً وکرہاً خاتون کے ارشاد کی تعمیل کی -

جس وقت یہہ کم بخت زینت منزل سے باہر نکلا تو خاتون نے بہ سرعت تمام مسہری پر سے اوٹھہ کر دروازے مین قفل ڈال دیا اس کے بعد وہ پھر اپنے بستر کی طرف پلٹی اور تکیے پر اپنا سر رکھہ کر زار وقطار رونے لگی

بائیسوان باب

ایک دلو العزم عورت کا فیصلہ

جب اوس صبح کو جو اس واقعہ خیزرات کے بعد طلوع ہوئی لوئیسا زینت منزل مین آئی تو خاتون کے چہرے پر کوئی ایسی علامت ہویدا نہ تھی

(نئی اور نادر کتابیں)

المشتہر منیجر اختر دکن بک ایجنسی، چادر گھاٹ (حیدرآباد دکن)

اشتہار

کتاب رہنمائے انجنیری حصہ اول

یہ کتاب چھپکر تیار ہو چکی ہی جسکو مین نے بہت محنت اور کثیر خرچ سے واسطے افادہ مبتدیان میکنیکل انجنیرنگ عام فہم اردو عبارت مین تالیف کیا ہی کتاب کے شروع مین بورڈ آف ٹریڈ کے قواعد ترجمہ کرکے درج کیے گئے ہین۔ ان قواعد سے بورڈ آف ٹریڈ کے امتحان مین بہت آسانی ہو گئی ہی چونکہ یہ قواعد انگریزی مین تھے اسواسطے اکثر دقت ہوا کرتی تھی۔ اب ترجمہ مین مفصل اور مشرح دیکھکر امیدوار آسانی سے خود ہی فارم درخواست امتحان کی خانہ پری کرسکتا ہے اور قواعد سرٹیفکیٹ کمپیٹنسی اور سروس کا جہاز چھطرح سے سمجھ سکتا ہی کسی سے سمجھنے کی ضرورت نہین رہی۔ کتاب ہذا کو مین نے اسطرح سے ترتیب دیا ہی کہ اس کے پانچ سکشن کیے گئے ہین پہلا سکشن بائیلر کے سوال وجواب دوسرا سکشن انجن کے سوال وجواب تیسرا سکشن کنڈنسر کے سوال وجواب چوتھا سکشن پمپ کے سوال وجواب اور پانچوان سکشن سالینومیٹر کے سوال وجواب اس طرح کتاب ہذا مین گیارہ سو (۱۱۰۰) سوال وجواب درج ہین۔ اخیر مین ایک لغات الفاظ اصطلاحی جو کہ روزمرہ کے کاروبار مین مستعمل ہین نہایت ہی مشرح کرکے لگائی گئی ہی اسمین چھہ سو (۶) کے قریب الفاظ اصطلاحی معہ معنون کے درج ہین اور ایکسو شکلین بنی ہوئی ہین قیمت اسکی رفاہ عام کیخاطر مجلد عمدہ عہ ۱۲ر مجلد خام عہ ۸ر مقرر کیگئی ہے محصول ڈاک ذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

سید سردار علیشاہ انجنیر بڑا انجن شکارپور سندھ

یہہ کتابین دفتر افسانہ سے مل سکتی ہین

ظلمات

ں زمانۂ حال کے سحر نگار مصنف رائڈر ہیگرڈ کے بے نظیر انگریزی
ں ورہیل آف دی مسٹ ،، کا فصیح و بامحاورہ اُردو ترجمہ جس کی
ت مشاہیر ملک اور اخبارات سے نہایت عمدہ رائین ظاہر کی ہین۔
تاب اس درجہ مقبول ہوئی ہے کہ طبع اول مین تہوڑے سے
خے باقی رہ گئے ہین۔ قیمت کتاب باوجود ۳۵۱ صفحے کی ضخامت
ے صرف مبلغ عہ ہے۔

جنگل مین منگل

تاب آج کل کے مشہور انگریزی ادیب رڈیارد کپلنگ کی تصنیف
م بہ ''جنگل بک'' کا اُردو ترجمہ ہے جو بہ تعمیل ارشاد عالی جناب نواب
ار الامرا مرحوم و مغفور وزیر اعظم دولت آصفیہ کیا گیا۔ شمس العلماء
ی سید علی صاحب بلگرامی بالقابہ نے اس ترجمہ کی نسبت نہایت
درجہ کی رائے ظاہر کی ہے۔ یہہ کتاب انوار سہیلی کے طرز کی
ے۔ حجم ۲۶۸ صفحے۔ قیمت (عہ) مع محصول ڈاک

ظفر علی خان۔ بی۔ اے

افسانہ

۱۔ یہہ رسالہ حیدرآباد دکن سے ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو شائع ہوا کرے گا او[illegible]

۲۔ اس مین صرف ا[illegible] [illegible]لبہ یلے دیگرے درج ہوا کرے گا جو دلچسپ اور پرلطف ہونے کے ساتھ مہذب اور نتیجہ خیز ہون گے۔ ترجمہ مین اس بات کا التزام خاص کیا گیا ہے کہ اصل کے مطابق اور ساتھ ہی فصیح اور بامحاورہ ہو۔

۳۔ اس خیال سے کہ خاص و عام اس کے مطالعہ سے مستفید ہوسکین ہم نے قیمت نہایت ہی قلیل یعنی مبلغ (سے) سکہ انگریزی یا (عہ) سکہ حالی مع محصول ڈاک سالانہ مقرر کی ہے جو رسالے کے حجم چھپائی کی عمدگی اور ترجمہ کی خوبیون کے مقابلے مین کچھ بھی نہین

۴۔ پیشگی قیمت وصول ہونے یا قیمت طلب پارسل کے ذریعے سے رسالہ کے بھیجے جانے کی درخواست آئے بغیر رسالہ جاری نہین کیا جائے گا

۵۔ نمونہ کا پرچہ ۶ر سکہ انگریزی یا ۸ر سکہ حالی وصول ہونے پر بھیجا جائے گا

۶۔ خریداران افسانہ سے التماس ہے کہ اپنا پتہ خوشخط اور واضح مفصل تحریر فرمائین

۷۔ اجرت اشتہارات کے متعلق جو اس رسالہ مین چھپوائے جائین ہم سے خط و کتابت کرنے پر مفصل حال معلوم ہو سکے گا۔

ظفر علی خان بی۔اے

مالک و ایڈیٹر افسانہ

جلد اول
نمبر ۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء
افسانہ
یعنی
سلیس اور فصیح اردو مین
دلچسپ اخلاقی اور نتیجہ خیز انگریزی ناولون کے تراجم کا
ماہواری سلسلہ
ایڈیٹر و پروپرائٹر ظفر علیخان بی۔ اے
مطبع شمسی حیدرآباد دکن مین محمد ابراہیم خان اکبرآبادی کی اہتمام
سے چھپا

اشاعت اشتہارات کا ایک عمدہ ذریعہ

خدا کے فضل اور ملک کی قدردانی سے "افسانہ" نے اپنی زندگی کے چھٹے مہینے مین بخیر و خوبی قدم رکھا ہے اور جو کامیابی اس کو اس قلیل عرصے مین ہوئی ہے اوسے ہم اوس کے حق مین فال نیک سمجھتے ہین افسانہ جسکے اجرا کا مقصد اعلی درجہ کے انگریزی ناولون کو جو ایشیائی لحاظ سے دلچسپ اور پر لطف ہون اردوئے معلے کا زیور پہنا کر ملک مین شایع کرنا ہے خدا کا شکر ہے کہ اس مقصد کو نہایت خوبی سے انجام دے رہا ہے جسکی شہادت ملک کے ہنرور اور نقاد سخن اصحاب دے سکتے ہین۔

چونکہ افسانہ ادنی سے لیکر اعلی طبقہ تک ہر مذاق کے لوگون مین ہر دل عزیز ہے اور بوجہ اپنی دلچسپی کے نہایت شوق سے پڑھا جاتا ہے لہذا اشتہارات کے شایع کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اسکے معاونین اور سرپرستون کی فہرست کو نہ صرف دولت ابد مدت آصفیہ کے وزیر باتدبیر اور امراء عظام و روسا کرام اور جلیل القدر عہدہ داران مالی و ملکی و فوجی کے اسماء گرامی سے زینت ہے بلکہ مقامات ذیل مین بھی اسکے کثرت سے خریدار ہین دکن۔ میسور۔ بمبئی۔ بلوچستان۔ سندھ۔ پنجاب صوبہ جات سرحدی۔ صوبجات متحدہ۔ آگرہ و اودھ۔ ریاست ہائے راجپوتانہ ایجنسی۔ سنٹرل انڈیا ایجنسی۔ بنگال۔ برما۔ پورٹ بلیر۔ مسقط (شرح اجرت بخیال آسانی مشتہرین نہایت کم رکھی گئی ہے)

پورا صفحہ سالانہ ۱۸ شش ماہی ۱۰ سہ ماہی ۶ نصف صفحہ سالانہ ۱۰ شش ماہی ۶ سہ ماہی ۴ اس سے کم اشتہار کی اجرت خط و کتابت سے معلوم ہو سکتی ہے۔

ناکسار ظفر علیخان بی۔ اے ایڈیٹر و پروپرائٹر افسانہ حیدرآباد دکن

ناظرین سے التماس

کچھ عرصہ سے افسانہ آپ صاحبون کی خدمت مین وقت پر نہین پہونچ رہا ہی جس کی وجہ سے آپ لوگون کے دل مین اس نیازمند کی طرف سے غالباً بہت سی بدگمانیان پیدا ہوئی ہون گی بعض صاحبون نے یہ سمجھا ہوگا کہ اجرائی افسانہ کا مقصد شاید سوائے اس کے اور کچھ نہ تھا کہ ایک دہوکے کی ٹٹی کھڑی کرکے روپیہ رولا جائے اور دو چار مہینے تک پرچہ نکالکر بند کر دیا جائے بعض صاحبون کو یہ خیال ہوا ہوگا کہ ایڈیٹر تساہل اور سہل انگاری کی وجہ سے یہ تاخیر جائز رکھ رہا ہی - مین افسوس کے ساتھ تسلیم کرتا ہون کہ جن صاحبون کو میری نسبت اس قسم کے گمان پیدا ہوئے ہون وہ ایک حد تک حق بجانب ہین لیکن مجھے امید ہے کہ جب اون وجوہات پر نظر ڈالی جائے گی جو کچھ دنون سے افسانہ کے بروقت شایع نہ ہونے کا باعث ہو رہے ہین تو اس تاخیر کو اغماض کی نگاہ سے دیکھا جائے گا -

واضح رہے کہ "افسانہ" کی ابتدا اس طرح سے ہوئی کہ چند یاران باصفا نے ملکر یہ قصد کیا کہ اس قسم کا ایک پرچہ نکالا جائے جس مین سب کا سرمایہ اور محنتین مشترک ہون - چونکہ میری نسبت میرے رفقا و شرکا کو حسن ظن تھا اس لئے اس کی ایڈیٹری کی ذمہ داری میرے سپرد کیگئی اور یہ کام شروع کیا گیا - لیکن زیادہ عرصہ نہ گزرنے پایا تھا کہ ایک کے سوا باقی سب رفیق اس کام سے الگ ہو گئے اور تہوڑے دن کے بعد نامساعدت بخت نے اس رہے سہے رفیق کو بھی مجھ سے جدا کر دیا اور مین بالکل اکیلا رہ گیا - اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو کام چار آدمیون کے سپرد تھا وہ اب ایک آدمی کو کرنا پڑا اور جو مالی ذمہ داری پہلے چار پر بٹی ہوئی تھی اب ایک سے متعلق ہو گئی اب میری سنئے - دولت آصفیہ کے محکمہ ہوم سکرٹری کی صدر مترجمی کی اہم خدمت کی انجام دہی کے بعد جس مین پورے چھ گھنٹے صرف ہوتے ہین (اور کچھ دنون سے تو کچہری کے بعض

سے نہایت تپاک کے ساتھہ ملی اور اس انداز سے گفتگو کی جس سے معلوم ہوتا تہا کہ گویا وہ رات کے واقعے کو بالکل بہول گئی ہے لیکن جب لوئیسا میز پر ناشتہ چلنے کے کے بعد کمرے سے چلی گئی تو خاتون کا انداز اور طور معاً بدل گیا چنانچہ اوسنے مانٹیگ سے اس طرح خطاب کیا۔

"صاحب! آپ کہین یہ خیال نہ کرین کہ مین رات والے واقعے کو طاق نسیان پر رکھہ آئی ہون یہین جو اس وقت آپ کے ساتھہ بے تکلفی سے پیش آئی اور جس سے بظاہر آپکو دہوکا ہوا اوس کی محض یہ وجہ تھی کہ مین نہ چاہتی تہی کہ اپنی خادمہ کے سامنے آپ کی تذلیل کرون"

مانٹیگ (متعجب ہوکر) "تو کیا آپ نے مجھے معاف نہین کیا ؟"

خاتون (وفور حقارت سے) "تم اور معافی کے قابل! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مین اس درجہ اپنے آپ کو بہولی ہوئی ہون یا کمبخت اپنی نسبت اتنی بڑی رائے قایم کرنے کا موقع دینا چاہتی ہون کہ جو جرم و خیانت تمہارے سیکڑون پہلوئے ہوے سینے اوس کو نظرانداز کردون ؟ مجھے تم سے سچی اور بے ریا محبت تھی۔ خدا ہی جانتا ہے کہ مین کس حد تک تمہہ چاہتی تھی لیکن تمہارا یہ خیال کہ میری خلوص اور دلی محبت سے فایدہ اوٹھا کر اپنی ناجایز خواہشون کو پورا کرنے کی کوشش کروا مین تم کو جو کچھہ سمجھی تہی تم وہ نہ نکلے جس چکتی ہوئی چیز کو مین دریا سمجھہ کر اپنی پیاس بجھانے کے لئے دوڑی وہ سراب نکلا! افسوس جو کچھہ مین نے دیکھا عالم خواب مین دیکھا لیکن اوس خواب کا ظاہر ہے کہ حقیقت ہونا ایسے مجہ پر کہل گیا میری آنکہون پر پردہ پڑا ہوا تہا جسے رات والے واقعے نے دفعتہً اوٹھا دیا۔ یہ گو ہرگز مین اوس شخص کے عقدمین آنا پسند نکرونگی جس کی وقعت میرے

میرا دل خالی ہوا اور مجھے مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ اب مین تم کو نفرت کے نگاہ سے
نہین دیکھہ سکتی پھر تمہین میری مہمان نوازی کا بھی پاس نہ ہوا۔ مین نے تمکو اپنے
مکان مین رہنے کی اجازت دی اور بجاے اسکے کہ تمکو اپنے میزبان کا کچھہ خیال ہوتا
تم نے کوشش کی کہ اوسکی عزت لو۔ اس لئے مین تم کو آیندہ اپنا دوست بھی نہین کہہ سکتی
"اسکے علاوہ جب مین ایک دوسرے پہلو سے اس معاملہ پر نظر ڈالتی ہون تو تمہارا
طرز عمل اور بھی زیادہ ناپاک اور نفرت انگیز ہوجاتا ہے۔ تم نے میری جان بچائی اور اسکے
واسطے مین ہمیشہ تمہاری ممنون رہون گی۔ لیکن اس سے فائدہ اوٹھا کر تم نے میری
آبروریزی کی بھی کوشش کی۔ غرضکہ تمہارا یہ فعل ہر ایک لحاظ سے قابل نفرین تھا اور
تم سمجھتے ہو کہ اس کا کیا نتیجہ ہوا؟ یہ نتیجہ ہوا کہ میری محبت اب تمہارے لئے کام نہین
آسکتی مین پہلے اس محبت کی آگ کو اپنے سینہ مین خود بجھاؤن گی۔ دوست تو مین
تمکو اپنا نہین بنا سکتی صرف تمہارے احسان کا احساس دل مین باقی ہے سو مین تمہاری
شکرگذار ہمیشہ رہون گی۔ صاحب! اب ضرور ہے کہ ہم اور آپ ایک دوسرے
سے ہمیشہ کے لئے جدا ہون"

نانیٹک (جس نے خاتون کی اس تقریر کو طرح طرح کے خیالات سے متاثر
ہوکر سکوت کے ساتھ سنا تھا) "ایک دوسرے سے ہمیشہ کے لئے جدا ہون! پیاری
تمہارا یہ منشا ہرگز نہ ہوگا۔ ممکن نہین کہ تم ایسی سرد مہر اور بے رحم ہو"

خاتون (بظاہر نہایت وقار و متانت سے اگرچہ اوسکے دل پر ایک ایک
لفظ برچھیان لگا رہا تھا۔) "مسٹر نانیٹک! مین نے آپ سے اپنا عندیہ صاف
صاف بیان کردیا۔ دنیا کی کوئی طاقت میرے ارادے کو بدل نہین سکتی۔ ہم ہمیشہ کے

سے لئے اسی وقت اور اسی مقام پر ایک دوسرے سے جدا ہونگے - خدا آپکو خوش وخرم رکھے اور اپنے مقاصد مین کامیاب کرے "

مانٹیگ "لیکن مسٹر اسٹیونس کیا خیال کرینگے - تم اون سے کیا کہوگی ؟"

خاتون "جو کچھہ حقیقت مین پیش آیا ہے اوسکا علم میری زبانی تو اونہین ہوگا نہین "

مانٹیگ (یہ دیکھہ کر کہ اوسکی تمام امیدون کا خون ہوا جاتا ہے مایوسانہ لہجہ مین) "کیا مشکل ہے ! اومین نہایت عاجزی سے تم سے معافی مانگتا ہون اور صدق دل سے معذرت کرتا ہون اور تمہین یقین دلاتا ہون کہ آیندہ میرا کوئی فعل ایسا نہ ہوگا جو تمہاری خفگی کا موجب ہو - شراب کے نشہ مین اور اوس جذبہ کے وصلہ فرسا اثر کے باعث جو مجھپر غالب آگیا تھا مجھہ سے یہ لغزش ہوگئی جسکی تلافی کے لئے مین مدت العمر کے لئے تمہاری غلامی کرنے کو تیار ہون - کیا اب بھی تم میری خطا نہ بخشوگی "

خاتون (عزم واستقلال کے ساتھہ) "مین اپنے فیصلہ کو ہرگز نہین بدل سکتی اگر یہ امر سن سولہ یا سترہ سال کا ہوتا تو ممکن تھا کہ مین اپنے بھولے پن کی وجہ سے آپکی ان چکنی چپڑی باتون مین آجاتی - لیکن اب ناممکن ہے کہ ایسا ہو - اس وقت میری عمر چھبیس سال کی ہو چلی ہے (اپنے مردانہ لباس کی طرف دیکھکر) اور بعض واقعات نے انسان کے پیچ و پیچ سمجھا دئیے ہون اور اوس کے دل کی ہر ساعت بدلتی رہنے والی حالت کے متعلق میرے تجربہ کو بہت کچھہ بڑھا دیا ہے "

مانٹیگ "بیشک تمہارا سن چھبیس سال کا ہے لیکن باوجود اس سن کے تمہارے باغ جوانی کی بہار کی تازگی اور لطافت برستور قایم ہے - اس لئے تمہارے دل مین اگر ابھی سے کہولت کی پختہ کاری سرایت کر جاے تو اوسپر بہت بڑا ظلم ہوگا "

خاتون - (طنز کے لہجہ میں) "میں ان نیاز آمیز کلمات کے لحاظ سے جو آپ نے میری نسبت فرمائے ہیں آپ کی ممنون ہوں لیکن آپکو واضح رہے کہ یہ کلمات جس استدلال کی تمہید ہیں اوسکی بنا محکم و پایدار نہیں۔ عورت خواہ سن رسیدہ ہو خواہ کم سن تجربہ کار ہو یا ناتجربہ کار لیکن اوسکی بہت بڑی حماقت ہوگی اگر وہ ایسے شخص سے شادی کرے جسکی عزت اور وقعت اوسکے دل میں نہ ہو۔ ممکن ہے کہ میں غلطی پر ہوں لیکن عقیدہ تو میرا یہی ہے اور اسی پر میں عمل کرونگی"۔

مانڈیاگ - "یہ مجھ سے تعلق قطع کرنے کا ایک بہانہ ہے۔ تمہیں اب مجھ سے محبت نہیں رہی"۔

خاتون - "ہاں وہ محبت تو باقی نہیں رہی جو اب سے بارہ گھنٹے پہلے تھی"۔

مانڈیاگ - "نہیں میرے ساتھ تمہیں محبت تھی ہی نہیں۔ ممکن نہیں کہ آتش عشق کسی کے دل میں اسطرح یکایک بجھ جائے"۔

خاتون - "عشق میرے نزدیک ایک طرح کی عبادت ہے اور اگر معبود کی نسبت دفعتہ کوئی ایسا شبہ عارض ہو جو اوسکی شان معبودیت کی منقصت کرتا ہو تو عبادت یعنی عشق کو ثبات نہیں رہتا"۔

مانڈیاگ - (جوش کے ساتھ) "عشق کی ہرگز یہ تعریف نہیں ہے۔ سچا عشق وہ ہے جسکی کشش عورت کو اسپنے عاشق یا شوہر کے پیچھے پیچھے جرم و سیہ کاری کی خوفناک سے خوفناک گذرگاہوں میں بلکہ دار تک لے جائے"۔

خاتون - "جس عورت کو سچی محبت ہوگی وہ اسپنے خاوند کا ساتھ تو مرتے دم تک دیگی کیونکہ وہ اسکو اپنا فرض عین سمجھے گی مگر اوس سے یہ ہرگز نہ ہوگا کہ اپنے عاشق

کی سیہ کاری مین اوس کی معین بننے کے لئے اوسکا ساتھہ بھی اوسی طرح دے لیکن میرا مقصد اسوقت یہ نہین کہ آپ کے ساتھہ اس مسئلہ پر بحث کرون۔ مین عشق و عاشقی کے اون اصولون پر کاربند ہونا اپنے مقاصد اصلی کی خلاف سمجھتی ہون جن کا افسانون مین مذکور ہے بلکہ اپنے خیال کے مطابق جن باتون کو اپنے اطمینان قلب اور راحت و مسرت کا باعث سمجھونگی اونہین کو اختیار کرون گی۔ مین یہ کہتی ہون کہ مین کوئی سولہ سترہ سال کی نادان اور بھولی بھالی لڑکی نہین ہون جسے کسی ناول کی دلچسپی کا مرکز قرار دیا جا سکے بلکہ ایک خاص سن وسال کی بھاری بھرکم عورت ہون اور کسی کام کے کرنے کے قبل اوس کے مآل اور نتائج پر متانت کے ساتھہ غور کر سکتی ہون"

مانٹیگ نے اس کا کچھہ جواب نہ دیا بلکہ کھڑکی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا اور طرح طرح کے متناقض اور مخالف خیالات اوسکے پریشان دماغ مین دوڑنے لگے اوس نے اپنے دل سے اسطرح باتین کرنی شروع کین "

"اگر مین اسے دھکی دیتا ہون تو اسٹیونس کی اصلی غرض و غایت کا حال اس پر کھل جاے گا۔ اور جس خوفناک معاملہ مین یہ قدم رکھنے والی ہے اوس سے ڈر کر پیچھے ہٹ جاے گی۔ بہر حال میرے متعلق اپنے فیصلہ کو خواہ یہ عورت بدلے یا نہ بدلے اور خواہ مین اس معاملہ مین زیادہ کارروائی کرون یا نہ کرون میرا اوکھین نہین گیا۔ اسیٹونس کا راز میرے قبضہ مین ہے جسکے مخفی رکھنے کے لئے اسٹیونس کو مجھے ایک رقم خطیر دینی ہوگی۔ یا شاید اور بھی بہتر ہوگا کہ مین اسس معاملہ مین یہین رک جاؤن اور اوس خطرۂ عظیم کی زد سے بچ جاؤن جس مین اون تمام لوگون کا مبتلا ہونا لازمی ہے جو اسس مہینے کی پچیسوین تاریخ والے معاملہ مین نمایان طور پر حصہ لین گے۔ اس صورت

مین بھی مین یادہکی دیکران لوگون سے بہت کچھہ روپیہ وصول کر سکتا ہون کہ اگر تم نے میری شرایط کی تعمیل سے پہلو تہی کی تو مین بہانڈا پھوڑ دونگا"

خود غرض جارج مانٹیگ نے اپنی موجودہ حالت کے مختلف پہلوؤن پر اسطرح سے غور کیا اور چند منٹ مین فیصلہ کر لیا کہ اس بارہ مین اوسے کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہیے۔ غرضکہ خاتون کی طرف متوجہ ہو کر اوس سے کہا۔

"تو آپ نے عزم بالجزم کر لیا ہے کہ میرا قصور معاف نہ فرمائے گا"

خاتون۔ "مین آپ پر اپنا فیصلہ ظاہر کر چکی ہون کہ ہمین اب ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے سے جدا ہو جانا چاہیئے"

مانٹیگ۔ "یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم ایک دوسرے سے ہمیشہ کے لیے جدا ہون جبکہ آپ کے مربی و سرپرست مسٹر اسٹیونس میری خدمات سے فائدہ اوٹھانا چاہتے ہین"

خاتون۔ "مسٹر اسٹیونس نے مجھہ سے کہا تہا کہ اونہین اپنے منصوبہ مین پوری طرح سے کامیاب ہونے کے لئے ایک تیسرے شخص کی شریک کرنیکی ضرورت ہی اور وہ شخص اونہون نے آپکو منتخب کیا تہا۔ اس لئے بحالات موجودہ کوئی اور دوست اوس خدمت پر مامور کیا جا سکتا ہے جو اونہون نے آپ کے لئے تجویز کی تہی"

مانٹیگ۔ (تلخی سے) "تو آپ نے مجھہ سے ہمیشہ کے لئے علیحدگی اختیار کرنیکے متعلق اپنے فیصلہ کے مآل پر بخوبی غور کر لیا ہے"

خاتون۔ "جس کی رات کروٹین بدلتے بدلتے آنکھون مین کٹی ہو اوسے بھی اگر غور کا موقعہ نہ ملے تو اور کس کو مل سکتا ہے"

مانٹیگ۔ (کچھہ دیر کے سکوت کے بعد) "آپ کے اس طرز عمل کا مطلب میری سمجھہ مین

نہین آتا۔ آپ اس بات کو تو شاید نہ پسند کرین گی کہ آپ کے نوکرون چاکرون کو گذشتہ شب کے واقعات کا علم ہو یا یہ کہ مسٹر اسٹیونس کو حقیقت حال معلوم ہو۔؟"

خاتون: "اس کا انحصار بالکل آپ پر ہے۔ سچ پوچھیے تو مین نہین چاہتی کہ اس بارہ مین مسٹر اسٹیونس سے میری گفتگو آئے۔ مجھے وہ الزام دین گے کہ کیون مین نے اون سے اوس رشتہ الفت کا حال چھپائے رکھا جو مجھ مین اور آپ مین قائم تھا اور اونہین گمان ہوگا کہ آپ کو میرے شبستان کی آبرو پر حملہ کرنے کی جرأت ضرور میری ہی کسی نازیبا حوصلہ افزائی سے ہوئی ہوگی۔ پس اگر آپ شریف ہین اور کچھ بھی آپ کو کسی کی عزت کا خیال ہے تو آپ کو لازم ہے کہ مسٹر اسٹیونس کے ساتھ آپ ایسا بندوبست کرین کہ مجھے یہ آخری خجالت نہ اوٹھانی پڑے۔"

مانٹیگ: "بہت خوب ایسا ہی ہوگا۔ مین آج ہی مسٹر اسٹیونس سے کہے دیتا ہون کہ مین اونکے معاملات مین اپنے کاروبار کی ہمہ وقتون کی وجہ سے آیندہ شریک نہین رہ سکتا۔"

خاتون: "وجہ آپ جو چاہیے پیش کیجیے لیکن کوئی ایسی لگی لپٹی بات نہ رہ جائے جس سے کسی کو کان مین شبہ آنے کو بہانہ مل سکے۔ آپ میرا مطلب سمجھے؟"

مانٹیگ: "خوب سمجھا۔ لیکن ایک دفعہ مین آپ سے بمنت التجا کرتا ہون کہ۔۔"

خاتون: (قطع کلام کر کے) "یہ ذکر بار بار مت چھیڑیے۔ آپ عورت کے فیصلہ کی قوت کا اندازہ نہین کر سکتے۔ شاید آج مین نے اس بارہ مین آپ کو ایسا سبق سکھایا ہے جو آپ نہ بھولین گے۔ مسٹر مانٹیگ اب ہم ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہین لیکن یقین مانیے کہ اگرچہ دنیا کی کوئی طاقت اوس فیصلہ کو تبدیل نہین کر سکتی جو گذشتہ شب کی پر الم بیداری مین مین نے قائم کیا ہے لیکن پھر بھی مین آپ کی ہی خواہان ہون۔ اور اوس کے ساتھ

مرہون منت بھی"

یہ کہہ کر خاتون کچھ دیر کے لئے رکی - ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی اور بات عنقریب اوس کے منھ سے نکلنے والی ہے لیکن اپنے دلی جذبات کو ایک زبردست کوشش سے فرو کرکے اوس نے خاطی کو اپنے ہاتھ کی ایک پرغرور جنبش سے رخصت ہونیکا اشارہ کیا اور دفعتہً کمرہ سے چلی گئی -

اب مانٹیگ اس مکان سے جہان اوسنے کچھ وقت مسرت وانبساط کے ساتھ گذارا تھا رخصت ہونے کے لئے تیار ہوا اور اپنے جی ہی جی سے اسطرح ہمکلام ہوا - "کیا یہ وہ الوالعزمی ہے جسکی مثال بڑے بڑے مشہور مردون مین بھی نہین پائی جاتی یا اسے ایک متذبذب عورت کے بیہودہ تلون سے تعبیر کرنا چاہیئے - سچ تو یہ ہے کہ اس دفعہ میری اصابت تدبیر کا جسپر مجھے اس درجہ ناز تھا نشانہ خطا گیا - مین نے اپنی نامعقول حرکت سے بیٹھے بٹھائے اپنا اتنا بڑا نقصان کرلیا - لیکن ہیٹونس کا راز ابھی تک میرے قبضہ مین ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ سالہا سال تک ایک بیش قرار رقم کا مالک بن کر مین چین کیا کرون - اس معاملہ سے علیحدہ ہونے پر مجھے اپنی وہان بندی کے معاوضہ مین اس اسٹیونس سے جسے مین اپنی نگاہ سے رکھونگا روپیہ ملنا چاہئیے - اور اگر اُسے اس مہینے کی چھبیسوین تاریخ کو کامیابی ہوئی اور ضرور ہے کہ کامیابی ہو بشرطیکہ اس عرصہ مین یہ بااصول خاتون اوسکی اغراض و مقاصد کو نہ تاڑ جائے تو پھر مین اس راز کے طشت ازبام کردینے کی دھمکی دیکر اون سے مزید رقم کا مطالبہ کرونگا - اور اوسوقت مین اس خودبین بااصول اور مغرور عورت کے سامنے ظاہر ہو کر اپنے ایک لفظ سے اوس کی گردن کو جھکا دونگا اور جس قدر ختی سے

اوسنے آج مجھکو اپنی ملامت اور طعن و تشنیع کا ہدف بنایا ہے اوسی قدر عاجزی سے وہ اوس دن میرے سامنے منتین اور التجائین کرے گی ۔ مین بھی دیکھہ لونگا کہ یہ والٹر سڈنی اور اوسکا سرپرست اسٹیونس میرے پنجے سے کہان نکل کر جاتے ہین ۔ جس گنج قارون کے ملنے کا انہین انتظار ہے اوسپر یہ متصرف ہوا کرین مضایقہ نہین کیونکہ اس کا ایک معقول حصہ میری جیب مین بھی آنیوالا ہے"۔

جارج مانٹیگ بنگلہ سے نکلکر لندن جانے کے قصد سے گاڑیون کے سب سے زیادہ قریب اڈے کی طرف روانہ ہوا اور رستہ بھر ان اور اسی قسم کے اور خیالات مین مستغرق رہا

تیسوان باب

پھر وہی اسمتھ فیلڈ والا پرانا مکان

تم نے خردبین کا تماشا دیکھا ہوگا۔ صاف سے صاف اور پاکیزہ سے پاکیزہ پانی کا ایک قطرہ اس عجیب وغریب آلہ مین سے دیکھا جائے تو اوس مین ہزارہا کریہ المنظر اور نفرت انگیز حشرات الارض رینگتے ہوئے نظر آئین گے۔

یہی حال لندن کا ہے۔ سطحی نظر سے دیکھنے والے کے لئے یہ عظیم الشان پایۂ تخت حسن وخوبی کا جواہر ریزہ ہے لیکن حقیقت بین نگاہ اس مین نجس و غلیظ اور مکروہ و زہر بین شکلین انسانی قالب مین پائے گی۔

کاروبار والے اشخاص کی تعجیل و انتشار اور عیش پرستون کا دلولہ زا تبسم۔ صلح کل شہری کی متانت وسادگی اور تیکھے سپاہی کی سجاوٹ اور بانکپن۔ سوداگر کی آراستہ وپیراستہ دکان اور مٹھائی والے کا سفری خوانچہ۔ امرا کی شاندار چوگڑی اور گنوار کی غریبا منو گھڑ بہل۔ دولتمندون کے محل اور غریبون کے جھونپڑے۔ کلیسا مین ترانۂ حمد کا نغمہ اور خانۂ خمار مین مے پرستون کا شوروغل۔ خوش قطع گلی کوچون مین بانکے سجیلے نودولتون کا اکڑ اکڑ کر چلنا اور افلاس وقلاشی کے ستائے ہوؤن کا اونہین سڑکون پر سے کیچڑ صاف کرنا۔ کسی کے جنازہ کی سواری اور کسی کی شادی کا جلوس۔ ذی ثروت اور نجیب الطرفین خاتون جس کی عصمت شبہ کی انگشت نمای سے مبرا ہے اور عفت فروش شاہد بازاری جسکی

بے آبروئی سترِ مندرہ توجہ نہین - متلاشی روزگار شخص جو بخت آزمائی کے میدان مین جان ہتیلی پر رکھے ہوئے آتا ہے اور کس مپرس بیوپاری جو مجبوراً دیوالہ نکال دینے کی وجہ سے بدمعاش قرار دیا جاتا ہے - خوش پوشش اور خوش وضع مہاجن جس کی ناداری کا راز کوئی دم مین طشت ازبام ہوا چاہتا ہے اور پشمینہ پوش پھٹے حال سالخوردہ بخیل جس کی دولت کے انبار کا کسیکو گمان تک نہین - گرجا جہان خدا کی بناوٹ کے ساتھہ پرستش کیجاتی ہے اور قمارخانہ جہان اوس دیوتا کی قربان گاہ پر سونے کی بھینٹ چڑہائی جاتی ہے جسکی عبادت تصنع سے معرا ہے قصہ مختصر یہ کہ پاکیزگی اور نجاست - دولت اور افلاس - نیکی اور بدی - محتاج الامتحان دیانت اور مجبور الارتکاب جرم وہ خصوصیات ہین جن پر اوس شخص کی نگاہ ضرور پڑے گی جو لندن کو ہمہ بین نظر سے دیکھے گا -

حقیقت مین اولی الابصار کے لئے ایک بہت بڑے شہر کے تماشے سے کوئی امر زیادہ نتیجہ خیز نہین - کیونکہ ہر ساعت اسکی شکل بدلتی رہتی ہے اور ہر شکل دلچسپی کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہی ہوتی ہے - علی الصباح جب محنت مزدوری والے لوگ طلوع آفتاب کے ساتھہ اپنے گھرون سے باہر نکلتے ہین اور جبکہ متمول اور ذی رتبہ اشخاص شب گذشتہ کی بے اعتدالیون کا خمار ابھی اپنے بسترون مین توڑ رہے ہوتے ہین تو ایک عجیب کیفیت نظر آتی ہے - دوپہر کے وقت جب ہر کوچہ و برزن مین دریاے زندگی امنڈا امنڈا آتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شہرپناہ کے باہر کوئی مخفی اژدہا ایسا تہا جس نے دفعتہً ظاہر ہو کر شہر کی کثیر التعداد شاہراہون اور تنگناؤن کو جوش حیات سے لبریز کر دیا تو کچھ اور ہی سمان ہوتا ہے - شام کے وقت

جب عیش پرست لوگ اپنی خواہشون کی باگ ڈہیلی چہوڑکر پہر باہر نکلتے ہین اور رقص وسرود اور ناؤ نوش کی محفل پہر گرم ہوتی ہے تورنگ ہی اور ہوتا ہے۔جب رات آتی ہے تونقشہ بالکل ہی بدلجاتا ہے کیونکہ اس وقت ہرایک دارالمجذوبین اور ہرایک دارالقامہ کی گوناگون نجاستین گلی کوچون کو چہپالیتی ہین۔ بدمعاشون۔ اچکون۔ اٹھائی گیرون کی سیہ کاریون کا وقت آتا ہے اور ہرناپاک مسکن اور گذرگاہ جرم کے قدمون کی دہمک سے گونج اوٹہتی ہے۔

رات کے دو بجے کا عمل ہوگا رنگلہ پر چہاپہ مارے جانے کے تین گھنٹے کے بعد) کہ ایک شخص مینھہ مین جو موسلادہار برس رہاتہا شرابور۔ ٹوپی کے چہجے سے آنکہین چہپائے۔ اور ہاتہون کو سردی سے بچانے کے لئے جیبون مین ڈالے دائین بائین نگاہ ڈالتا کوچہ اسمتھہ فیلڈ مین پہونچا اور پولس کے سنتری کی آنکھہ بچا کر اوس پرانے مکان مین داخل ہوا جسکا ذکر ہم اپنی داستان کے شروع مین کرچکے ہین۔ سامنے کے دروازے کو احتیاط کے ساتہہ بند کرنے اور اوس مین کنڈی لگادینے کے بعد وہ جلد جلد پہلی منزل کے اوس کمرہ مین پہونچا جہان بیار سال چار ماہ قبل والٹرسڈنی نے اوسکو اور اوسکے ساتہی کو مال غنیمت چہپاتے ہوئے دیکھا تھا۔

یہ شخص جس کے کپڑے مینھہ مین تربتر تھے جو مارے سردی کے ٹھٹھر رہا تہا اور جسکی حالت ایسی خراب تھی بل بولٹر قاتل تہا۔

چند منٹ تک اندہیرے مین ادہر اودہر ٹٹولنے کے بعد اوسے دیا سلائی ملے جس سے اوسنے ایک موم بتی روشن کی جو ایک مخفی طاقچہ مین رکھی ہوی تھی۔شمع کی ٹمٹماتی روشنی نے اس بدمعاش کے چہرہ کو جو تفکر وتردد کی علامات۔چند دنون سے

ڈاڑہی نہ منڈانے سے کہونٹیان نکل آنے اور مُنہ نہ دہونے کی وجہ سے پہلے ہی کچھ کم مکروہ نہ تھا اور زیادہ کریہ المنظر کردیا۔ بتی جلائے ہوئے اوسے زیادہ دیر نہ گذرنے پائی تھی کہ اوسے گلی مین کھڑکی کے نیچے ایک خاص انداز کی سیٹی کی آواز سنی۔ یہ آواز سنتے ہی بولٹ کے چہرے پر اطمینان و مسرت کے آثار نمایان ہوگئے اور وہ یہ کہتا ہوا زینہ سے جلد جلد اوترا۔ ”خیر اون مین سے ایک تو آگیا“ بولٹ نے جس شخص کے لئے دروازہ کھولا وہ ڈک فلییر تھا۔ اوس کی حالت جسمانی و روحانی بھی بولٹ کے مقابلہ مین چندان اچھی نہ تھی۔ جب دونون بالاخانہ پر پہونچے تو ڈک فلییر نے اپنے ساتھی سے پوچھا۔

”بل کچھ برانڈی بھی ہوگی؟“

بولٹ ”ایک گہونٹ بھی نہین۔ اور مزا یہ کہ روٹی بھی نہین“

ڈک ”بھاڑ مین جاے روٹی۔ کہانے کو اسوقت مطلق جی نہین چاہتا۔ البتہ پیاس سخت لگ رہی ہے خم کا خم لنڈھانے کو تیار ہون بشرطیکہ مل جاے۔ رستہ بھر مین یہ سوچتا ہوا آیا کہ ہم تم بھی بڑے گیدی ہی نکلے۔ بھلا اس حماقت کا بھی کوئی ٹھکانا ہے کہ بھوت کے ڈر سے ہم اس بدحواسی کے ساتھ وہان سے بھاگ کھڑے ہوے۔ یا تو وہ لونڈا جسے دیکھکر ہمارے اوسان ایسے خطا ہوگئے اوس دوسرے کا بھی بھائی تہا جسے ہم نے چور دروازے مین سے گرا دیا تہا اور یا“

بل۔ (قطع کلام کرکے) ”اس کی تو مین قسم کہانے کو تیار ہون کہ وہ خود آپ تھا“

ڈک ”تو پھر ضرور ہے کہ وہ بچ نکلا ہو“

بل۔ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ مگر بھائی ڈک اوس کا اچانک نمودار ہوجانا۔ اور پھر

رات کے وقت - ایسی بات نہ تھی کہ ہمارے ہوش نہ اڑ جاتے ''

ڈک '' بل تم جو چاہو سو کہو لیکن مین تو ہمیشہ اپنے آپکو کوسا کرونگا - بھاگنے والون مین سب سے پہلا نمبر میرا ہی تھا گویا کہ سب سے زیادہ نامردی کا ثبوت مین نے ہی دیا - اب مین کریکسمین کو کیسے منہہ دکھاؤن گا اور کلال خانہ مین کس منہہ سے جاؤن گا ''

بل '' ڈک اس طرح کڑہنے سے کچھ فائدہ نہین تم تو بڑے منچلے ہوتے تھے اور مجھی ڈہارس بندہایا کرتے تھے - اب کیا یہ کام میرے سپرد کرتے ہو کہ جبکو اس وقت خود تمہاری مدد کی ضرورت ہے مین تم سے اور ٹام سے اپنے گھر کا واقعہ بیان کرچکا ہون اور تمہین بتا چکا ہون کہ کچھہ روز تک میرا روپوش ہونا ضرور ہے - مین نہین سمجھتا کہ تم اپنے ایک رفیق کا ساتھہ ایسی حالت مین جبکہ وہ گرفتار مصیبت ہی چھوڑ دوگے ''

ڈک - (بل کے ہاتھہ پر ہاتھہ مارکر) '' یہ لو مین تمہین اپنا قول دیتا ہون - جو کچھ تمہارا مقصد ہو بیان کرو مین تمہارا ساتھہ دینے کو تیار ہون ''

بل '' پہلے تو یہ بتاؤ کہ اس مکان مین چند دن تک مین بے کھٹکے رہ بھی سکتا ہون یا نہین - اگر اوس نوجوان نے کوتوالی مین جاکر رپورٹ کردی کہ جن چورون نے اب سے چار پانچ سال اوّل اس گھر مین اوس کی جان لینے کا قصد کیا تہا اونہین نے اوس کے مکان پر چھاپہ مارا تو پولیس دوڑی ہوئی آئے گی اور دودکش سے لیکر بنیاد کے پتھر تک اس مکان کو چھان مارے گی ''

ڈک '' تو اس سے کیا ہوتا ہے - ایک ہی دفعہ تو ڈہونڈے گی نہ - ڈہونڈنے دو - اس مکان کے تہ خانہ مین تم ہفتون بلکہ مہینون بلا خوف وخطر اسطرح رہ سکتے ہو کہ کسی کو خبر تک نہ ہو کہ یہان کوئی ہو بہی - اس کے علاوہ اگر اوس نوجوان نے اس مکان

کی نشاندہی کی بہی تو کس کو گمان ہو گا کہ تم اسی مکان مین آکر چھپو گے۔ اور یہ مین تم سے کہے دیتا ہون کہ اس مکان کو چہوڑکر اگر تم کسی اور جگہ چلے گئے تو تمہاری خیر نہین۔ ذرا بھی شبہ ہوا اور پولیس نے تمہین پہچانا۔ یہان تمہین کسی طرحکا خوف نہین کہانا تمہین یہان مین پہونچا دیا کرونگا۔ اور باہر کی جو خبرین ہون گی وہ بہی رات کے وقت آکر تمکو سنا جایا کرونگا"

بل" لیکن اس معاملہ کے رفع دفع ہو جانے کے انتظار مین ہفتون بلکہ جیسا تم کہتے ہو مہینون اس اندہیری کوٹھڑی مین بند پڑا رہنا ایسا خوفناک ہے کہ اوس کے تو خیال سے بھی میرے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوئے جاتے ہین"

ڈک" اور سولی پر لٹکنا اس سے بھی زیادہ خوفناک ہے"

بل بولٹر نے ڈک کی زبانی جب یہ الفاظ سُنے تو اوسکے بدن پر لرزہ طاری ہوگیا اور اوسکی گردن مین دفعۃً ایک ایسی اینٹھن سی پیدا ہوئی کہ معلوم ہوتا تہا کہ گویا پہانسی کا رسا گلے مین ابہی سے پڑنا اوسے محسوس ہو رہا ہے۔ اوس کے چہرے کا رنگ فق ہوگیا اور چارون طرف پرخوف نگاہین ڈالکر وہ پکار اوٹھا "ڈک تم سچ کہتے ہو جو ہو سو ہو مین یہین چھپا رہون گا۔ جو کچھ باہر گزرے اوسکی اطلاع مجھے آکر دے دیا کرنا۔ اور کل جس طرح بن پڑے کچہری مین جاکر یہ دیکھہ آؤ کہ آیا اس معاملہ پر بہت کچھ لے دے ہو رہی ہے"

اس قسی القلب بدمعاش نے اپنے ننھے ننھے بچون کی مصیبت زدہ حالت کی نسبت جس مین وہ اس وقت مبتلا تھے ذرا بھی تشویش ظاہر نہین کی۔

ڈک نے اپنے ساتھی کی درخواست کے جواب مین کہا۔ "کل کیسا۔ آج کہو۔

اس وقت رات کے تین بج چکے ہین۔ کوئی دم مین صبح ہوا چاہتی ہے۔ اب مجھے
تمہاری روٹی کی بھی فکر ہے۔ کہنے کو تو مین نے کہہ دیا کہ تمہارا کھانا مین یہان پھونچا دیا
کرون گا۔ مگر بات تب ہے کہ کھانا مل بھی جائے۔ میرے پلے اسوقت ایک ٹکا نہین
اور تمہاری جیب بھی خالی ہے اب کیا کیا جائے۔ بڑی مشکل کا سامنا ہے"

بل۔ (اپنے ساتھی پر اضطراب آمیز خوف کی نگاہ ڈالکر) "تو کیا مین یہان فاقہ
کرکے مرجاؤن؟"

ڈک "جو کچھہ ملے گا وہ پہلے تمہارے لئے ہوگا۔ اور اس کا مین ابھی سے
جلکے لگا تا ہون۔ عنقریب کچھہ نہ کچھہ مل ہی رہے گا"

اس وقت ایک اوسی قسم کی سیٹی کی آواز جس کے ذریعہ سے ڈک نے اپنے آنیکی
اطلاع بل بولٹر کو دی تھی گلی سے آئی اور ان دونون چورون کو سنائی دی۔ ڈک جلدی سے
اٹھہ کر دروازہ کھولنے گیا اور تھوڑی دیر مین ٹام کرکیسمین کو ساتھہ لئے واپس آیا۔ کمرے
مین داخل ہوتے ہی کرکیسمین نے دریافت کیا کہ کچھہ کھانے پینے کو بھی موجود ہے یا
نہین اس کے جواب مین ڈک اور بل نے حسرت بھری آواز مین کہا کہ کچھہ بھی نہین۔ لیکن
بجائے اسکے کہ کرکیسمین یہ جواب سنکر مایوس ہوتا اوسکے چہرے پر خوشی کے آثار ظاہر
ہوئے اور اوس نے ہنس کر کہا۔

"مین پریشان حالی مین کسی دوست کا ساتھہ کبھی نہین چھوڑتا۔ دیکھو اسکا ثبوت یہ ہے"
یہ کہہ کر اوسنے اپنے کوٹ کی وسیع و فراخ جیب مین سے کچھہ روٹی اور گوشت اور
برانڈی کی ایک بہت بڑی بوتل نکالی۔ کچھہ بھی پوچھے گچھے یا زیادہ بات چیت کئے بغیر
تینون چور کھانے پر اسطرح سے گرے جیسے گدھ مردار پر اور تھوڑی دیر مین سب کچھہ چٹ

کر گئے۔ کہانا کہا چکنے کے بعد کریکسمین نے اپنے ساتھیون سے اسطرح خطاب کیا:۔

"مین جانتا تھا کہ تم اسی مکان مین آؤ گے کیونکہ جب تک وہ مقدمہ رفع دفع نہ ہولے اوس وقت تک بل کلال خانہ مین اپنی شکل نہین دکھا سکتا۔ اس لئے مین سیدھا تمہارے پاس چلا آیا جب مین کلپٹن والے بنگلہ سے نکل کر —"

ڈک (قطع کلام کرکے) "مگر تم نکلے کیسے؟"

کریکسمین "جیسے تم نکلے۔ جی مین تو آیا تھا کہ تم سے غرض پھر بات نکرون اور کلال خانہ مین جا کر تمہارے برخلاف مخبری کردون لیکن پھر مین نے سوچا کہ کوئی ایسی ہی حیرتناک وجہ ہوگی کہ ڈک فلیر اور بل بولٹر اپنے ساتھی کو نرغہ مین گھرا ہوا چھوڑ کر چنپت ہوگئے ورنہ یون تو اون سے ایسی اُمید نہ تھی۔ آؤ پہلے اون کی بھی سن لون کہ وہ کیا وجہ پیش کرتے ہین۔ رستہ مین مینے ایک شخص کی جیب کتری اور جو بٹوا اوس مین سے مجھے ملا اوس مین بہت سی اشرفیان بھری ہوئی تھین۔ یہ دیکھ کر میرے دل مین جو کدورت تم دونون کی طرف سے تھی کسی قدر صاف ہوگئی اور مین کلال خانہ پہونچا۔ وہان سے روٹی اور شراب مول لیکر یہان آیا"

ڈک "کیا کہتے ہین تام تمہارے! آج سے مرتے دم تک تمہارا ہر حالت مین ساتھ دینے کا مین عہد کرتا ہون۔ یار حقیقت مین ہم دونون کا تمہین چھوڑ کر بھاگ جانا بظاہر ایک نہایت پاجیانہ فعل تھا۔ لیکن بات یہ ہے کہ اوسوقت ایک ایسی چیز ہمارے دیکھنے مین آئی جس نے ہمارے حواس پراگندہ کردئے۔ مین نے اور بل نے تم کو اوس نوجوان کا قصہ تو سنایا ہی تھا جسے ہم نے چار پانچ سال قبل چور دروازے مین سے نیچے گرادیا تھا"

کریکسمین "ہان وہ واقعہ مجھے خوب یاد ہے"

ڈک "تو آج رات ہم نے اوسی کو دیکھا"

کریکسمین "آج رات ! کیا اوسی مکان مین جہان ہم چھاپہ مارنے گئے تھے"؟

ڈک "اندہیرے مین جس شخص کو تم نے پکڑ رکھا تھا وہی تھا"

کریکسمین "تو پہر وہ بچ کر نکل گیا ہوگا - یہ تو ہو نہین سکتا کہ ہم لوگون سے کوئی بہوت دیکھا ہین قسم کہانے کو تیار ہون کہ جس شخص کو مین نے دیکھا وہ جیتا جاگتا گوشت اور خون کا انسان تہا"

ڈک "ہمارا بھی غور کرنے کے بعد اب یہی خیال ہے - لیکن ٹام تم ہم سے ناراض تو نہین ہو؟"

کریکسمین "ہرگز نہین - تم نے میری پوری طرح سے تشفی کردی - یہ پندرہ اشرفیان ہین جو اوس شخص کے بٹوے مین تہین جس کی رستہ مین مین نے جیب کتری - اس مین سے نصف حصہ تمہارا ہے - لیکن یہ تو کہو کہ بل اب کیا کرے گا"

ڈک نے اسکے جواب مین اپنی اونگلی سے تہ خانہ کی طرف اشارہ کیا جسے ٹام نے بخوبی سمجھ کر بطرز استحسان سر ہلا دیا -

برانڈی کے نشا طانگیز دور سے تینون بدمعاشون پر سرور کی کیفیت طاری ہوگئی اور پائپ مین گاہ بگاہ تمبا کو بھر بھر کر پینے سے یہ سرور اور بھی بڑہ چلا - اِدہر اودہر کی باتین کرتے کرتے اب اونکو ہنسی مذاق کی سوجھی اور صحبت یہان تک گرم ہوئی کہ بل بولٹر نے جو اپنی موجودہ خطرناک حالت کی وجہ سے اپنی پریشانی و انتشار کو کسی عارضی تفریح کے سامان سے رفع کرنے کی مسلسل کوشش مین مصروف تہا کریکسمین سے فرمائش

کی کہ کوئی گیت سناؤ۔ کریکسمین کی آواز ذرا اچھی تھی اور اپنے ساتھیون مین وہ اپنے اس
کمال پر اترایا بھی کرتا تھا۔ چنانچہ اوس نے نیچے سُرون مین (اس خوف سے کہ مبادا پولیس
کی روند کے کان تک اوس کی آواز پہونچ جاوے) یہ گیت گانا شروع کیا۔

ہم ڈاکہ ڈالنے والے ہین ہم چوری کرنیوالی ہین — ہم چھاپہ مارنے والی ہین ہم جیب کترنی والی ہین
ہم بانی کار لٹیرے ہین مشاق اوٹھائی گیرے ہین — ہم دیکر جھپٹنے والی ہین ہم لے کے مکرنی والی ہین
آنکھون مین پولیس کی جھونکتی ہین ہم مٹھیان خاک کی بھر بھر کر — اور ایسا ہی موقعہ آن پڑی تو مار کے مرنیوالی ہین
سن پاتی ہین نام ہمارا جب تو خوف سے کانپ اوٹھتی ہین سبھی — مفلس محتاج۔ روپے والی سب ہم سے ڈرنی والی ہین
پی کر وسکی سلگا کے چرٹ ہم ہنستے ہین اور گاتی ہین — اس طرح کے ساری ساری رات بسر ہم کرنیوالی ہین

اس طور سے ان تینون چورون نے رات کا پچھلا پہر اسمتھ فیلڈ کے پرانے
مکان مین گذارا آخر کار سینٹ پال کے گرجا کے گھنٹے نے چھ بجائے اور اگرچہ طلوع
آفتاب کو ابھی ایک گھنٹہ اور باقی تھا لیکن بہ نظر احتیاط اونہون نے ابھی سے اپنی
اپنی راہ لینے کا قصد کیا کریکسمین اور ڈک کے درمیان شب آیندہ ایک اور مکان پر چھاپہ
مارنے کے متعلق ضروری قرارداد ہو گیا اور ڈک نے بل بولٹر سے حتمی وعدہ کر لیا کہ اس
نئی مہم پر روانہ ہونے سے پہلے ایک دفعہ مین تمہارے پاس ضرور آؤن گا۔

جب یہ معاملات طے ہو چکے تو قاتل کے چھپائے جانے کا وقت آیا۔ ہم سابق مین
بیان کر چکے ہین کہ جس کمرے مین یہ بدمعاش آکر جمع ہوا کرتے تھے اوسکے آتشدان کی
جالی کو ہٹایا جا سکتا تھا اور ہٹانے پر ایک وسیع جوف نظر آتا تھا اس جوف کی تہ مین
ایک چور دروازہ تھا جسے کھولکر ایک تنگ و تار زینہ طے کرنے کے بعد ایک چھوٹا سا
حجرہ آتا تھا۔ یہ حجرہ اوس کوٹھڑی کے پہلو مین ایک دیوار کے فصل سے تھا جس سے

والٹر سڈلی نے ایسے حیرت انگیز طریقہ پر نجات پائی تھی۔ اس حجرہ کا طول چودہ فٹ اور عرض ڈہای فٹ ہوگا۔ اور ایک چھوٹی سی کہڑکی کی راہ سے جس مین لوہے کی سلاخین لگی ہوئی تہین اور جس کا رخ خندق کی طرف تہا اس مین تازہ ہوا آتی تہی۔ لیکن یہ ہوا بھی جو خندق کی بدبو سے لدی ہوئی تہی اوس عفونت اور رطوبت کو زایل نہ کرسکتی تہی جو اس تنگ وتاریک زندان مین موجود تھی۔ اس سے واضح ہوگا کہ اگرچہ اس حجرہ مین آرام و آسایش کے ساتھہ رہنا ناممکن تہا لیکن جان کا اندیشہ بھی نہین تہا اور مجبوری کی حالت مین آدمی ہفتون بلکہ مہینون اس مین چھپا رہ سکتا تہا اور کم ازکم نیوگیٹ کے جیلخانہ سے تو یہ جگہ اچھی ہی تھی۔

لیکن اگرچہ نہایت ہی مجبوری کی حالت مین یہ حجرہ ایک اچھی خاصی جائے پناہ کا کام دیتا تہا پھر بھی اسکے ساتھہ یہ خوفناک شرط لگی ہوئی تہی کہ اس مین پناہ لینے والا اپنی مرضی سے اس مین سے نکل نہین سکتا تہا۔ وہ بالکل اون لوگون کے قبضہ اختیار مین ہوتا تھا جنہین اوسکا راز معلوم ہوا اور اگر ان لوگون کو کوئی حادثہ پیش آجاتا مثلاً مرگ مفاجات اون کو دفعتہً آلیتی تو پھر اس خوفناک زندان کے مقید کی قسمت مین سوائے اسکے اور کچھہ نہ تھا کہ فاقہ کرکرکے مرجائے یا مثلاً اگر وہ لوگ عدالت کے پنجہ مین گرفتار ہوجاتے تو اس صورت مین سوائے اسکے اپنے مقید ساتھی کی اور کوئی خدمت نہ کرسکتے تہے کہ اوس کے مقام اخفا کا راز مجبوراً ظاہر کردین۔

جب آتشدان کی جالی اپنی جگہہ پر سے ہٹائی گئی تو بل بولٹر کا جسم مارے خوف کے کانپ اوٹھا۔ اوس قید تنہائی کا تصور اوسے مارے ڈالتا تہا جسکا نیچے کے تنگ وتار حجرے مین خدا جانے کب تک کاٹنا اوس کی قسمت مین لکھا تہا۔ القصہ

جب آتشدان ہٹایا گیا اور چور دروازہ کھلا تو بل کے منھ سے بے اختیار نکلا "
یہان تو غضب کی سردی ہے اور زمین تو دیکھو کیسی گیلی ہے " لیکن اس ڈر سے کہ
کہین اوسکے ساتھی اوسے بزدل تصور کر کے اوس سے نفرت نہ کرنے لگین وہ جی کڑا
کر کے وہم سے جوف زمین کو چلا اور وہین سر گریکسمین اور فلیر سے اوس سنے ہاتھ ملایا۔
ڈک سنے تسلی کے طور پر اوس سے کہا کہ یار یہ پائپ اور تمبا کو بھی اپنے ساتھ
رکھہ لو اور گریکسمین سنے برانڈی کی بوتل دیکر کہا کہ یہ لو تھوڑی سی شراب شیشہ مین بچ رہی
ہے اس سے اپنا غم غلط کرنا۔ اس پر ڈک سنے کہا کہ شام کے وقت مین اور بہت سی
برانڈی تمہین لا دونگا۔
یہ چیزین ہمراہ لیکر قاتل زینہ کی راہ سے تہ خانہ مین چلا گیا اور ڈک اور گریکسمین نے
ملکر پہلے تو چور دروازہ بند کر دیا اور پھر معمول سے زیادہ احتیاط کے ساتھ آتشدان
کو اوس کے اصلی مقام پر نصب کر دیا۔
اس کے بعد گریکسمین اور ڈک فلیر نے اس پرانے مکان سے جس کی دیوار مین
اونھون نے اپنے ایک ہمجنس کو ایسے عجیب وغریب طور پر گویا زندہ چن دیا تھا نکل کر اپنی اپنی
راہ لی۔
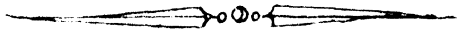
چوبیسوان باب

شہادت قرائنی

اب ہم مسٹر ڈٹنگہم کی طرف متوجہ ہوتے ہین جسے ہم نے اوس کے نوجوان آقا کے اس علت مین گرفتار کرلیے جانے کی وجہ سے کہ اوس نے جعلی نوٹ چلایا تھا نہایت اضطراب اور تشویش کی حالت مین چھوڑا تھا۔

عہدہ دار پولیس نے اپنے جبر ماتحت کو مکان کی تلاشی لینے کے لئے چھوڑا تھا اوس نے سب سے پہلے تو وہ دو چٹھیان جو رچرڈ مارکہم کے کتبخانہ مین میز پر پڑی ہوئی تہین اُٹھالین ان مین سے ایک مسز آرلنگٹن اور دوسری مسٹر مانرو کے نام کی تھی۔ اس کے بعد اوس نے تمام مکان کی ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک تلاشی لی جس کے ختم ہو چکنے پر اوسے جعلی نوٹون کے تیار کرنے کی مشین اور خود جعلی نوٹون کی ایک تعداد کثیر کے برآمد ہونے پر سخت حیرت ہوئی۔ بہرحال اس تلاشی مین تین گھنٹے صرف ہوئے اور اسکے بعد وہ مکان سے نہایت مایوسی اور ترشروئی کے ساتھ روانہ ہوا کیونکہ بحالت موجودہ وہ شہادت مین سوائے دو چٹھیون کے اور کچھ پیش نہ کرسکتا تھا اور ممکن تھا کہ ان چٹھیون سے بھی ثبوت بہم پہونچے یا نہ پہونچے۔

جب یہ نامبارک ملاقاتی مکان سے رخصت ہو چکا تو خانسامان نے باوجود دیر ہو جانے کے (کیونکہ آفتاب غروب ہو چکا تھا) گاڑی لگانے کے لئے سائیس کو حکم دیا اور بلاتاخیر مزید شہر کی طرف روانہ ہوا۔ پولیس کی کچہری مین پہونچنے پر اوسنے

کچہری کو بند پایا لیکن دریافت کرنے پر اوس سے معلوم ہوا کہ رچرڈ مارکہم کا مقدمہ اوس کے اس بیان کی بنا پر کل گیارہ بجے تک ملتوی کر دیا گیا ہے کہ وہ اپنی صفائی مین ایک ایسے گواہ کو پیش کرے گا جو اوسکی برات کا پورا پورا ثبوت دے گا - خانسامان کو یہ بہی معلوم ہوا کہ اوس وقت تک رچرڈ مارکہم کلارکن ول کے محبس مین زیر حراست رکھا جائے گا - یہ خبر پاتے ہی وٹنگھم ایک دفعہ گاڑی مین پھر سوار ہوا اور تہوڑی دیر مین محبس کلارکن ول کے پہاٹک پر پہونچا - گاڑی سے اوترتے ہی اوس نے مہتمم محبس کے دروازہ کو اس بے تحاشا طور پر کہٹکہٹانا شروع کیا کہ آئندورفند کو بے اختیار گمان ہوا کہ کوئی پاگل دروازہ توڑ رہا ہے - کچھہ دیر کے بعد ایک چہوکری نے آکر دروازہ کہولا اور وٹنگھم سے کہا کہ اب قیدیون سے ملنے کا وقت نہین رہا - وٹنگھم متحیر ہوکر اصرار کرنے کو تہا کہ لڑکی نے پہٹ سے دروازہ بند کر دیا اور بیچارے خانسامان کو سوائے اس کے اب اور کوئی چارہ نہ رہا کہ اپنا سا منھہ لیکر سیدہا گھر کو سدہارے -

دوسرے دن نو بجے صبح کے مسٹر وٹنگھم قہوہ خانہ "سرونٹس آمس" مین داخل ہوا اور مالک قہوہ خانہ سے مسٹر میکچرل وکیل کا پتہ پوچہا - پتہ معلوم کرکے وہ سیدہا وکیل کے گھر پر پہونچا - صبح بستر سے اوٹھتے ہی بڈہے خانسامان کو یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ اوسکے نوجوان آقا کو کسی مشیر قانونی کی ضرورت ہوگی اور چونکہ خوبی قسمت سے وہ اس باوقار طبقہ کے کسی رکن کو بہی نہ جانتا تہا اس لیے حیران تہا کہ اس کمی کو کسطرح پورا کرے - اس عالم تشویش مین اوسے دفعتہً مسٹر میکچرل کا خیال آیا اور اپنے انتخاب کی موزونیت یا عدم موزونیت کو سوچے سمجھے بغیر اوس نے جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہین سیدہا مسٹر میکچرل کے مکان کا رخ کیا - وہان پہونچکر وہ بغیر اطلاع کیے میکچرل

کے کمرہ مین گھسا ہوا چلا گیا۔ وکیل نے اوس کی اس بے تکلفی پر متحیر ہو کر پوچھا۔
"کہیے آپ کیا چاہتے ہین؟"

ڈنگھم۔ "قانون چاہتا ہون اور کیا چاہتا ہون۔"

میکچزل۔ "تو قانون تو یہان اسقدر ہے کہ کہین اور کم ہوگا۔ لیکن یہ تو بتاسئے آپ وہی صاحب ہین نا جن کی صحبت سے دو چار روز ہوئے مین قہوہ خانہ "سر ونٹس آرمس" مین شام کے وقت مستفیض ہوا تہا۔"

ڈنگھم (ٹوپی فرش پہ پھینک کر اور آرام کرسی پہ دراز ہوکر) "ہان وہی ہون۔"

میکچزل۔ "اگر آپ قانونی مشورہ لینے آئے ہین تو یقین مانئے کہ احقر کے غریب خانہ سے زیادہ موزون مقام اس مطلب کے لئے آپ کے واسطے اور کوئی نہ ہوسکتا تہا لیکن اتنا آپ کو پیش از پیش جتلا دینا ضروری سمجہتا ہون کہ مشورہ کی فیس مین نقد لے لینے کا عادی ہون۔"

ڈنگھم۔ "مجھے اس مین کوئی عذر نہین آپ کا محنتانہ کہین رہا تہوڑا جاتا ہے۔ پہلے مین اپنی کہاوت (حکایت) آپ کو سنا لون اوسکے بعد آپ مجھے بتا سکتے ہین کہ سب سے زیادہ مناسب طریقہ کارگذاری (کارروائی) کا کیا ہوسکتا ہے۔ مجھے تو قانون اور انصاف چاہیئے۔"

وکیل۔ "قانون کی تو کوئی کمی نہین۔ جسقدر چاہو سلے گا۔ لیکن انصاف مین البتہ کلام ہے۔ یہ مین نہین کہہ سکتا کہ آپ کی دادرسی بہی ہوگی یا نہین۔"

خانساماں۔ "جناب آپ کی اس تقرر (تقریر) سے تو میری عقل چکرا (چکرا) گئی۔ آج تک مجھے یہی خیال تہا کہ قانون اور انصاف مین کچھ فرق نہین دونون ایک ہی

وکیل۔ "آپ کا یہ خیال صحیح نہیں۔ سنئے! قانون بیان انسان ہے لیکن انصاف الہام ربانی ہے۔ جسے آپ آج قانون کہتے ہیں وہ ہمیشہ بدلتا رہتا ہے۔ قانون تو ہمیشہ بدلتا رہتا حالانکہ جس شے کا نام انصاف ہے وہ کسی حالت میں نہیں بدلتی۔ زید کو بکر سے پانچ پاونڈ قرض لینے ہیں مگر بکر قرض ادا نہیں کرتا اسلئے زید چارہ کار قانونی اختیار کر کے عدالت دیوانی میں بکر پر نالش کر کے انصاف طلب کرتا ہے۔ اب سنئے کہ عدالت کس طرح انصاف کرتی ہے۔ اس طرح کرتی ہے کہ اگر بکر قرض ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو قرض کی مقدار پانچ پاونڈ سے بڑھا کر فوراً دس پاونڈ کر دیتی ہے اور اگر اوس غریب زید نے زندگی بسر کرنے کی مقدرت نہ ہو تو اوس کی رفع مخالفت کے خیال سے اوسے جیل خانے میں بھیج دیتی ہے۔ یہ قانون تو بیشک ہے لیکن آپ ہی کہئے کہ کیا انصاف اسی کو کہتے ہیں"

نواب امان۔ "آپ کا کہنا بالکل بیجا (بجا) ہے۔ مجھے اس سے ذرا اخلاف (اختلاف) نہیں"

وکیل (جسے اپنی رسائی کے اظہار کا بدرجہ غایت شوق تھا۔ تقریر کو جاری رکھکر) "جناب والا آپ نے قانون کی حالت ملاحظہ فرمائی۔ قانون ہر ایک چیز پر قادر ہے اور انصاف کی اوس ... ظلم و تشدد کے ہاتھوں یہ گت ہو رہی ہے کہ اگر وہ قانون پر ... کی ... ایذا کرے تو ہم اوسے حق بجانب کہیں گے۔ اور تو اور خود مذہب بھی قانون ... کا ساختہ پرداختہ ہے کیونکہ کسی شخص کی مجال نہیں جو یہ دعوے کرے کہ خدا کی صفات یا ... کو قانون سے ناقص یا مخالف سمجھے۔ اور چونکہ قانون میں آئے دن تغیرات اور انقلابات برپا ہوتے رہتے ہیں لہذا اسی طرح خدا کی فطرت

مسٹر میکبزل کی زبان جو قینچی کی طرح چل رہی تھی اس وقت کچھ دیر کے لئے رکی اور بیچارے ڈنگھم نے موقعہ پاکر پانچ سو پونڈ کے جعلی نوٹ چلانے کی علت مین اپنے آقا کے گرفتار کرلئے جانے کا واقعہ اوسے سنایا۔ میکبزل نے سنکر کہا کہ مقدمہ تو نہایت نازک معلوم ہوتا ہے لیکن مجھ سے جو کچھ ہو سکے گا کرون گا۔ ونٹنگھم نے جواب دیا کہ مقدمہ کی پیشی گیارہ بجے ہے اسوقت ساڑھے نو بجے ہین وقت کم رہ گیا ہے جلدی چلئے۔

القصہ وکیل اور خانساماں گاڑی مین سوار ہوگئے اور کچھ دیر کے بعد پولیس کی کچہری کے دروازے پر جو محلہ بو اسٹریٹ مین واقع تھی جا اوترے۔ اور کوتوالی کے ایک کانسٹبل نے اونکو رچرڈ مارکہم سے ملاقات کرنے کے لئے اوس حوالات مین جو کچہری سے متعلق تھی داخل کیا۔

رچرڈ کا چہرہ زرد اور اوترا ہوا تھا۔ بال پریشان تھے اور لباس سے بھی پریشان حالی ٹپک رہی تھی۔ لیکن ونٹنگھم پر مصیبت کی یہ خفیف علامات کیا اثر ڈال سکتی تھین جبکہ اس سے بھی زیادہ خوفناک منظر اوس کی آنکھون کے سامنے موجود تھا جس نے اوس کا دل ہلا دیا۔ اپنے پیارے اور ذی عزت آقا کے ہاتھ مین ہتھکڑیان پڑی ہوئی دیکھکر ونٹنگھم زار و قطار رونے لگا اور بے اختیار پکار اوٹھا۔

”میان رچرڈ مین آپ کی یہ کیا حالت دیکھ رہا ہون۔ میرے مقدور (میری تقدیر) مین یہ روز ہ (روز) بد دیکھنا بھی لکھا تھا۔ مگر میان یہ جرم آپ سے کیسے سنرزد (سرزد) ہو سکتا تھا۔ مین جانتا ہون کہ آپ اس سے بالکل معرا (مبترا) ہین“

رچرڈ۔ (نہایت درجہ متاثر ہوکر)” ونٹنگھم اس قدر رنج مت کرو۔ میری بیگناہی

بہت جلد ثابت ہو جاے گی۔ مین نے مسٹر چیسٹر کو بلا بھیجا ہے اور وہ تھوڑی دیر مین آے جاتے ہین اون سے معلوم ہو جائے گا کہ یہ دو نوٹ میرے پاس کسطرح آئے"

وٹنگہم (متعجب ہوکر) "دو نوٹ ؟"

رچرڈ۔ "ان ایک پچاس پاونڈ کا نوٹ اور بھی میرے بٹوے مین تھا جو چیسٹر نے مجھے دیا تھا وہ بھی جعلی نکلا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر چیسٹر کو خود دہوکا ہوا۔"

مسٹر چیسٹر کا نام سنتے ہی وٹنگہم کا ماتھا ٹھنکا اور اوس نے اضطراب کے لہجہ مین رچرڈ کا قطع کلام کرکے کہا۔

"میاں مجھے ڈر ہے کہ یہ وچیسٹر یا کذ رمنسٹر یا جو کچھ بھی اوس کا نام ہو کبھی کوئی ایسی بات نہ کرے گا جو حق ہو۔ لیکن مین آپ کے لئے ایک نہایت فضول (فاضل) قانون دان کو اپنے ساتھ لایا ہون۔ (میکیجرل کی طرف اشارہ کرکے) یہ صاحب اپنے قانون کے زور سے آپ کو اس خمسہ (مخمصہ) سے مناجات (نجات) دلوادین گے اور مجھے ان کی قبولیت (قابلیت) کا تجربہ بھی ہو چکا ہے"

اب مارکہم اور میکیجرل مین گفتگو شروع ہوئی لیکن بیچارے رچرڈ نے اپنی شومی قسمت کی حکایت جس نے اوسے اس بلا مین پھنسا دیا تھا شروع کی ہی تھی کہ اتنے مین حوالات کا حارس داخل ہوا اور اوسے اپنے ساتھ میجسٹریٹ کے اجلاس پر لیگیا رچرڈ کو اوس کٹہرے کے پیچھے کھڑا کیا گیا جو سنگین جرایم کے مرتکبین کے لئے مخصوص تھا اور مسٹر میکیجرل نے لجاجت اور انکسار کے ساتھ میجسٹریٹ سے عرض کی کہ مین پیروکار صفائی ہون۔

یہان ہم ناظرین کو یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہین کہ میکیجرل اون کم حیثیت اور فرومایہ

صبح کو معلوم ہوا کہ نوٹ جعلی ہے۔ اسپر اوسے گرفتار کرلیا گیا۔ اور اوس وقت اوسکے پاس سے ایک اور نوٹ پچاس پاونڈ کا کہ وہ بھی جعلی تھا برآمد ہوا۔ دو چٹھیان بھی منجانب مستغاثہ پیش کیگئین جنمین سے ایک تو مسز آرلنگٹن کے نام کی تھی اور دوسری مسٹر مارڈوک [illegible] کی۔ وکیل مستغاثہ نے کہا کہ ان چٹھیون سے نہ صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ قیدی کا ارادہ تھا کہ ملک سے دفعتہً باہر چلا جائے جو ایک تعجب انگیز امر تھا بلکہ [illegible] مضمون سے اس بات کا بھی ثبوت بہم پہونچتا ہے کہ قیدی کے قصد فرار کی وجہ یہ جرم تھا جس کے ارتکاب کا الزام اوسپر عاید کیا گیا ہے۔

وکیل مستغاثہ نے ان دونون چٹھیون کے اصلی مفہوم کی جسطور سے اپنے مفید مطلب تاویل کی اوسے سنکر رچرڈ کو بے انتہا تعجب ہوا اور اس عالم استعجاب مین جب مجسٹریٹ نے اوسے شہادت صفائی پیش کرنے کو کہا تو اس امر کو فراموش کرکے کہ میکپزول اوس کی وکالت کے لئے موجود ہے اوس نے مسٹر چیپٹر سے کہا ”اس وقت آپ [illegible] صاحب استغاثہ کی تقریر [illegible] سے معلوم ہوتے ہین [illegible] کرسکتے ہین“

مسٹر چیسٹر۔ (نہایت [illegible] اور ڈھٹائی سے اپنی مونچھون پر تاؤ دیکر) ”مجھے اس واقعہ کا بالکل علم نہین“

رچرڈ۔ (اپنے گندم نما جوفروش دوست کے انداز اور لہجہ سے محو حیرت ہوکر) ”آپ کو علم نہین؟ کیا آپ نے مجھے وہ پانچ سو پونڈ کا نوٹ اس لئے نہین دیا تھا کہ آپ کے لئے بھنا لاؤن اور کیا نقد پچاس اشرفیون کے عوض مین دوسرا

نوٹ آپ ہی نے مجھے نہین دیا تہا؟"

رچرڈ کے اس سوال کا جواب مسٹر چیپسٹر نے حقارت کے ساتھ نفی مین دیا جسے سنکر میجسٹریٹ نے اپنا سر ہلا دیا۔ پیروکار استغاثہ نے معنی خیز طور پر ناس لی۔ میلکم مل نے اپنی یادداشت کی کتاب مین کچھ لکھ لیا وٹنگھم نے دبی زبان سے کہا "بات تیرے بدماشس (بدمعاش) اکسمنسٹر کی" اور رچرڈ نے حیران و ششدر ہوکر پھر پوچھا۔

"یہ مین کیا سن رہا ہون۔ مسٹر چیپسٹر آپ کا حافظہ آپ کو کام نہین دے رہا ہے کیا وہ وقت آپ کو بہول گیا۔ جب مسٹر تالبٹ نے آپکو پانچ سو پاونڈ کا نوٹ دیا تھا"

چیپسٹر "مسٹر تالبٹ نے مجھے کبھی کوئی نوٹ نہین دیا"

رچرڈ (طیش مین آکر) "جھوٹ! سراسر جھوٹ!"

اسکے بعد رچرڈ نے میجسٹریٹ کو کل واقعات بالتفصیل سنائے کہ کسطرح اوس سے ایک نوٹ بھنوایا گیا اور دوسرا اوسکے قبضہ مین آیا۔

میجسٹریٹ "تمہاری یہ حکایت ایسی نہین کہ باور کی جاسکے۔ اب تمہارا فیصلہ جوری کے ہاتھ مین ہے۔ کوشش کرکے دیکھنا کہ اہل جوری تمہاری بات کو صحیح تصور کرتے ہین یا نہین تم دورہ سپرد کئے گئے"

قبل اسکے کہ رچرڈ اس کا جواب دینے پاتا حارس حوالات نے اوسے کٹہرے سے باہر نکال دیا اور دوسرا مقدمہ پیش ہوا۔ رچرڈ حوالات مین واپس بہیجا گیا اور خانسامان اور میلکم مل کو زندان مین اوس کے ساتھ واپس جانے کی اجازت دی گئی۔

پچیسوان باب

ساحرہ

جب رچرڈ زندان مین داخل ہوا تو اوسکے غم والم کی کچھ انتہا نہ تھی۔ اضطراب اور کرب کے عالم مین زندان کے اندر پھرتا تھا اور ہاتھ ملتا ہوا کہتا تھا۔" ہائے مین اب اپنی بیگناہی کس طرح ثابت کرسکونگا۔ اور دنیا کو کیسے یقین دلاسکونگا۔ کہ دام بلا مین مجھے زمانہ کے خوفناک اتفاقات نے سازش کرکے پھنسادیا ہے۔ مسٹر مانرو کو مین کیونکر اس جان خراش واقعہ کی اطلاع دون۔ اب مین اپنے ابنائے جنس کو منھہ بھی نہین دکھا سکتا۔ اس ذلت اور رسوائی کے بعد زندگی دشوار ہوجائیگی"

بیچارہ خانساماں اپنے آقا کی یہ مصیبت دیکھہ کر رو دیا اور کہنے لگا" میان رچرڈ!" میان رچرڈ! خدا کے لئے اسقدر غم مت کرو۔ آپ کی بیگناہی مقدمہ کی آخری حقیقت (تحقیقات) کے وقت ثبت (ثابت) ہوجائے گی۔ اور جوری آپ کو بری کردے گی۔ آپ کیون دلگیر ہورہے ہین۔ اس سے میری چھاتی پھٹی جاتی ہے"

رچرڈ اپنے غم مین اس قدر محو تھا کہ خانساماں کے یہ تسلی دہ الفاظ اوسنے سنائی تک نہین دئے چنانچہ وہ اپنے درد دل اور جوش الم کا اظہار بدستور اسطرح کرتا رہا۔" اور یہ روزبد مجھے اوس خبیث۔ پاجی دغاباز چیپمن نے دکھایا۔ اور اوسکا بدتمیز ساتھی ٹالبٹ بھی پاجی پن مین اوس سے کم نہین اور بیرونٹ بھی ان بدمعاشون

کا یار غار معلوم ہوتا ہے"

اتنا کہکر رچرڈ دفعتہً رک گیا اور پتائی پر جو دیوار سے ملی کھوئی رکھی تھی بیٹھ گیا۔

اوسکے چہرہ پر مردنی سی چھا گئی اور غش کی حالت اوس پر طاری ہوگئی۔ یہ دیکھ کر ڈنلہم نے جلدی سے اوس کے کوٹ کے بٹن کھولے اور پہرہ کے سپاہی نے جو پاس کھڑا تھا ازراہ انسانیت پانی کا ایک گلاس لاکر دیا۔ پانی کے چھینٹے منہ پر دیے جانے سے رچرڈ کو ہوش آیا اور اب اوس نے اون خطرات کا جو چارون طرف سے اوسے گھیرے ہوتھے اندازہ کرنا شروع کیا اور یہ خیالات اوسکے دماغ مین دوڑنے لگے "چیسٹر۔ ٹالبٹ اور بیرونٹ کو مین خوب جان گیا تینون کے تینون بدمعاش ہین جنہون نے مجھے سیدھا پاکر پھانس لیا۔ مگر کیا ڈالنا کو بھی اس فریب کا جو مجھے دیا گیا تھا علم تھا۔ نہین نہین وہ ان بدمعاشون کی شریک نہین ہوسکتی۔ اوس کو ان خبیثون نے صرف اپنے منصوبہ کی تکمیل کا آلہ بنایا ہوگا۔ ایسی حالت مین ضرور ہے کہ مین اوسکو متنبہ کرکے ایک ایسے شخص سے علیحدہ ہوجانے کا موقعہ دون جو ضرور ہے کہ انجام کار اوسے بدنام اور تباہ کرے"

یہ سوچ کر اوس نے ایک خط جلد جلد مسٹر آر لنگٹن کے نام لکھا۔ اس کے بعد ایک دوسری چٹھی مسز مانزو کو لکھی جس مین اپنے مصیبت ناک حالت قلمبند کرکے مسٹر مانزو سے یہہ التجا کی کہ جو حالات میرے متعلق آپ اخبارون مین دیکھین اون کی بنا پر میری نسبت کوئی بری رائے نہ قایم کرلین۔ خط لکھنے کے بعد

رچرڈ نے وٹنگھم سے مخاطب ہو کر کہا۔ " وٹنگھم اب کچھ عرصہ کے لئے ضرور ہے کہ میں تم سے جدا ہوں۔ یہ خط مسٹر مانرو کے نام لکھا ہے۔ اسے ڈاکخانہ کے صندوق میں ڈال دینا اور یہ چٹھی جو مسز آرلنگٹن کے نام سے خود بانڈ اسٹریٹ میں جا کر مسز آرلنگٹن کے ہاتھ میں دینا" اس طرف سے ہٹ کر رچرڈ میکپرزل کی طرف اس طرح مخاطب ہوا۔

" جناب میں آپ کے آج یہاں تشریف لانے کا مشکور ہوں۔ وٹنگھم کی زبانی آپ کو میرے ولی مسٹر مانرو کے مکان کا پتہ معلوم ہو گا جو آپ سے مشورہ کرینگے کہ اس بارہ میں کیا طریقہ کارروائی اختیار کرنا چاہیئے۔ روپیہ کے متعلق بھی جو ضرورت آپکو ہو گی مسٹر مانرو رفع کر دیں گے "

رچرڈ نے یہ باتیں نہایت استقلال سے کیں اور وٹنگھم کو اس دل کی مضبوطی پر جو اس کے نوجوان آقا نے ان ہدایات کے دینے کے وقت ظاہر کی نہایت تعجب ہوا۔ رخصت ہوتے وقت کہن سال خانساماں کے چہرے پر ٹپ ٹپ آنسو گرنے شروع ہوئے اور خود رچرڈ اپنے آنسو بمشکل روک سکا۔

پولیس کی کچہری کے پھاٹک سے باہر نکل کر خانساماں نے وکیل سے پوچھا " حقیت (حقیقت) میں آپ کی رائے اس معاملہ کے تعلق (متعلق) کیا ہے "

وکیل۔ " میری رائے یہ ہے کہ تجویز تو روپیہ رو سے لینے کی اچھی نکالی گئی تھی لیکن افسوس ہے کہ زیادہ کامیابی نہ ہوئی "

خانساماں۔ (متحیر ہو کر) " اس سے آپ کا کیا مطلوب (مطلب) ہے؟ "

وکیل۔ " آپ کو مجھ سے کوئی بات چھپانی تو چاہیئے نہیں۔ اس لئے میرے

ایک دو سوالات کا جواب صحیح صحیح دیجیئے کیونکہ مقدمہ کی کامیابی اسی پہ منحصر ہے ان نوٹون کے بنانے اور بیچنے سے جو روپیہ ملا اوس مین سے آپکو بھی معقول حصّہ ملا ہوگا اور یہ مسٹر مانرو بھی اس کمپنی مین شریک ہون گے۔"

خانسامان - (میکپھرل کی ان باتون سے حیران و متعجب ہو کر) "مسٹر میکپھرل کیا یہ ممکن ہے کہ آپ مجھکو اور —"

وکیل - (قطع کلام کرکے اور سر ہلا کر) "لیکن معاملہ بڑا پیچیدہ ہے - اسکا سلجھانا ذرا ٹیڑھی کھیر ہے مگر حضرت شکر کیجیئے کہ آپ نہین پھنس گئے - اگر کہین آپ بھی دھر لیئے جاتے تو واللہ معاملہ اور زیادہ بگڑ جاتا - یہ تو خیر گذری کہ شرکار جرم مین سے صرف ایک ہی پہ آنچ آئی۔"

خانسامان - "ٹیڑھی کھیر! پھنس گئے! دھر لیئے جاتے! آنچ آئی! وکیل صاحب آپ یہ کیسی باتین کر رہے ہین - مبالغًا (غالبًا) آپ کا یہ خیال ہے کہ میرے آقا نے حقیت (حقیقت) مین اوس جرم کا ارتباک (ارتکاب) کیا جو اون سے مناسب (منسوب) کیا جاتا ہے۔"

وکیل - "البتہ مین ایسا ہی سمجھتا ہون - کیا میرے سر مین دماغ نہین کہ مین ایسی موٹی بات کو بھی سمجھہ نہ سکون۔"

خانسامان - (تہوڑے سے توقف کے بعد) "اس مسالے (مسئلہ) پہ بحث کرنا وصول (فضول) ہے - یہ کارڈ لیجیئے اسپر مسٹر مانرو کا پتہ لکھا ہوا ہے - شاید اون سے ملنے کے بعد آپکی رائے بدل جائے گی۔"

یہ کہکر وٹنگھم وکیل سے رخصت ہوا اور کچھہ دیر مین بانڈ اسٹریٹ مین پہونچا جہان

مسز آرلنگٹن کے دروازہ پر اوس نے دستک دی۔ تہوڑی دیر بعد ایک نوکر نے دروازہ کہولا اور اوپر کی منزل کے ایک کمرہ مین جہان مسز آرلنگٹن بیٹھی ہوئی تہی اوسکو پہونچا دیا۔ وٹنگہم نے سلام کرکے چہٹی ساحرہ کی طرف بڑہائی اور کہا " یہ چہٹی مجھے نحاس (خاص) آپکے ہاتھہ مین دینے کا حکم ہوا تھا"

ساحرہ۔ "کیا یہ چہٹی تمہارے آقا کی ہے"

وٹنگہم۔ "جی ہان حضور"

ساحرہ۔ (کانپتے ہوئے ہاتھ سے چہٹی لیکر) "مسٹر مارکہم اس وقت کہان ہین؟"

وٹنگہم۔ (آستین سے آنسو پونچہہ کر) "بیگم صاحب اس وقت تو وہ بواسٹریٹ کی پولیس کی کچہری کی حوالات مین ہین لیکن شام تک نیوگیٹ کے مبحث (جیل) مین بھیج دئے جاینگے"

ساحرہ۔ (مضطربانہ آواز مین) "اے میرے اللہ! تو یہ سب واقعہ تب سچ ہے"

اس کے بعد اوس نے فوراً چہٹی کہول کر پڑھی جس کا مضمون حسب ذیل تہا۔

"جن لوگون سے تم ایسا گہرا میل جول رکھتی ہو اور جن پر مین نے اپنی بدنصیبی سے حد سے زیادہ بھروسا کیا اون مین سے ایک کی باجیانہ غداری نے مجھے گرفتار بلا کر دیا اور عجب نہین کہ تمہارے ساتھہ بھی ایک نہ ایک دن ایسا ہی سلوک ہو۔ مین ایک لمحہ کے لئے بھی باور نہین کرسکتا کہ ان بدمعاشون کے مجرمانہ منصوبون کا تمکو علم ہے کیونکہ تمہارے دل کی حالت مجھپر روشن ہے اور مین جانتا ہون کہ ایسے بدمعاشون کی سیہ کاریون مین شریک ہونا تو درکنار تم اس شرکت کے خیال تک

کو حقارت کی نظر سے دیکھو گی - تمہاری صفائی باطن اور تمہارا بے لوث طرز عمل اس وقت تمہاری حمایت کے لئے میرے سامنے موجود ہے - تمہارا چہرہ جس کی یاد میرے دل مین پتھر کی لکیر ہو رہی ہے اور جسے مین اپنے تصور کی نگاہون سے اس وقت اسی طرح دیکھ رہا ہون گویا حقیقت مین میرے سامنے ہے تمہاری نسبت کسی قسم کا شبہ پیدا ہونے نہین دیتا - اس لئے بہ نظر رفاقت و اخلاص مین ان لوگون کی طرف سے تمہین وقت پر خبردار کئے دیتا ہون - ابھی قطع تعلق کا وقت ہے بعد مین میری طرح پچتانے سے کچھ ہاتھ نہ آئے گا -

"رچرڈ مار کھم"

خط پڑھ کر ڈائنا نے خانسامان سے پوچھا - "پھر اپنے آقا سے تم کب ملو گے"؟

خانسامان - "خدا نے چاہا تو کل کے روز -"

ڈائنا - "تو میرا اون سے سلام کہدینا اور کہنا کہ آپکو بہت یاد کرتی تہین اور اس چٹھی کے بھیجنے کے لئے آپ کی نہایت درجہ ممنون احسان تہین -" (کچھ دیر ٹھہر کر) "اور اگر میری ناچیز مدد کسی طرح سے کام آسکتی ہو تو مہربانی کر کے بلا تامل تم میرے پاس چلے آؤ بلکہ مجھے اُمید ہے کہ تم اکثر آکر اس نامبارک معاملہ کے حالات کی اطلاع دے جایا کروگے ورنہ مجھے بڑی پریشانی ہو گی -"

خانسامان - "تو بیگم صاحب آپ کو تو افین (یقین) ہے تا کہ یہ سیاہ ترکاری (سیہ کاری) میان رچرڈ سے سرزرد (سرزد) نہین ہو سکتی -"

ڈائنا - "مجھے تمہارے آقا کی بیگناہی کا ایسا ہی یقین ہے جیسا اس بات کا کہ آفتاب روشن ہے -"

خانساماں "بیگم صاحب آپ کے اس اقین (یقین) نے میرا دل خوش کر دیا۔ خدا آپکو اس کا ہجر (اجر) دے اور آپ پر اپنی مرحمت (رحمت) نزول (نازل) کرے۔"

یہ کہکر خانساماں خوش خوش رخصت ہوا۔ یہ خیال اس وفادار ملازم کے لئے حقیقت مین کچھ کم موجب مسرت نہ تھا کہ دنیا مین کم از کم ایک شخص تو ایسا موجود ہے جسے اوسکے آقا کی بیگناہی کا یقین ہے۔

کچھ دیر تک محو غور و فکر رہنے کے بعد ڈانیا دوسرے کمرے مین گئی جہان سر رونڈ ہاربرو مسٹر پچیسٹر اور ٹالبٹ بیٹھے ہوئے تھے ڈانیا کے دلکش چہرے سے ملال ظاہر ہو رہا تھا اور اوس کے لب زیرین مین کچھ اس طرح کی جنبش ہو رہی تھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اوس کا دل طرح طرح کی زبردست کیفیات سے متاثر ہو رہا ہے۔ یہ دیکھکر ہیرونٹ نے کہا۔

"ڈانیا تمہاری چتون بدلی ہوئی نظر آتی ہے یہ کیون؟"

ڈانیا۔ (کوچ پر بیٹھکر) "صاحبو یہان سے ابھی ابھی ایک ایسا شخص ہوکر گیا ہے جس کا نام سنکر آپ لوگون کو تعجب ہوگا۔"

پچیسٹر (گھبرا کر) "کون تھا؟"

ہیرونٹ۔ "کوئی کوتوالی کا افسر نہ ہو۔"

ڈانیا۔ "یہ شخص مسٹر مارکھم کے پاس آیا تھا اور شکل و شباہت سے اون کے گھر کا وہ قدیم ملازم معلوم ہوتا تھا جس کا ذکر کرتے مین نے مسٹر مارکھم کو اکثر سنا ہے۔"

پچیسٹر۔ "واللہ ڈنگھم تہا۔ اور آیا کس لئے تھا۔"

ڈاینا۔" اپنے آقا کے پاس سے ایک خط لایا تھا چاہو تو پڑھ لو۔"

یہ کہکر اوسنے چھٹی فرط حقارت سے چیسٹر کی طرف پھینکدی۔ اور ٹالبٹ نے اوس سے بآواز بلند پڑہنے کو کہا۔ اسپر چیسپٹر نے بلند آواز سے چھٹی پڑہنی شروع کی اور جب ختم کرچکا تو بیرونٹ نے خشمگین ہوکر ڈاینا سے اسطرح خطاب کیا۔ "اُس لونڈے کو کیا حق ہے کہ تم کو اس بے تکلفی کا خط لکھے اور ہم پر ایسی آوازے کسے۔"

ڈاینا (تلخی سے) "تم کو تو اس امر کا اعتراف کرنا چاہیئے کہ اس خط کی عبارت سے دوستانہ خلوص ظاہر ہوتا ہے۔"

بیرونٹ۔" دوستانہ خلوص کی ایسی تیسی۔ اب لگین آپ مجھکو بھی اُڑان گھائیاں بتانے۔ یہی کیون نہین صاف صاف کہا جاتا کہ مار کہہ کے کرارے ین پر ریجہہ گئی ہو۔ اوراس سے لیئے مجھہ پر منھہ آنے کا کوئی بہانہ ڈہونڈ تی ہو۔ اب مجھہ سے سنو۔ تمہارے اسراف اور فضول خرچیون نے مجھے مفلس کرڈالا اور مجبوراً روپیہ پیدا کرنے کی کوئی نہ کوئی تدبیر مجھے کرنی پڑی۔ کسی نہ کسی پر تو آفت آتی ہی۔ ہمارے بدلے مار کہہ پر آئی تو کیا برا ہوا۔"

ڈاینا۔ (فرط حقارت سے) "خدا کی شان جو شخص اپنی کرتوتون سے خود پریشانیون اور مصیبتون مین مبتلا ہو وہ اپنا الزام میرے سر تھوپے۔ کیون صاحب یہ تو بتایئے کہ آیا مین نے تم کو ان کمرون کے استعمال کی اجازت اس کمینہ مقصد سے نہین دی کہ تم میرے حسن کو اون نوجوانون کی ترغیب کے لیئے کام مین لاؤ جنھین تم یہان تک کر اس لیئے یہان لاتے رہے کہ اون سے جوے مین روپیہ لوٹو۔ تمہاری سازشون مین شریک ہونے پر جس کمزوری نے مجھکو آمادہ کیا اوسکا خیال کانٹے کی طرح میرے

ضمیر مین کھٹکتا رہتا ہے لیکن جب جعلی نوٹون کے منصوبہ کا حال تم نے مجہ سے بیان کیا تو ایسی پاجیانہ تجویز کی مین نے سخت مخالفت کی اور اگر تم نے مجھکو قسمین کھا کھا کر یقین نہ دلا دیا ہوتا کہ کم از کم مارکہم کے متعلق تم نے اس خیال کو ترک کر دیا ہے تو باوجود تمہاری دہمکیون اور مخالفتون کے مین نے اوسے متنبہ اور خبردار کر دیا ہوتا۔"

اس تقریر کے اثنا مین ڈانیا کا جوش برابر بڑہتا گیا اور بیرونٹ کی طنز آمیز باتون کے اس جواب کے خاتمہ پر پہونچتے وقت اوسکے غیظ و غضب اور نفرت و حقارت کی کچھہ انتہا نہ رہی۔ اوس کے سینہ مین غصہ کا تلاطم برپا تھا۔ اوس کی آنکھین لال ہو رہی تہین اور اوس کے ہونٹ اپنی جنبش سے ناقابل بیان حقارت کا اظہار کر رہے تھے۔

بیرونٹ۔ (چیسٹر سے مخاطب ہوکر) "یار چیسٹر یہ چونچلے بھی دیکھے۔ اب ہماری ہی رنڈیان ہمین اخلاق کا سبق سکہانے لگین۔ عجب تماشا ہے۔"

ڈانیا۔ "اوس مجبوری کا منھہ کالا جس نے مجھے تمہاری داشتہ بنایا لیکن اس قسم کی بدمعاشی اور سیہ کاری مین شریک ہونے کے بجائے مین محنت مزدوری کرکے پیٹ پالنا بدرجہا بہتر سمجھون گی۔"

بیرونٹ۔ "میری طرف سے ایک دفعہ نہین لاکھہ دفعہ جاکر مزدوری کرو۔"

یہ کہکر بیرونٹ نے اپنی ٹوپی سنبھالی اور چلنے کے قصد سے اُٹھہ کھڑا ہوا۔ ڈانیا اوس کے آخری وحشیانہ جملے کا جواب دینے کو تھی لیکن پہر اوسنے اپنے تئین ضبط کیا کیونکہ جواب دینے سے سوائے اس کے اور کچھہ حاصل نہ تھا کہ اوس شخص کی یاوہ گوئی کا اپنے آپ کو اور زیادہ مورد بنائے جو اس درجہ بیٹھا تھا کہ ایک عورت ذات

کو اوسکی بے عصمتی پر جو خود اوس کے استلذاذ کا باعث ہوئی طعنہ دینے سے
نہ جھجکا غصہ اور غضب و حقارت کا جو طوفان ڈائنا کے سینہ مین جوش زن تھا
اوسکے زور سے ڈائنا کی زبان پر سخت لفظ آتے تھے لیکن دانتون مین زبان
کو دبا کر اوس نے ان لفظون کو روک روک لیا۔

غرضکہ بیرونٹ نے اُٹھکر چیسٹر سے کہا " چلو یار چیسٹر یہان سے چلدین۔
(ٹالبٹ سے مخاطب ہوکر) ٹالبٹ تم بیٹھے ہوئے کیا دیکھ رہے ہو اُٹھو تم بھی چلو
یہ جگہ اب ہم مین سے کسی کے قابل نہین (استہزا کی راہ سے ڈائنا کی طرف مخاطب
ہوکر) بیگم صاحب مین آداب عرض کرتا ہون۔ اب آپ اس مکان مین کبھی مجھے
نہ دیکھین گی "

ڈائنا۔ (بہ مشکل اپنے غصہ کو ضبط کرکے) " آپ تشریف لے جائے۔ مجھے بھی
خواہش نہین کہ آپ پھر یہان آئین "

بیرونٹ " اور مجھے اس بات کے کہنے کی تو ضرورت نہین کہ ۔ "

ڈائنا۔ (قطع کلام کرکے) " مین آپ کا مطلب سمجھی۔ میری طرف سے بے کھٹکے
رہیئے۔ میرے مذہب مین یہ روا نہین کہ کسی کے راز فاش کیا کرون "

یہ سن کر بیرونٹ نے رسمی طور پر اپنے سر کو خم کیا اور چیسٹر اور ٹالبٹ کے ہمراہ
کمرے سے نکل گیا۔

اب ساحرہ اکیلی رہ گئی۔ کوچ پر لیٹ کر وہ بہت دیر تک کسی سوچ مین پڑی رہی۔
اوسکی بڑی بڑی اخضری آنکھون کی پلکون پر ایک آنسو نمودار ہوا مگر اوس نے جھٹ
اپنے لونڈر مین بسے ہوئے سفید رومال سے اسے پونچھ ڈالا۔ گاہ بگاہ اوس کے

لب لعل کو حقارت نما جنبش ہوئی تھی اور سینے سے رہ رہ کر آہین ابھرتی تہین۔ اگر اوس نے آنسوؤن کو جو اوس کے عارض تک پہونچنے کے شوق مین امنڈی چلے آتے تہے بہنے دیا ہوتا تو دل کی بھڑاس نکل گئی ہوتی اور اسقدر تکلیف نہ ہوتی لیکن غصّہ کا یہ زہر اگلنے کے بجائے اوس نے اندر ہی رہنے دیا جس سے اوسے ایسا محسوس ہوتا تہا کہ دم گھٹا جا رہا ہے۔ لیکن جذبات کی اس اندرونی کشمکش نے اوس کے حسن کو اور دوبالا کر دیا اوسکے چہرے پر تمتماہٹ کی وجہ سے عجب رونق برس رہی تھی اور اوس کی مدبھری اور رسیلی آنکھین دو تابناک ستارون کی طرح چمک رہی تہین۔

آخر کار اوسنے اپنے دل سے اس طرح باتین کرنی شروع کین "اسطرح انتقام لینا حقیقت مین میرے شایان نہین۔ اس وقت تک مین نے اوس کا نمک کہایا ہے اور اوسکے پاس بطور بیاہتا بی بی کے رہی ہون۔ اگر مین نے اوس کا اور اُسکے ساتہیون کا راز افشا کر دیا تو گویا بہت بڑی غداری کی۔

اسکے علاوہ میرے بیان محض کو جس کے ثبوت مین مین کوئی قوی شہادت بہم نہین پہونچا سکتی ایک خاندانی۔ صاحب خطاب۔ اور ذی مرتبہ شخص کے انکار کے مقابلہ مین کیون کوئی باور کرنے لگا۔ انتقام کی گھڑی کبھی نہ کبھی ضرور آئیگی اور بار بر وآج کے دن کو پچتائے گا۔ جبکہ اوسنے مجہپر ایسے بزدلانا حملے کئے اور مجھے ذلیل ورسوا کیا۔"

یہ کہکر وہ رکی اور پھر کسی سوچ مین محو ہو گئی لیکن کچھ دیر کے بعد دفعتًہ اوس کے چہرے پر اطمینان کی شعاعین نمودار ہوئین اور وہ کوچ پر اوٹھ کر بیٹھ گئی۔ اسس

انداز نشست سے اوس کا سایہ کسی قدر اُٹھ گیا جس سے اوس کی ساق سیمین کے نورانی اور گداز تناسب کی ایک جھلک نظر آگئی اور پھر اوسکے نازک پاؤن جو ہلکے گلابی رنگ کی نفیس ریشمی جرابون اور وارنش دار گرگابی مین مقید تھے سیماب کی سی حرکت کے ساتھ قالین پر پڑے۔ جو اطمینان کی کیفیت اوس کے چہرے پر ظاہر ہوئی تھی وہ بتدریج نشو و نما پاکر مسرت کی شکل مین منتقل ہوگئی جس نے اوس کے دلفریب عارض کی درخشانی کو اور زیادہ جلا دے دی۔ متبسم ہو کر اوس نے اپنے لب کی مہر خموشی کو پھر توڑا اور بآواز بلند کہنے لگی۔

"شاید اوسے یہ خیال ہے کہ مین منت و سماجت سے اوسے اپنے پاس پھر بلانے کی کوشش کرون گی اور شاید وہ یہ بھی سمجھتا ہے کہ اوس کی مدد کے بغیر میرا گذارا ہو ہی نہین سکتا۔ (ہنس کر) سر رویرٹ ہاربرو! تم اگر ایسا سمجھو تو تمہاری سخت غلطی ہے۔ وضع کا پاس مجھکو بھی ہے اور تن آسانی کی خاطر اظہار عجز و فروتنی کر کے رسوا ہونا میرے مذہب مین روا نہین۔ تمہین اس پر غرہ ہے کہ تمہاری دولت کی وجہ سے مین نے عیش و عشرت اور آسایش مین زندگی بسر کی لیکن کل ہی اس سے بھی بلند مرتبہ پر پہونچ کر مین نے نہ دکھا دیا ہو تو میرا نام ڈائنا آرلنگٹن نہین"

یہ کہہ کر وہ اُٹھی اور ایک خوش نما صندوقچے کو جس پر چاندی کا کام تھا کھولا۔ اس صندوقچے کے ایک مخفی خانہ مین سے اوس نے چند خطوط نکالے جو کاغذ کے رنگ اور تحریر کے اعتبار سے بالکل جدا جدا تھے۔ بعض خطوں کے لفافون پر کسی امیر کا نشان خاندانی سنہری تحریر مین ثبت تھا اور نشانون مین سے بعض پر تاج کی بھی علامت تھی۔ ساحرہ نے ان خطوط کو بغور ایک ایک کر کے دیکھا اور ان مین سے ایک

کو منتخب کرکے باقی سب خطوں کو آگ میں جھونک دیا۔ اس خط کو جو آگ کے شعلوں کی نذر ہونے سے بچ رہا تھا ساحرہ نے مکرر پڑھا اور کہا۔

"بازی اسی کے ہاتھ رہی۔ یہ خط سفید سادہ کاغذ پر لکھا ہوا ہے اور معطر و معنبر بھی نہیں۔ لیکن طرز تحریر سے لکھنے والے کی شان مردانگی ٹپکی پڑتی ہے۔ بلاشبہ ارل آف وارنگٹن بازی لیگیا۔ دولتمند ہے۔ شادی کی قید سے آزاد ہے۔ وجیہہ و شکیل ہے اور ابھی تک عالم شباب میں ہے۔ اس سے زیادہ مجھے اور کیا چاہیئے اب تامل کی گنجایش نہیں"

یہ کہکر ساحرہ نے فوراً حسب ذیل خط لکھا۔

"مین نے یور لارڈ شپ کے ہفتہ گذشتہ کے محبت نامہ کا جواب بلا تاخیر دیا ہوتا لیکن نزلہ کی تحریک اور انتشار خاطر کی وجہ سے قاصر رہی۔ ڈاکٹر کی توجہ سے پہلے شکایت تو جاتی رہی۔ البتہ دوسری شکایت ابھی تک باقی ہے۔ جو صرف حضور کی تشریف آوری سے رفع ہوسکتی ہے"

"ڈانیا آرلنگٹن"

یہ چٹھی ارل آف وارلنگٹن کی طرف روانہ کرکے ساحرہ اپنی خوابگاہ کو گئی تاکہ جس امیر پر اپنا جادو ڈالنے کا اوس نے یکایک عزم کر لیا تھا اوس کے دل کی تسخیر کے لئے اپنی قدرتی رعنائیوں کو بناؤ سنگار سے دوبالا کرنے مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھے۔

اوسی روز شام کے آٹھ بجے ایک شاندار گاڑی مسز آرلنگٹن کے مکان کے دروازہ پر آکر ٹھہری۔ اس گاڑی مین سے ارل آف وارنگٹن اترا اور مکان مین داخل ہوکر ایک ملازم کی رہنمائی سے ملاقات کے کمرے مین جہان ساحرہ بیٹھی ہوئی تھی

پہونچا۔ ساحرہ کے حسن وجمال کا آفتاب اس وقت نصف النہار پر تھا اس سے پہلے کبھی وہ اس درجہ دلفریب اور دلکش نظر نہ آئی تھی۔ سیاہ مخمل کا ایک قیمتی سایہ جس کا گریبان اس قدر نیچا تھا کہ اوس کے جوبن کی آدھی بہار لٹی جا رہی تھی اوس کے گورے رنگ کو اپنی بہترین ہیئت مین دکھا رہا تھا۔ اوس کے کانون مین الماس کے آویزے پڑے ہوئے تھے اور الماس ہی کا ایک مرصع جھومر اوس کی پیشانی پر جو صبح سعادت کو شرماتی تھی بصد آب وتاب چمک رہا تھا اوس کی نیلی آنکھون کے رسیلے پن کی اس وقت کچھ عجب جنون انگیز کیفیت تھی اور اوس کی کرشمہ سنج قامت پر اوس کا لباس فاخرہ سمند ناز پر ایک اور تازیانہ کا کام دے رہا تھا۔ غرضکہ اس وقت وہ سچ مچ کی ساحرہ معلوم ہوتی تھی۔

ارل آف وارنگٹن جو ایک وقت اوس سے پہلے بھی بن چکا تھا حسن اور ناز کے اس نئے عالم مین اوسے دیکھکر ہزار جان سے اوس پر عاشق ہو گیا۔ دوسرے ہی دن ڈانیا محلہ البرسل اسٹریٹ مین اٹھہ گئی جہان ارل آف وارنگٹن کے خدام نے ایک عالیشان مکان اوس کے لئے آن کی آن مین سجا دیا اور اس طرح ڈانیا ارل آف وارنگٹن کی معشوقہ بن گئی۔

چھبیسوان باب

نیوگیٹ

نیوگیٹ! اس نام مین ایسا کیا رکھا ہے کہ سن کر روح کانپ اٹھتی ہے۔ کیونکہ بظاہر یہ دو سادہ سے لفظون نیو اور گیٹ سے مرکب ہے جن کے معنی ہین نیا پھاٹک اور اگر کسی اور عمارت کا بھی نام ہو تو کچھ خیال بھی نہ گذرے۔ بس معلوم ہوتا ہے کہ جن امور نے لفظ نیوگیٹ کو خوفناک بنا دیا ہے وہ اسکے متعلقہ خیالات اور تصورات ہین اس نام کے سنتے ہی ہیبتناک سے ہیبتناک سیہ کاری اور سنگین سے سنگین جرم کی تصویر آنکھون کے سامنے پھر جاتی ہے۔ انتہا درجہ کے قسی القلب اور سفاک مجرمون سے بھرے ہوے صحن اور حجرے تنگ و تار رستے جن مین دن بھر گاس کی روشنی جلتی رہتی ہے اور جنکے فرش کے نیچے اون قاتلون اور رہزنون کی ہڈیان سڑ گل رہی ہین جنہون نے سولی پر چڑھ کر اپنے جرایم کا کفارہ ادا کیا۔ بڑی بڑی الماریان جن مین ان مجرمون کے چہرون کی اوس وقت کی کیفیت ظاہر کرنے والے مجسمے رکھے ہوے ہین جبکہ پھانسی پانے کے بعد اونہین دار سے نیچے اوتارا گیا۔ عنقریب موت کی سزا پانے والے خونیون کے ہولناک زندان۔ کلیسا کا حجرہ جس مین اون کو آخری وعظ سنایا جاتا ہے جو اسکے سننے کے لئے ابھی تک زندہ ہین لیکن کل تک اس دنیا سے سدھارنے والے ہین۔ اطواق و سلاسل کے آپس مین بجنے

کا جان خراش شور - بڑے بڑے لوہے کی سلاخون والے دروازون کے بند ہونے
کی ہیبت زا آواز - سب و شتم نالہ و زاری - آہین اور دعائین - یاس و نا امیدی کی
صدائین اور اسی قسم کی اور باتون کے خیالات نیوگیٹ کے نام کے ساتھ معًا
دل مین پیدا ہو جاتے ہین -

اگر یہ بات سچ ہو کہ مُردون کی روحون کو خاص خاص مقاصد سے خاص خاص
موقعون پر دنیا مین آنے کی اجازت ملتی ہے - اگر اوہام پرستون کا یہ یقین بے بنیاد
نہ ہو کہ جو گناہ گار لوگ پیوند زمین ہو چکے ہین اون کی روحین بھوت پریت بنکر رات
مین ظاہر ہوا کرتی ہین تو آدھی رات کے وقت سب سے زیادہ خوفناک اور دل کے
ہلا دینے والا منظر دنیا کے پردہ پر اگر کوئی مقام ہو سکتا ہے تو وہ مقام نیوگیٹ ہی -
اگر حقیقت مین ایسا ہو تو نیوگیٹ کے سنگین فرش کی سلین شق ہو جائین اور قاتلون
کی روحین کفن اوڑھے ہوئے اپنی قبرون مین سے باہر نکلین بھوت پریت اوس
حجرے کے سامنے جہان مدیون قید ہے پھانسی کی ٹکٹکی نصب کرین اور جہنم سے ایک
جلاد آکر مافوق العادت مشعلون کی ناپاک روشنی مین ان خبیثون کو مکرر دار پر کھینچے اور
اوس عذاب کا پہلا مزا چکھائے جو دوسری زندگی مین اونکے لئے مقرر ہے چاند کا
آسمان پر نشان تک نہ ہو لیکن نیوگیٹ کی فقط اندر کے صحن کی طرف کھلنے والی
کھڑکیون مین سے سرخ روشنی نمودار ہو جس کی نسبت نہ معلوم ہو کہ کہان سے آرہی ہی
محبس کے تمام رستون مین دور دور تک جہنم کے جشن کا شور برپا ہو مُردون کے ڈہانچے
کفن لپیٹے بیڑیان کھڑکھڑاتے پھرین اور تمام قاتل اور ڈاکو یکے بعد دیگرے
اون سنگناؤن مین سے گذرین جنہین اونہون نے اپنی دنیوی زندگی کی آخری

مخزن

لاہور سے ہر انگریزی مہینے مین ایکبار شایع ہوتا ہے ملک کے مستند اور مشہور نامہ نگارون کے علاوہ ایک معقول تعداد نئے اور ہونہار اہل قلم کی اس کی اعانت مین مصروف ہی۔ یونیورسٹیون کی ڈگریان پائے ہوئے اصحاب جنکو آج ملکی علم ادب سے غافل سمجھا جاتا تھا۔ شوق سے اسکے بنانے مین شریک ہو رہے ہین اور کوئی رسالہ ایسا نہین ہوتا جس مین کم از کم دو چار مضمون ڈگری یافتہ اصحاب کی طرف سے نہ ہون۔ مضامین عام دلچسپی کے ہوتے ہین اور کوشش کیجاتی ہے کہ ہر قسم کے مذاق کے لیے کچھ نہ کچھ ہر پرچہ مین موجود ہو۔ رسالہ کا حجم (۱۸ × ۲۲) کی تقطیع پر مع سرورق ساٹھ صفحے کا ہی قیمت عمدہ دبیز ولایتی کاغذ پر بلا محصول تین روپیہ ہے اور دوم درجہ کے کاغذ پر دو روپیہ ہی اس حجم کا کوئی اور اردو رسالہ ایسی لکھائی اور چھپائی کے ساتھ ان قیمتون پر نہین دیا جاتا محصول دونون صورتون مین ۶ ؍ سالانہ ہے۔

نمونہ کے پرچہ کیلئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئین

شیخ عبدالقادر مالک و ایڈیٹر مخزن لاہور

بچون کا اخبار

کارخانہ پیسہ اخبار سے یہ نیا ماہوار رسالہ بچون کے خاص مطالعہ کے لیے شایع ہونا شروع ہوا ہی پہلا نمبر ماہ مئی مین شایع ہو چکا ہی معزز ہمعصرون نے پہلے پرچہ کو نگاہ پسندیدگی سے دیکھا ہے اور متفقہ طور پر تسلیم کیا ہے کہ بچون کے اخبار کی ملک مین بہت ضرورت تھی کوشش کیجائیگی کہ اسے ہر پہلو سے بچون کیلئے دلچسپ بنایا جائے اور دلچسپی کے ساتھ ساتھ تعلیمی فائدہ بھی حاصل ہو۔ افسران محکمہ تعلیم نے بھی اس ارادہ سے بہت ہمدردی ظاہر فرمائی ہی مگر اسکی پوری کامیابی ملک اور اہل ملک کی قدر دانی پر منحصر ہے۔ اس کی لکھائی چھپائی کی عمدگی کا خاص اہتمام کیا گیا ہی۔ یہ رسالہ ۴۸ صفحے کا (۱۸ × ۲۲) کی تقطیع پر ہے اور اسکی قیمت سالانہ پیشگی عہ معہ محصولڈاک ہے۔ درخواستین بنام مشتہر آنی چاہئین۔

المشتہر

مینیجر پیسہ اخبار۔ لاہور

(نئی اور نادر کتابیں)

المشتہر منیجر اختر دکن بک ایجنسی چادر گھاٹ (حیدرآباد دکن)

اشتہار

کتاب رہنمائے انجنیری حصہ اوّل

یہ کتاب چھپکر تیار ہو چکی ہے جسکو مین نے بہت محنت اور کثیر خرچ سے واسطے افادہ مبتدیان میکانیکل انجنیرنگ، عام فہم اردو عبارت مین تالیف کیا ہے کتاب کے شروع مین بورڈ آف ٹریڈ کے قواعد ترجمہ کرکے درج کیے گئے ہین - ان قواعد سے بورڈ آف ٹریڈ کے امتحان مین بہت آسانی ہو گئی ہے چونکہ یہ قواعد انگریزی مین تھے اسواسطے اکثر دقت ہوا کرتی تھی - اب ترجمہ مین مفصل اور شرح دیکھکر امیدوار آسانی سے خود ہی فارم درخواست امتحان کی خانہ پُری کرسکتا ہے اور قواعد سرٹیفکٹ کمپی ٹنسی اور سروس کا چیپٹر سے سمجھ سکتا ہے کسی سے سمجھنے کی ضرورت نہین رہی - کتاب ہذا کو مین نے اسطرح سے ترتیب دیا ہے کہ اس کے پانچ سکشن کیے گئے ہین پہلا سکشن بائیلر کے سوال وجواب دوسرا سکشن انجن کے سوال وجواب تیسرا سکشن کنڈنسر کے سوال وجواب چوتھا سکشن پمپ کے سوال وجواب اور پانچوان سکشن سالینو میٹر کے سوال وجواب اس طرح کتاب ہذا مین گیارہ سو (۱۱۰۰) سوال وجواب درج ہین - اخیر مین ایک لغات الفاظ اصطلاحی جو کہ روزمرہ کے کاروبار مین مستعمل ہین نہایت ہی مشرح کرکے لگائی گئی ہے اسمین چھ سو (۶) کے قریب الفاظ اصطلاحی معہ معنون کے درج ہین اور ایکسو شکلین بنی ہوئی ہین قیمت اسکی رفاہ عام کیجا مجلد عمدہ عگہ (۱۲) مجلد خام عاہ (۸) مقرر کیگئی ہے محصولڈاک ذمہ خریدار ہوگا -

المشتہر

سید سردار علیشاہ انجنیر برٹا انجن شکار پور سندھ

بمبئی کے مشہور کارخانہ
بی-ایس- وارطے اینڈ کمپنی

کی ایک شاخ حیدرآباد دکن مین بمقام چادر گہاٹ متصل ڈاکخانہ انگریزی کہولی گئی ہی

اس کارخانہ مین جملہ سامان تحریر فروخت ہوتا ہی- مہرکنی و ڈائی سازی کا کام نہایت صفائی کے ساتہہ کیا جاتا ہی- وزیٹنگ کارڈ- کاپر پلیٹ یعنی تانبے کے تختے پر کندہ کرکے چہاپے جاتے ہین اور ہر نمونہ اور ہر وضع کے طغرے اور ربڑ کی مہرین نہایت خوبصورتی سے تیار کی جاتی ہین- یہ کارخانہ ہر قسم کا سامان فنون متعلقہ تحریر و مصوری و انجنیری اور طرح طرح کی تصویرین بہم پہونچا سکتا ہی-

ہمارے کارخانہ کا نرخ نہایت ارزان ہی جیسا کہ ذیل کی شرح سے واضح ہوگا-

مانوگرام دو یا تین حروف کے	اقل شرح صہ سکہ کلدار
طغرے اور مانوگرام ملے ہوئے	” لعہ سہ
پتہ ایکسطر	” سے ۸ر ”
” دو سطر	” صہ ر ”

چہپائی کی اجرت

سادہ ابہروان کام ۱۰۰- واب اقل شرح	۴ر ”
رنگین کشم سرخ لاجوردی خاکی بادامی وغیرہ ۱۰۰ واب	” ۶ر ”

سنہرا- روپہلا - ۱۰۰ واب اقل شرح	عہ ر سکہ کلدار
سنہرا اور کوئی دوسرا رنگ ملاکر ۱۰۰ واب ”	عہ ”

مختلف رنگون کے کام کی اجرت بالمشافہ یا خط و کتابت سے طے ہو سکتی ہی

وزیٹنگ کارڈ پتلی ۱۰۰ کارڈ مع ایک سطر معہ پلیٹ	سے ”
” ” زنانے ”	سے ۸ر ”
پتہ کی زائد سطور کیواسطے فی سطر	عہ ر ”

جن صاحبونکے پاس اپنی پلیٹین ہون وہ ہم سے ۸ر فیصد مردانہ اور عہ سفید زنانہ کے حساب سے چہپوا سکتی ہین

شائقین صنعت حرفت کو مژدہ

زبان کی سب سے پہلی نو ایجاد

بلا امداد استاد سکھلانے والی کتابین

مژدہ

رہنماے بائسیکل

اگر بائسیکل کی سواری کا شوق ہی تو اُس کتاب کو اپنا رہبر بناؤ جس مین بائسیکل کے زمانہ ایجاد سے اسوقت تک کے حالات تاریخی۔ بائسیکل کا تندرستی پر اثر بائسیکل کی سواری اور اترنے چڑھنے سفر اور دوڑ وغیرہ کے طریقے تمام پرزون اور ٹائرس وغیرہ کی ترتیب درستی اور تمام ضروری ہدایات وغیرہ وغیرہ کو عام فہم اردو زبان مین نقشی اور شکلین دیکر اس خوبی سے سمجھایا ہے کہ ہر شخص بلا امداد استاد اس نو ایجاد سواری سے مستفید ہو سکتا ہی قیمت باوجود تمام خوبیون کے صرف ۱۲ر مجلد ۱۴ر

گلدستہ ہارمونیم

جسمین ہارمونیم بجانے کے طریقے ہر قسم کے گانے پردون کی نقشی دیکر اس طرح سمجھائے ہین کہ نو آموز بچے بھی بجا سکتے ہین قیمت ۸ر مجلد ۱۰ر

مخزن فوٹوگرافی

یہ فوٹوگرافی کی نہایت مستند اور مکمل کتاب ہی جسکے مطالعہ کرنے سے ناواقف اشخاص بھی بلا امداد استاد فوٹوگرافر کامل ہو سکتی ہین۔ کیونکہ اس مین علاوہ ابتدائی طریقہ فوٹوگرافی کے تمام نو ایجاد اپ ٹو ڈیٹ طریقے بھی مثل اینلارجمنٹ یعنی فوٹو تصاویر کا قد آدم سائز تک بڑا کرنا میجک لینٹرن سلائڈ کا بنانا۔ پوسٹیج پورٹریٹ یعنی ڈاک کے ٹکٹ کی برابر چھوٹی تصاویر کا بنانا پیپر دیا ٹس اور ریشم پر فوٹو تصاویر کا تیار کرنا نیلی سرخ سبز تصاویر چھاپنا نہایت خوبی سے سمجھایا ہی قیمت صرف ۲ر مجلد عہ

المشتہر۔ بی۔ ایل ویش۔ لالہ کار بازار شہر میرٹھ

نوٹ جو صاحب ہر سہ کتب ایک ساتھ منگائینگے انکو محصولڈاک وخرچ وی پی معاف

آزاد ۔ یہ ماہوار رسالہ ایک نرالی سج دھج اور انوکھی شان دلربائی کے ساتھ طرحطرح کے تازہ علمی اخلاقی اور تاریخی مضامین سے آراستہ و پیراستہ ہوکر علمی دنیا کی سٹیج پر جلوہ گر ہوتا ہو اس مین مشہور و معروف مضامین نویسون اور لایق مستند انشاپردازون (جن مین بہ مشتر گریجوایٹس ہین) کے قیمتی مضامین شیرین زبان شیوا بیان شاعرون کی دلکش غزلین نظمین اور چیدہ چیدہ اشعار ایک نہایت دلکش بے نظیر اور نتیجہ خیز ناول دل کو شگفتہ کرنے والے لطائف و ظرائف مہینہ بھر کی ضروری خبرین مشاہیر کے حالات وغیرہ وغیرہ ہوتے ہین ہندوستان بھر مین اپنے رنگ کا اکیلا اور پہلا رسالہ ہی اسکو مقبول عام بنانیکی ہرطرح کوشش کیگئی ہی قیمت اسلئے کم ہو کہ ہر کس و ناکس فائدہ اوٹھا سکے۔ امید ہی کہ اہل ملک اس کی خریداری سے ہماری حوصلہ افزائی کرینگے۔ المشتہر بشن سہائے کایستھ آزاد دہلوی

لیجیے ملاحظہ فرمائیے

فخر گیتی - نام گلدستہ ہی سنہ ۱۹۰۲ء سے عاشقانہ و نعت دونون پہلو لیے ہوئے نینی تال سے ماہوار نکلتا ہی قیمت سالانہ پیشگی عام خریدارون سے ۔عہ۔

نتیجہ شفاعت - یہ نعتیہ کتاب کوڑیون کے مول آپکو گھر بیٹھے ہاتھ آسکتی ہی اگرچہ کلام نعت پہلے بھی آپکی نظرون سے گذرا ہوگا لیکن اسکی خوبیان اسکے ہی مطالعہ سے آشکارا ہونگی قیمت .... ۴؍

مرغوب احمدی - ایک مختصر سی کتاب غزلیات نعت رسول کریم کی ہمارے کارخانہ مین دوبارہ چھپکر آئی ہی قابل دید ہی نہایت عمدہ عمدہ غزلیات سے مملو ہی باوجود خوبی اسکی قیمت نہایت کم یعنی صرف ۳؍ مقرر ہی

قطرات اشک - اسمین چھہ قومی مضامین مصنفہ قاری محمد سرفراز حسین صاحب عزمی دہلوی درج ہین خوبی ملاحظہ سے ظاہر ہوگی قیمت ۴؍

اختر محمدی - یہ کتاب اولیاء اللہ کے حالات مین نہایت خوبی کے ساتھہ نظم ہوکر طبع ہوئی ہی ۲؍

المشتہر محمد عنی الاسلام مالک فخر گیتی نینی تال -

فرحت - ہر مہینے کی ابتدائی تاریخون مین معقول تعداد مین شایع ہوتا ہی اسمین اخلاقی علمی تمدنی مضامین کے علاوہ ایک جزو ناول کا بھی شامل ہی ساتھہ ہی اساتذۂ سلف و حال کے چوٹی کے مطلب خیز اشعار درج ہوتے ہین قیمت عام سے ۱عہ معہ محصولڈاک والیان ریاست و روسا و عظام سے صہ نمونہ کا پرچہ ۲؍ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاسکتا ہی -

اشتہارات دو ایک مرتبہ کے لئے فی سطر ۲؍ زیادہ کے لئے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ ہوسکتا ہی - اجرت ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے - خریدار یا غیر خریدار کے خطوطکا جواب برابر دیا جائیگا بشرطیکہ ۲؍ کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجین

المشتہر مہتمم فرحت انارکلی لاہور

موجودہ خریداران افسانہ کے ساتھ رعایت

اس وقت تک جو حضرات افسانہ کے خریدار بن چکے ہین اون مین سے جو صاحب بلحاظ اون حقوق کے جو افسانہ کی طرف سے اونکے ذمہ ہین اپنے احباب کو آمادہ خریداری فرما کر چار نئی درخواستین بھجوائین گے تو علاوہ دلی شکریہ کے اون کی خدمت مین جولائی سنہ ۱۹۰۳ء کے بعد سے ایک سال تک افسانہ بلا اخذ قیمت بھیجا جائیگا۔

مینجنگ سب ایڈیٹر

افسانہ

۱ - یہ رسالہ حیدرآباد دکن سے ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو شایع ہوا کرے گا اور اس کا حجم پچاس صفحے کا ہوگا۔

۲ - اس مین صرف ایسے انگریزی ناولون کا ترجمہ یکے بعد دیگرے درج ہوا کرے گا جو دلچسپ اور پر لطف ہونے کے ساتھہ مہذب اور نتیجہ خیز ہونگے۔ ترجمہ مین اس بات کا التزام خاص کیا گیا ہے کہ اصل کے مطابق اور ساتھہ ہی فصیح اور با محاورہ ہو

۳ - اس خیال سے کہ خاص و عام اس کے مطالعہ سے مستفید ہو سکین ہم نے قیمت نہایت ہی قلیل یعنی مبلغ (سے ۲ر) سکہ انگریزی یا (سہ ہے) سکہ حالی مع محصول ڈاک سالانہ مقرر کی ہے جو رسالہ کے حجم چھپائی کی عمدگی اور ترجمہ کی خوبیون کے مقابلے مین کچھ بھی نہین۔

۴ - پیشگی قیمت وصول ہونے یا قیمت طلب پارسل کے ذریعہ سے رسالہ بھیجے جانے کی درخواست آئے بغیر رسالہ جاری نہین کیا جائے گا۔

۵ - نمونہ کا پرچہ ۶ر سکہ انگریزی یا ۸ر سکہ حالی وصول ہونے پر بھیجا جائے گا۔

۶ - خریداران افسانہ سے التماس ہے کہ اپنا پتہ خوشخط اور واضح و مفصل تحریر فرمائین۔

۷ - اجرت اشتہارات کے متعلق جو اس رسالہ مین چھپوائے جائین ہم سے خط کرنے پر مفصل حال معلوم ہو سکے گا۔

ظفر علیخان بی۔ اے۔ مالک و ایڈیٹر

جلد اول

نمبر ۳

جنوری سنہ ۱۹۰۳ء

افسانہ

یعنی

سلیس اور فصیح اردو میں

دلچسپ اخلاقی اور نتیجہ خیز انگریزی ناولوں کے تراجم کا

ماہواری سلسلہ

ایڈیٹر و پروپرائٹر ظفر علیخان بی-اے

مطبع شمسی حیدرآباد دکن میں محمد ابراہیم خان اکبرآبادی کے اہتمام سے چھپا

خارج کو ہٹا کیا تھا - اس کے بعد اون خونیون کے بدن مین جن کے سبب سے اس کے

رست تجویز ہوئی ہے اونکے واسطے خوان ضیافت تیار ہے [illegible] لوگون

کی بوٹیان اور خون اونہین کھانے اور پینے کو ملتے ہین [illegible]

قتل کیا تھا -

غرضکہ اوس وقت کچھ اسی طرح کا جا بجا نظارہ دکھائی دیتا تھا جس سے کہ انسان ڈر جائے

لیکن خدا کا شکر ہے کہ اس قسم کے مناظر عالم امکان سے خارج ہین اور مرے

ہوؤن کی روحون کو یہ اجازت نہین ہو سکتی کہ دنیا مین جن مقامات سے اونہین

انس یا نفرت تھی اور جن کی اونہون نے تعظیم یا توہین کی تھی اون مین بعد مرگ

بھی آیا کرین -

رچرڈ مارکہم اس وقت اسی نیوگیٹ مین قید تھا -

جب اس نے ہوش کیا کہ قید خانے کے سنگین پھاٹکون کے اندر پڑا ہے تو اسنے

آپ کو بند پایا تو اوسے معلوم ہوا کہ اگرچہ دست [illegible] کا یقین ہے لیکن یہ

یقین اون مشکلات سے کہ جو اوسکے گرد شہادت قرائنیہ کے شبہات ناحق اوسکے

متعلق پیدا کئے گئے پوری طرح سے باعث تسکین و تشفی نہین ہو سکتا - اوس کی سمجھ

مین نہین آتا تھا کہ ان مشکلات کا کس طریقہ سے مقابلہ کرے - اس امر کے احتمال کو

وہ دل مین جگہ دیتے ہوئے ڈرتا تھا کہ اوسکے حق مین کوئی ذلیل اور رسوا کرنے

والی سزا تجویز کیجاے گی لیکن ساتھ ہی اوس زبردست شہادت کے ہوتے

ہوئے جو اوسکے خلاف پیش کی گئی تھی برات کی امید بھی اوسے مشکل ہو سکتی

تھی اس عالم تشویش مین اوسنے حسرت کے ساتھ اپنے عہد طفولیت کو [illegible]

یاد آے اور
ساتھہ مقابلہ کیا جو کبھی اپنے
بو جین کی یاد نے اوس کے
یون سوچنا شروع کیا۔ "میرا بھائی جو دولت کما
کر اور پہاڑ کی چوٹی پر کے دو درختون کے نیچے مجھہ سے اید
کا ایسے عجیب طور پر وعدہ کر کے چلا گیا ہے خدا جانے اسوقت کہان ہو گا۔ اوس
وعدہ کو چار سال چار مہینے کی مدت منقضی ہو چکی ہے اور اسکے ایفا کو سات سال
آٹھہ مہینے کا عرصہ اور باقی ہے۔ مجھہ سے بچھڑتے وقت اوس نے کہا تھا کہ ہم جب
پھر ملین گے تو میدان زندگی مین جو مرحلے ہم دونون نے اوس وقت تک طے
کئے ہونگے اور جو واقعات ہمین پیش آئے ہون گے اون کے لحاظ سے اپنی اپنی
کامیابی یا ناکامی کا مقابلہ کرین گے اور اوسوقت دیکھا جائیگا کہ آیا مجھہ کو زیادہ
فارغ البالی اور خوشحالی میسر ہوئی جسے اپنے زور بازو سے روپیہ کمانا تھا اور خوش
نصیبی کی سیڑھی پر ایک ایک قدم کر کے چڑھنا تھا یا تم کو جسے باپ نے اپنے اندوختہ
کے ذریعہ سے اس سیڑھی کے نصف تک شروع ہی مین پہونچا دیا تھا اور چوٹی تک
پہونچنے کے لئے فقط فرصت مطلوب تھی لیکن افسوس شاید یو جین فلاکت اور
افلاس کی حالت مین کہین اس وقت پڑا بھٹک رہا ہو گا یا شاید اوس کی ہڈیان
اوس مٹی کے نیچے پڑی سڑ گل رہی ہون گی جسے باپ یا بھائی کے آنسوؤن کی
آبیاری نصیب نہین ہوئی یا یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اس وقت کسی ایسے خوفناک
زندان مین پڑا ہوا زندگی کے دن پورے کر رہا ہو جس سے نکلکر اپنے ابنائے

جبنس کو منہ دکھانا اوس کے لیئے ممکن نہو۔ سخت ہی تعجب کا مقام ہے کہ یوجین نے آج تک مجھکو ایک دو حرفی خط بھی نہین لکھا اور اوس جانگزا فراق کی شام کے بعد سے جب پہاڑی کی چوٹی پر وہ مجھ سے الگ ہوا ہے اوس کا نشان تک معدوم ہوگیا۔ خدا جانے زندگی کے پہلے ہی مرحلے مین اوس کی امیدون کا خون ہوگیا یا نا امید اور مایوس ہوکر وہ جان پر کھیل گیا۔"

رچرڈ زندان مین ادہر ادہر ٹہل رہا تہا اور یہ خیالات اوس کے دل مین دوڑ رہے تھے۔ ایک تو اپنی طرف سے اوسے بے اطمینانی تھی اور دوسرے بھائی کی طرف سے فکر۔ ان دونون پریشانیون نے ملکر اوسے اس قدر آزردہ اور ملول کر رکھا تھا کہ بیان نہین ہو سکتا۔ رات کے وقت اوسے کہانیکو صرف ایک پیالہ نمکین دلیئے کا اور ایک ٹکڑا روٹی کا ملا۔ اوسکے ساتھ دس بارہ اور قیدی بھی مقید تھے اور انہین کے ساتھ اوسے بھی سونا پڑا۔ یہ قیدی اول درجہ کے چھٹے ہوئے بدمعاش تھے اور ان کی فحش اور بیہودہ باتین رچرڈ کو مجبوراً سننی پڑین۔ قید کی اس پہلی رات مین نیند اوس کی آنکھون سے سو سو کوس بھاگتی تھی۔ ایک ایک منٹ کئی کئی گھنٹون کا ہوگیا۔ کہین پچھلے پہر جا کر رچرڈ کی آنکھ لگی۔ صبح اوٹھکر اوسے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ نیوگیٹ مین رہنے کے دو طریقے ہین۔ ایک یہ کہ محبس کی خوراک پر توشہ بسری کیجائے دوسرے یہ کہ کھانا قیمتاً منگوا لیا جائے۔ جن قیدیون کو محبس سے خوراک ملتی ہے اونہین اسکے ساتھ بیر نہین دیجاتی اور نہ اون کے اعزا و اقارب کو اجازت ہے کہ گھر سے کوئی چیز لاکر اون کے بدمزہ کھانے مین اضافہ کرسکین۔ اور جو قیدی اپنے کہانے کی قیمت ادا کرتے ہین اونہین بلحاظ   کیفیت کھانا

قلیل مقدار مین ملتا ہے۔

یہ سلوک اون قیدیون سے کے ساتھہ کیا جاتا ہے جن کے مقدمہ کی ابھی تک تحقیقات نہین ہوئی اور با این ہمہ انگلستان مین یہ ایک قدیم مقولہ ہے کہ "جب تک کوئی شخص مجرم نہ ثابت ہو اوس وقت تک اوس کو بیگناہ سمجھنا چاہیئے" رچرڈ نے اپنا کھانا بقیمت منگوانے کا قصد کر لیا اور جب ڈنٹھم اوس کے پاس صبح کی وقت آیا تو اوسے قہوہ خانے والے کے پاس بھی تے اس محبس کے لیے اشیاء خوردنی وغیرہ بہم پہونچانے کا ٹھیکہ لے رکھا تہا ضروری انتظام کرنے کے لیے بھیجا گیا۔

رچرڈ کو محبس نیو گیٹ کی قید کے زمانے مین سب سے سخت روحانی تکلیف اوس وقت ہوئی جب کہ مسٹر مانرو اول اول اوس سے ملنے کے لیے آیا۔ مسٹر مانرو کو رچرڈ کی بیگناہی کا پورا یقین تہا اور اوسے اس حالت مین گرفتار پاکر وہ جی مین نہایت کڑہا۔ رچرڈ کے ولی نے وعدہ کیا کہ اوس کی بیگناہی کے ثابت کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائیگا اور لایق سے لایق وکیل پیروی مقدمہ کے لیے مقرر کیا جائیگا۔ اوس نے رچرڈ کو اس بات کی اطلاع بھی دی کہ مقدمہ میکچرل کے ہاتھ سے لیکر ایک دوسرے لایق اور سربرآوردہ وکیل کے حوالے کر دیا گیا ہے اپنے مرحوم باپ کے دوست سے ملکر رچرڈ کو ایک گونہ تشفی ہوئی اور اوسے اُمید بھی بندہ چلی کہ تحقیقات والے روز اپنی بیگناہی ثابت کر سکونگا لیکن مقدمہ کی پیشی کو ابھی ایک مہینہ اور باقی تہا اور یہ تیس دن جو تیس برس کے برابر تھی اوسے محبس نیوگیٹ مین کاٹنے تھے۔

ستائیسواں باب

ایک خیرخواہ خلائق اور ایک مردہ فروش

مسٹر مانرو سے ملاقات کرنے کے ایک دو گھنٹہ بعد رچرڈ اپنے زندان کے
برآمدے میں ٹہل رہا تھا کہ اوسکی نگاہ ایک معمر اور پاکیزہ صورت شخص پر پڑی جو کچھ
دور اوسی کی طرح چہل قدمی میں مشغول تھا۔ اس شخص کا لباس بالکل سیاہ تھا جسکے
ماتمی رنگ کی وجہ سے اوس کے زرد چہرے اور لمبے لمبے سفید بالوں پر جو کوٹ کے
کالر پر بکھرے ہوئے تھے ملکر ایک بے اختیار متاثر کرنے والی کیفیت نمایاں
تھی۔ اس شخص کی پشت میں خم تھا اور چلنے میں دونوں ہاتھ پیٹھ پر آڑے جوڑ
رکھے تھے نگاہیں زمین پر گڑی ہوئی تھیں اور کسی گہری سوچ میں مستغرق معلوم
ہوتا تھا۔

اس شخص کے دیکھتے ہی رچرڈ کے دل میں بے اختیار یہ خواہش پیدا ہوئی
کہ اوس سے ملے اور اوس کے قید کیے جانے کی وجہ دریافت کرے لیکن اس
سن رسیدہ بزرگ کو اوسکی خواب محویت سے بیدار کرنا مناسب نہ جانا۔ کچھ دیر
نہ گذرنے پائی تھی کہ اتفاق نے اوس کی تائید کی اور اس بزرگ سے تعارف
پیدا کرنے کا موقعہ اوسے دیا۔ یعنی سن رسیدہ شخص چلتے چلتے ٹھوکر کھا کر گر پڑا۔

رچرڈ نے لپک کر اوسے اوٹھایا اور ایک تپائی پر جو کچھہ دور پر بچھی ہوئی تھی لیجا کر بٹھایا۔ سن رسیدہ شخص نے رچرڈ کی ان توجہات کا شکریہ کے ساتھہ اعتراف کیا اور سنبھل چکنے کے بعد رچرڈ کو بغور از سر تاپا دیکھکر ایک خوش آیند لہجے مین پوچھا

"اس ناپاک مقام مین آپ کیسے آئے ہ"

اس کے جواب مین رچرڈ نے ابتدا سے لیکر انتہا تک وہ کل واقعات بالتفصیل سنائے جو ناظرین کو پہلے سے معلوم ہین۔ سن رسیدہ اجنبی یہ حکایت سنکر کچھہ دیر تک خاموش رہا اور پھر آنکھہ اوٹھا کر رچرڈ کو اس انداز سے دیکھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ رچرڈ کے دل کے مخفی سے مخفی گوشہ کا حال اسپر آشکارا ہوئے بغیر نہ رہیگا رچرڈ اس ہمہ بین نگاہ کے اثر سے ذرا بھی نہ گھبرایا البتہ اوس کے چہرے کو ایک گہری سرخی نے دفعۃً نمودار ہوکر رنگ دیا۔

رچرڈ کے قیافہ کا نظری امتحان لے چکنے کے بعد سن رسیدہ اجنبی نے کہا: "صاحب زادے جو کچھہ تم نے کہا مجھے باور آگیا۔ مجھے تمہارے حرف حرف سچ ہونے کا یقین ہے تم اتفاقات کی نامساعدت کے ستائے ہوئے ہو اور مجھے تمہاری حالت دیکھکر نہایت رنج ہوا۔"

رچرڈ۔ "اس حسن ظن کے لحاظ سے مین آپکا صدق دل سے شکرادا کرتا ہون اور اب مجھے یہ سوال کرنے کی اجازت دیجئے کہ آپ اس محبس مین کیسے لائے گئے آپ کے جواب دینے سے پہلے ہی مجھے یقین ہے کہ کسی جرم کا ارتکاب اس گرفتاری کا باعث نہین ہے۔"

دیرینہ سال اجنبی "میرے نوعمر دوست اس قدر جلد کسی کی نسبت قطعی رائے

قایم کرنے سے ہمیشہ بچو مجھکو تمہاری بیگناہی کا یقین جس بات سے ہوا وہی دوسرون کی نظرون مین تمکو مجرم اور خاطی ثابت کرتی - تمہارے چہرے پر سرخی نمودار ہوگئی تھی لیکن یہ سرخی انفعال و ندامت کی سرخی نہ تھی بلکہ غیرت کی جھلک تھی اور بتاتی تھی کہ تم ناحق و ناروا طور پر مورد شبہ قرار دیے گئے -

"اب میری سنو - مین جانتا ہون کہ کیون تم مجھے ارتکاب جرم سے مبرا خیال کرتے ہو - تمنے غالباً میرے سن و سال اور ظاہری وضع و قطع سے قیاس کیا کہ مین نیک ہون لیکن یاد رکھو کہ دنیا مین ہزارہا آدمی ایسے ہین جو دیکھنے مین خلق مجسم اور فرشتہ خصلت معلوم ہوتے ہین لیکن اونکے دل کو ٹٹولا جاے تو جذبات سفلیہ کے جوش سے لبریز ہوگا اور کوئی ایسا جرم نہ ہوگا جسکا داغ اوسے ملوث نہ کرچکا ہو - بہرحال میری نسبت تمہارا قیاس درست تھا - مین ایک نہایت ذی اثر اخبار کا ایڈیٹر ہون اور مجھپر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ مینے اپنے پرچہ مین سرکار کی نسبت ایسے مضامین شایع کیے جو جرم خلاف ورزی یا سرکار کی تعریف مین داخل ہوتے ہین میرا مقدمہ آیندہ سشن مین پیش ہوگا اور گو سزا مجھے زیادہ سخت نہ دیجاے لیکن پھر بھی اسکے ناروا اور غیر حق بجانب ہونے مین کلام نہین - مین اپنے اہل وطن اور ابناے جنس کا ہوا خواہ ہون - روشن خیال اور صاف باطن لوگ تو مجھے خیر خواہ خلایق کے نام سے یاد کرتے ہین لیکن میرے دشمن مجھ کو نقض امن کا محرک باغیانہ خیالات کا شایع اور شیخ چلی کہا کرتے ہین - تمنے غالباً ٹامس آرم اسٹرانگ کا نام تو سنا ہوگا"

رچرڈ - (اپنے سن رسیدہ مخاطب کو کمال تعظیم و تکریم کی نگاہ سے دیکھ کر)

"جناب والا میں نے فقط آپکا نام ہی نہیں سُنا ہے بلکہ آپکی تصانیف اور مقالین
کو نہایت مسرت اور دلچسپی سے پڑھا بھی ہے"

آرچر اسٹینگ – (مسکراتے ہوئے ہمدردی رکھ کر) بعض لوگ جب میرا ذکر آتا ہے
تو کہتے ہیں کہ تمام پاک باز اور راست کردار شخصوں کو اس آدمی سے نفرت کرنی
چاہیئے جو بجز ایک اخلاقی وبا کے ہے جسکو سوسائٹی کے حق میں طاعون سے
کم نہ سمجھنا چاہیئے اور جس کی تحریرات اس قابل ہیں کہ کسی بھنگی کے ہاتھ سے
جلوا دی جائیں۔ علیٰحدہ امراء کی حمایت میں جو اخبارات نکلتے ہیں مجھے بالالتزام اپنے
سب و شتم کا مورد بنایا کرتے ہیں اور دنیا جہان کی ایسی کوئی جامع اور مانع گالی
نہیں جو میرے حق میں استعمال نہ کی جا چکی ہو (سچے جوش سے) لیکن خدا گواہ ہے
کہ میں صرف یہ کوشش کر رہا ہوں کہ وہ لاکھوں کروڑوں ستم رسیدہ مزدوری پیشہ
لوگ جو ازل ہی سے افلاس کے بوجھ کے تلے پسے جا رہے ہیں اُن کی روح کو
جو اسوقت بیدار ہونے کے آثار ظاہر کر رہی ہے مناسب صعود کی طرف ابھارنے میں مدد دوں
اور انکو یہ ثابت کر کے دکھاؤں کہ وہ اس دنیا میں اس لئے نہیں بھیجے گئے
ہیں کہ شاہ و امیر کے جوتے کے تلے کی خاک کا سرمہ آنکھوں میں لگایا کریں"

رحیم – (تامل کے ساتھ) "میری جسارت کو معاف فرمائے گا لیکن کیا
آپکے یہ خیالات اس زمانہ کی رفتار کے مناسب ہیں؟ کیا آپ کے خیال میں حکومت
جمہوری کا قیام خطرناک طور پر قبل از وقت نہیں ہوگا"

آرچر اسٹینگ – عزیز من اس مسئلہ پر ایک ایسے مقام میں بحث کرنا محض
لاحاصل ہے جہاں ہمارے تمام خیالات کے دائرے کا مرکز بادشاہ صاحب

ہین - اِسلئے بجائے اس مباحثہ کے بہتر یہ ہوگا کہ مین تمکو مشورہ دون کہ اس محبس مین تمہین اپنا طرز عمل کیا رکھنا چاہیئے تاکہ عام قیدیون سے نہ تو تم زیادہ ربط ضبط بڑہاؤ اور نہ بہت زیادہ بیگانگی کا اظہار کرکے اونکی ناراضی کا باعث ہو۔"

یہ کہہ کر مسٹر آرم اسٹرونگ نے اس بارے مین رچرڈ کو مناسب مشورہ دیا جسے سنکر رچرڈ نے کہا۔

"مین آپکی اس مہربانی اور عنایت کا تہ دل سے شکر ادا کرتا ہون اور آپکا بدرجہ غایت ممنون احسان ہون"

ارم اسٹرانگ "(کسی قدر تلخی سے رچرڈ کے آخری لفظ کو دہرا کر) "ممنون احسان! کیا ممنون احسان ہونا بھی دنیا مین ممکن ہے جن دشمنون نے مجھے ستانے کا بیڑا اوٹھا رکھا ہے وہی ایسے ہین جن پر مین نے سب سے زیادہ احسان کئے لیکن ایک شخص ایسا ہے جس کی غداری اور احسان فراموشی مجھے کبھی نہین بھولے گی اگرچہ مین نے اوسے معاف ضرور کر دیا ہے۔

"چار سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ مجھے اتفاقیہ طور سے معلوم ہوا کہ ایک خوش شکل خوش اطوار اور خوش لیاقت نوجوان نہایت ہی مصیبت اور افلاس کی حالت مین ہے یہ سنکر مین اوس کے مکان پر جسکی حیثیت ایک پست تنگ وتار جھونپڑے سے زیادہ نہ تھی گیا اور وہان پہونچ کر جو کچھ اوس کی نسبت سنا تھا سب سچ پایا۔ اوس کی نوبت فاقون تک آپہونچی تھی اگرچہ ساتھ ہی اس کے مجھے اوسنے یہ بھی یقین دلایا کہ اوسکے خویش واقارب خوش حال اور متمول ہین لیکن خاص وجوہ سے وہ اون سے مدد لینا نہین چاہتا۔ قصہ مختصر یہ کہ اس مصیبت کی حالت سے مین نے

اوسکو نجات دلائی اوسے روپیہ دیا۔ اوسے کہانے کو دیا۔ اوسے کپڑے بنوادیے۔ اس کے بعد مینے اوسے اپنا پرائیویٹ سکرٹری بنالیا اور زیادہ عرصہ نہ گذرنے پایا تھا کہ مجھے اوس پر اسقدر بھروسہ ہوگیا کہ میرا کوئی راز ایسا نہ تھا جو اوسے معلوم نہ ہو۔ لیکن افسوس اس کا اجر اوسنے مجھے دیا تو یہ دیا کہ میرے تمام پولٹیکل راز گورمنٹ کو بتادئے اور پھر میرے صندوق مین سے ایک رقم کثیر نکالکر فرار ہوگیا۔"

رچرڈ۔ "سخت ہی کمینہ تھا!"

آرہم اسٹرانگ۔ "لیکن میری اوس سے بعد مین ملاقات ہوئی اور مینے اوسے معاف کردیا۔"

رچرڈ۔ "حضرت آپ حقیقت مین ملکی الصفات ہین۔ ایسے نیک نہاد شخص دنیا مین کہان دیکھنے مین آتے ہین۔ لیکن اُمید ہے کہ اس حق ناشناس نے آپکے معاف کردینے پر نادم و منفعل ہوکر اپنی پچھلی خطاؤن سے سچے دل سے توبہ کرلی ہوگی۔"

مسٹر آرہم اسٹرانگ (طعن کی راہ سے متبسم ہوکر) "ایسا نادم اور منفعل ہوا کہ جب اوسنے یہ سنا کہ سرکار کے خلاف مضامین لکہنے کی علت مین میری گرفتاری کے لئے وارنٹ جاری ہوا ہے تو خفیہ طور پر عدالت کے پیادون کو میری روپوشی کے مقام کی اطلاع دیدی اور اسطرح گویا دوسری دفعہ میرے ساتھہ غداری کی!"

رچرڈ۔ "یا اچہی کہین کا! مجھے اوسکا نام تو بتادیجئے تاکہ اگر کبھی سابقہ پڑے تو جسطرح کوئی کسی افعی سے بچتا ہے ویسے ہی مین بھی اوس سے پرے پرے رہون۔"

مسٹر آرہم اسٹرانگ۔ "نام اوسکا جارج مانٹیگ ہے۔"

رچرڈ۔ (تعجب سے) "جارج مانٹیگ!"

مسٹر آرم اسٹرانگ۔ "تو تم اوسے جانتے ہو۔ اگر اوسکا موجودہ مقام اسوقت تمہیں معلوم ہو تو۔"

رچرڈ (بات کاٹ کر) "آپ کا مطلب یہ ہے کہ جو روپیہ اوس نے آپ کے صندوقچہ سے چرایا تھا اوسکی پاداش میں اوسے گرفتار کرادوں۔"

مسٹر آرم اسٹرانگ۔ "نہیں میں اوسے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس دفعہ بھی میں نے تمہاری خطا معاف کی۔ لیکن یہ تو بتاؤ کہ تمہیں اوسکا نام کیسے معلوم ہوا؟"

رچرڈ "اس نوجوان کے حالات میں نے پہلے بھی سنے ہیں لیکن وہ حالات ایسے نہیں جنہیں سنکر اوسے استحسان کی نظر سے دیکھا جاسکے جو قصہ اس جارج مانٹیگ کی نسبت مجھے سنایا گیا وہ بھی سرقہ۔ اغوا۔ سفاکانہ بیدردی۔ اور پاجیانہ فریب وہی کی ایک مسلسل حکایت تھی۔ کیا یہ ممکن ہے کہ آپ ایسے بدمعاش کو معاف کردیں گے؟"

مسٹر آرم اسٹرانگ۔ "صدق دل سے۔"

رچرڈ نے اس دیرینہ سال بزرگ کو کمال تعظیم کی نگاہ سے دیکھا۔ کنسرویٹو اخبارات میں جو روزمرہ اوس کی نگاہ سے گزرتے تھے اوسنے اسی شخص کی نسبت سازشی خیالات کا بے اصول محرک۔ ملک کا دشمن۔ اخلاق کا استیصال کنندہ پولیٹیکل بدمعاش۔ جمہوریت کا خونخوار حامی اور خدا جانے کیا کیا الفاظ لکھے ہوئے دیکھے تھے اور اسوقت جبکہ اوسنے اپنے کانوں اسی آدمی کے مُنہ سے مسیحی اخلاق کے شیریں ترین اور پاکیزہ ترین خیالات کو سنا تو اوسے حیرت ہوئی کہ تعصب کے پردے پر بھی

کسطرح کسی مخالف کی شبیہ کو بالکل مسخ کر کے دکھایا جا سکتا ہے - ان خیالات مین محو ہو کر کچھ دیر کے لئے رچرڈ اپنے آلام و مصائب کو بھول گیا - اور جس بزرگ کی پاک بازی اور نیک نفسی نے اوس کے دل مین اسقدر گھر کیا تھا وہ خود کسی سوچ مین پڑ کر دیر تک سرنگون رہا - کچھ دیر کے بعد دونون مین پھر گفتگو شروع ہوئی اور جس قدر زیادہ مسٹر آرم اسٹرانگ کے خیالات رچرڈ کو معلوم ہوتے گئے اوسی قدر زیادہ اوس کے دل مین اپنے سن رسیدہ دوست کی وقعت بڑہتی گئی -

دوپہر ڈہل چلی تھی کہ رچرڈ کو ایک قیدی نے اشارہ سے اپنی طرف بلایا یہ شخص پست قد اور لاغر اندام تھا گالین اوسکی اندر کو پچکی ہوئی تھین - سر اور گلمچھون کے بال سیاہ تھے اور آنکھون مین جو گھنی اور کالی بھوون کے اندر چھپی ہوئی تھین - عقاب کی آنکھون کی سی چمک تھی - عمر کوئی پینتیس ۳۵ سال کے قریب ہوگی چہرہ پر تفکر اور اضمحلال کے آثار ہویدا تھے اور جب بات کرتا تھا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اپنے مخاطب کی نگاہون کے مقابلہ کی تاب لانے سے عاری ہے - اس شخص کا لباس بالکل سیاہ تھا اور سر پر ایک چمڑے پیچھے کی موم جامہ کی ٹوپی پہنے تھا -

اس شخص نے جو سب سے الگ تھلگ رہتا تھا اور اپنے ساتھی قیدیون سے بہت ہی کم ملتا جلتا تھا رچرڈ کو ایک طرف لیجا کر کہا! "مین نے آپ کا نام لیکر اپنا کام نکالا ہے - لیکن جانتا ہون کہ آپ خفا نہ ہون گے اس جگہ ہم سب کو ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیئے"

رچرڈ - "مین تمہارا مطلب نہین سمجھا - ذرا زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کرو"

قیدی "ایسی کوئی بڑی بات نہین - اگر جیلخانہ کا داروغہ آپ سے پوچھے

تو کچھہ کہیئے گا نہین۔ بات یہ ہے کہ یہ دلیہ اور شوربا کہاتے کہاتے میرا ناک مین دم آگیا اسلئے مین نے اپنی بڑہیا مان کو جسکا نام ممی ہے کہلا بہیجا ہے کہ آپ کے نام سے ایک ڈبل روٹی ڈیڑہ دو سیر پنیر اور کچھہ بہنا گوشت یہان بہیجدے"

رچرڈ۔ "کیا مضایقہ ہے۔ جب تک اس کی وجہ سے مجھپر حرف نہ آئے"

قیدی۔ (بات کاٹ کر) "یار اسکی طرف سے اطمینان رکھو۔ تمہین اسمین ذرا بھی اندیشہ نہین (کچھہ دیر سوچکر) اور اسکے معاوضہ مین اگر تمہین کبھی اندر یا باہر کسی کی مدد کی ضرورت پڑے تو مردہ فروش تمہاری مدد کو حاضر ہے"

رچرڈ۔ (اس ہیبتناک نام کے سننے سے بے اختیار خوف کہاکر) "مردہ فروش!"

قیدی۔ "ہان میرا نام بھی یہی ہے اور کام بھی یہی۔ میرے دہرم کے باپ نے میرا نام انتونی رکھا تھا اور میرے مان باپ مجھے ٹڈکنس کہتے تھے لہذا تم مجھے انٹونی ٹڈکنس مردہ فروش کے نام سے پکار سکتے ہو"

رچرڈ۔ "اور کیا تم حقیقت مین قبرون سے مردے کہود کر نکالا کرتے ہو"

قیدی۔ "تو کیا اس مین ابھی تک تمکو شک ہے ہان جب کبھی ضرورت پڑتی ہے تو نکالا کرتا ہون۔ اور جب اسکا موقعہ نہین ہوتا تو کچھہ اور کر لیا کرتا ہون"

رچرڈ۔ "وہ کیا"

اس سوال کے جواب مین مردہ فروش نے اُنگلی سے ایک کوٹہری کی طرف اشارہ کر کے کہا "کرنیکی ہم جو اوس زندان مین مقید ہے اس سوال کا جواب تمہین دے سکتا ہے۔ ہم دونون کے مقدمہ کی ایک ساتھہ تحقیقات ہوگی۔ وہ تو پندرہ سال کو جائے گا اور مین مرنے سے باہر کی ہوا کہاؤن گا۔ واہ رے ٹڈکنس کیا

گہنے ہین تیرے۔"

یہ کہہ کر مردہ فروش پلٹا اور اپنی زندان کی طرف چلا گیا۔

اب ہم جیوڈار کہم سے کچھہ دیر کے لئے رخصت ہوتے ہین۔ جب ہم پھر ناظرین کی توجہ اوس کی طرف منعطف کرینگے تو وہ صدر عدالت فوجداری مین جعلی نوٹ چلانے کے سخت الزام کی جواب دہی کے لئے کھڑا ہوگا۔

اٹھائیسوان باب

تہ خانہ

اب ہم بل بولٹر قاتل کی طرف متوجہ ہوتے ہین جو بازار اسمتھہ فیلڈ کے پرانے مکان کے زندان نما تہ خانے مین پناہ گزین تھا۔ قاتل کے لئے ایک ایک گھنٹہ سو سو برس کا ہو رہا تھا۔ اور اگر سینٹ سیپلکر کے گرجا کے گھنٹے کی گونج اوقات معینہ پر اوسکے کانون مین نہ پہونچتی رہتی تو وقت کا اندازہ بھی وہ ہرگز نہ کرسکتا۔

تہ خانہ کی دیوار مین جو چھوٹی سی کھڑکی لگی ہوئی تھی اوس مین سے مدہم سی روشنی اندر آتی تھی۔ اس روشنی پر ٹکٹکی جماکر دیکھتے دیکھتے اوسکے دماغ کی یہ کیفیت ہوگئی کہ واہمہ نے بھوتون پریتون اور چڑیلون کی ڈراونی شکلین پیدا کرکے اوس کے تصور کی نظر کے سامنے کھڑی کردین۔ یہ چھوٹی سی کھڑکی اوس کے لئے بمنزلہ ایک مرقع کے ہو رہی تھی جس مین ہر لحظہ بدلنے والی شبیہین کھنچی ہوئی نظر آتی تھین۔ کبھی وہ دیکھتا تھا کہ کسی مردے کا ڈھانچا اپنی ہڈیون کو کھڑکھڑاتا ہوا سامنے آتا ہے اور اوسپر نگاہ جماکر قہقہہ مار کر ہنستا ہے اور پھر غائب ہوجاتا ہے۔ کبھی اوسے نعشین نظر آتی تھین جو خونی کفن پہنے دبے پانون آتی تھین اور اوس کے قریب سے گذر کر ہوا مین غائب ہوجاتی تھین۔ کبھی وہ اپنی مقتول جورو کو اوسی حالت مین جس مین اوس نے اوسے آخری مرتبہ دیکھا تھا اپنے سامنے کھڑا پاتا تھا یعنی ایک آنکھہ کا ڈھیلا پچی ہو رہا تھا

اور منہ پر لہو کی دہار بہہ رہی تھی

اس وہمی طلسمات نے قاتل کے دل پر ایک ایسا جنون انگیز اثر پیدا کیا کہ اوس نے بے اختیار چاہا کہ چلا اُٹھے اور اس خوف سے بچنے کے لیے شیشہ مین جو شراب باقی تھی سب کی سب چڑہا گیا۔ اس سے اوسے کچھہ مصنوعی تسکین ہوئی لیکن وقت کاٹے نہ کٹتا تھا۔ جون تون کرکے اوسنے دن گزارا اور آخر کار تہ خانے مین اندہیرا گھپ چھا گیا۔ کھڑکی مین سے دن کے وقت جہان سورج کی روشنی آتی تھی وہان اب ٹمٹماتے دیون کی غیر مسلسل جھلملاہٹ نمودار ہونے لگی۔ جسنے قاتل کے دماغ کی پریشانی کو اور زیادہ بڑہا دیا۔

سینٹ سیپل کرکے جہیر الصوت گھنٹے نے اپنے وقت پر نو بجائے اور اوسکی آہنین زبان کی آخری ضرب کا ختم ابھی ہوا ہی مین تھا کہ قاتل کو تہ خانے کے اوپر کی آواز سنائی دی۔ کچھہ دیر مین چور دروازہ اوٹھا اور ڈک فلیر کی مانوس آواز یہ کہتی ہوئی سنائی دی۔

"کہو یار بل زندہ تو ہو"

بل۔ (سیڑہی پر چڑہ کر) "فقط زندہ ہون۔ یہ جینا تو میرے لئے مرنے پر بھاری ہو گیا"

ڈک۔ (شمع کی روشنی مین قاتل کے چہرے پر نظر ڈالکر) "بل یہ کیا ماجرا ہے تم اس قدر زرد کیون ہو"

بل۔ (کانپ کر) "میرا یہان بھرکس نکلا جارہا ہے اور تم زردی کو لیے پھرتے ہو۔

ڈک مین تم سے سچ کہتا ہون کہ اگر اس تہ خانے مین ایک رات بھی مین اور رہا تو

بس میرا ارادہ یہان سے نکلیگا"

ڈک "اب تو جسطرح ہو سکے کچھ دن یہین رہو۔ تمام حال تمہارے گھر کا معلوم ہو گیا اور پولیس ہر طرف تمہاری تلاش مین پھر رہی ہے"

بل "کب معلوم ہوا سب حال پوری تفصیل سے مجھکو بتاؤ"

ڈک "معلوم ہوتا ہے کہ پہلے تو تمہارے ہمسایہ کے لوگون نے تمہارے گھر مین شور سنا۔ لیکن چونکہ تم مین اور بابی مین اسوقت جھگڑا ہوا کرتا تھا اس لئے اس شور کو معمولی سمجھکر کسی نے کچھ خیال نہین کیا لیکن آخرکار تمہارا لڑکا جو سیڑھیون سے اوترکر نیچے گیا اور کہنے لگا کہ امان بولتی چالتی نہین اور ابا کہین چلے گئے تب پھر ہمسایہ کے لوگ اوپر گئے اور تمام معاملہ ظاہر ہو گیا۔ بچے تو محتاج خانے کو بھیجدئے گئے اور مجسٹریٹ نے آج سہ پہر مین تین بجے کے قریب موت کے اسباب کی تحقیقات کی جیوری مجسٹریٹ کے سامنے لایا گیا اور اوس سے حاکم نے سب کچھ پوچھ لیا اور جوری نے فیصلہ کیا"

بل۔ (بات کاٹکر دبی ہوئی آواز مین) "قتل عمد کے ثابت ہونے کی بابت دی"

ڈک "ہان"

بل۔ (مارے غصہ کے منہ مین کف بھر لاکر) "اس حرامزادے جیوری کی جان نہ لی ہو تو کہنا"

ڈک "دوسرے معاملے کے متعلق کوئی خبر سننے مین نہین آئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ کلیپٹن والے مکان والون نے جہان ہمنے چھاپہ مارا تھا کسی قسم کا شور نہین مچایا۔ اس لئے اوس طرف سے اطمینان ہے مگر یہ تو ہین تمہارے لئے بہت سی روٹی اور

پنیر اور برانڈی لایا ہون کھاؤ پیو اور چین کرو"

بل - "ڈک مین تم سے پھر کہتا ہون کہ مین اس تنگ و تار بھٹ مین واپس جانے سے اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کردینا بدرجہا بہتر سمجھتا ہون جو چند گھنٹے مین نے وہان گزارے اتنے ہی مین قریب تھا کہ باؤلا ہوجاؤن - یہ رات تو اب مین کسیطرح وہان نہ گزارونگا یہ خانہ کیا ہے اچھا خاصہ تابوت ہے"

ڈک - "تو تم جانو تمہارا کام - اگر اسی طرح ضد پر اڑے رہوگے تو سوا سکے کہ وہ بالشت بھر رسا تمہارے گلے کو ملے اور ہوا مین کچھہ دیر تک ادھر ادھر جھولا کرو اور تمہین کچھہ ہاتھہ نہ آئیگا"

بل - (شدت کرب مین ہاتھہ ملکر اور پرخوف نگاہین چارون طرف ڈالکر) "او یا میرے اللہ مین کس مصیبت مین پڑ گیا - اب مین کیا کرون اور کہان جاؤن"

ڈک - "بل مرد ہو اور ہمت سے کام لو - کچھہ دنون تک تمہین چاہئے کہ اسی حجرے مین چھپے رہو - اگر ایسے ہی جی چھوڑ بیٹھوگے تو کسطرح کام چلیگا - لو اب نیچے اتر جاؤ - تین دن کے لئے تمہارے واسطے آذوقہ بھی لیتا آیا ہون کیونکہ جب تک کہ یہ معاملہ رفع دفع نہ ہولے اوس وقت تک مین یہان بہت زیادہ آمد و رفت رکھنا مناسب نہین سمجھتا"

بل نے برانڈی کی بوتل جو اوس کے ساتھی نے اوسے لادی تھی منھہ سے لگا کر دو چار بڑے بڑے گھونٹ پیے اور کچھہ دیر بعد جب آتش سیال نے اپنا اثر کرنا شروع کیا تو اوس کی طبیعت کسی قدر سنبھل گئی اور اوس نے سوچا کہ اگر گرفتار ہوا تو ضرور پھانسی پاؤنگا اس سے تو بہ ہر حال یہان چھپا رہنا بہتر ہے - یہ سوچ کر وہ

سیڑھی کی راہ سے تہ خانہ میں اترا اور ڈاک ٹلیر نے تیسرے روز شام کے وقت آنے کا وعدہ کر کے چور دروازے کو ایک دفعہ اور اوس کے سر پر بند کر دیا۔

جو کھانا ڈک نے اوسے لا دیا تھا اوس میں سے بقدر ضرورت کھا کر جل بولنے سونے کے قصد سے پتھر کی اوس تپائی پر لیٹ گیا جو تہ خانہ میں بچھی ہوئی تھی۔ خندق کی طرف سے اس وقت غلیظ و متعفن ہوا کا ایک جھونکا آیا جس سے اوسکی ناک سڑ اس بن گئی اور ساتھ ہی چوہوں اور گھونسوں نے اس پاس کے سوراخوں سے نکل نکل کر اوس کے پیٹ پر ناچنا شروع کیا۔ ایسی حالت میں بھلا نیند کیسے آسکتی تھی۔ کمبختی کے مارے نے اٹھکر چیرٹ سلگایا اور پینے لگا۔ اتفاق سے اوس کا پاؤن تپائی کے نیچے کسی سخت چیز سے جا لگا۔ جس سے ایک عجیب آواز پیدا ہوئی یہ آواز ہڈیون کے کھڑکھڑانے کی تھی جس کے کان میں پڑتے ہی چرٹ اوسکے ہاتھ سے گر پڑا اور مارے خوف کے اوس کی حالت دگرگون ہو گئی۔ آخر کار اپنی طبیعت پر بہت کچھ جبر کر کے اوس نے قصد کیا کہ اس آواز کے سننے سے جو شبہات اوس کے دل میں پیدا ہوئے تھے اون کی تحقیق کرے۔ اوس نے اپنا ہاتھ تپائی کے نیچے لیجا کر ٹٹولا اور کسی انسان کے ڈھانچے کی سڑی گلی ہڈیان اوسے محسوس ہوئیں معاً اوس نے ہاتھ کھینچ لیا اور فرط خوف و ہیبت سے تپائی پر نیم مردہ سا ہو کر لیٹ گیا اوسکے جسم کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے اور اوسکا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

خدا ہی جانتا ہے کہ یہ رات اوس نے اس متعفن زندان میں کیسے گذاری جہان گھپ اندھیرے کسی بیکس مقتول کے ڈھچر چوہوں اور گھونسوں اور سب

بڑھ کر اوس کے اپنے ہیبت زا خیالات کے سوا اور کوئی اوسکا رفیق نہ تھا۔

آخر کار صبح طلوع ہوئی اور تہ خانہ مین روشنی نمودار ہوئی۔ گرجا کے گھنٹے نے اپنے معمول پر آٹھ بجائے اور قاتل کچھ ہر بار کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ ناگاہ گلی مین کسی شخص کی آواز اوس کے کان مین پڑی۔ کھڑکی کے قریب جاکر اوسنے کان لگایا تو سنا کہ وہ شخص باواز بلند حسب ذیل اعلان کر رہا ہے۔

"ولیم بولسٹر نامی بدمعاش نے اپنی جورو کو جس خوفناک طور پر قتل کیا تھا اوسکے مفصل حالات جس شخص کو دریافت کرنے ہون وہ یہ اخبار خریدے۔ اس مین قاتل کی تصویر بھی ہے اور اوس کمرہ کا جس مین قتل واقع ہوا اوسوقت کا نقشہ بھی ہے جب محلہ والون کو اول اول اوس مین داخل ہوکر واردات کا علم ہوا۔ قیمت صرف ایک پینی۔ نہایت صحیح اور مفصل حالات۔ قیمت صرف ایک پینی۔"

یہان تک پہونچکر آواز کچھ دیر کے لئے رک گئی اور پھر پہلے سے بھی زیادہ زور کے ساتھ یہ کہتی ہوئی سنائی دی۔

"محلہ ایریونین کورٹ کے سفاکانہ قتل کا مفصل حال اس اخبار مین درج ہے جس مین بتایا گیا ہے کہ کیونکر قاتل نے پہلے مقتولہ کی ایک آنکھ پھوڑ ڈالی اور پھر فرش سے ٹکرا کر اوس کی کھوپری چکنا چور کر ڈالی۔ قاتل کی گرفتاری کے لئے ایک سو پاونڈ کا انعام مقرر کیا گیا ہے اور اوس کی تصویر اخبار مین موجود ہے ایک پنی مین یہ اخبار مفت ہے"

دوسری آواز "سو پاونڈ کا انعام! واللہ سنکر منہ مین پانی بھر آیا۔ اس خبیث کو اگر مین گرفتار کرا سکون تو کیا ہی مزا ہو"

تیسری آواز "خون کیا ہے۔ کیمیا ہے جسکے چھوتے ہی پو بارہ ہین"

چوتھی آواز "خدا جانے بدمعاش اسوقت کہان ہے۔ ملا تھوڑا ہی جاتا ہے فرانس مین یا امریکہ مین براجتا ہوگا"

پانچوین آواز "ارے بھئی تم ان باتون کو کیا جانو۔ یہ خونی ہمیشہ اوسی مقام کے آس پاس منڈلایا کرتے ہین جہان اون سے جرم سرزد ہوا ہو۔ ہے تو تعجب کی بات مگر بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح پروانہ شمع کی طرف کھنچا ہوا چلا آتا ہے اسی طرح قاتل بھی مقام واردات کے قریب قریب رہتا ہے اس لئے مجھ سے جو پوچھو تو مین یہی کہونگا کہ اگر اس مقام سے جہان اسوقت ہم کھڑے ہین یہ قاتل سو گز کے اندر اندر موجود ہو تو مجھے ذرا بھی تعجب نہ ہو"

اسوقت اخبار فروش کی آواز پھر بلند ہوئی "قیمت صرف ایک پنس خونناک اور بیدردانہ قتل کے مفصل اور سچے حالات"

اتنا کہہ کر گشت لگانے والا اخبار فروش اوس مجمع کثیر کے ساتھ جسے اوسکی چیخ پکار نے اکٹھا کر لیا تھا آگے بڑھا اور اوسکی آواز بتدریج خاموشی مین منتقل ہوگئی۔

بل بولٹر جنون انگیز خیالات اور گوناگون وسوسون اور خطرون سے پامال ہوکر سکرات کے عالم مین تپائی پر جاکر بیٹھ گیا۔ اوسکی گرفتاری کے لئے ایک سو پاونڈ کے انعام کا اشتہار دیا جاچکا تھا اور یہ رقم اتنی بڑی تھی کہ عجب نہ تھا کو ڈک فلیر یا ٹام کریکسمین کی رگ طمع بھی پھڑک اُٹھے۔

شراب کی بوتل اس وقت پھر اوس کی غمگسار بنی اور جب اوسکی طبیعت کو کسی قدر قرار آیا تو اپنے دل کے بہلانے کے لئے اوس نے اس طرح سوچنا شروع کیا۔

"یہ جائے پناہ ایسی محفوظ اور مخفی ہے کہ پولیس والے یہاں اوس وقت تک نہیں پہونچ سکتے جب تک کہ اس کا راز کوئی اون کو بتاہی نہ دے۔ لیکن یہ راز دنیا مین اس وقت تک صرف پانچ آدمیون کو معلوم ہے اور وہ پانچ شخص یہ ہین۔ ایک تو خود مین۔ دوسرا ڈک فلیپر۔ تیسرا گرینگی جم۔ چوتھا ٹام کریکسمین اور پانچوان مردہ فروش۔ ان پانچون مین سے مین یہان موجود ہون جو بھانڈا پھوڑنے سے رہا۔ باقی رہے چار سو اون پر بھی مجھکو اطمینان ہے۔ ڈک فلیپر سے ہرگز امید نہین کہ اپنے ساتھی کو دغا دے۔ ٹام کریکسمین ایسے اعتبار کا آدمی ہے کہ شکنجہ مین بھی کھنچا ہوگا تو زبان سے ایک لفظ نہ نکالے گا۔ گرینگی جم بھی پوری طرح سے بھروسے کے قابل ہے اور اسکے علاوہ اس وقت جیلخانہ مین پھنسا ہوا ہے۔ اور یہی حال مردہ فروش کا ہے یہ دونون جیلخانہ مین ہوکر مجھے کیا ضرر پہونچا سکتے ہین۔ غرضکہ یہان مین بے کھٹکے ہون اور یہ جو بھوتون پریتون کا خوف بے مجھے ہلکان کئے ڈالتا ہے یہ میرا خیال ہی خیال ہے مجھے اپنا دل مضبوط ہے"

اس وقت پتھر کی تپائی کے نیچے ہڈیون کے کھڑکھڑانے کی آواز دفعتہً بلند ہوئی جسے سنکر بل بولٹر چونک اوٹھا اور اوس کی پیشانی پر فوراً مارے خوف کے پسینہ بہنے لگا۔

اس آواز کی وجہ اصل مین یہ تھی کہ ایک گھونس نے اون آثار رفتہ کو آکر چھیڑا تھا۔ لیکن اس خفیف سے واقعہ نے قاتل کے دل مین اون خوفناک خیالات کی ظلمت پھر برپا کردی جو کچھ دیر کے لئے زائل ہوچلے تھے۔

وقت گذرا تو سہی لیکن بل بولٹ کے لئے ایک ایک منٹ پہاڑ سا ہو گیا۔ آخر کار دن ختم ہوا اور شام آئی۔ اور تہ خانہ کی کھڑکی مین سے روشنی آنی موقوف ہو گئی اور ایک دفعہ پھر اوسے اندھیرے نے چھالیا۔ قاتل نے ایک دو نوالے جون توں کر کے حلق کے نیچے اوتارے اور سو جانے کی کوشش کی کیونکہ اوس کا جسم اور روح دونون مارے تکان کے چور ہو رہے تھے۔ سینٹ سیپلکر کے گرجا نے سات بجائے تھے کہ وہ کچی نیند سے بیدار ہوا۔ خواب مین اوس نے کسی کو سنا کہ اوسے پکار رہا ہے۔ وہ گھبرا کر آنکھین ملتا ہوا اٹھا اور خوف سے کان لگا کر سننے لگا۔ کسی نے یہ آواز دی۔

"بل جاگتے ہو کہ سوتے"

یہ سن کر اوسے اطمینان ہوا کہ یہ آواز وہمی اور خیالی ہی نہین تھی بلکہ حقیقت مین کوئی شخص اوسے پکار رہا تھا۔ پھر اوسی آواز نے کہا۔

"بل جواب کیون نہین دیتے۔ صرف مین ہون۔ اور کوئی نہین"

اب اوس نے ڈک کی آواز پہچانی جو اوسے چور دروازے سے پکار رہا تھا اور بہ اطمینان تمام جلد جلد سیڑھی پر چڑھ کر چور دروازہ کے قریب پہونچا مگر یہ دیکھ کر کہ روشنی نہین ہے متعجب ہوا۔ ڈک نے اندھیرے ہی مین اوس سے کہا۔

"یار ارادہ تو نہین تھا کہ اس قدر جلد آؤن لیکن مین اور ٹام ایک مہم پر جانے والے ہین۔ ٹام کو معلوم ہوا کہ محلہ سوتھمپٹن بن ایک مطلب کا مکان ہے۔ پس اوسی مین جا کے سیندھ لگائین گے۔ چونکہ ممکن ہے کہ اس کام مین ہمین کچھ دن لگ جائین اس لئے مین نے کہا کہ آج شام کو یہان آ کر تمہین اور رسد پہونچا جاؤن۔ یہ لو روٹی اور گوشت اور برم اور تمبا کو۔ کئی دن تک تمہارے کام آئے گا"

بل " اس ظلمتکدہ مین کسی دوست کی آواز کا نون مین اسقدر جلد پڑنا بجاے خود ایک نعمت ہے مگر ڈاک تم جی کیون نہین جلاتے "

ڈاک " (دیاسلائی سلگا کر) "اب جلاتا ہون - مین نے احتیاطاً روشنی نہین کی تھی - اس مکان کے گرد جو دروازہ مین اور پلیس کے [illegible] ہی لوگ ہین پھر رہے ہین - اس لیے ضرورت سے زیادہ دیر تک روشنی نہین رکھنی چاہیے یہ لو اس ٹوکری کو نیچے پھینک دو - گوشت اور روٹی سے بھری [illegible] ہے اور بندہی ہوئی بھی خوب ہے - اور یہ دو بوتلین رم کی دونون جیبون مین ڈال لو - ٹھیک ہے نا - اب کوئی اور چیز تو تمہین نہین چاہیے ؟ "

بل " ایک چھری اور دیدو - چھری کے نہ ہونے سے مجھے کہانا کتے کی طرح دانتون سے توڑ توڑ کر کھانا پڑا "

ڈاک - (پتلون کی جیب مین سے چھری نکالکر اور اپنے دوست کو دیکر) " یہ لو اب تو مطمئن ہو نہ "

بل " ہان اب کھانے پینے کی طرف سے تو بے فکر ہون - لیکن دیکھو دوست جلدی آنا - اگر کہین تم مجھے بھول گئے "

بل سیڑہی کی چوٹی سے دو تین قدم نیچے کھڑا ہوا تھا اور اس لیے اوس کا دھڑ چور دروازے سے اوپر تھا - اپنے رفیق کو جلد آنے کی تاکید کرتے کرتے وہ دفعۃً رک گیا اور اس طرح لڑکھڑایا کہ قریب تھا کہ نیچے گر پڑے - اس کی وجہ تھی کہ اوس نے کمرے کے دروازہ مین سے جو آدہا کھلا ہوا تھا کسی کو جہانکتے دیکھا تھا - یہ دیکھتے ہی اوس نے چلا کر کہا " ظالم آخر تو نے مجھے دغا دی " اور ایک

جست بھر کے ڈک فلیپر پر اس تندی و خونخواری سے جا گرا جیسے کوئی شیر اپنے شکار کو جا دبوچتا ہے۔ اسکے ساتھ ہی چار پانچ کونوالی والے فوراً کمرے مین گھس آئے مگر اتنی جلدی نہ پہونچ سکے کہ خون کی ایک اور واردات کو وقوع مین آنے سے روک سکتے۔ بل بولسٹر نے وہ چھری جو اسکے ہاتھ مین تھی ڈک فلیپر کے جگر مین بھونک دی تھی اور زخم ایسا کاری لگا تھا کہ ڈک ایک چیخ مار کر نیچے گر پڑا اور چٹکی بجاتے مین سرد ہوگیا۔

پولیس کے سارجنٹ نے جو اپنی جمعیت کو لئے ہوئے داخل ہوا تھا۔ یہ خوفناک واقعہ دیکھہ کر کہا۔ "او بدمعاش یہ تو نے کیا کیا"

قاتل (ڈھٹائی سے) "جس ناکار نے مجھے دغا دی اوس کو مین نے جہنم واصل کر کے بدلا لے لیا"

سارجنٹ۔ "تو نے عمر بھر مین اس سے زیادہ دہوکا نہین کھایا"

قاتل "کیسے؟ کیا اس پاجی ڈک نے میرے خلاف مخبری نہین کی؟"

سارجنٹ۔ "اس بیچارے کا ذرا قصور نہین تھا۔ اس جگہ کا حال جس شخص کی زبانی معلوم ہوا وہ نیوگیٹ کا ایک قیدی ہے۔ کسی نہ کسی طرح اوسکو خبر لگ گئی کہ تمہاری گرفتاری کے لئے سو پاؤنڈ کا انعام مشتہر ہوا ہے یہ سنکر اوسنے مہتمم جیل کو اس تہ خانہ کا کل بھید بتا دیا۔ ہمکو معلوم نہ تھا کہ تم یہان ہمین ملو گے یا نہین۔ یون ہی تلاش کے لئے چلے آئے تھے"

قاتل "تو یہ مردہ فروش تھا جس نے میرا راز فاش کیا" زمانتھے پر زور سے ہاتھ پٹک کر درد و کرب کے لہجہ مین "ہائے مین نے اپنے سب سے زیادہ وفادار دوست کا ناحق خون کیا۔ مجھہ سے بڑھ کر خبیث اور نامراد دنیا مین کوئی نہ ہوگا"

پولیس کے سارجنٹ نے فوراً اوسکے دونون ہاتھون مین ہتکڑی ڈالدی اور پانچ گھنٹے کے اندر اندر اسمتھ فیلڈ کے تھانہ کی حوالات مین لیجاکر اوسے قید کردیا۔ دوسرے دن قاتل نے اپنے آپکو نیوگیٹ مین بند پایا۔

انتیسوان باب

بلیک چیمبر

اب سین پھر بدلتا ہے۔ ہماری داستان کی بہول بھلیان مین جن ناظرین نے ابتک چکر لگایا ہے اونہین ابھی ہم بہت سے عجیب وغریب مقامات کی سیر کرانے والے ہین جرم وسیہ کاری کی خوفناک کمین گاہون۔ افلاس ونادار ی کے حسرت بار مساکن۔ سفاکی و غداری کی ہیبت زا جولانگاہون اور ساتھہ ہی امرا کے تعیش اور ارباب دول کی نشاط پرستی کی منبش افزا منازل مین ابھی ہمارے ناظرین کو بہت کچھ پھرنا ہے۔

جن ناظرین کے لئے اس قسم کی سیر باعث دلچسپی ہے ہم اونہین ایسے ایسے مناظر اور ایسے ایسے مقامات کا لے چلکر تماشا دکھائینگے جنکا تعلق بجائے ایک ایسے شہر سے ہونیکے جو تہذیب وشایستگی کا مرکز ہے زیادہ موزون طور پر عالم خیال سے ہونا چاہیے تھا اور جن کی خصوصیات سے وہ لوگ بھی ناواقف ہین جو صحیفہ زندگی کی سب سے زیادہ ورق گردانی کر چکے ہین۔

باب گذشتہ مین جو واقعات مندرج ہین اونکے پیش آنے کے کوئی دو ہفتہ بعد ایک چھوٹے سے بلند اور روشن کمرے مین چار شخص ایک بہت بڑی شاہ بلوط کی گول میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ ان مین سے ایک شخص جوان سب کا افسر بالا دست معلوم ہوتا تھا سن و سال مین بھی اپنے ساتھیون سے بڑا تھا۔ اوس کی پیشانی کشادہ تھی۔ بال جو سفید اور لمبے تھے ایک سیاہ کوٹ کے کالر پر بکھرے ہوئے تھے۔ قد اس شخص کا چھوٹا مگر بدن وہرا تھا۔ چہرے پر خوش طبعی اور صاف باطنی کے آثار پائے جاتے تھے لیکن اوس کی چھوٹی چھوٹی نیلے رنگ کی چمکتی ہوئی آنکھون کے گوشہ مین مکاری اور چالاکی اس انداز سے چھپی ہوئی تھی کہ نہایت ہی تیز نظر شخص کے سوا اور کسی کو محسوس نہ ہوسکتی۔ باقی کے تین شخص نوعمر۔ خوش قیافہ اور صاف لباس تھے اور اپنے بالادست کے ساتھ اونکا برتاؤ نہایت مودبانہ تھا۔

اس کمرے کا دروازہ اندر سے بند تھا۔ میز پر ایک طرف کو ایک کالی کشتی رکھی ہوئی تھی جس مین روٹی کے گودے کی مہرون کا ایک انبار لگا ہوا تھا۔ ناظرین اپنے زمانہ طفولیت کے مشغلون کو اگر یاد کرین گے تو اونکا حافظہ اونہین بتائے گا کہ کبھی کبھی وہ روٹی کے گودے کو پانی مین تر کرکے انگلیون مین ملا کرتے تھے جس سے اوسکی ٹکیا سی بن جاتی تھی اور اس ٹکیا پر کسی خط کی مہر سے جو نقش اوٹھانا چاہتے تھے بعینہٖ اوٹھ آتا تھا۔ جو مہرین بلکہ یون کہیے کہ روٹی کے گودے کی کوری مہرین اس وقت کشتی مین رکھی ہوئی تھین وہ بھی اسی طرح کی تھین فقط ساخت مین ذرا صفائی زیادہ تھی اور گوند کے لعاب سے گوندھے جانے کے باعث لزوجت زیادہ پیدا ہوگئی تھی۔

اس کالی کشتی کے قریب ایک بڑے کشکول نما چوبی پیالہ مین چھوٹے بڑے سبھی قسم کے رنگارنگ خط بند کرنے کے قرص بھرے ہوے تھے۔ ایک ڈبے مین چند فولادی پتہ رکھے ہوئے تھے جو اُستری کی دہار کی طرح تیز تھے اور جن کے قبضے ہاتھی دانت کے تھے۔ ایک اور ڈبے مین سرخ رنگ کی مہر کرنے کی لاکہہ برطانوی اور نیز غیر ممالک کی ساخت کی بھری ہوئی تھی۔ نوجوان کارکنون مین سے ایک کے نزدیک ایک لیمپ رکھا ہوا تھا جس کے ظرف مین بجائے تیل کے روح شراب تھی اور اس لیمپ کے اوپر ایک کانچ کا تنگ منہہ کا کیمیاوی ظرف نصب تھا۔ ٹین کا ایک چھوٹا سا ڈبہ جس کے دو خانے تھے ایک طرف کو کھلا ہوا رکھا تھا ایک خانے مین ایک چھول سی گدی تھی جس پر چھاپہ کی سرخ روشنائی کا ضماد تھا اور دوسرے خانے مین چند اوس قسم کی مہرین تھین جو ناظرین نے ڈاکخانون مین دیکھی ہونگی۔ سب سے آخر خطون کا ایک بہت بڑا ڈھیر میز کے اوس کنارہ پر رکھا ہوا تھا جہان سن رسیدہ شخص کرسی پر بیٹھا تھا۔ ان خطون مین سے بعض تو مہرون اور بعض قرصون کے ذریعہ سے بند تھے۔

جن چار اشخاص کو ہم میز کے گرد بیٹھا ہوا پاتے ہین اونکے مشاغل کی تصریح مختصراً ذیل کے الفاظ مین کی جا سکتی ہے۔

سن رسیدہ شخص خطون کو جن کا ڈھیر اوسکے سامنے لگا ہوا تھا ایک ایک کرکے اٹھاتا تھا اور لفافہ کے اندر کہلے ہوئے حصّہ مین سے اس انداز کے ساتھ نظر ڈالتا تھا کہ اگر خط کے تہ کرنے مین اس قدر احتیاط نہ کی گئی ہوتی تھی کہ تمام تحریر بالکل چھپ جاوے تو خط کے ایک حصّہ کو وہ باہر ہی سے پڑھ لیتا تھا۔ اس کے علاوہ

وہ مکتوب الیہ کے پتہ کو بھی جو لفافہ پر درج تھا بغور دیکھا جاتا تھا اور ساتھہ ہی ایک طویل سرکاری وضع کی فہرست پر جو میز پر اوسکے دہنی طرف کو رکھی ہوئی تھی نظر ڈالتا جاتا تھا۔ بعض خطوط کو مہر یا قرص کے توڑے بغیر کافی غور کے ساتھہ معائنہ کرنے کے بعد وہ ایک بڑے بانس کی ٹوکری مین جو اوس کے قدموں مین رکھی ہوئی تھی ڈال دیتا تھا لیکن گاہ بگاہ ایک آدھ خط اوس نوجوان کے حوالے کرتا جاتا تھا جو سب مین زیادہ اوس کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔

اگر خط لاکھہ سے بند ہوتا تھا تو اوسکا نقش فوراً روئی کی مہر پر اوتار لیا جاتا تھا اسکے بعد نوجوان خط کو انگیٹھی مین دہکتی آگ سے مناسب فاصلہ پر پکڑ رہتا تھا یہان تک کہ لاکھہ پگھل کر ایسی نرم ہو جاتی تھی کہ کاغذ پھٹے بغیر لفافہ آسانی سے کھل سکتا تھا۔ لفافہ مین سے خط نکالکر یہ نوجوان اپنے دوسرے ساتھی کو دے دیتا تھا جو مضمون خط کو باواز بلند پڑھتا تھا۔ اور تیسرا نوجوان مضمون کے مطالب کی یادداشت قلمبند کر لیتا تھا۔ اسکے بعد خط پہلے نوجوان کو واپس کر دیا جاتا تھا جو اوسکو لفافہ مین ڈالکر اور اوسی رنگ کی لاکھہ لگا کر جو لفافہ پر کہولتے وقت لگی ہوئی تھی اوس روئی کی مہر کے ذریعہ سے جسپر نقش اوتارا جاچکا تہا مہر کر دیتا تہا اور پھر یہ خط اوسی ٹوکری مین ڈالدیا جاتا تھا جس مین وہ خط ڈالے جا چکے تھے جن کو سن رسیدہ شخص نے نہین کہولا تہا۔

اگر خط قرص کے ذریعہ سے بند ہوتا تہا تو سن رسیدہ افسر معائینہ کنندہ کے مددگارون مین سے ایک اوس کانچ کے ظرف مین جو شراب کے ست والے لیمپ پر نصب تھا پانی بھر کر کہولاتا تہا اور جب ظرف کی نلی مین سے بہاپ اٹھنے لگتی تھی تو خط کو اوسکے اوپر اس طور سے پکڑے رکھتا تہا کہ بھاپ کا عمل سوائے قرص کے اور کسی حصہ پر

نہ ہونے پائے اس سے تھوڑی دیر میں قرص رطوبت جذب کر لیتا تھا۔ اور ہاتھی دانت کے دستہ والے فولادی پتر کو گیلے قرص کے تلے احتیاط کے ساتھ داخل کرنے سے لفافہ بآسانی کھل جاتا تھا۔ لفافہ کھل چکنے پر پہلے کی طرح خط کا مضمون پڑھا اور علیحدہ درج کر لیا جاتا تھا اور خط کو ایک قرص کے ذریعہ سے جو رنگ اور ناپ میں اصل قرص کے مشابہ و مساوی ہوتا تھا بند کر دیا جاتا تھا اگر بند کرنے میں احتیاطاً بے احتیاطی ہو جاتی تھی تو سرخ مہر لفافہ کی پشت پر اس طرح سے لگا دی جاتی تھی کہ اوسکا ایک حصہ قرص کے اوپر آ جاوے اور بے احتیاطی کے آثار کو چھپا دے۔

ان مشاغل کے اثنا میں علاوہ اون اوقات کے جبکہ خط پڑھا جا رہا ہوتا تھا کسی شخص کی زبان سے ایک حرف تک نہ نکلتا تھا اور یہ چار دن اشخاص عجیب سے عجیب رازوں اور حیرت انگیز سے حیرت انگیز حالات کے سننے کے ایسے عادی ہو رہے تھے کہ کسی خط کے مضمون سے نہ اون کو تعجب ہوتا تھا۔ نہ ہنسی آتی تھی نہ افسوس ہوتا تھا اور نہ نفرت پیدا ہوتی تھی۔ یہ لوگ گویا اپنا کام مشینوں کی طرح انجام دیتے تھے اور اون کے چہروں پر اس کام کے انجام دیتے وقت اندرونی جذبات کے آثار ذرا بھی ظاہر نہ ہوتے تھے۔

ناظرین یہ چھوٹا سا بند اور روشن کمرہ جس کے اندر دروازے بند کر کے ایسے نامحمود اور واجب لنفرین کام کئے گئے لندن کے صدر ڈاکخانہ کا بلیک چیمبر تھا۔ اگر ہم سے یہ سوال کیا جاوے کہ آیا مہذب دنیا کے پایہ تخت کے اندر ایک ایسے طریقہ پر عملدرآمد ہونا ممکن ہے اور آیا ایسی باتوں کو جو شائستگی اور تہذیب پر بٹہ لگاتی ہیں جائز رکھا گیا ہے تو ہم افسوس آمیز وثوق کے ساتھ جواب دینگے کہ ہاں۔

پہلا خط جو سن رسیدہ افسر نے بلیک چیمبر مین اس موقعہ پر جس کا ہم ذکر کرتے ہین
کھلوایا ریاست کسٹاسیکالا واقع ملک اطالیہ سے آیا تھا اور کسٹاسیکالا کے گرانڈ ڈیوک کے
سفیر متعینہ دربار انگلستان کے نام تھا۔ اس خط کا مضمون حسب ذیل تھا۔

مقام ہانٹالی

(کسٹاسیکالا)

ہز ہائینس کے فارن سکرٹری مارکوئیس آف گرانو کے ایما کے موافق مین یور اکسلنسی
کو اس امر کی اطلاع دیتا ہون کہ اوس عام پیغام امن کی رو سے جسکا حال مین ہز سیرین
ہائینس دی گرینڈ ڈیوک آف کسٹاسیکالا نے اعلان کیا ہے اور جس کی رو سے خطاب
تمام پولیٹیکل قیدیون اور تارک الوطن اپنے ملک کی طرف بھی سے حکمران گرینڈ ڈیوک
کے برادر زادہ ہز ہائینس شاہزادہ البرٹو اور نیز کسٹاسیکالا کے اون تمام باشندون
کو جو اسوقت مقیم انگلستان ہین لیکن اپنے وطن کو واپس آنا چاہتے ہین مراجعت کیلئے
پروانہ راہداری دیا جا سکتا ہے۔

مجھے یور اکسلنسی بدستور اپنا مخلص صادق اور بہی خواہ تصور فرمائین۔

(دستخط) بیرن رودیرلو

نائب وزیر سلطنت (صیغہ خارجہ)

دوسرا خط جو کارپردازان بلیک چیمبر نے اس موقع پر پڑھا لندن کے ایک مشہور
معروف مہاجن کی طرف سے اپنے باپ کے نام تھا جو مانچسٹر مین رہتا تھا۔ اس خط کی
عبارت حسب ذیل تھی۔

”ابا جان جو خبر ہین انجام کار اس عریضہ مین درج کرنے پر مجبور ہوا ہون اوسے

سن کر آپ کو سخت ہی تعجب ہوگا دنیا کو اس بات کا یقین ہے کہ میرے کارخانہ کی بنیاد ایسی مستحکم ہے کہ اوس مین لغزش ہو ہی نہین سکتی - میری ساکھ غیر محدود ہے اور ہزارون آدمیون نے اپنا روپیہ میرے تفویض کر دیا ہے لیکن افسوس حقیقت حال یہ ہے کہ مین بالکل دیوالیہ ہون - میری کوٹھی سے تھوڑی رقم کا بھی اگر کسی نے مطالبہ کیا تو مین ہمیشہ کے لئے تباہ ہوجاؤنگا اور میری عزت خاک مین ملجاے گی - لیکن مجھے سنبھا لا لینے اور دولت پیدا کرنے کا ابھی ایک موقع حاصل ہے - گورنمنٹ ایک معاملہ میرے تفویض کیا چاہتی ہے اور اگر مجھہ مین اس سے عہدہ برا ہونے کی استطاعت ہو تو منافع بیشمار ہوگا - آج سے پندرہ دن کے اندر اس کام کے لئے مجھکو پچاس ہزار پونڈ کی سخت ضرورت ہے - اباجان اگر آپ اس موقع پر میری دستگیری فرماکر یہ رقم مجھکو مرحمت فرمائین تو مین بچ جاؤن - ورنہ تباہی بدنامی اور بے عزتی کا سامنا ہے اسوقت صرف آپ میری آبرو بچا سکتے ہین - لیکن جو کچھ بھی فیصلہ آپ فرمائین اس کا خیال رکھئے گا کہ اس راز کا ایک حرف کسی پر ظاہر نہ ہونے پائے - حکام خزانہ عامرہ نے میرے متعلق ہر طرح سے تحقیقات کرلی ہے اور مجھے نہ صرف مستطیع بلکہ حد سے زیادہ دولتمند سمجھا ہے جواب بواپسی ڈاک مرحمت ہو -

آپکا فرمانبردار لیکن دلشکستہ فرزند

جیمس ٹاملنسن "

اس خط کے کاتب کو اس بات کا زعم تھا کہ گورنمنٹ اوس کے متعلق ہر طرح سے تحقیقات کرچکی ہے لیکن بیچارہ یہ نہ جانتا تھا کہ خود اوسی کی چٹھی حکام خزانہ عامرہ کو ڈاکخانہ کی معرفت اون امور کی اطلاع کرنے والی تھی جنکی نسبت اوسے یہ گمان تھا

کہ سوائے میرے اور کسی کو ان کا علم نہین۔"

جب تیسرا خط کہولا گیا تو اوس کارکن نے جس کا کام خطوں کا پڑہنا تھا کاتب خط کے دستخط پر نظر ڈالکر اپنے افسر سے کہا "بہلا جناب آپ کے خیال مین اس خط کا لکہنے والا کون ہے؟"

افسر:۔ "لارڈ ٹریمارڈن۔ اور کون؟ لفافہ پر پتہ لیڈی ٹری مارڈن کا درج ہے۔"

کارکن:۔ "بجا ارشاد ہوا لیکن خط کے لکہنے والی لیڈی ٹری مارڈن کی بیٹی سیسیلیا ہے۔"

افسر:۔ "تو افسوس ہے کہ یہ خط غلطی سے کہول لیا گیا۔ ہوم آفس اس بات کو خاص طور سے دریافت کرنا چاہتا ہے کہ بعض پولیٹکل معاملات مین لارڈ ٹریمارڈن کی کیا رائے ہے (سرکاری ہدایت نامہ پر نظر ڈالکر) اور یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ لارڈ موصوف اپنے تمام پولیٹکل خیالات اپنی لیڈی پر جو اسوقت باتھ مین مقیم ہے ظاہر کیا کرتے ہین۔"

کارکن:۔ "تو پھر مین اس خط کو نہ پڑہون؟"

افسر:۔ "نہ پڑہنے کی بہی تم نے ایک ہی کہی۔ مین تمہین بارہا بتا چکا ہون کہ جو خط ایک دفعہ کہول لیا جاے خواہ وہ کسی کا ہو ضرور اوّل سے لیکر آخر تک باحتیاط پڑہنا چاہیئے کیونکہ اکثر ایسا ہوا ہے کہ ہم نے غلطی سے کسی ایسے شخص کا خط کہول لیا جسکے متعلق ہمین کوئی سرکاری ہدایت نہ پہونچی تھی لیکن اتفاق سے اوس خط کے مضمون سے ایسی ایسی باتین معلوم ہوئین کہ گورمنٹ کو اور اعلی کوتوالی کو ہم نہایت بیش قیمت اطلاع بہم پہونچا سکے۔"

پہلا کارکن:۔ "نہایت صحیح ارشاد ہوا۔ ابہی اگلے ہی دن کا ذکر ہے کہ ہم نے غلطی

سے ایک خط کہول لیا اور اوس سے اتفاقیہ طور پر ہمکو اوس گہری سازش کا حال معلوم ہوگیا جس کی یہ مین اسٹیونس اور وہ نوجوان خاتون ہے جو مردانہ بھیس مین محلہ اپر کلیپٹن مین رہتی ہے"

یہ سن کر اوس کارکن نے جس کا کام خطون کا پڑہنا تھا اپنے افسر سے ادب کے ساتہہ معافی مانگی اور آنریبل مس سسیلیا ہنٹنگفیلڈ کے خط کو جو اوسنے اپنی ماں لیڈی ٹریارڈن کے نام لکہا تھا پڑہنا شروع کیا۔ اس خط کا مضمون حسب ذیل تھا۔

"امان جان مین کس زبان سے اپنی سیہ کاری اور بے آبروئی کی دردناک اور ناگفتہ بہ حکایت آپ کے آگے بیان کرون۔ آپ کے لنڈن سے روانہ ہونے سے پہلے ہزارون ہی دفعہ میرے جی مین آیا ہوگا کہ آپ کے قدمون پر گر کر سب کچہہ سچ سچ کہدون لیکن زبان نے یاری نہ دی۔ لیکن امان جان اب مین اپنی فضیحت اور رسوائی کو چھپا ہی نہین سکتی۔ اس خوفناک راز کو سپرد قلم کئے بغیر مین کیسے آپکے گوش گذار کرون۔ یا میرے اللہ یہ صدمہ مجہہ سے سہا نہین جاتا مین کہین دیوانی نہ ہو جاؤن کیا اب بہی آپ میرا مطلب نہین سمجہین۔ اگر نہین سمجہین تو آپ کی محبت اور شفقت پر بھروسا کر کے مین خود ہی کہے دیتی ہون۔ لیجئے سنئے مین امید سے ہون۔ یہ لفظ سنکر آپ مجہہ پر نفرین کرین گی۔ مین بیشک اسکی سزاوار ہون لیکن جو صدمہ اس خط کے لکہتے وقت جس نے آپ کے دل کو چاک چاک کردیا ہوگا مجہے ہوا ہے وہ ایسا ہے کہ آپکو میری حالت پر رحم کرنا چاہیئے۔ اب مین کیا کرون اور کدہر جاؤن۔ سوائے خدا کے اور آپ کے کسی کا سہارا نہین۔ اخفائے راز ناممکن ہے۔ چھٹا مہینا ختم ہوگیا اور تین مہینے گذرنے پر مین بھی ایک بچے کی مان بنجاؤنگی

میری اس آبروریزی کا باعث وہ مواسمر روپرٹ ہاربرو ہوا جس کی ہمارے گھر مین اکثر آمد و رفت رہتی تھی اور جسپر میرے باپ کو اس قدر اعتبار تھا۔ لیکن با این ہمہ کبھی کبھی میرے دلکو اس امر کا بھی احساس ہوتا ہی کہ مجھے اوس سے محبت ہے کیونکہ وہ بچے کا باپ ہے جسکی وجہ سے عنقریب کلنک کا ٹیکا میرے ماتھے پر لگنے والا ہے میری پیاری امان اب میرا تمام بھید آپ پر ظاہر ہو گیا از برائے خدا جلد آ کر میری آبرو کے بچانے کی کوئی تدبیر کیجئے اور مجھے ابا جان کے غضب سے بچائے۔ اس سے زیادہ اس وقت اور کچھہ نہین لکھہ سکتی لیکن اتنا ہی لکھنے سے کسی قدر دل کی بھڑاس تو نکل گئی۔

آپ کی ناشاد بیٹی

(دستخط) سسیلیا ہنٹنگفیلڈ"

اسطور پر صدر ڈاکخانہ کے بلیک چیمبر کے واجب لنفرین عملدرآمد سے ایک ایسا راز جس مین ایک شریف خاندان کی آبرو مرکوز تھی ایک ہی وقت مین چار شخصون کو معلوم ہو گیا۔

چوتھا خط مسٹر رابرٹ اسٹیونس ساکن لندن کی طرف سے اپنے بھائی مسٹر فریڈرک اسٹیونس ساکن لورپول کے نام تھا اور اوس کی عبارت حسب ذیل تھی۔

"برادر عزیز

یہ چند ہدایات مین تمہین جلدی مین اس غرض سے دیتا ہون کہ ان کے مطابق کاربند ہو۔ تمہین خوب معلوم ہے کہ ماہ روان کی چھبیسوین تاریخ میری مراد کا دن ہے جسکے انتظار مین مین نے سالہا سال گذار دیے۔ مین نے اپنے منصوبہ کے متعلق تمام

امور کا اس احتیاط سے انتظام کیا ہے کہ افشائے راز ممکن نہین۔ اوس مانٹیگ خبیث نے البتہ بہت ہفتہ عشرہ ہوتا ہے کہ خلاف توقع دفعۃً شناخت کی گواہی دینے سے انکاری ہو کر مجھکو پریشانی مین ڈالدیا تھا اور اوس کی دہان بندی کے لئے مجھے اوسکو پانسو پاونڈ کی رقم بھی دینی پڑی۔ معلوم نہین اس معاملہ سے علیحدگی اختیار کرنے مین اوسکا کیا مقصد تھا۔ بہرحال اوسکا مقصد خواہ کچھہ بھی ہو مین نے اوس کے بجائے ایک اور شخص میکپرزل نامی کو جس کا پیشہ وکالت ہے گواہی دینے پر رضامند کرلیا ہے۔ اب سنو کہ تمکو میرے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ پانسہ پھینکنے اور پو بارہ پڑنے کا وقت ماہ حال کی چھبیسوین تاریخ کی دوپہر قرار پایا ہے۔ روپیہ ملتے ہی مین والٹر کو (اوسے مین ہمیشہ مردوں کے نام سے پکارا کرتا ہون) موعودہ دس ہزار پاونڈ دیکر چار گھوڑون کی گاڑی مین سیدہا لورپول کی طرف روانہ ہو جاؤنگا۔ اگر ۲۷ نومبر کو کوئی جہاز امریکہ جانے والا ہو تو اوس مین میرے لئے ایک نشست کا انتظام کر رکھو اور اگر نہ جانے والا ہو تو پھر یہ تحقیق کرو کہ اوسی دن کوئی جہاز فرانس کو جاتا ہے یا نہین اور اگر جاتا ہو تو اوس مین میرے سوار ہونے کا انتظام کرو لیکن اگر ادہر بھی کوئی جہاز جانے والا نہ ہو تو پھر اون تمام جہازون کے نام اور اون کی منزل مقصود اور ضروری کیفیت دریافت کر رکھو جو ۲۷ تاریخ کو لورپول سے لنگر اوٹھانے والے ہین۔

اس خط کو پڑہتے کے ساتھہ ہی جلا دو تاکہ اس امر کی طرف سے اطمینان ہو جائے کہ اسنے مخبری نہین کی۔

تمہارا بھائی

(دستخط) رابرٹ اسٹیونس۔

افسوس رابرٹ اسٹیولنس! تو اسی بات پر بہولا بیٹھا ہے کہ جو خطوط صدر ڈاکخانہ کے صندوق مین ڈالدیئے جاتے ہین وہ کاتب سے مکتوب الیہ تک پہونچنے کے اثنا مین مخبری نہین کرتے۔ اس غلط فہمی کا خمیازہ تجہے عنقریب کھینچنا پڑے گا۔

اسکے بعد اور بہت سے خط کہولے اور پڑہے اور بند کیئے گئے اور جب یہ کام ختم ہوچکا تو ایک کارکن نے بندشدہ خطوط کی ٹوکری اُٹھا کر ڈاکخانہ مین پہونچادی۔ جہان سے وہ شام کی ڈاک مین اپنے اپنے پتہ کے لحاظ سے روانہ کردیئے گئے۔ بالآخر جو یادداشتین بلیک چیمبر مین قلمبند کیجاچکی تھین اون پر سے اوس بڈہے نے جو کارپرداز ان بلیک چیمبر کا افسر تھا گورنمنٹ کے مختلف محکمون کے لئیے رپوٹین مرتب کرنی شروع کین۔ کسٹاسیکا لاوا کے مراسلہ کا مضمون فارن سکرٹری (وزیر صیغہ خارجہ) کے پاس بہیج دیا گیا۔ ٹاملنسن مہاجن نے جو چٹھی اپنے باپ کو لکہی تھی اوسکا مضمون وزیر خزانہ کے نام روانہ کردیا گیا۔

مس سسیلیا ہنٹنگفیلڈ کے دل پر اثر کرنے والے خط کے مضمون کو جو اوسنے اپنی ماں کی طرف لکھا تھا ایک راز کے رجسٹر مین اس غرض سے درج کرلیا گیا کہ کسی آیندہ موقعہ پر چلکر کام آئے اور رابرٹ اسٹیولنس نے جو چٹہی اپنے بھائی کے نام لکہی تھی اوسکی ہوبہو نقل بنک آف انگلینڈ کے مشیر قانونی کے پاس بھیجدی گئی

تیسوان باب

نومبر کی چھبیسوین تاریخ

اپر کلیپٹن والے بنگلہ کی خوابگاہ کے پردون مین صبح صادق کی ضیا کے جھلملاتے ہی خاتون الایزا اسڈل اپنی مسہری سے اٹھی -

خوشی اور رنج کی متضاد کیفیتون سے اوس کا دل لبریز ہو رہا تھا - جس مسرت افزا دن کا اوسے سالہا سال سے انتظار تھا اور جو اوس شخص کے قول کے مطابق جسکو وہ اپنا محسن تصور کرتی تھی اوسے اوسکے پنج سالہ حبس کی نفرت انگیز قید سے نجات دلانیوالا تھا آخرکار آپہونچا تھا اور اوس مبارک زمانہ کی صبح آج طلوع ہوئی تھی - جبکہ وہ اوس لباس مین ظاہر ہونے والی تھی جسکو اوسکے حسن و جمال اور رجحان طبیعت کے ساتھ فطری مناسبت تھی اس واقعہ نے اوسکے انبساط و شادمانی کو دوبالا کردیا تھا

لیکن اس خوشی کے ساتھ رنج کی چبھن بھی اوسکے دل مین موجود تھی جس شخص نے نہایت پاجیانہ اور وحشیانہ طور پر اوس کے ساتھ برتاؤ کیا تھا اوس کو وہ اپنا دل دے چکی تھی - اس لئے بجائے اسکے کہ وہ عنقریب زنانہ لباس اختیار کرسکنے کی خوشی کو اوس خوشی کے ساتھ مخلوط کرکے منتہائے انبساط پر پہونچ سکتی جو چند ہفتے قبل جارج مانٹیگ - کی بیاہتا بی بی بننے کے خیال سے اوسکے دل مین سمائی ہوئی تھی - اپنی

تنہائی اور جارج نینگ کی بیوفائی کے تصور نے اوسکے دل میں بیکلی کی ایک عجیب کیفیت پیدا کر رکھی تھی۔

یہی وجہ تھی کہ افسردگی اور مسرت کی متخالف کیفیتوں سے متاثر ہوکر وہ معمول کے موافق اوس مردانہ لباس کے پہننے مین مصروف ہوئی جسے وہ آج کے بعد سے ہمیشہ کے لئے خیرباد کہنے والی تھی وہ کپڑے پہن رہی تھی کہ اوس کی خادمہ لوئیسا کمرہ مین داخل ہوئی اور کہنے لگی۔

"بیوی آج تو آپ کو خوش ہونا چاہیئے کیونکہ وہ دن جس کا آپکو اتنی مدتون سے انتظار تھا آخر آن پہونچا۔"

خاتون۔ "ہان لوئیسا خدا کا شکر ہے کہ آخر میری مراد بر آئی بس آج کا دن اور رہ گیا ہے کل سے نہین مجھے وہ پیاری پوشاک پہننا جس کو مین ترس گئی ہون۔"

لوئیسا۔ "بیوی مین جب آپکو خوش وخرم دیکھتی ہون تو بے اختیار میرا دل باغ باغ ہو جاتا ہے جب آپ کسی دوسرے ملک مین زندہ دلی اور شادمانی کی تصویر۔"

خاتون۔ (قطع کلام کر کے) "کیا تم میرے ساتھ سوئٹزرلینڈ کو نہ چلو گی؟ یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ مین تمہین یہان چھوڑ کر اکیلی چلی جاؤن سلے دیکہ ایک تمہین تو میری مونس اور غمگسار رہ گئی ہو۔ تمہین میرے ساتھ چلنا ہوگا۔ اوس دلفریب اور جانفزا ملک مین ہم دونون کی خوب لطف سے کٹے گی۔ (ایک آہ سرد بھر کر) مگر سچی خوشی دنیا مین کسی کو نصیب نہین ہوسکتی۔"

لوئیسا۔ "بیوی مسٹر اسٹیونس آپ سے ملنے کے لئے دس بجے ہی آنے والے تھے نہ؟"

خاتون "ٹھیک دس بجے یہاں سے ہم لندن کے محلہ عربی کی طرف روانہ ہونگے جہاں ہمیں چند ابتدائی مراتب طے کرنے ہونگے۔ اس کے بعد ایک کثیر التعداد رقم مجھکو بینک آف انگلینڈ سے ملجائے گی کل اتنی بات مسٹر اسٹیولس نے مجھ سے کہی۔ اس سے پہلے کبھی اتنا بھی ذکر اونہوں نے مجھ سے نہیں کیا تھا"

لوئیسا "اور آپ نے آج ہی شہر میں لندن سے روانہ ہو جانے کا قصد کرلیا ہے"

خاتون "ہاں فقط تمہیں میرے ساتھ چلنا ہوگا۔ بس میں تو اوس اہم معاملہ کو جسکی اصلی حقیقت ابھی مجھے معلوم کرنی ہے طے کرنے کے لئے شہر کو جاؤں گی اور تم میری واپسی تک سفر کی تیاری کر رکھنا۔"

آخر کار خاتون اپنا پراسرار لباس پہن چکی اور اس مردانہ ہیئت میں جس میں آج اوسے آخری مرتبہ ظاہر ہونا تھا نیچے اوتر کر ملاقات کے کمرہ میں آئی۔ ٹھیک دس بجے مسٹر اسٹیونس بھی آپہونچا اوسکے لباس سے صفائی اور پاکیزگی خاص طور پر ظاہر ہو رہی تھی لیکن اوس کا چہرہ نہایت زرد تھا اور اوس کی آنکھوں کی پتلیاں بیقراری کے ساتھ حدقہ چشم میں گردش کر رہی تہیں بہرحال اوسنے کوشش کے ساتھ اپنے اوپر قابو پالیا اور اس لئے اوسکے اضطراب کو خاتون نے دیکھا — دونوں ملکر ایک کوچ پر بیٹھ گئے اور کچھ دیر تک بات چیت کئے بغیر ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے۔ یہ باہمی نگاہ نہایت معنی خیز تھی اور اوس سے یہ الفاظ ظاہر ہوتے تھے "ہماری مراد کا دن آج ہے"

آخر کار اس مہر خاموشی کو مسٹر اسٹیولس نے ان لفظوں میں توڑا "والٹر تمہارے آج کے طرز عمل سے یا تو مجھے اپنے منصوبہ میں عظیم الشان کامیابی حاصل ہوگی اور یا میں

ہمیشہ کے لئے برباد ہو جاؤنگا۔"

خاتون "آپکو میرے حزم و احتیاط پر پورا بھروسا کرنا چاہیئے۔ جو کچہہ آپ حکم دینگے مین بجا لاؤنگا بہ شرطیکہ آپ کا حکم ایسا نہو کہ مجھے جادۂ عزت و آبرو سے منحرف ہونا پڑے۔"

اسٹونس (بے صبری سے) "تم اس آبرو کے لایعنی لفظ کو کیون بار بار اپنی تقریر مین لایا کرتے ہو۔ آبرو محض ایک رسمی لفظ ہی اور بسا اوقات ایسی صورتون مین استعمال کیا جاتا ہے جبکہ عقل مستقیم اور ذوق سلیم کے ساتھہ اسے ذرا بھی توافق نہین ہوتا۔ اوسوقت تک تو آبرو کو اپنا اصل اصول قرار دینا جائز بلکہ مستحسن ہے جبکہ سابقہ بھی آبرو والون ہی سے پڑے لیکن مکر اور فریب اور غداری کے مقابلہ کی حالت مین اگر آبرو اپنی ہی مجرد طاقت سے کام لے گی تو اوسے مغلوب و پسپا ہونا پڑیگا۔ راستبازسے راستباز اور با اصول سے با اصول وکیل کو بھی اپنے سوفسطائی حریف کے مقابلہ مین حیلون اور بے ایمانیون کے جواب مین حیلون اور بے ایمانیون سے ہی کام لینا پڑتا ہے۔ دشمن کے ساتھہ دشمن ہی کے ہتیار سے لڑنے کے لئے مدبر کو سازشین کرنی پڑتی ہین اگر لڑائی کہلے میدان مین ہو اور فرانسیسی اپنی فوج کا ایک دستہ جہاڑیون مین چھپا کر انگریزون پر گولیان برسوائین تو انگریزون کو بھی مجبوراً یہی چال چلنی پڑے گی۔"

خاتون "اس امر کی ضرورت کو تو مین تسلیم کرتا ہون کہ بسا اوقات دشمن کے ساتھہ دشمن ہی کے ہتیار سے لڑنا چاہیئے لیکن مجھکو یہ معلوم نہین ہوتا کہ ہمارے معاملات کو آپ کے اس طرز استدلال سے کیا تعلق ہے۔"

اسٹیونس "والٹر کچھ دیر کے لیے یہ فرض کرو کہ تمہارا ایک دوست ہے جسکو بعض حقوق حاصل ہین جن سے کے تمتع سے وہ کسی کی بے ایمانی کے باعث محروم ہو گیا ہے۔ اب اگر محض اتنا کہہ دینے سے کہ تمہارے دوست کا نام بجائے ولیم کے جارج ہے تم اوسے اوسکے جائز حقوق جن سے وہ کسی کی بے ایمانی اور مکاری کی وجہ سے محروم ہوا ہے دلوا سکو تو کیا تم کو اتنا کہدینے مین تامل ہوگا کہ تمہارے دوست کا نام ولیم نہین بلکہ جارج ہے ؟"

خاتون۔ (کسی قدر سوچ کے بعد) "اغراض انصاف کی تکمیل اور ایک دوست کی خدمت گذاری کے لیئے اس قسم کی بات کہتے ہین بظاہر کوئی قباحت نہین معلوم ہوتی۔"

اسٹیونس (خوش ہو کر) "مجھے تم سے اسی جواب کی توقع تھی اور جب تم کو یہ بات معلوم ہو کہ اس قسم کے بیان سے تم جس شخص کے پاس سے کچھ جائداد منتقل کراتے ہو وہ نہ صرف جائز طور پر جائداد کا مستحق نہین بلکہ اسقدر دولتمند ہے کہ اس جائداد کی علیحدگی سے اوسکا چندان نقصان نہین ہوتا حالانکہ جس شخص کے نام جائداد منتقل ہوتی ہے اوسکی حالت ایسی ہو کہ اپنے جائز حقوق سے منتفع نہ ہونے کی صورت مین اوسکی نوبت فاقون تک پہونچتی تو تمکو اور بھی کم پشیمانی ہوگی۔"

خاتون (اس دفعہ بغیر کسی قسم کے تامل کے) "یقیناً"

اسٹیونس (اپنے دروغ راستی نما کے اثر سے مطمئن ہو کر) "تو ایسی صورت مین تم عزت و آبرو کے اون طفلانہ اور ہٹیلے اصولون سے اعراض کرو گے جو تحکمانہ اور غیر معقول طور پر اس امر کے متقاضی ہوتے ہین کہ کسی اچھی نیت سے

بھی کبھی جھوٹ نہین بولنا چاہیئے اور دنیا ادہر کی ادہر ہو جائے لیکن نیک اور مفید مقاصد کی تکمیل کے لیئے ناجائز ذرایع ہرگز اختیار نہین کرنے چاہئین"

خاتون - (مسکراکر اور شرماکر) "میرے اس مردانہ بھیس اختیار کرنے سے ہی آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ اگر کسی دروغ مصلحت آمیز سے مین اپنے کسی دوست کو اور اپنے آپکو مستقل طور پر فائدہ پہونچا سکون اور اوس دروغ سے دغابازی اور مکاری کا ردعمل کرسکون تو ایسی حالت مین اس دروغ مصلحت آمیز کو مین راستی فتنہ انگیز پر ترجیح دونگا"

اسٹیولنس (جوش سے) "والٹر جس طرح تم دماغی لحاظ سے مرد ہو اوسی طرح جسمانی طور پر بھی تمہین مرد ہونا چاہیئے تھا - اب مجھے اپنے منصوبہ کی کامیابی کی طرف سے کچھ کھٹکا نہین - اور غروب آفتاب سے پہلے پہلے تمہارے قبضہ مین دس ہزار پاونڈ کی رقم آجاوے گی"

خاتون - (بے اختیاری کے عالم مین) "دس ہزار پاونڈ! جس شخص کے پاس اتنی بڑی رقم ہو وہ کیا کیا کرسکتا ہے"

اسٹیولنس "تم نے یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ اس ملک کو چھوڑکر تم جنوبی یورپ کو چلا جانا چاہتے ہو - اس رقم کے موجود ہوتے ہوئے تمہارے پاس اپنی تمام خواہشوں اور حاجتوں کے پورا کرنے کے لئے کافی وسائل ہون گے - تم نہایت دلفریب جھیل کے کنارے ایک چھوٹا سا خوشنما مکان لیکر تم رہ سکوگے - دور وہان کے روح پرور نظارے ہر وقت تمہارے سامنے ہونگے - سوئٹزرلینڈ کی خوشرو کشتی چلانے والیان تمہارے مکان کے دریچے کے تلے جنکی دیوارون کو جھیل

کی لہرین بوسہ دے رہی ہونگی اپنے قومی گیت گاتی ہوئی گذرین گی۔ اور چپوؤن کے چلنے کی آواز اور لہرون کا متواتر نغمہ اون کے گیت کا ساتھ دے رہا ہوگا۔"

خاتون۔"کیا دلکشا تصویر ہے۔ کیا آپ اپنی آنکھون سے ایسے مناظر دیکھ چکے ہین"

اسٹیونس۔" اچھی طرح سے دیکھ چکا ہون اور مجھے یقین ہے کہ اس قسم کی زندگی تمہارے حسب مراد ہوگی۔" (خاتون کے چہرہ پر کسی قدر تشویش کے ساتھ نگاہ جماکر) "آج کے دن تم، تمہارے حقوق واپس لین گے۔ آج کے دن تمہین ایک سخت دغابازی اور فریب کے ردعمل کے لئے ایک چھوٹے سے دروغ مصلحت آمیز سے کام لینا پڑے گا۔ آج کے دن تم وہ خدمت اپنے لیے انجام دوگے جسے ایک دوست کی خاطر انجام دینے کے لئے تم آمادگی ظاہر کرچکے ہو"

خاتون۔" جو سوالات آپ نے مجھ سے کئے تھے اگر اونکا تعلق میری ہی ذات سے ہے۔ اگر اس معاملہ مین میرے طرز عمل سے فوائد عظیم حاصل ہونے والے ہین۔ اگر مین رذیل اور فریبی طماعون کی دستبرد سے محض اوس مال و متاع کو چھڑانے والا ہون جو جائز طور پر میری ملک ہے اور اگر وہ دشمن جس کا ہم مقابلہ کرنے والے ہین اس قدر مالدار ہے کہ مجھکو میرا حق دینے سے اوسکے تمول مین فرق نہین آئے گا حالانکہ مین بقیۃ العمر کے لئے فکر معاش سے آزاد ہوجاؤن گا تو ایسی صورت مین مجھکو آپ کے ارشاد کی تعمیل مین کیا عذر اور تامل ہوسکتا ہے آپ نے آج تک میرے ساتھ اس قدر سلوک کئے ہین اور آپکی عزت و وقعت میرے دل مین اسدرجہ جاگزین ہے کہ اگر اس معاملہ مین بے سوچے بہاسے مین اپنے آپ کو آپ کی رائے پر نہ چھوڑدون تو مین سخت حق ناشناس ہونگا۔"

خاتون سے نے یہ باتین نہایت جوش کے عالم مین کہی تہین اوس کی آنکھون مین بجلی کی سی چمک پیدا ہوگئی تھی اور اوسکے رخسارے تمتما اُٹھے تھے۔ اسٹیونس کے استدلال نے جس کے بطلان پر اوس نے حق کا ملمع عجب چالاکی سے چڑہایا تھا اور سوئٹزرلینڈ کی دلفریبیون کی تصویر نے جسے اسٹیونس نے بڑے ہنر کے ساتھ کہینچا تھا خاتون کے فطری جوش کو تازہ کردیا اور اس جادو ادا عورت کے سینہ مین امید و مسرت کا ایک تلاطم اپنے آنے والی زندگی کی روح افزا کیفیتون کے تصور سے برپا ہوگیا۔

اسٹیونس کو اُسے اپنے ڈہب پر لے آنے مین کامیابی حاصل ہوئی تھی اور اوسکے دل کی حالت اسوقت بالکل ویسی تھی جسے اسٹیونس اپنے مقاصد کیلئے موزون سمجہتا تھا۔ اس موقع کو غنیمت پاکر اسٹیونس جو فطرت انسانی کا بہت بڑا نقاد تھا خاتون کا ہاتھ پکڑ کر اوٹھا اور اس خیال سے کہ جو جوش اوسنے اپنی باتون سے خاتون کے دل مین پیدا کردیا تھا وہ کہین زیادہ وقت کے گذرجانے سے فرو نہ ہوجاے خاتون کو ساتھ کے کمرہ مین لے گیا جہان خاتون کے بھائی کی تصویر لٹکی ہوئی تھی۔ اس تصویر کی طرف اشارہ کرکے اسٹیونس نے اپنے ساتھی سے اس طرح خطاب کیا۔

”جو دولت آج کے دن حریف کی طماعی کی دست برد سے بچائی جانے والی ہے وہ تمہارے بھائی کا حق تھی اور دنیا کی کوئی طاقت مرحوم کو اس سے منتفع ہونے سے محروم نہ کرسکتی تھی کیونکہ اگر وہ زندہ رہتا تو کل اوس کی عمر اکیس سال کی ہوگئی ہوتی اور آج اوسے یہ دولت ملگئی ہوتی۔ جس شخص کے قبضہ مین یہ روپیہ ہے۔

اوس کو تمہارے بھائی کی وفات کا بالکل علم نہین لیکن قانون کے ایک لغو اور مہمل پھیر کی وجہ سے تم جو بوجہ بہن ہونے کے اپنے بھائی کی جائز وارث ہو اس ورثہ سے محروم رہی جاتی ہو۔ اب تم میرا مطلب سمجھے؟ فقط اتنا کہہ دینے سے کہ تمہارا نام بجائے الایزا کے والٹر ہے۔ تمہارے جائز حقوق تمہین مل جائین گے اور قانون اپنے موشگافانہ حیلون سے تمہین محروم الارث کرنے کی جو کوششین کر رہا ہے اون کو ملیامیٹ کرکے تم اون ذرایع آمدنی پر متصرف ہو جاؤ گے۔ جن کا خدا کے نزدیک تمہین استحقاق حاصل ہے لیکن جو تمہارے اعراض کرنے کی صورت مین ہمیشہ کے لئے دوسرون کے قبضہ مین چلے جائینگے"

خاتون" ماحصل اس سب کا یہ ہے کہ مین تلبیساً اپنے تئین اپنا بھائی ہونا ظاہر کرون۔ یہی ہے نا؟"

اسٹیونس" بالکل یہی۔ کیا اسمین تمہین تامل ہے؟ کیا تم اس بات کو پسند کرو گی کہ تمہاری خاندانی جائداد ایک اجنبی کے قبضہ مین چلی جائے جس کو اوس سے متمتع ہونے کا کچھ بھی حق حاصل نہین؟ یا تو اپنے جائز حقوق سے ہمیشہ کے لئے دست بردار ہو جاؤ اور یا تھوڑی سی ہمت کرکے اون حقوق کو جو انصاف کی نظر مین تمہارے ہین حاصل کرلو"

خاتون۔ (اپنے بھائی کی تصویر کی طرف دیکھ کر) "ترغیب تو بہت بڑی ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ خطرہ اسکے ساتھ کسقدر ہے۔ اگر یہ بھید کھل گیا تو مال کیا ہوگا"

اسٹیونس۔ (گھبرا کر) "کچھ بھی نہین فقط سب کی سب دولت ہاتھ سے جاتی

رہے گی۔ لیکن کامیابی اور عدم کامیابی کا انحصار تمہارے طرز عمل پر ہے۔ اگر تم نے ذراسی بھی گھبراہٹ یا پریشانی یا حجاب یا کمزوری ظاہر کی تو سمجھنا یا کھیل بگڑ جائیگا لیکن اگر تم نے دلجمعی اور استقامت اور استقلال سے کام لیا تو ممکن نہین کہ ناکامی ہو۔"

خاموش ۔"اسکی طرف سے تو خاطر جمع رکھیئے۔ اگر مین نے ایک دفعہ بھی کام کا بیڑا اُٹھا لیا تو آسانی اور سلامتی کے ساتھہ اس آزمایش مین سے نکل آؤنگی جب خطرہ کی نوعیت اور صورت مجھے معلوم ہوتی ہے تو مین اوس کے مقابلہ کے لئے پوری ہمت اور استقلال سے کام لے سکتی ہون۔ خوف اوسی وقت تک ہے جب تک کہ اوسکا وجود موہوم غیر معین اور غیر متشخص ہو" (کچھہ دیر غور کرکے) "اچھا مین آپ کے مشورہ پر کاربند ہونگا اور جو کچھہ آپ کی ہدایت ہوگی اوسی پر چلونگا۔ جب آپ اچھی طرح سے جانتے ہین کہ اس معاملہ مین ہمکو کس قدر خطرہ کا سامنا کرنا پڑے گا اور ضرور ہے کہ آپ اس بات کو اچھی طرح سے جانتین اور باوجود علم کے آپ اس معاملہ کو انجام تک پہونچانے پر تلے ہوئے ہین تو کوئی وجہ نہین کہ مجھے آپکے ساتھہ دیتے ہوئے خوف دامنگیر ہو" (پہلے سے بھی زیادہ دیرتک متامل ہوکر) "بہت بہتر مین آپ کا ساتھہ دینے کو تیار ہون۔ مین کم از کم آج کا دن تو اور والٹر سے دُنی ہی بنا رہون گا۔"

اسٹیونس۔ (مارے خوشی کے جامہ مین پھولا نہ سماکر) "عزیز من تمہاری اولوالعزمی پر جی چاہتا ہے کہ مین نثار ہوجاؤن۔ تمہارے مرحوم بھائی کی روح کو بھی اسوقت وہ خوشی ہوئی ہوگی کہ بایدوشاید مجھے اسوقت وہ اپنی تصویر کی چوکھٹ مین

سے ہنستا ہوا نظر آرہا ہے۔"

خاتون۔ (تصویر کی طرف مخاطب ہوکر) "بھائی جان مین آپ کے مال و املاک کو اجنبیون سے لیکر رہون گی۔" (پھر اسٹیونس کی طرف روے خطاب کرکے) "لیکن یہ تو بتائے کہ ہمین اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے کیا کیا کرنا ہوگا اور خاص مجھکو کیا فرایض انجام دینے ہونگے۔"

اسٹیونس۔ "اس بارے مین اب تمکو سکھانے پڑھانے کی کوئی ضرورت نہین۔ چند رسمی اور معمولی مراتب تمکو انجام دینے ہونگے۔ گراس وینر چوک مین ایک شخص کے ہان چند کاغذات پر دستخط کرنا اوس کے بعد سوار ہوکر بینک کو جاکر روپیہ وصول کرلینا اور بس۔ لیکن اب ہمین روانہ ہو جانا چاہیئے جس شکرم مین مین آیا تھا اوسی مین ہمین ویسٹ اینڈ کو جانا ہے اور گاڑی انتظار مین کھڑی ہے۔"

خاتون اور اسٹیونس اب ایک ساتھ مکان سے نکلے۔ اسٹیونس نے کوچبان کو چند ضروری ہدایات پتہ کے متعلق دین اور پھر ان دونون نے گاڑی مین سوار ہوکر وہ سفر اختیار کیا جسکی یاد عمر بھر اون کے دلون مین رہی۔

اسٹیونس نے اپنے ساتھی کو منصوبہ پیش نظر کے متعلق کچھہ سوچنے یا ٹھنڈے دل سے غور کرنے کا ذرا بھی موقع نہ دیا۔ راستہ بھر وہ اوس کے پردہ تصور پہ سوئٹزرلینڈ کے دلفریب قدرتی مناظر اور دلاویز دہقانی زندگی کی شبیہین کھینچتا گیا اور تدبیر منزل کی اون آسایش اور راحت بھری حکایتون سے اوس کے کان بھرتا گیا جن سے اوس کا مذاق فطری طور پر بہت یکجہہ مانوس تھا۔ کبھی وہ ان دل کے بھانے والی داستانون سے خاتون کی طبیعت پر جو رنگین و فطرت پرست

واقع ہوئی تھی - ایک جوش انگیز اثر ڈالتا تھا اور کبھی ایسی اصل مین جھوٹی مگر ظاہر مین سچی دلیلون سے اوس خوفناک تلبیس کا جواز ثابت کرتا تھا جس مین بھولی بھالی خاتون ایسا بڑا حصہ لینے والی تھی -

غرضکہ اسٹیونس نے اس طور پر اس صاف دل اور پاک نہاد عورت کے سینہ مین برابر ایک مصنوعی جوش قایم رکھا اور ایک لحظہ کے لیے بھی اوسے اشارہ رادہ مین اوس مقصد پر پشیمان ہونے کا موقعہ نہ دیا جس کی تکمیل کو پہونچانے کا بیڑا اوسنے اوٹھایا تھا - اسٹیونس کے استدلال کا خاتون پر کچھ ایسا اثر پڑا تھا کہ خطرے مین مبتلا ہونے یا غلطی کے مرتکب ہونے کے امکان کو اوس نے سرے سے نظر انداز ہی کر دیا - اوس کو اس امر کا ہرگز علم نہ تھا کہ انکشاف حقیقت کی صورت مین نتیجہ اوس کے حق مین کس قدر خطرناک ہوگا - اوس کے ذہن مین صرف یہی بات سمائی ہوئی تھی کہ مین قانون کے حیلون حوالون اور الٹ پھیر کی مدافعت اس قسم کی تدابیر سے کر رہی ہون اور میرا ایسا کرنا نظر بحالات موجودہ بالکل جائز اور قرین انصاف ہے -

جس گاڑی مین یہ دونون سوار تھے وہ نیو روڈ (نئی سڑک) کو طے کرتی ہوئی مسٹر میکچرنل کے مکان کے سامنے جو سینٹ پنکراس نیو چرچ کے متصل واقع تھا رکی اور یہان سے روانہ ہوکر گراس وینر چوک مین اون عالیشان مکانات مین سے ایک کے سامنے جا کر ٹھہر گئی جن کے کثیف دود آلود رو کار کو دیکھکر ایک اجنبی شخص جس کی نگاہ یورپ کے شہرون کی خوبصورت اور پرشوکت عمارات کے دیکھنے کی عادی ہو اوس تمول اور طمطراق اور عظمت وشان کا اندازہ نہین

لگا سکتا جو ان مکانوں کے اندر موجود ہے۔

مکان کا دروازہ ایک چوبدار نے جو نہایت بھڑکیلی وردی پہنے ہوئے تھا کھولا اور مسٹر اسٹیونس کو پہچان کر کہا "ہز لارڈشپ آپ کا انتظار ہی کر رہے تھے۔ تشریف لے چلئے"

تینوں شخص گاڑی سے اتر کر مکان میں داخل ہوئے اور اسٹیونس نے چپکے سے خاتون کے کان میں کہا۔ "میرے پیارے والٹر دل مضبوط رکھنا ہم اس وقت ارل آف وارنگٹن کے پاس جا رہے ہیں" چوبدار ان تینوں کے آگے آگے ہو لیا اور ایک وسیع زینہ کو طے کرتا ہوا ان کو ایک کتبخانہ میں جس کی آرایش اور زیبایش حد تحریر سے باہر ہے لے آیا۔ اس کمرہ میں جا بجا سنہری جلدوں والی کتابوں سے بھری ہوئی الماریاں رکھی تھیں۔ سنگ مرمر کے حسین بت جن میں نقشہ بنانے کی کسر تھی قرینہ سے کھڑے تھے اور دیواروں پر مشہور و معروف مصوروں کے ہاتھ کی بنی کھینچی ہوئی تصویریں آویزاں تھیں اور یہ سب چیزیں اس عالیشان قصر کے مالک کے صحیح المذاق ہونے پر دلالت کر رہی تھیں۔

ایک میز کے گرد جو قانونی دستاویزوں اور دوسرے کاغذات سے لدی ہوئی تھی دو شخص بیٹھے تھے۔ ان میں سے ایک شخص طویل القامت۔ متوسط العمر۔ خوش شکل۔ خوش اخلاق اور شریف الوضع تھا اور اوس کے چہرے پر مہربانی اور حلم کے آثار ہویدا تھے۔ دوسرا شخص ایک سن رسیدہ جنٹلمین تھا جس کے سر کے بال اڑ گئے تھے خط و خال میں ایک طرح کا نکیلا پن پایا جاتا تھا۔ اور بات کرتے وقت ہونٹوں پر ہمیشہ خفیف سی مسکراہٹ موجود رہتی تھی۔

اول الذکر ارل آف وارنگٹن تہا اور ثانی الذکر اوسکا مشیر قانونی مسٹر پیکنہم۔
ارل آف وارنگٹن اُٹھکر مسٹر اسٹیونس سے تپاک کے ساتہ ملا۔ اور پھر
قانون سے ہاتھ ملاکر کہنے لگا۔ "مسٹر والٹر سڈنی جن سے میرا تعارف کرایا جانے
والا ہے آپ ہی کا نام ہے"

مسٹر اسٹیونس "یہی وہ نوجوان جنٹلمین ہین جن کی ولایت کی عزت
مجھے حاصل ہے۔ یور لارڈشپ نے پہلے ہی نظر مین دیکھہ لیا ہوگا کہ ان مین اور
ان کے والد مرحوم کی شکل مین کس درجہ قریب کی مشابہت ہے"

ارل آف وارنگٹن "آپ نے بہت درست کہا جس شخص نے ایک
دفعہ ان کے باپ کو دیکھا ہو ممکن نہین کہ وہ ان کو دیکھہ کر نہ کہہ اُٹھے کہ یہ اونکے
فرزند ہین۔ لیکن آپ لوگ بیٹھہ جائین۔ اب اس معاملہ کا تصفیہ ہو جانا چاہیے۔
یہ دوسرے صاحب جو آپ کے ساتھ ہین غالباً آپ کے مشیر قانونی ہین"

اسٹیونس (میکپرل کا ارل سے تعارف کراکے) "جی ہان ان کا نام مسٹر
میکپرل ہے"

اس کے بعد اسٹیونس نے ارل کے مشیر قانونی کی طرف مخاطب ہو کر
کہا "مسٹر پیکنہم مجھے آپ کی خدمت مین ایک دفعہ پہلے بھی نیاز حاصل ہو چکا ہے"
اس کے جواب مین مسٹر پیکنہم نے اپنا سر خم کیا لیکن جب میکپرل پر اوس کی نگاہ
پڑی تو اوسے بہت ہی تعجب ہوا اور اوس کی وضع سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا
میکپرل سے وہ یہ کہنا چاہتا ہی کہ "تعجب ہے کہ تمہارے جیسے شخص کی خدمات سے
ایسے اہم معاملہ مین استفادہ کیا جاوے"

جب سب اپنی اپنی جگہ بیٹھ چکے تو ارل آف وارنگٹن نے چند کاغذات کی طرف جو اوسکے سامنے میز پر رکھے ہوئے تھے اشارہ کر کے کہا۔ "آپ سب صاحبون کو معلوم ہے کہ آج ہمارے یہاں جمع ہونے کا کیا مقصد ہے۔ جس فرض کی انجام دہی مجھ سے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ والٹر سڈلی کے نام جو اسٹنفورڈ سڈلی کا اکلوتا بیٹا اور وارث ہے دعویدار کے تشخص کی نسبت اطمینان کرنے کے بعد اکتالیس ہزار پونڈ کی رقم جو اسوقت بینک آف انگلینڈ مین جمع ہے منتقل کر دون۔"

مسٹر ہیکنہم (میکجزل کی طرف مخاطب ہو کر) "اس موقع پر اس ترکہ کے تفصیلی واقعات پر بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہین معلوم ہوتی کیونکہ ہم اپنی ذمہ داری اس امر کے متعلق تسلیم کرتے ہین کہ جس رقم کی ہز لارڈشپ نے تصریح کی ہے وہ جائز دعویدار کو ادا کر دی جائے۔"

میکجزل۔ "آپ کا بالکل بجا ارشاد ہوا۔"

مسٹر اسٹیونس۔ "تو اب یور لارڈشپ کو صرف مسٹر والٹر سڈلی کے تشخص کا ثبوت چاہیئے؟"

ارل آف وارنگٹن۔ صرف رسمی طور پر ضابطہ کی تکمیل کے لئے یہ ثبوت مطلوب ہے ورنہ مجھے اچھی طرح سے معلوم ہے کہ مسز سڈلی مرحومہ سے آپکا اتحاد تھا اور مرحومہ نے اپنے بچون کی نگرانی آپکے تفویض کی تھی۔"

اسٹیونس۔ (کاغذات کا ایک چھوٹا سا پلندا ارل کے سامنے میز پر رکھکر) "مائی لارڈ! ان دستاویزون سے آپکو تمام امور کا ثبوت خاطر خواہ ملجائے گا۔

اشتہار

کتاب رہنمائے انجنیری حصّہ اوّل

یہ کتاب چھپکر طیار ہوچکی ہی جسکو مین نے بہت محنت اور کثیر خرچ سے واسطے افادہ مبتدیان میکنیکل انجنیرنگ عام فہم اردو عبارت مین تالیف کیا ہی کتاب کے شروع مین بورڈ آف ٹریڈ کے قواعد ترجمہ کرکے درج کیے گئے ہین۔ ان قواعد سے بورڈ آف ٹریڈ کے امتحان مین بہت آسانی ہوگئی ہی چونکہ یہ قواعد انگریزی مین تھے اسواسطے اکثر دقت ہوا کرتی تھی۔ اب ترجمہ مین مفصل اور مشرح دیکھکر امیدوار آسانی سے خود ہی فارم درخواست امتحان کی خانہ پرسی کرسکتا ہے اور قواعد سرٹیفکٹ کمپیٹنسی اور سروس کا جسطرح سے سمجھہ سکتا ہی کسی سے سمجھنے کی ضرورت نہین رہی۔ کتاب ہذا کو مین نے اسطرح سے ترتیب دیا ہی کہ اس کے پانچ سکشن کیے گئے ہین پہلا سکشن بائیلر کے سوال وجواب دوسرا سکشن انجن کے سوال وجواب تیسرا سکشن کنڈنسر کے سوال وجواب چوتھا سکشن پمپ کے سوال وجواب اور پانچوان سکشن سالینومیٹر کے سوال وجواب اس طرح۔ کتاب ہذا مین گیارہ سو (۱۱۰۰) سوال وجواب درج ہین۔ اخیر مین ایک لغات الفاظ اصطلاحی جوکہ روزمرہ کے کاروبار مین مستعمل ہین نہایت ہی مشرح کرکے لگائی گئی ہی اسمین چھہ سو کے قریب الفاظ اصطلاحی معہ معنون کے درج ہین اور ایکسو اکتالیس شکلین بنی ہوئی ہین قیمت اسکی رفاہ عام کیخاطر مجلد عمدہ ؏ ۱۲ مجلد خام ؏ ۸ مقرر کیگئی ہے محصولڈاک ذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

سید سردار علیشاہ انجنیر بڑا انجن شکارپور سندہ

بمبئی کے مشہور کارخانہ

بی۔ایس۔ وارلے اینڈ کمپنی

کی ایک شاخ حیدرآباد دکن مین بمقام چادر گہاٹ متصل ڈاکخانہ انگریزی کہولی گئی ہی اس کارخانہ مین جملہ سامان تحریر فروخت ہوتا ہی۔ مہرکنی و ڈائی سازی کا کام نہایت صفائی کے ساتھہ کیا جاتا ہی۔ وزیٹنگ کارڈ۔ کاپر پلیٹ یعنی تانبے کے تختے پر کندہ کرکے چہاپے جاتے ہین اور ہر نمونہ اور ہر وضع کے طغرے اور ربڑ کی مہرین نہایت خوبصورتی سے تیار کی جاتی ہین۔ یہ کارخانہ ہر قسم کا سامان فنون متعلقہ تحریر و مصوری وانجنیری اور طرح طرحکی تصویرین بہم پہونچا سکتا ہی۔

ہمارے کارخانہ کا نرخ نہایت ارزان ہی جیسا کہ ذیل کی شرح سے واضح ہوگا۔

مانوگرام دو یا تین حروف کے اقل شرح صہ سکہ کلدار

طغرے اور مانوگرام مے ہوئے 〃 لعہ

پتہ ایکسطر 〃 ۸؍ ۔۔

〃 دوسطر 〃 صہ 〃

چہپائی کی اُجرت

سادہ ابہروان کام ۱۰۰ ۔ داب اقل شرح ۴؍ 〃

رنگین کلم سرخ لاجوردی خاکی بادامی وغیرہ ۱۰۰ داب ۶ 〃

سنہرا۔ روپہلا ۱۰۰ داب اقل شرح عہ سکہ کلدار

سنہرا اور کوئی دوسرا رنگ ملاکر ۱۰۰ داب 〃 عا 〃

مختلف رنگون کے کام کی اجرت بالمشافہ یا خط وکتابت سی طے ہوسکتی ہی

وزیٹنگ کارڈ پتلی ۱۰۰ کارڈ مردانہ ایک سطر معہ پلیٹ ۔ 〃

〃 〃 〃 زنانے 〃 ۸؍ 〃

پتہ کی زاید سطور کیواسطے فی سطر عہ 〃

جن صاحبونکے پاس اپنی پلیٹین ہوان وہ ہم سے ۸؍ فیصد مردانہ اور ۱۲؍ سفید زنانہ کے حساب سی چہپوا سکتی ہین

لیجیئے ملاحظہ فرمائیے

فخر گیتی - نام گلدستہ مئی سنہ ۱۹۰۳ء عاشقانہ و نعت دونوں پہلو لیے ہوئے نینی تال سے ماہوار نکلتا ہے قیمت سالانہ پیشگی عام خریداروں سے ۔عہ ر

نتیجہ شفاعت - یہ نعتیہ کتاب کوڑیوں کے مول آپکو گہر بیٹھے ہاتھ آسکتی ہے اگرچہ کلام نعت پہلے بھی آپکی نظروں سے گذرا ہوگا لیکن اسکی خوبیاں اسکے ہی مطالعہ سے آشکار ہونگی قیمت ۴ر

مرغوب احمدی - ایک مختصر سی کتاب غزلیات نعت رسول کریم کی ہمارے کارخانہ مین دوبارہ چھپکر آئی ہے قابل دید ہے نہایت عمدہ عمدہ غزلیات سے مملو ہے باوجود خوبی اسکی قیمت نہایت کم یعنی صرف ۳ر مقرر ہے

قطرات اشک - اسمین چھہ قومی مضامین مصنفہ قاری محمد سرفراز حسین صاحب عزمی دہلوی درج ہین خوبی ملاحظہ سے ظاہر ہوگی قیمت ۴ر

اختر محمدی - یہ کتاب اولیاء اللہ کے حالات مین نہایت خوبی کے ساتھ نظم ہوکر طبع ہوئی ہے ۲؍ر

المشتہر محمد غنی الاسلام مالک فخر گیتی نینی تال -

فرحت - ہر مہینے کی ابتدائی تاریخون مین معقول تعداد مین شایع ہوتا ہے اسمین اخلاقی علمی تمدنی مضامین کے علاوہ ایک جزو ناول کا بھی شامل ہے ساتھ ہی اساتذہ سلف وحال کے چوٹی کے مطلب خیز اشعار درج ہوتے ہین قیمت عام سے ۲ مع محصولڈاک انیان ریاست و روساء عظام سے عہ ر نمونہ کا پرچہ ۲؍ر کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاسکتا ہے -

اشتہارات دو ایک مرتبہ کے لئے فی سطر ۲؍ر زیادہ کے لئے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ ہوسکتا ہے - اجرت ہر حالت مین پیشگی آنی چاہئے - خریدار یا غیر خریدار کے خطوط کا جواب برابر دیا جائیگا بشرطیکہ وہ ۸ر کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجین

المشتہر مہتمم فرحت انارکلی لاہور

مخزن

لاہور سے ہر انگریزی مہینے مین ایکبار شایع ہوتا ہے ملک کے مستند اور مشہور نامہ نگارون کے علاوہ ایک معقول تعداد نئے اور ہونہار اہل قلم کی اس کی اعانت مین مصروف ہے یونیورسٹیون کی ڈگریان پائے ہوئے اصحاب جنکو آج ملکی علم ادب سے غافل سمجھا جاتا تھا۔ شوق سے اسکے بنانے مین شریک ہو رہے ہین اور کوئی رسالہ ایسا نہین ہوتا جس مین کم از کم دو چار مضمون ڈگری یافتہ اصحاب کی طرف سے نہ ہون۔ مضامین عام دلچسپی کے ہوتے ہین اور کوشش کیجاتی ہے کہ ہر قسم کے مذاق کے لئے کچھ نہ کچھ ہر پرچہ مین موجود ہو۔ رسالے کا حجم (۱۸ × ۲۲) کی تقطیع پر مع سرورق ساٹھ صفحہ کا ہے قیمت عمدہ دبیز ولایتی کاغذ پر بلا محصول تین روپیہ اور دوم درجہ کے کاغذ پر دو روپیہ ہے اس حجم کا کوئی اور رسالہ ایسی لکھائی اور چھپائی کے ساتھ ان قیمتون پر نہین دیا جاتا محصول دونون صورتون مین ۶ ر سالانہ ہے۔ نمونہ کے پرچہ کیلئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئین

شیخ عبد القادر مالک و ایڈیٹر مخزن لاہور

بچون کا اخبار

کارخانہ پیسہ اخبار سے یہ نیا ماہوار رسالہ بچون کے خاص مطالعہ کے لئے شایع ہونا شروع ہوا ہے پہلا نمبر ماہ مئی مین شایع ہو چکا ہے معزز ہمعصرون نے پہلے پرچہ کو نگاہ پسندیدگی سے دیکھا ہے اور متفقہ طور پر تسلیم کیا ہے کہ بچون کے اخبار کی ملک مین بہت ضرورت تھی کوشش کیجائیگی کہ اسے ہر پہلو سے بچون کیلئے دلچسپ بنایا جائے اور دلچسپی کے ساتھ ساتھ تعلیمی فائدہ بھی حاصل ہو افسران محکمہ تعلیم نے بھی اس ارادہ سے بہت ہمدردی ظاہر فرمائی ہے مگر اسکی پوری کامیابی ملک اور اہل ملک کی قدردانی پر منحصر ہے۔ اس کی لکھائی چھپائی کی عمدگی کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ ۴۸ صفحہ کا (۱۸ × ۲۲) کی تقطیع پر ہے اور اسکی قیمت سالانہ پیشگی ۱عہ مع محصولڈاک ہے۔ درخواستین بنام مہتمم آنی چاہئین

المشتہر

مینیجر پیسہ اخبار - لاہور

(نئی اور نادر کتابیں)

مینیجر اختر دکن بک ایجنسی چادر گھاٹ (حیدرآباد دکن)

موجودہ خریداران افسانہ کے ساتھ

رعایت

اس وقت تک جو حضرات افسانہ کے خریدار بن چکے ہین اون مین سے جو صاحب بلحاظ اون حقوق کے جو افسانہ کی طرف سے اونکے ذمہ ہین اپنے احباب کو آمادہ خریداری فرما کر چار نئی درخواستین بھجوائین گے تو علاوہ دلی شکریہ کے اون کی خدمت مین جولائی سنہ ۱۹۰۳ء کے بعد سے ایک سال تک افسانہ بلا اخذ قیمت بھیجا جائیگا -

مینیجنگ سب ایڈیٹر

افسانہ

۱ - یہ رسالہ حیدرآباد دکن سے ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو شایع ہوا کرے گا
اور اس کا حجم پچاس صفحے کا ہوگا۔

۲ - اس مین صرف ایسے انگریزی ناولون کا ترجمہ یکے بعد دیگرے درج ہوا کرے گا
جو دلچسپ اور پرلطف ہونے کے ساتھ مہذب اور نتیجہ خیز ہونگے۔ ترجمہ مین اس
بات کا التزام خاص کیا گیا ہے کہ اصل کے مطابق اور ساتھ ہی فصیح اور با محاورہ ہو

۳ - اس خیال سے کہ خاص و عام اس کے مطالعہ سے مستفید ہوسکین ہم نے قیمت
نہایت ہی قلیل یعنی مبلغ (ے ر) سکہ انگریزی یا (ے ۸ر) سکہ حالی مع محصولڈاک
سالانہ مقرر کی ہے جو رسالہ کے حجم چھپائی کی عمدگی اور ترجمہ کی خوبیون کے مقابلے
مین کچھ بھی نہین۔

۴ - پیشگی قیمت وصول ہونے یا قیمت طلب پارسل کے ذریعہ سے رسالہ بھیجے
جانے کی درخواست آئے بغیر رسالہ جاری نہین کیا جائے گا۔

۵ - نمونہ کا پرچہ ۶ر سکہ انگریزی یا ۸ر سکہ حالی وصول ہونے پر بھیجا جائے گا۔

۶ - خریداران افسانہ سے التماس ہے کہ اپنا پتہ خوشخط اور واضح و مفصل تحریر
فرمائین۔

۷ - اجرت اشتہارات کے متعلق جو اس رسالہ مین چھپوائے جائین ہم سے خط و کتابت
کرنے پر مفصل حال معلوم ہوسکے گا۔

ظفر علیخان بی۔ اے۔ مالک و ایڈیٹر افسانہ

جلد اول

نمبر ۸ فروری سنہ ۱۹۰۳ء

افسانہ

یعنی

سلیس اور فصیح اردو مین

دلچسپ اخلاقی اور نتیجہ خیز انگریزی ناولون کے تراجم کا

ماہواری سلسلہ

ایڈیٹر و پروپرائٹر ظفر علیخان بی۔اے

مطبع شمسی حیدرآباد دکن مین محمد ابراہیم خان اکبرآبادی کے اہتمام

سے چھپا

یہ پہلی دستاویز سند ہے اسٹنفورڈ سڈلی اور لٹیشیا ہارڈنج کے نکاح کی جو یوٹر لارڈشپ کے چچا متوفی ارل آف وارنگٹن کی اولاد ناجایز تہی"

ارل آف وارنگٹن - (کسی قدر بے صبری سے گویا کہ یہ مضمون ایسا غیر خوش آیند تھا کہ زیادہ دیر تک اسپر بحث کا ہونا اوسے پسند نہ تھا-) "خیر آگے چلیئے اس دستاویز کے اصلی اور صحیح ہونے مین توکسی کو کلام نہین۔"

اسٹیولنس - "اور یہ الایزا سڈلی کی سند ولادت ہے جو ۱۲ اکتوبر ۱۸۱۰ء کو پیدا ہوئی اور یہ دیکھیئے اوس کی وفات کا صداقت نامہ ہے - ۱۴ فروری ۱۸۴۱ء کو الایزا سڈلی کا انتقال ہوا۔"

مسٹر پیکنہم - "اس سند کے پیش کرنے کی کیا ضرورت ہے - ان دستاویزات کے شرایط کی روک سے لڑکی کو توکسی صورت مین بہی یہ روپیہ نہ مل سکتا۔"

مسٹر اسٹیولنس - "مین نے بہ نظر مزید احتیاط یہ سند پیش کر دی ورنہ حقیقت مین تو اس کی ضرورت نہین تہی"

ارل آف وارنگٹن - "آپ نے سچ کہا - آپ کی اس احتیاط سے کم از کم اتنا تو معلوم ہو گیا کہ مسٹر اسٹانفرڈ سڈلی مرحوم کے خاندان کی صحیح صحیح حالت اس وقت کیا ہے یعنی بیٹی کا انتقال ہو گیا اور بیٹا زندہ ہے اور یہان موجود ہے"

اسٹیولنس - "مای لارڈ - اب والٹر سڈلی کی ولادت کے صداقت نامہ کو ملاحظہ فرمایئے جس سے روشن ہو گا کہ اوس کی تاریخ ولادت ۲۵ نومبر ۱۸۱۴ء ہے۔"

ارل آف وارنگٹن نے اس تحریر کو بہت غور اور توجہ سے دیکھا اور پہر مسٹر پیکنہم کے حوالہ کر دیا اور اوسنے بہی نہایت ہی باریک نظری سے حرف حرف کو

جانچی اور ارل سے کہا۔ مائی لارڈ اسکے صحیح ہونے مین کوئی کلام نہین ہے۔ اب ہمین والٹر سٹڈنی کی شناخت کے لئیے دو گواہ چاہئین"۔

مسٹر اسٹیونس۔" چونکہ اس خاندان سے میرے قدیم کے تعلقات ہین اور مین ان تمام حالات سے بخوبی واقف ہون اسلئیے غالبًا میری گواہی مین ہز لارڈشپ کو کوئی عذر نہ ہوگا"

ارل۔" ہم آپ کو بطور گواہ کے نہایت خوشی سے تسلیم کرتے ہین۔ اسمین بھلا کیا عذر ہو سکتا ہے۔"

اسٹیونس۔" اور مسٹر میکچزل دوسرے گواہ ہین"۔

میکچزل۔ (والٹر کی طرف اشارہ کرکے) "ان صاحبزادے کو مین گذشتہ چھہ سال سے جانتا ہون اور ان کی والدہ سے بھی میری شناسائی تھی"۔

مسٹر پیکنہم۔ (کچھہ دیر ٹھہرکر) "کیا یور لارڈشپ کی تشفی کیلئیے یہ امور کافی ہین؟"

ارل۔" بالکل کافی ہین۔ لیکن بلحاظ اسکے کہ آپ میرے مشیر قانونی ہین اس معاملہ کے تصفیہ کا دارومدار آپ پر ہے"۔

مسٹر پیکنہم۔" مجھے کوئی اعتراض نہین مسٹر اسٹیونس کو تو یور لارڈشپ جانتے ہی ہونگے"۔

ارل۔" ہان خوب جانتا ہون۔ میری ان کی کئی سال کی ملاقات ہے اور مجھے اس امر کا علم ہے کہ وہ ایک صاحب آبرو شخص ہین۔"

مسٹر پیکنہم۔" تو بس اب دیر کس بات کی ہے"۔

میکچزل۔" کسی بات کی نہین صرف معاملہ ختم ہو جانا چاہیئے"

مسٹر پیکنہم "اب مین اس تحریر کو جو واگذاشت رقم کے متعلق ہے پڑہتا ہون یہہ کہکر وہ اپنی کرسی پر سنبھل کر ہو بیٹھا اور ایک دستاویز جو کاغذ کے کئی دستون پر تہی حاضرین کو اصطلاحات قانونی کے معمولی تکرار اور اعادہ کے ساتھہ سنانے لگا۔

متبدل الہیت خاتون کو اب غور و فکر کا موقع ملا۔ مسٹر اسیٹونس کی طرف سے اس دعوے کے پیش ہونے کے لئے وہ کم و بیش تیار تھی کہ الایزا اسڈلی کا انتقال ہوچکا اور والٹر بقید حیات موجود ہے لیکن میکجزل کے اس صریح جہوٹ سے کہ وہ کئی سال سے اوس سے واقف ہے حالانکہ اوس صبح سے پہلے اوس نے میکجزل کو دیکھا تک نہ تھا خاتون حیران و ششدر رہ گئی۔ اس کے علاوہ خاتون کو اب پہلی مرتبہ یہ بات معلوم ہوئی کہ اوس کی ماں ایک جلیل القدر ارل کی ناجائز اولاد تھی۔ جس کی وجہ سے اوس کا (خاتون کا) اوس امیر سے جس کے سامنے وہ اس وقت موجود تھی دور کا رشتہ بھی تھا۔ اس علم کی وجہ سے خاتون کے خیالات ارل آف وارنگٹن کے موافق ہوگئے اور جب اوسنے دیکھا کہ ارل ایک ستودہ صفات اور پسندیدہ اخلاق شخص ہے اور جو ثبوت اسیٹونس پیش کرتا ہے اوہنین بہ آمادگی و آسانی تمام تسلیم کرتا جاتا ہے تو اوس کا حسن ظن اور بھی بڑہ گیا۔ اسیٹونس نے جس طرز استدلال سے کام لیا تھا اوس سے خاتون کو یہ خیال تھا کہ جس شخص کے خلاف مین دعوی پیش کیا جائیگا وہ اس دعوے کی تسلیم کرنیکی راہ مین ہر طرح کی رکاوٹین ڈالے گا لیکن جب اوس نے دیکھا کہ اسیٹونس کے کذب حق نما کے مقابلہ مین ارل نے ایک رقم کثیر کے دے دینے مین کس

آمادگی اور رضامندی سے کام لیا ہے، تو اوسے نہایت تعجب ہوا۔ مزید براں اب پہلی مرتبہ اوسے معلوم ہوا کہ اسٹیونس نے اوسے صرف دس ہزار پاونڈ کی رقم دینے کا وعدہ کیا تھا جو اوس رقم کی صرف ایک چوتھائی تھی جس کا خود اسٹیونس کے بیان کے مطابق صرف اوسی کو (خاتون کو) استحقاق تھا۔

ادہر ارل آف وارنگٹن کا مشیر قانونی دستاویز واگذاشت پڑھ رہا تھا اور ادوھر خاتون کے دماغ مین یہ تمام خیالات جلد جلد گذر رہے تھے۔ اوسے دفعۃً محسوس ہوا کہ گویا ایک پردہ سا اوس کی آنکھون کے سامنے سے اوٹھ گیا اور ایک خوفناک سازش کی حقیقت اوس پر کھل گئی۔ اس خیال کے آتے ہی وہ اوس شخص کی طرح کانپ اوٹھی جو اپنے آپکو یکایک کسی خوفناک کرارے پر کھڑا ہوا پائے۔ لیکن باینہمہ وہ یہ فیصلہ نہ کر سکی کہ اوسے اس وقت کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہیے۔ اوس کا دماغ بالکل پریشان ہو رہا تھا اور اگر کوئی خیال اوس کے دل مین بالاتر تھا تو یہ تھا کہ جس راہ کو اوس نے اختیار کیا تہا وہ اسقدر طے ہوچکا تہا کہ اب قدم پیچھے ہٹانا ناممکن تھا۔

جس وقت مسٹر پیکنھم نے واگذاشت کی طول طویل دستاویز کا پڑھنا ختم کیا تو یہی خیال خاتون کے ذہن مین سب سے زیادہ غالب تھا۔ بیس منٹ سے بھی زیادہ تک جو جھنجھناہٹ اوسکے کانون کو محسوس ہوتی رہی تھی وہ دفعۃً موقوف ہو گئی اور اب ایک آواز تلطف آمیز لہجہ مین اوسے یہ کہتی ہوئی سنائی دی ”اب براہ کرم اسپر دستخط کر دیجیے“۔

یہ سنتے ہی وہ چونک اوٹھی لیکن ایسی ضعیف القلب نہ تھی کہ زیادہ دیر تک اوس کے اوسان خطا رہتے۔ جھٹ سنبھلکر اوس نے وکیل کے ہاتھ سے قلم لیا اور دستاویز

پر والٹر سڈلی کے دستخط ثبت کر دئے۔ اس کے بعد بیکنہم۔ اسٹیونس اور میکچرل نے اوسپر اپنی اپنی گواہیان لکھین اور دستاویز ارل کے حوالے کر دی گئی۔

ارل آف وارنگٹن نے دستاویز لے چکنے کے بعد چند کاغذات ایک لوہے کے صندوق مین سے جو کتبخانہ کے ایک گوشہ مین گڑا ہوا تھا نکالے اور انہین خاتون کو دیکر کہا "مسٹر والٹر سڈلی مین نہایت خوشی سے یہ دولت آپکے حوالے کرتا ہون اور آپکو سچے دل سے یقین دلاتا ہون کہ اس دولت کے منتقل کرتے وقت میری دعا ہے کہ خدا آپکو صحت اور خوشحالی عطا کرے"

خاتون پر اسوقت از خود رفتگی اور محویت کا ایک عالم طاری ہو رہا تھا اوس نے ارل سے یہ کاغذ ارل کے ہاتھ سے لے لئے اور اظہار شکر و امتنان کے طور پر چند الفاظ کہے۔

جب یہ رسم ختم ہو چکی تو ارل نے اسٹیونس سے مخاطب ہوکر کہا "مسٹر اسٹیونس اگر آپ اور آپ کے دوست برابر کے کمرے مین تشریف لیجا کر نقل کے طور پر کچھ تھوڑا سا ناشتہ کر لین تو میرے لئے موجب عزت ہو گا۔ افسوس ہے کہ مین آپکا ساتھ نہ دے سکون گا کیونکہ مجھے مسٹر بیکنہم سے ایک ضروری مسئلہ کے متعلق جو ملتوی نہین ہو سکتا مشورہ کرنا ہے۔ اور اس لئے امید ہے کہ آپ مجھے معذور تصور فرمائین گے"

یہ کہکر ارل نے اسٹیونس اور سڈلی سے ہاتھ ملایا اور میکچرل کے ساتھ سر کے خم کرنے سے صاحب سلامت کی۔ اسکے بعد یہ تینون ناشتہ کے لئے دوسرے کمرے مین چلے گئے۔

برابر کے ایک کمرے مین اونکے لئے پر تکلف ناشتہ میز پر چنا ہوا رکہا تہا۔ لیکن سوائے میکپہرل کے اور کسی نے اوسکی طرف چندان التفات نہ کی۔ البتہ خاتون نے جسے تشنگی محسوس ہو رہی تھی شراب کا ایک گلاس رغبت سے پیا۔ اسٹیونس کا دل مارے خوشی کے بلیون اچہل رہا تہا اور اسلئے اوس کی بہوک پیاس سب جاتی رہی تہی اس کے علاوہ اوس کا خیال بینک سے جاکر روپیہ وصول کرنے مین اسقدر جبہ مصروف تہا کہ اوس نے میکپہرل کو بہی اون گوناگون نعمتون پر جن سے میز لدی ہوئی تہی۔ زیادہ وقت ضایع نہ کرنے دیا۔

غرضکہ بہت جلد یہ تینون کے تینون بینک آف انگلینڈ کی طرف روانہ ہوئے رستہ مین میکپہرل نے اسٹیونس سے مخاطب ہو کر کہا۔ " معاملہ تو نہایت صفائی سے ختم ہوا "

اسٹیونس۔ " ہان جیسا مین چاہتا تہا ویسا ہی ہوا۔ لیکن والٹر خیر تو ہے۔ تم مجہے کچہہ مکدر اور ملول سے نظر آرہے ہو۔ ؟ "

خاتون (رکاوٹ سے) " مین معاملہ کو وہ نہین سمجہتا جو دو گھنٹہ پیشتر سمجہا ہوا تھا میری نظرون مین اب اس کا نقشہ ہی کچہہ اور ہے "

اسٹیونس۔ " عزیز من تم اوس امیر کی ظاہری خوش اخلاقی اور اوس کے وکیل کی نرمی کی وجہ سے دہوکا کہا گئے۔ یہ عمدہ برتاؤ اونہون نے اِسلئے کیا کہ اسکے سوائے اون کے لئے اور کوئی چارہ نہ تہا۔ جب اونہون نے دیکھا کہ ہمارے رستہ مین رکاوٹین ڈالنے سے اونہین کوئی فائدہ حاصل نہین ہو سکتا تو اونہون نے مفت کرم داشتن والے مقولہ پر عمل کرنا مناسب سمجہا "

خاتون۔ (تلخی سے) " لیکن میری موت کا سرٹیفکٹ تو بالکل جعلی تھا "

اسٹیونس ۔" ناموں کی صرف تبدیل تھی جس کے بغیر کام ہی نہ چل سکتا۔ لیکن عزیز من ایک امر خاص مین تمہاری تشفی کرنا مین ضروری سمجھتا ہون۔ یہ ارل آف وارنگٹن جیسا کہ تمکو آج معلوم ہوا تمہارا رشتہ دار ہے۔ آج تک مین نے اس قرابت کا ذکر تم سے اسلیئے نہین کیا کہ جو نفرت اوسے تمہاری مان سے تھی وہی تم سے ہے۔ تم نے نہین دیکھا کہ جب تمہاری والدہ کا ذکر آیا تو اوس نے میری بات کاٹ دی اور تمہاری واجب التعظیم والدین کے متعلق اوس نے جو گفتگو کی بجبر و اکراہ کی"

خاتون ۔" ہان دیکھا تو سہی"

اسٹیونس ۔" مین تم کو یقین دلاتا ہون کہ اوسے تم سے سخت نفرت اور کینہ ہے اور اوس سے قرابت رکھنے کے متعلق جو دعاوی تمہاری طرف سے پیش ہونگے اونکو وہ ہرگز ہرگز تسلیم نہ کرے گا۔ بہ حیثیت ایک امیر اور ایک شریف و تعلیم یافتہ شخص ہونے کے اوس نے بہ تقاضاے اخلاق تمہارے ساتھ اچھا برتاؤ کیا لیکن مبارکباد کے جو الفاظ اوس کی زبان سے نکلے اون کو اوس کے دل سے ذرا بھی تعلق نہ تھا"

خاتون ۔" آپ سچ کہتے ہین۔ آپ کا حرف حرف مجھے یاد آگیا۔ معاف کیجئے گا کہ کچھ دیر کے لیئے مجھے آپ کی دوستی کی طرف سے شبہ ہو گیا تھا"

اسٹیونس نے اس سادہ دل خاتون کے ساتھ جسپر اوس کی جادو بیانی اور عیارانہ طرز استدلال نے ایسا زبردست اثر ڈالا تھا۔ اظہار خلوص کے طور پر ہاتھ ملایا اور ایک دفعہ اور حصول عیش و انبساط کے اون ذرایع کا ذکر کرنا شروع کیا جو خاتون کو عنقریب حاصل ہونے والے تھے۔ ان دلایل نے اس امید کے

ساتھہ شامل ہو کر کہ وہ عنقریب لنڈن کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہنے والی ہے خاتون کو تسکین بخشی اور اوسکے دل کی باغ باغ اطمینان سے وہی حالت ہوگی جس کے پیدا کرنے کے لئے اسٹیونس نے تقریباً پانچ سال صرف کئے تھے۔

آخر کار گاڑی بینک آف انگلینڈ مین جاکر ٹھہر گئی اور اسٹیونس جلدی سے اتر کر دلال کی تلاش مین ایک طرف کو گیا تاکہ اوسکی مدد سے وہ رقم کثیر جو دستے ملا چاہتی تھی اور جسکے حصول کے لئے اوسنے اپنا وقت روپیہ اور اطمینان قلب سب کچھہ نثار کیا تھا۔ بطور مناسب حاصل کر سکے۔ خاتون اور میکیچرل بینک کے برآمدہ مین اسٹیونس کی واپسی کا انتظار کرتے رہے۔ چند منٹ کے بعد وہ ایک دلال کے ساتھہ جو اوس کے ملاقاتیون مین سے تھا واپس آیا اور اب یہ سب کے سب اوس دفتر کی طرف روانہ ہوئے۔ جہان معاملہ تصفیہ ہونا تھا۔ دلال نے کل معاملہ ایک کارکن کو جو دفتر مین موجود تھا سمجھایا اور کارکن نے ایک بہت بڑی بہی مین کچھہ دیکھکر وہ کاغذات جو لارڈ وارنگٹن نے خاتون کو دئے تھے لے لئے۔ ان کاغذات کا کتاب کے داخلون سے مقابلہ کرنے کے بعد کارکن نے تین آدمیون کو جو دفتر مین ایک طرف کھڑے ہوئے تھے اور جن کی ہیئت چپراسیون کی سی تھی کچھہ اشارہ کیا اس اشارہ کے ساتھہ ہی یہ تینون شخص جلدی سے اسٹیونس میکیچرل اور والٹر سڈلی کے پاس آگئے۔ اسٹیونس کے چہرے پر ان آدمیون کو دیکھتے ہی مردنی سی چھا گئی۔ اور میکیچرل کو بھی تشویش پیدا ہوئی۔ لیکن خاتون کو ابھی تک خطرہ کا گمان نہ تھا۔

کارکن نے تینون مجرمون کی طرف اشارہ کرکے معنی خیز لہجہ مین کہا۔ "یہی ہین

وہ تین شخص ہین" اور اسکے ساتھہ ہی یہ کہا" تمہارا راز طشت از بام ہو گیا۔ یہ تینون شخص پولیس کے افسر ہین"

خاتون ۔" پولیس کے افسر؟ یہ کیا؟"

پولیس افسرونمین سے ایک ۔" ہم تمہین گرفتار کرنے کے لیئے یہان آئے ہین۔ مزاحمت سے کچھہ فائدہ نہین باہر اور ہمارے ساتھی بھی ہماری مدد کو کھڑے ہین"

خاتون (ہاتھہ ملکر درد و کرب کے لہجہ مین)" یا میرے اللہ یہ کیا مصیبت ہے۔ ای اسٹیونس مجھے تیری وجہ سے کس روز بد کا مُنہ دیکھنا پڑا"۔

بدنصیب اسٹیونس نے اپنا سر جھکا لیا اور کچھہ جواب نہ دیا۔ یہ خلاف توقع صدمہ جو عین اوس وقت نازل ہوا جب کہ گوہر مقصود اوس کی مٹھی کے قریب پہونچ گیا تھا اوسکی روح کو پیسے ڈالتا تھا۔

میکچرل کو جب معلوم ہوا کہ کچھہ بنائے نہین بنتی تو قسمت پر صابر و شاکر ہو کر خاموش ہو رہا۔ اب پولیس افسر اور اونکے قیدی پولیس کی کچہری کی طرف روانہ ہوئے اور کارکن اور دلال بھی اونکے ہمراہ ہو لیئے۔ خاتون اس ناگہانی صدمہ سے ایسی مضمحل اور ناتوان ہو گئی تھی کہ سہارے کے لیئے اوسے اوس افسر کا بازو تھامنا پڑا جسکی وہ نگرانی مین تھی۔

دن کے تین بجے تھے کہ اسٹیونس۔ میکچرل اور سٹائی پولیس کی کچہری مین پیش کئے گئے۔ استغاثہ کی طرف سے بینک آف انگلینڈ کا مشیر قانونی پیروی کرنے کے لیئے حاضر تھا چنانچہ مجسٹریٹ نے اوسکی طرف مخاطب ہو کر مقدمہ کی کارروائی اس سوال سے شروع کی" ان قیدیون پر آپ کیا الزام لگاتے ہین"

وکیل "۔ الزام یہ ہے کہ انہون نے چالیس ہزار پاونڈ کی رقم ارل آف وارنگٹن

اور بینک آف انگلینڈ سے فریب کے ساتھ وصول کرنے کی کوشش کی"

میجسٹریٹ "کیا لارڈ وارنگٹن اسوقت یہان موجود ہین"

وکیل "جناب عالی لارڈ وارنگٹن کو تو اسوقت بھی اُس شیطانی جعل اور فریب کا علم نہین جسکے ارتکاب کے لیئے ملزمین نے سازش کی اور جسے ایک حد تک وہ لارڈ وارنگٹن کے خلاف عمل مین بھی لا چکے ہین۔ لارڈ وارنگٹن نے قیدیون کو بعض دستاویزات دیدے جن کی رو سے اونہین یہ اختیار حاصل ہوگیا تھا کہ چالیس ہزار پونڈ کی رقم بینک سے وصول کرلین۔ بعض ذرایع سے قیدیون کے مقصد کا علم کچھہ عرصہ پیشتر نظماے بینک کو ہوگیا تھا اور اس بارہ مین اونہین خفیہ اطلاع مل چکی تھی۔ لیکن نظماے بینک کو اس بات کی اجازت نہین دیگئی کہ ارل آف وارنگٹن سے اس بارہ مین خط و کتابت کرین۔ جہان سے اس راز کی اطلاع نظماے بینک کو ہوئی تھی وہین سے یہ تاکید بھی ہوئی تھی کہ زنہار ایسا نہ کیا جاے ورنہ آیندہ کبھی کوئی اطلاع نہین بہم پہونچائی جائیگی۔

"بہرحال مین آج صرف اوسی قدر بیان پر اکتفا کرتا ہون جس سے الزام منسوبہ کی کافی طور پر توثیق ہوجاے تاکہ جناب والا قیدیون کے اوسوقت تک زیر حراست رکھے جانے کا حکم صادر فرمائین جبکہ ارل آف وارنگٹن کی حضوری کا بندوبست کیا جاے"

میجسٹریٹ "مقدمہ کی تفصیل بیان کیجیے"

وکیل "(رسڈنی کی طرف اشارہ کرکے) مین اس قیدی پر یہ الزام لگاتا ہون کہ اُسنے بینک آف انگلینڈ سے اکتالیس ہزار پاونڈ کی رقم اس بہانہ سے وصول کرنی چاہی کہ اوسکا نام والٹر سڈنی ہے اور وہ مرد ہے۔ حالانکہ قیدی کا نام الایزا سڈنی ہے اور وہ عورت ہے"

اس بیان پر کچہری مین ایک سناٹا سا چھا گیا اور اگر کوئی آواز سنائی دی تو وہ خاتون کی کراہنے کی آواز تھی

وکیل - (اپنا سلسلہ تقریر جاری رکھ کر) "اور ان باتی کے دونون قیدیون رابرٹ اسٹیونس اور ہیوسیکجرل پر شریک و معین جرم ہونے کا الزام لگاتا ہون"

ناشاد خاتون نے اون جذبات سے جن پر اب اوسے قابو نہ رہا تھا بے اختیار مغلوب ہوکر ایک پر الم لہجہ مین میجسٹریٹ سے اس طرح خطاب کیا "ہائے افسوس یہ سب سچ ہے - مین حقیقت مین وہ نہین ہون جو نظر آرہی ہون مجھ سے ایک خوفناک فریب دہی اور غداری کا جرم سرزد ہوا (اسٹیونس کی طرف اشارہ کرکے) لیکن اس شخص نے مجھکو اس جرم کے ارتکاب پر آمادہ کیا"

یہ سنکر عدالت مین جسقدر شخص موجود تھے سب کے دل مین خاتون کی طرف سے ہمدردی پیدا ہوگئی یہان تک کہ میجسٹریٹ کا قلب بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہا اور اوس نے ملاطفت کی راہ سے خاتون سے کہا "تمھین اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ تمہارا اسوقت کا بیان دوسرے موقع پر بطور شہادت مخالف کے پیش کیا جائے گا۔"

خاتون "جو کچھ مجھ سے سرزد ہوا ہے اور جن جن باتون کا مجھے علم ہے وہ سب کچھ اقبال کرنے کو مین تیار ہون - کیونکہ ایسا کرنے سے مین اپنے سنگین جرم کی کسی قدر تلافی کرسکون گی - وہ جرم جسکی اصلی حقیقت مجھ پر اب کھلی ہے"

میجسٹریٹ "ایسی حالت مین مقدمہ کی پیشی کل تک ملتوی ہو۔"

اس حکم پر افسر چالان کنندہ نے قیدیون کو اپنی حراست مین لے لیا۔ اور ایک گھنٹہ کے اندر اندر اونہون نے اپنے آپکو گلٹسپر اسٹریٹ کامپٹر کے زندان مین

مقید پایا۔

اسطور سے نومبر کی چھبیسوین تاریخ والٹر سڈلی کے لئے ختم ہوئی۔ بجائے اسکے کہ دولت فراوان اوسکے قبضہ مین آتی اور ایک شاداب ودلکشا سرزمین مین جاکر وہ آرام واطمینان کے ساتھہ ایک فرحت انگیز زندگی بسر کرتی اوس نے اپنے آپ کو ایک سنگین جرم کی علت مین مقید پایا۔ دنیا مین بہی کیا کیا ناگہانی انقلاب برپا ہوتے ہین۔ لیکن اس سانحہ انگیز تاریخ کو اوسکی ایک امید البتہ پوری ہوگئی۔ اور وہ یہ کہ اوس نے اپنا مردانہ لباس اُتار ڈالا اور وہ لباس اختیار کیا جو اوسکی جنس کے مناسب تھا۔ ایک قاصد بنگلہ کو اس غرض سے روانہ کیا گیا کہ بوئیسا کو اس ماجرے کی اطلاع دے اور اوس کی دلزدہ خاتون کے لئے ایک مناسب جوڑا کپڑون کا لیتا آئے۔ مگر افسوس کہ وہ لباس جسکے اختیار کرنے کا اوسے اس درجہ شوق تہا اوسے پہلی مرتبہ ایک قیدخانہ مین پہننا پڑا اور اوس کی عمر کا وہ زمانہ جبکہ اوسنے نسائی وضع وانداز کی طرف عود کیا۔ ایسی حالت مین شروع ہوا جبکہ زندان کی دیوارین اوسکے چارون طرف حایل تہین۔

بہرحال اب وہ زمانہ شروع ہوگیا اور اب سے ہم صرف اوسکا اصلی نام الایزا سڈلی لین گے۔

اکتیسوان باب

انکشاف حقیقت

لوئیسا نے نہایت حزم ودور اندیشی سے یہ اقتضائے مذاق سلیم ایسی خاتون کے لئے ایک سادہ اور غیر مزین پوشاک بھیجی۔ اس پوشاک کو پہن کر الایزا ایک شاندار اور رعنا عورت کی صورت مین ظاہر ہوئی۔ قد اوس کا عام زنانے قد سے کسی قدر نکلتا ہوا تہا لیکن اوس کے وضع و انداز کی دلفریبی اور اوسکے حرکات وسکنات کی موزونی برتر از بیان تھی۔ اگرچہ ایک مدت دراز سے وہ مردانہ لباس کی عادی ہورہی تھی لیکن پھر بہی اس وقت اس نئی وضع کے اختیار کرنے کے باعث اوس مین کسی طرح کا بھدا پن یا غیر موزونیت نہین پائی جاتی تھی۔ اوسکی سبکرفتاری اور خوش خرامی مین کسی طرحکا فرق نہ آیا تہا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اوسکے متناسب اور خوبصورت پاؤن ملایم سے ملایم ریشمین جرابون اور نازک سے نازک اونچی ایڑی کے بوٹ کے سوا اور کسی چیز سے آشنا ہوئے ہی نہ تہے۔

صبح کے اخبارون مین اقدام فریب دہی کے اوس حیرت انگیز واقعہ کے حالات شایع ہوئے جسکی حقیقت گذشتہ تاریخ کو بینک آف انگلینڈ مین کھل گئی تھی اور جب قیدی پولیس کی عدالت مین مزید تحقیقات کی غرض سے لائے گئے تو ایک جم غفیر اون کے اور علی الخصوص الایزا کے دیکھنے کو عدالت کے دروازہ پر جمع ہوگیا

الائزا کا چہرہ تمتا رہا تہا اور اوسکی آنکہون سے گہرا دلی جوش نمایان تہا - اسٹونس بالکل زرد ہو رہا تھا اور میکپھرل منہ بھینچا ہوئے ہوئے خاموش اور ساکت تہا - عدالت مین سر پیٹر لارہی برسر اجلاس تہا اور اوسکی دہنی طرف ارل آف وارنگٹن ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا - مسٹر بیکہم بھی بینک آف انگلینڈ کے مشیر قانونی کے ساتھ موجود تھا

جسوقت قیدی پیش ہوئے تو الائزا نے میجسٹریٹ سے باستقلال خطاب کیا اور کہا کہ کل کے وعدہ کے بموجب مین کامل طور سے اقبال کرنا چاہتی ہون - اوسے بیٹھنے کو ایک کرسی دی گئی اور سر رشتہ دار عدالت نے اس عجیب و غریب سازش کی ابتدا اور نشوونما کے متعلق اوس کا اظہار قلمبند کرنا شروع کیا -

افسوس کہ ایسی مجرمانہ حکایت ایسی دلکش اور سریلی آواز کی وساطت سے اور ایسے ناپاک واقعات کا راوی ایسا دلفریب اور پاکیزہ منہ ہو - اف جو الفاظ الائزا کے نازک لبون سے رک رک کر نکلتے تہے بالکل کسی گہو اوس لجلجے مادہ کے مشابہ تہے جو گلاب کی پتیون کو آلودہ کرے -

جب الائزا اسٹلی کا اقبالی بیان مکمل طور سے قلمبند کیا جا چکا اور وہ اوس پر اپنے دستخط ثبت کر چکی تو ارل آف وارنگٹن کے مشیر قانونی نے کچھ مزید واقعات بیان کئے جن کی مدد سے میجسٹریٹ کو مقدمہ کے مفصل حالات معلوم ہو گئے - جنہین ہم ذیل مین ہدیہ ناظرین کرتے ہین -

سابق ارل آف وارنگٹن عادات و اطوار کے لحاظ سے ایک بالکل نرالی طبیعت کا شخص تھا - بچپن مین ایک حادثہ کے پیش آجانے کی وجہ سے اوس کی ترکیب جسمانی مین فتور آگیا تھا اور اوسکا نشوونما رک گیا تہا - اور چونکہ قوی الحس اور شدید الجذبات

تھا اس لئے اوسے ایک لمحہ کے لئے بھی اوس سوسائٹی سے میل جول
رکھنا گوارا نہ تھا جہان اوسکے بہت سے ہمچشمون کی رعنائی اور تنومندی اوس کی
جسمانی بدنمائیون پر پھبتی اوڑانے کے لئے موجود تھی۔ کیمبرج شایر مین اوس کی
ایک وسیع و زرخیز جاگیر تھی اور یہین وہ اپنی زندگی کا اکثر حصہ تنہائی مین گذارا کرتا تھا
جاگیر وارنگٹن کے محصل کی ہوئی ایک لڑکی لٹاٹیشیا ہارڈنج نامی چھوڑ مری تھی۔ اور
جب ارل اول اول ۱۸۷۹ء مین کیمبرج شایر مین آکر مقیم ہوا تو یہ لڑکی جو اپنے باپ کے
ساتھ رہتی تھی ۱۶ سال کی تھی۔ لٹیشیا ہارڈنج شکل صورت کی کچھ زیادہ اچھی نہ تھی لیکن
متانت اور وقار کی اوسکے چہرہ پر کچھ ایسی شان پائی جاتی تھی اور اسکے علاوہ وہ منکسر المزاج
اور ہر دلعزیز وہ اس درجہ تھی کہ جو اوس سے ملتا تھا اوس کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ کتب بینی
کا اوسے بڑا شوق تھا اور ارل آف وارنگٹن کا کتب خانہ اوسکے لئے ہر وقت کھلا
رہتا تھا۔

خلوت گزین اور تارک الدنیا ارل بہت جلد لٹیشیا ہارڈنج سے مانوس ہو گیا اور اوسی
معلوم ہوا کہ لٹیشیا کی عقلی و دماغی قوتین بہت بڑھی ہوئی ہین۔ چنانچہ اوس کے فضل
و کمال کی وجہ سے ارل کو اوس سے گفتگو کرنے مین ہمیشہ ایک خاص لطف حاصل
ہوتا تھا۔ رفتہ رفتہ لٹیشیا کی طرف سے جو اوس کی مونس تنہائی تھی ارل کے دل مین
ایک قوی جذبہ کی تحریک ہونے لگی اور ادہر لٹیشیا کو بھی بوجہ اوس عنایت آمیز برتاؤ
کے جو ارل اوس سے کرتا تھا ارل سے محبت پیدا ہو چلی۔ کیمبرج شایر آنے کے کچھ
عرصہ بعد ارل آف وارنگٹن بیمار پڑ گیا۔ اس حالت مین لٹیشیا نے اوس کی تیمارداری
مین جان نثاری اور محبت کا کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا۔ اس واقعہ کے بعد سے لٹیشیا

ر ضروریات زندگی کے ہو گیا۔

کا وجود ارل کے لئے بمنز بت عشق کے درجہ کو پہونچ گئی اور اگرچہ کسی پادر

بتدریج ان دونون کی ح بہی اوس باہمی محبت اور عقیدت کے رشتہ کو ز

اونکا نکاح نہین پڑہا لیکن نکا ن وابستہ تہے۔ استہزا کا خوف جس نے ا

مضبوط نہ کرسکتا جس سے یہ دونو ل کے حق مین بجائے ایک کمزوری کے

سے سوسائٹی ترک کرادی تہی اور جوا کہ جس عورت سے اوس کو عشق تھا اوس سے

حماقت بن رہا تہا ہمیشہ اس امر کو مانع آیا اور جس دن ارل کے گھر ایک ب

باقاعدہ طور پر عقد کرلے۔ غرضکہ لٹیشیا اوسے داغ مفارقت دیگئی۔

پیدا ہوئی اوسی دن اس معصوم بچے کی ما ہمیشہ کیلئے

اس بچی کا نام جو ناجائز تعلق کا نتیجہ تہی ارل نے اوس

ہارڈنج رکھا۔ خوبصورتی مین یہ لڑکی اپنی مثال آپ تہی۔ بڑہتی عمر کے ساتھ اوس کا حسن

بہی بڑہتا چلا۔ باپ اوس پر جان دیتا تہا۔ اور اوس کے نشوونما کو فخر و محبت کی نگاہ

دیکہتا تھا۔ جب اوسکی عمر سولہ سال کی ہوئی تو ارل کا بہتیجا اور اوس کی جائداد واملاک

کا عرفی وارث کالج چھوڑنے کے بعد اپنے چچا سے ملنے آیا۔ یہ نوجوان اکہ

ری تھا کہ اوسکے ماں باپ دونون انتقال کرگئے اور اسلئے وہ باعث اپنے چچا ارل

آف وارنگٹن کا دست نگر تھا۔

ارل آف وارنگٹن نے لوگون کے سامنے یہ ظاہر کر رکھا تہا کہ لٹیشیا ہارڈنج

اوس کی بھتیجی ہے۔ فریڈرک کو لڑکی کے حسب و نسب کے اصلی حالات معلوم

تہے اور اپنے چچا کے مکان پر پہونچنے سے پہلے وہ اس لڑکی سے کچھ زیادہ اچھی

طرح پیش آنے کے لئے آمادہ نہ تھا۔ اوس کی تربیت اون پر غرور امیرانہ حوالی مین

ہوئی تھی جہان صحیح النسب ہونا لوازم زندگی سے شمار کیا جاتا ہے اور جہان صرف اوسی شخص کو عزت کی نظرون سے دیکھا جاتا ہے جو نجیب الطرفین ہو۔ لیکن مس ہارڈنج کی صحبت مین رہتے ہوے اوسے زیادہ دن نہ گزرنے پائے تھے کہ اس بارہ مین ارل کے خیالات بالکل بدل گئے اور مس ہارڈنج کی وقعت و عظمت اوس کے دل مین بیٹھ گئی۔ یہ حالت بتدریج عشق سے بدل گئی اور وہ ہزار جان سے اوس پر عاشق ہو گیا۔

ارل نے اس محبت کو نہایت مسرت کی نظر سے دیکھا کیونکہ ان دونون مین رشتہ ہو جانے سے اوس کی پیاری اور چہیتی بیٹی کا وہ مرتبہ اور درجہ حاصل کرنا مقصود تھا جس کی اوسے دل سے تمنا تھی۔ یہ ظاہر تھا کہ انگلستان کے سب سے زیادہ دولتمند ارل کی بی بی ہونے کی حیثیت سے اوسکا غیر صحیح النسب ہونا کسی کی زبان پر بھی نہ آئے گا۔ لیکن خود لٹیشیا کے دل مین فریڈرک کی محبت نہ تھی۔ اوس عجیب و غریب تلون کی وجہ سے جو بسا اوقات نہایت مستقل مزاج عورتون مین بھی دیکھنے مین آتا ہے وہ فریڈرک سے سخت متنفر ہو گئی تھی۔ اور چونکہ بلند نظر اور آزاد منش تھی لہذا ... دولت اور مرتبہ و جاہ کے حصول کے خیال سے ... اوسکا ... نے

تھی۔ ارل کو اپنی بیٹی کا یہ راز معلوم ہوا تو اوس کے دل کو سخت صدمہ پہونچا۔
اوس نے لیٹشیا کو بہت کچھہ سمجھایا بجھایا اور منت سماجت سے زجر و توبیخ سے
کہا کہ دہقان کے لڑکے کی محبت کے خیال سے درگزرے۔ لیکن لیٹشیا نے
ایک نہ مانی اور سرکشی کی راہ سے جواب دیا کہ مین جس کے ساتھہ چاہون گی شادی
کرون گی کسی کے کہنے سننے سے اپنی دلی تمناؤن کا خون نہین کرسکتی۔ اس پر
ارل نہایت برافروختہ ہوا اور اوس نے قسم کھائی کہ اگر لیٹشیا ہارڈنج نے اسٹانفرڈ
سڈنی سے شادی کی تو ایک شلنگ بھی نہ اوسکو اور نہ اوس کے خاوند کو ملے گا۔

لیکن ہٹ دہرم اور ضدی لڑکی نے نہ تو اس دہمکی کی کچھہ پروا کی اور نہ اوس
باپ کے صدمہ کا کچھہ خیال کیا جس نے اس ناز سے اوسکو پالا تھا اور ایک دن باپ
کا گھر چھوڑ کر اسٹانفرڈ سڈنی کے ساتھہ بھاگ گئی اور اوسکے ساتھہ نکاح کرلیا یہ
صدمہ دیرینہ سال ارل پر بجلی ہوکر گرا۔ اوّل تو اوسکے قوا پہلے سے ہی ضعیف اور
ناتوان تھے۔ اس پر یہ مصیبت قیامت ہوگئی۔ غم سے نڈھال ہوکر وہ صاحب فراش
ہوگیا اور مرنے سے چند ساعت قبل اپنی قسم کے مطابق وصیت کی کہ تمام جائداد باستثنائے
اکتالیس ہزار ماہوار رقم کے جو ارل کا خطاب موروثی حاصل کرنے کے بعد سے اوس کے

سے کوئی نرینہ اولاد چھوڑے بغیر مرجائے یا درصورت اولاد نرینہ کے تولد کے لڑکا
اکیس سال کی عمر کو پہونچنے سے پہلے مرجائے تو متذکرہ بالا رقم فریڈرک کے
قبضہ مین چلی جائے گی۔

غرضکہ دیرینہ سال ارل یہ وصیت کرنے کے کچھہ دیر بعد شکستہ دل اور پامال اندوہ الم
ہو کر چل بسا اور فریڈرک نے جو تدین و راستبازی مجسم تھا۔ اپنے چچا کی وصیت
کے مطابق عمل کرنے کا صدق دل سے عزم کرلیا۔

اسٹانفرڈ سڈنی اور لیٹیشیا ہارڈنج کے ہان دو اولادین ہوئین ایک لڑکی اور ایک
لڑکا۔ لڑکی کا نام الایزا تھا۔ اور لڑکے کا والٹر۔ الایزا کی صحت بچپن سے اچھی تھی لیکن والٹر
جنم روگی تھا۔ والٹر کی پیدایش کے کچھہ مدت بعد اوس کا باپ جو ایک عرصہ سے روبہ
انحطاط تھا انتقال کرگیا اور لیٹیشیا جس کے پاس اپنے دو بچون کی پرورش کے لیے
سوا ایک چھوٹے سے مقطعہ کی کاشتکاری کے اور کوئی وجہ معاش نہ تھی بیوہ رہگئی
چونکہ اوس کی طبیعت ابتدا سے آزاد واقع ہوئی تھی اس لیے اس آڑے وقت مین
اوس نے ارل آف وارنگٹن کے آگے جسکے سوال عشق کو اوس نے حقارت کے
ساتھہ رد کر دیا تھا ہاتھہ پھیلانا باعث عار خیال کیا۔ اور اسنے [illegible] تعلیم

غیر منقولہ جائداد پر تصرف مالکانہ کرنے کی غرض سے مقطعہ مین آیا۔ بیوہ کے ذمہ لگان کی بقایا کی رقم بہت کچھہ چڑہی ہوئی تہی۔ اسٹیونس نے جب اوسکے حالات موجودہ و اُمید آیندہ کے متعلق اوس سے استفسار کیا تو بیوہ نے اپنے کل واقعات جسے اوسوقت تک اوسنے اپنے بچون سے چھپا رکھا تہا۔ اسٹیونس کو من وعن کہہ سنائے۔ متوفی ارل کے وصیت نامہ کی شرایط سے وہ بخوبی واقف تھی لیکن اوس نے عزم کر لیا تہا کہ تاوقتیکہ والٹر سن بلوغ کو نہ پہونچ جائے اوسوقت تک اس واقعہ کی خبر بہن بہائی مین سے کسی کو نہ کی جائے۔ لیکن اسٹیونس سے ان واقعات کا چھپانا خلاف مصلحت تھا کیونکہ ایسی حالت مین جبکہ بقایا کے تصفیہ پر وہ بالکل قادر نہ تھی یہ ضرور تھا کہ اس امر کی طرف سے اسٹیونس کی تشفی کیجائے کہ آیندہ رقم کے ملنے کی اوسے بہت بڑی امید ہے اور رقم کے وصول ہونے پر یہ تمام قرضہ بیباق کر دیا جائے گا۔

رابرٹ اسٹیونس کو بیوہ اور اوس کے بچون کے ساتھہ ایک فوری انس پیدا ہو گیا اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ الایزا کے حسن وجمال نے اوس کے دل مین گھر کر لیا تھا کیونکہ وہ ایک سردمہر اور مطلب پرست دنیادار تھا جس کی نظرون مین عورت کا حسن طلائے

تہا او سے معاف کردیا اور آیندہ کے لئے مقطعہ کا محصول بہت، گہٹا دیا۔ اس طور سے اس خاندان پر اوس کا بہت بڑا اثر قایم ہوگیا اور جب ایک ناگہانی بیماری مین مبتلا ہو کر بیوہ اپنے بستر پر جو انجام کار بستر مرگ ثابت ہوا جا پڑی تو اپنے بچون کو اوس نے اسٹیونس ہی کے سپرد کیا۔

اسٹیونس نے یتیم بچون کے ساتھہ نہایت شفقت کا برتاؤ کیا اور دونون اوس سے اس درجہ مانوس اور اوس کے اس قدر ممنون ہوگئے کہ بیان سے باہر ہے۔

لیکن اسٹیونس کے منصوبہ کی کامیابی یکایک نہایت مخدوش ہوگئی۔ سل کا بیج جو باپ نے بیٹے کے جسم مین بویا تھا وہ مہلک طور پر اگ آیا اور والٹر نے ۱۴ فروری سنہ ۱۸۴۱ء کو قضا کی۔

لڑکے کے جسم سے روح جدا ہوئی ہی تھی کہ اسٹیونس نے اوس سحر آمیز اثر کی مدد سے جو الایزا پر اوس نے ڈالنا شروع کر دیا تھا۔ الایزا کو اس بات پر آمادہ کیا کہ اپنے بھائی کا لباس اختیار کرے اور اوسکو اپنے بھائی کی نعش کے سرہانے ہی یہ بات سکہائی گئی کہ اس تبدیل ہیئت کے ساتھہ بڑی بڑی اغراض وابستہ ہین۔ مقطعہ والے مکان مین گہر کی خادمہ صرف ایک بڑہیا تھی۔ اور اوسکو بھی اسٹیونس نے ہمسایون مین یہ خبر پھیلانے پر آسانی سے آمادہ کر لیا کہ بھائی بہن مین سے بھائی کا انتقال ہوگیا۔ اس موقعہ پر الایزا باہر نہین نکلی۔ اسٹیونس نے تجہیز و تکفین کا خود انتظام کیا اور گرجا کے رجسٹر مین الایزا اسڈنی کا دفن ہونا درج کرا دیا اور چونکہ الایزا اس واقعہ کے بعد فوراً ہی اوس بنگلہ مین اوٹھہ گئی جو کلیپٹن مین واقع تہا۔ لہذا برک شایر کے مقطعہ مین اور جو لوگ رہتے تھے اونکو اوس کے التباس کا شبہہ نہین ہوا۔

اسٹیونس نے مسز سڈلی اور الایزا کی وفات کی اطلاع ارل آف وارنگٹن کو کردی اور اس امیر سے اوس کا تعارف بھی ہوگیا۔ اوس چار سال اور نو مہینے کی مدت مین جو الایزا کی وفات کی اطلاع اور ۲۶ نومبر ۱۸۳۵ع کے درمیان منقضی ہوئی وہ کبھی کبھی گراسوینر کے چوک مین ارل آف وارنگٹن کے مکان پر جاتا رہا اور ہمیشہ یہ ظاہر کرتا رہا کہ والٹر صحیح وسلامت موجود ہے اور بنگلہ مین رہتا ہے۔ لیکن ارل آف وارنگٹن نے کبھی اس نوجوان کے دیکھنے کی خواہش ظاہر نہین کی کیونکہ سالہا سال کا مرور بھی اوس نقش کو نہ مٹا سکا تھا جو لیٹیشیا ہارڈ بج نے فریڈرک کے دل پر ثبت کیا تھا۔

جب اسٹیونس نے ۲۶ نومبر کی صبح کو بھیس بدلی ہوئی الایزا کو والٹر سڈلی کے نام سے ارل آف وارنگٹن کے سامنے پیش کیا تو ارل کو اوس کے التباس کے متعلق کچھ بھی شبہ نہین ہوا۔ وہ جانتا تھا کہ اسٹیونس ایک مشہور ومعروف سوداگر کا بیٹا ہے اور سوسائٹی مین وقعت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ وہ چاہتا تھا کہ یہ معاملہ جس سے سوائے اس کے کہ گزرے ہوئے زمانے کی پر الم یاد دل مین پھر تازہ ہو اور پرانا ناسور پھر تراوش کرے اور کچھ فائدہ متصور نہ تھا جس قدر جلد ممکن ہو ختم ہو جائے۔ غرضکہ جس حد تک ارل آف وارنگٹن کو تعلق تھا اس فریب دہی مین اسٹیونس کو پوری کامیابی ہوئی اور اس مین ذرا شک نہین کہ یہ پورا منصوبہ کارگر ہو جاتا اور راز کبھی طشت از بام نہ ہونے پاتا اگر خفیہ اطلاع وقت پر بنک آف انگلینڈ کو نہ پہونچتی۔

جو داستان ہم نے اوپر بیان کی ہے وہ ارل آف وارنگٹن کے وکیل کے

اظہار اور الایزا سڈنی کے اقبال کا مجموعی نتیجہ تھی۔ جن لوگون نے اس حکایت کو سنا اون پر اسکا بہت بڑا اثر ہوا اور سامعین کے دلون مین الایزا کی طرف سے ہمدردی پیدا ہوگئی یہان تک کہ لارڈ وارنگٹن نے بھی ایک یا دو دفعہ اوس کی طرف مہربانی کی راہ سے نظر ڈالی۔

اس تحقیقات مین جسکی وجہ سے تمام واقعات کا جو اوپر بیان کئے گئے ہین انکشاف ہوا اور جس کے اثنا مین بنک آف انگلینڈ سے رقم وصول کرنے کی کوشش کے ثبوت کے متعلق کئی شہادتین قلمبند کی گئین دن کے چار بج گئے۔ اور اب مجسٹریٹ نے رابرٹ اسیٹونس ہیو میکپھرزل اور الایزا سڈنی کو محبس نیوگیٹ مین بھیج دیا تاکہ صدر عدالت فوجداری کے آیندہ اجلاس مین اون کے مقدمہ کی سماعت ہو۔

بتیسوان باب

صدر عدالت فوجداری

صدر عدالت فوجداری کا اجلاس آخر کار شروع ہوا یہ عدالت محلہ اولڈ بیلی مین واقع ہے۔ محلہ کی سڑک پر گاڑیون کی کہڑکہڑاہٹ کے رفع کرنے کے لیے پیال بچہا ہوا تھا۔ عدالت کے دروازہ اور محلہ کے قہوہ خانون پر کوتوالی کے جوانون بیرسٹرون اور وکیلون کے منشیون اور اون قیدیون کے اعزا و اقارب کا ہجوم تھا جنکے مقدمات کی آج تفتیش ہونے والی تھی۔

شکنجہ کی چاردیواری مین بہی جو محبس نیوگیٹ کی سنگین دیوارون اور عدالت فوجداری کے درمیان واقع ہے لوگ کہچا کہچ بھرے ہوئے تھے اور زندگانی کی یہ موجین اوس زینہ کی طرف امنڈی ہوئی چلی آ رہی تہین جو عدالت کی غلام گردش کی طرف رہنمائی کرتا تھا جہان تماشائیون کے لئے نشستگاہون کا انتظام تھا۔ زمانہ سابق مین جو قیدی عدالت کے سوالات کا جواب دینے سے انکار کرتے تھے اونہین شکنجہ مین کھینچا جاتا تہا یہان تک کہ وہ درد سے بیتاب ہو کر یا تو اقبال جرم کرتے تھے اور یا ارتکاب جرم سے انکاری ہوتے تھے۔ یہ قابل نفرین سزا اوس چاردیواری مین دیجاتی تہی جسکا اوپر ذکر ہوا ہے اور اس لئے اس کا نام شکنجہ

کی چار دیواری ہے -

رچرڈ مارکہم کا نام اون لوگون کے نامون کی فہرست مین جن کے مقدمات کی آج سماعت ہونے والی تھی پہلا تہا۔ چنانچہ وہ نیوگیٹ سے بذریعہ ایک زمین دوز راہ کے جو شکنجہ کی چار دیواری کے تلے تھی عدالت مین لایا گیا۔ عدالت مین اسوقت لوگون کا بے حد ہجوم تھا۔ کیونکہ اس مقدمہ کی دہوم مچ گئی تھی جسوقت رچرڈ مارکہم ملزمین کے کٹہرے مین داخل ہوا تو سب نگاہین اوسپر ایک ساتھ جم گئین۔ اوس کے چہرے پر زردی چھائی ہوئی تھی لیکن اوس کی وضع وطور سے استقلال مترشح ہوتا تھا۔ اوس نے ایک نگاہ چارون طرف ڈالی اور اوس کے بعد اون بارہ آدمیون کو دیکھا جو اوس کی قسمت کا فیصلہ کرنے والے تھے مسٹر مانرو کٹہرے کے قریب کھڑا ہوا تھا۔ وتنگہم غلام گردش مین تھا۔ اور سر رو پرٹ ہاربرو چچیسٹر اور ٹالبٹ ایک ساتھ ایک طرف کو کھڑے ہوئے تھے -

اہالی جوری سے اقرار صالح لیا گیا اور وکیل استغاثہ نے واقعات مقدمہ بیان کئے جن کی تفصیل حسب ذیل تھی۔ ملزم ایک نوجوان شخص ہے جسے سن بلوغ کو پہونچنے پر دولت کثیر ملنے والی تھی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ برے لوگون کی صحبت مین بیٹھکر اوس نے اپنے اطوار کو بگاڑ لیا۔ کیونکہ یہ بات ثابت ہے کہ اوس دن کی شام کو جبکہ اوس نے جرم زیربحث کا ارتکاب کیا پولیس نے اوسے ایک عام قمار خانہ مین گرفتار کیا۔ اس سے قدرتی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس نوجوان کو جوا کہیلنے کی ورہت پڑگئی تھی اور اس لئے جب روپیہ ہارنے سے اوس کی مالی حالت مخدوش ہوگئی تو بجائے اسکے کہ وہ اپنے دلی کو اس واقعہ کی اطلاع دیتا اوس نے جعلی نوٹون

سے روپیہ حاصل کرنے کی خطرناک تدبیر اختیار کی - یہ نہین کہا جا سکتا کہ یہ جعلی
نوٹ کہان سے اوس کے ہاتھہ آئے لیکن ارکان جوری کو اس بات کا کامل ثبوت
دیا جا سکتا ہے کہ فلان مہاجن کی کوٹھی مین اوس نے پانچ سو پاؤنڈ کا ایک جعلی
نوٹ بھنایا اور گرفتار ہونے پر پچاس پاؤنڈ کا ایک اور جعلی نوٹ اوس کے پاس
سے برآمد ہوا - چند اور واقعات اس واقعہ کے ساتھہ ملکر قیدی کو مجرم ثابت کرتے ہین
مثلاً گرفتار ہونے سے ایک دن پہلے ملزم نے سر روبرٹ ہاربرو - مسٹر چچیسٹر اور
مسٹر ٹالبٹ کے ساتھہ ملکر شام کا کھانا کھایا اور جب ان تینون صاحبون نے میوہ
خوری کے بعد چہل قدمی کے لئے باہر جانے کا ارادہ ظاہر کیا تو ملزم نے اونہین
اپنے ساتھہ ایک قمار خانے کو چلنے کے لئے کہا جو محلہ کو اڈرنٹ مین واقع ہے
اوس کی اس خواہش کی تعمیل سے اونہون نے انکار کر دیا لیکن یہ دیکھکر کہ اس قمار خانہ
مین جانے پر وہ تلا ہی ہوا ہے اونہون نے بہ جبر و اکراہ اس خیال سے اوسکے
ہمراہ جانے پر رضامندی ظاہر کی کہ حد اعتدال سے زیادہ شراب پی جانے کی وجہ
سے اوس کی حالت دگرگون ہو رہی تھی - اور اونہین یہ خوف تھا کہ مبادا کوئی عیار
اوسکا روپیہ اڑا لے - روانہ ہونے سے پہلے ملزم نے اپنے رفقا سے دریافت
کیا کہ آیا اون مین سے کسی کے پاس پچاس پاؤنڈ کے بھنانے کے لائق رقم موجود ہے
لیکن تینون مین سے کسی کے پاس رقم مطلوبہ موجود نہ تھی - اس سے جایز طور پر یہ قیاس
کیا جا سکتا ہے کہ جو پچاس پاؤنڈ کا جعلی نوٹ بعد کو اوس کے پاس سے برآمد ہوا
اوس کو وہ اپنے ہی دوستون مین سے ایک کے گلے منڈھنا چاہتا تھا - دوسرے
دن قمار خانہ مین موجود ہونے کی علت مین زیر حراست رکھے جانے کے بعد جب

ملزم رہا کیا گیا تو اوس نے گھر پہونچتے ہی اپنے نوکرون کو یورپ روانہ ہوجانے کے قصد سے سفر کی تیاری کا حکم دیا۔ اِسکے علاوہ ملزم نے دو خط بھی لکھے جو غور کے لحاظ کے قابل ہین۔ ان مین سے ایک خط تو کسی لیڈی کے نام ہے اور دوسرا ملزم کے ولی کے نام۔ ان خطوط کے بعض فقرات مین ملزم ایک حد تک اپنے آپکو خود مجرم قرار دیتا ہے۔ وہ فقرات یہ ہین ''چند وجوہ خاص جن کی تشریح و توضیح اس مقام پر قرین مصلحت نہین مجھے مجبور کرتی ہین کہ دفعتاً لندن چھوڑ کر باہر چلا جاؤن''

''میرا لندن مین ایک منٹ ٹھہرنا بھی خالی از خطرہ نہ تھا'' جو اطلاعات و اخبارات میرے متعلق عنقریب آپکے کان تک پہونچنے والے ہین اون کی نسبت یہ عرض کرنا اپنا فرض جانتا ہون کہ گذشتہ چند ہفتون سے کل تک مین جس رستے پر آنکھہ بند کیے اور بے سوچے سمجھے دوڑا چلا رہا تہا۔ اوس کے خطرات پر اب مجھکو تنبہ ہوا ہے مین اسوقت بدرجہ غایت متاسف و منفعل ہون۔ اُمید ہے کہ میرا انفعال و تاسف آپکو میری عزت و آبرو کے تحفظ پر مائل کرے گا'' فقرہ ماقبل اخیر سے صاف اوس جرم کی طرف اشارہ ہوتا ہے جسکے ارتکاب کا الزام اس وقت قیدی پر لگایا گیا ہے اور آخری فقرہ مین تو ملزم صاف لفظون مین مسٹر مانرو اپنے ولی سے یہ التجا کرتا ہے کہ اس معاملہ کی کانون کان کسی کو خبر نہ ہو۔

جب وکیل بیان استغاثہ ختم کرچکا تو اوس کوٹھی کے محرر نے جہان قیدی نے پانچ سو پاونڈ کا نوٹ بھنایا تہا اپنا اظہار قلمبند کرایا۔

آخرکار سر رو پرٹ ہاربرد گواہون کے کٹہرے مین طلب کیا گیا۔ اوس نے یہ بیان لکھوایا کہ گرفتاری کی تاریخ سے ایک دن پہلے قیدی نے شام کا کھانا میرے

ساتھہ کھایا اور کھانا کھا چکنے کے بعد باصرار تمام مجھہ سے مسٹر چیپسٹر اور نیز مسٹر ٹالبٹ سے تمار خانہ معلومہ کو چلنے کو کہا اور یہ بھی دریافت کیا کہ آیا ہم تینون مین سے کسی کے پاس پچاس پونڈ کے نوٹ کی ریزگاری ہوگی۔

اس کے بعد مسٹر چیپسٹر کی باری آئی۔ اوس نے یہ شہادت دی کہ قیدی نے پولیس کی کچہری مین بوقت تحقیقات ابتدائی جو وجوہ اپنی صفائی مین پیش کئے تہے وہ سراسر غلط ہین اور مین نے کبھی کوئی نوٹ بھنانے کے لئے اوسے نہین دیا۔

مارکہم کے وکیل نے اس گواہ پر نہایت سختی سے حسب ذیل جرح کی۔

وکیل "کیون صاحب آپ کون ہین؟"

چیپسٹر۔ "ایک خانگی حیثیت کا جنٹلمین ہون۔"

وکیل۔ "آپ کی وجہ معاش کیا ہے؟"

چیپسٹر۔ "میرے والد نے میرا درماہہ مقرر کر رکھا ہے۔"

وکیل۔ "اور آپ کے والد کون ہین؟ اس سوال کا جواب ذرا سنبھل کر دیجئے۔"

چیپسٹر۔ "میرے والد تاجر ہین۔"

وکیل۔ "تاجر ہین یا بساطی ہین؟"

چیپسٹر۔ "اچھا اگر آپ کو بساطی کا لفظ پسند ہے تو بساطی ہی سہی۔"

وکیل۔ "ہان مجھکو یہی لفظ پسند ہے اب باقرار صالح بیان کیجئے کہ آیا آپکے باپ نے محلہ سمتھفیلڈ گرین مین کباڑی کی دکان لگا رکھی ہے یا نہین جس مین گاہکون کی چیزین بھی گرو رکھی جاتی ہین؟"

چیپسٹر۔ "میرے والد ایک بہت بڑے زرگری کے کارخانہ کے مالک ہین اور

کبھی کبھی روپیہ بھی سود پر قرض دیا۔"

وکیل (قطع کلام کرکے) "ہان آپ کچھہ کچھہ رستے پر آئے سیدھے بات پوری کیجئے۔ آپ نے کہا تہا کہ آپ کے والد کبھی کبھی روپیہ بھی سود پر قرض دیا کرتے ہین"

پچیسٹر (ان سوالات سے پریشان اور شرمندہ ہوکر) "ہان روپیہ سود پر قرض دیتے ہین بشرطیکہ کفالت قابل اطمینان ہو"

وکیل۔ (طنز کے لہجہ مین) آپ اپنے مطلب کو صحیح لفظون مین ادا کرنے سے کیون اسقدر کتراتے ہین۔ مجھسے سنئے۔ آپکے باپ فالین کے کوٹ پتلون اور جیبی گھڑیان اور پرانا سامان اور اسی طرح کی دوسری چیزون کی کفالت پر سودی روپیہ دیا کرتے ہین۔ لیکن ذرا یہ تو بتائے کہ آپ کے والد ماجد یعنی اس معزز کباڑی کو کبھی طبقہ امرا مین داخل ہونے اور خطاب پانے کا بھی موقع ملا تھا"

پچیسٹر "جی نہین"

وکیل۔ "تو پھر یہ آنریبل کا دم چھلا جو آپ اپنے نام کے ساتھہ لگاتے ہین یہ کس بنا پر؟"

مسٹر چچیسٹر نے سر جھکا لیا اور کچھہ جواب نہ دیا۔ ملزم کے وکیل نے اپنا سوال زور دیکر دہرایا اور آخر کار مسٹر چچیسٹر نے عاجزی سے تسلیم کیا کہ مجھے اس خطاب کا کوئی حق نہین۔ یونہی حصول عزت کے خیال سے اختیار کر لیا۔ اسکے بعد وکیل نے پھر جرح کرنی شروع کی۔

"کبھی آپ نے ونچیسٹر کے نام سے بھی سفر کیا ہے؟"

پچیسٹر "ہان جرمنی مین"

وکیل۔ "کس غرض سے آپ نے یہ فرضی نام اختیار کیا تھا؟"

پچیسٹر۔ "کوئی خاص غرض تو نہ تھی۔"

وکیل "انگلستان سے روانہ ہوتے وقت کیا آپ مقروض نہ تھے۔"

پچیسٹر۔ "اس مین کسی قدر سچائی ضرور ہے لیکن متدین سے متدین آدمی بھی بعض وقعتاً مشکلات مین پھنس جاتا ہے۔"

وکیل۔ "آپ صرف میرے سوالات کا جواب دیجیے اور اون پر رائے زنی نہ کیجیے۔ یہ کام میرا ہے۔ آپ مہربانی کر کے جوری کے سامنے بیان کیجیے کہ جرمنی کے سفر کے وقت آپ کے ہمراہ ایک وار وعنہ یا کوچ مین تھا یا نہین۔؟"

پچیسٹر "مین جب سفر کرتا ہون تو ہمیشہ اپنے ساتھ ایک نہ ایک ملازم رکھا کرتا ہون۔"

وکیل۔ "جو شخص اپنے قرض خواہون کے تقاضے کے ڈر سے فرار ہو جائے اوسے اسطور سے روپیہ برباد کرنے کے بجائے زیادہ مآل اندیشی اور کفایت شعاری سے کام لینا چاہیے۔ اچھا اب یہ بتائے کہ جب آپ مقام بیڈن مین تھے تو کیا جوئے مین ایک بڑی رقم ہار کر مشکلات مین پھنس جانے کی وجہ سے آپ نے اوس مقام کو یک لخت چھوڑ دیا یا نہین؟"

پچیسٹر۔ "میرا ایک جنٹلمین سے تاش کھیلنے مین کچھ جھگڑا ہو گیا تھا اور اسلئے دوسرے دن صبح ہوتے ہی مین اوس شہر سے چلدیا۔"

وکیل "چلدئے اور اپنے نوکر اور اپنے کپڑون کے صندوق کو وہین چھوڑتے گئے اور جلدی مین شاید ہوٹل کا کرایہ دینا بھی بھول گئے۔"

پچیسٹر "لیکن اس اثنا مین میرا نوکر مجھسے ملا اور مین نے اوس کی تنخواہ جتنی

چڑھی ہوئی تھی۔ اوس سے بھی زیادہ ادا کر دی؟

وکیل:۔ اچھا اب آپ کٹہرے سے ہٹ جائے۔ جو کچھہ مجھے آپ سے پوچھنا تھا پوچھہ چکا۔"

گواہی کے کٹہرے سے باہر چلے آنیکی اجازت پاکر چیپسٹر وہان سے اسطرح نکلا جیسے طوطا پنجرے سے چھوٹ کر نکلتا ہے۔

وکیل استغاثہ نے اب ڈنگھم کو طلب کیا بچارا خانسامان مُنہ بسورتا ہوا گواہی کے کٹہرے مین داخل ہوا اور بہت کچھہ طول کلامی اور فضول گوئی کے بعد اوس نے آخر اس بات کا اقرار کیا کہ اوسکے نوجوان آقا نے اوسی روز جبکہ وہ گرفتار ہوتا ہے۔ انگلستان سے دفعتاً باہر چلے جانے کا قصد کیا تھا۔ جب اوس پر جرح کیگئی تو اوسنے بیان کیا کہ اس سفر کے اختیار کرنے کی وجہ وہ تاسف اور پشیمانی تھی جو رچرڈ کو اس خیال سے ہوئی کہ مسٹر چیپسٹر اور مسٹر ٹالبٹ اور سر روپرٹ ہاربرو کے پھسلانے سے وہ سیدھے رستہ سے بھٹک گیا۔ وکیل استغاثہ کے سوالات جرح کا جواب دیتے دیتے بڈھے خانسامان نے یکایک اپنی آواز بلند کی اور ججون سے یون خطاب کیا۔ "ظہور (حضور) آپ اقین (یقین) مانئے کہ میان رچرڈ اس سیاہ تر کاری (سیاہ کاری) سے ایسے ہی پاک ہین جیسے خود ظہور (حضور) یہ کام اس چیپسٹر کا کیا ہوا ہے جسنے اپنی درگاہ (داروغہ) کے ساتھہ بھی بے ایمانی کی اور اوس گنوار ٹالبٹ کا جسنے مجھے دلبر کہا۔"

ڈنگھم کے اس بلاغت آمیز فقرے پر جج کسی قدر متبسم ہوئے کیونکہ اس وفادار ملازم نے جس نیت سے یہ باتین کہین تہین۔ اوس مین خلوص کے سوا اور کسی چیز کی

آمیزش نہ تھی۔

جس افسر نے مارکہم کو گرفتار کیا تہا اوسنے اب اس بات کا ثبوت دیا کہ جب اوسنے پولیس کی کچہری مین ملزم کی تلاشی لی تو ملزم کے پاس سے ایک پاکٹ بک جس مین تیس چالیس پونڈ کی اشرفیان اور نوٹ ہونگے برآمد ہوئی اور پچاس پونڈ کا ایک نوٹ بہی نکلا۔ اس کے بعد بینک آف انگلینڈ کے ایک کارکن نے ثابت کیا کہ پانسو پونڈ کا نوٹ جو بھنایا گیا اور جس پچاس پونڈ کے نوٹ کا اب حوالہ دیا گیا ہے وہ دونون کے دونون جعلی تہے۔ اس حد تک پہونچکر پیروکار استغاثہ نے اپنی کارروائی ختم کردی اور جج ٹفن کہانے کے لئے اوٹہکر ایک دوسرے کمرے مین چلے گئے۔

مارکہم کو اس مقدمہ کی کارروائی پر اب غور کرنے کا موقعہ ملا۔ جب اوس نے سررویرٹ ہاربرو اور مسٹر چیسٹر کی شیطنت آمیز دروغ بیانی کا خیال کیا تو اوس کے تحیر و استعجاب کی کوئی حد نہ رہی۔ لیکن چیسٹر کے چال چلن کی پیروکار صفائی نے جو دہجیان اوڑائی تہین۔ اوس سے اوس کو چیسٹر کی گواہی کے غیر معتبر سمجھے جانے کی طرف سے بہت کچہہ اُمید بندہ چلی تھی۔ جب اوس نے دیکھا کہ پیروکار استغاثہ نے اون واقعات کے ترتیب دینے مین جو بطور شہادت مخالف استعمال کئے گئے تہے کس چالاکی اور دانائی سے کام لیا تو وہ کانپ اوٹھا لیکن ساتہہ ہی اس خیال سے اوس کے دلکو کسی قدر تسکین بہی ہوئی کہ اوسکا وکیل ابہی واقعات پر جلد نئی روشنی ڈال سکیگا۔ جج اب اپنی اپنی جگہ پر واپس آئے عدالت مین چارون طرف خاموشی چھاگئی اور ملزم کا وکیل شہادت صفائی پیش کرنے کے لئے اوٹھا۔ رچرڈ ایک تپائی پر بیٹھہ گیا اور نہایت توجہ سے اپنے وکیل کی تقریر کے سننے کے لئے تیار ہو

بیٹھا۔ اوڈنگھم نے اپنے ہاتھ کو محراب کی شکل مین اوسکے کان کے پیچھے اوٹھائے رکھا تاکہ اس اہم موقع پر کوئی لفظ سنے جانے سے رہ نہ جائے۔

پیروکار صفائی نے اپنی تقریر کی ابتدا ملزم کے خاندان اور اوسکے ذاتی اعزاز کے مختصر حالات سے کی اور کہا کہ میرا موکل ایسے ماں باپ کے گہر پیدا ہوا جو سوسائٹی مین درجہ اعلےٰ رکہتے تھے اور ایک ایسی جائداد کا وارث ہے جو نہایت بیش قیمت ہے۔ زمانہ نابالغی مین میرے موکل کو اوسکے ولی کی طرف سے جو یہان موجود ہے چھہ سو پونڈ سالانہ جیب خرچ کے طور پر ملتے ہین۔ پس ایسے تعلیم یافتہ نوجوان کی نسبت جسے خرچ کرنیکو اتنی بڑی رقم ملتی ہو۔ جو اپنے احباب اور ہمچشمون مین بوجہہ اپنے ترین خوش اطواری اور راست کرداری کے وقعت اور عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہو اور جو ضرورت کے پیش آجانے پر اپنے ولی سے ایک بات مین جس قدر روپیہ مطلوب ہو لے سکتا ہو یہ خیال کرنا نہایت ہی لغو ہوگا کہ جعلی نوٹون سے روپیہ پیدا کرنے کے لئے وہ دوسرون کے ساتھہ سازش کرے گا۔ یا بطور خود جعل کا مرتکب ہوگا ایسا خیال کرنا بالکل بعید از قیاس ہوگا۔ چونکہ یہ نوجوان نہایت بہولا بہالا تھا اور اوس کی طبیعت ایسی واقع ہوئی تھی کہ جو کچھہ دوسرے کہین اوسے بآسانی باور کرلے اور اوس کے علاوہ وہ دنیا کے نشیب و فراز سے بہت کم واقف تھا لہذا بعض بدمعاشون نے اوسے زندگانی کے پہلے ہی مرحلے مین قدم رکہنے پر اپنی راہ پر لگا لیا۔ موجودہ واقعے کی کل حالات چند الفاظ مین بیان کئے جا سکتے ہین۔ چند بدمعاشون نے ملکر یہ قصد کیا کہ جعلی نوٹ چلا کر دولت پیدا کیجائے۔ چونکہ ان مین اوس قزاق کی سی حمیت نہ تھی جو جرم کا ارتکاب تو کرتا ہے لیکن ساتھہ ہی اپنی

جان کو بھی خطرہ مین ڈالتا ہے لہذا ان بدمعاشون کو ایک ایسے شخص کی ضرورت تھی جس کو کام نکالکر آڑے وقت مین اپنی سپہ بھی بنا سکین - ان بدمعاشون کی اغراض کا یہ آلہ میرا موکل ہے جو اسوقت عدالت کے سامنے کھڑا ہے - جو گواہ پیش ہوئے ہین اون مین سے ایک جسکا اصلی نام چیسٹر ہے مگر جو خود اپنے بیان کے بموجب براعظم یورپ مین ایک دوسرے نام سے سفر کرچکا ہے ایسا شخص نہین جسپر جوری کو کچھ بھی بھروسہ ہوسکے - اس شخص نے ایک ایسا خطاب اپنے نام کے ساتھہ شریک کرلیا جس کا اوسے کچھہ بھی استحقاق نہین اور اپنے وضع و انداز سے ایسا ظاہر کیا کہ گویا وہ ایک بہت بڑا امیر ہے حالانکہ اصل مین وہ بازار بتیھہ تل گرین کے ایک کباڑی کا بیٹا ہے - پیروکار استغاثہ نے جس گواہ کی شہادت کو اپنے بیان کے تائید مین خاص طور سے پیش کیا ہے وہ بھی مسٹر چیسٹر ہے جس کو شوخ چشمی اور بیباکی مین کمال حاصل ہے - جو اپنے سے اعلےٰ درجہ کے لوگون کے انداز و اطوار کی اچھی طرح نقل اتار سکتا ہے - جو خوش تقریر - بذلہ سنج - لطیفہ گو - اور خوش لباس ہونے کی وجہ سے دوسرونکو دھوکے مین ڈال سکتا ہے اور جو جیبون مین اشرفیان کھنکھناتا ہوا اپنی تہذیب اور شایستگی پر اتراتا ہے اور دوسرون کی ذراسی بے سلیقگی کو تحقیر اور تنفر کی نظر سے دیکھتا ہے - لیکن انگلستان کی کوئی جوری اپنے ابناے جنس مین سے کسی کو ایسی کمزور شہادت کی بنا پر ہرگز مجرم نہین قرار دیگی - کیا ایسے شخص کی شہادت بھی قابل وقعت ہوسکتی ہے جو قماربازی مین کسی ناجایز حرکت کے باعث بیڈن سے بے تحاشا بھاگ کھڑا ہو اور ایک غیر ملک مین اپنے بچارے نوکر کو جس کی جیب مین ایک پیسہ تک نہ تھا اور جو اوس ملک کی

زبان سے ناآشنا تھا اوس الزام کا نشانہ بنا کر چھوڑ آئے جو خود اوسپر تھوپنا چاہیئے تھا۔ جعلی نوٹون کے چلانے کی میرے موکل کو کوئی وجہ نہ تھی کیونکہ وہ دولت مند ہے لیکن مسٹر چیپٹر کے لیئے ضرور وجہ تھی کیونکہ جس قدر روپیہ اوسکا باپ اوسے دیتا ہے اوس مین موجودہ حیثیت سے رہ کر اوس کا گذر نہین چل سکتا۔

یہان وکیل نے بیان کیا کہ کسطرح رچرڈ کو آمادہ کیا گیا کہ بڑے نوٹ کو بھنائے اور کیسے چھوٹا نوٹ اوسکے قبضہ مین آیا۔

اس کے بعد وکیل نے کہا کہ جو خط ملزم نے مسز آرلنگٹن اور مسٹر بانزو کو لکھے تھے اون مین اس امر کی طرف اشارہ تھا کہ ملزم کو اپنے ساتھیون کے چال چلن کا حال دفعتاً معلوم ہوگیا اور یہ حقیقت اوسپر کھل گئی کہ وہ اونکی صحبت مین سید ہے رستے سے بھٹک رہا ہے۔ اس فقرہ پر منجانب استغاثہ بہت بڑا زور دیا گیا ہے کہ "کل تک مین غلط راستے پر آنکھ بند کئے اور بے سوچے سمجھے دوڑا چلا جا رہا تھا اوس کے خطرات پر اب مجھکو تنبیہ ہوا ہے" لیکن اس مین اُس نوجوان افسر کی خودکشی کے واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو قمارخانہ مین پیش آیا جہان ملزم دوسرون کے اصرار و تقاضا پر گیا تہا نہ کہ دوسری اوس کے اصرار و تقاضا پر۔ ملزم نے اپنے خط مین لکھا ہی کہ میرا لندن ایک منٹ ٹھہرنا بھی خالی از خطرہ نہین۔ اسکی وجہ صاف ظاہر ہی جن لوگون سے اتفاقیہ طور پر اوس کے روابط بڑہ گئے تہے وہ دم بھر کے لیئے بھی اوسکا پیچھا نہ چھوڑتے تھے اور ایسی حالت مین وہ لندن مین امن اور سلامت روی کے ساتھ نہین رہ سکتا تھا۔ پھر اوس نے اپنے ولی کو لکھا ہے کہ "مین اس وقت بدرجہ غایت متاسف و منفعل ہون۔ اُمید ہے کہ میرا انفعال و تاسف آپ کو میری عزت و آبرو کی

تحفظ پر مائل کرے گا" اس کا مطلب بھی صاف ہے مسٹر مانزو کو جب اخبارون کی
ذریعہ سے یہ خبر پہونچی ہو گی کہ رچرڈ ایک قمار خانے مین موجود ہونے کی علت مین
گرفتار ہو کر سزایاب ہوا تو کیا اوسے بیحد رنج اور صدمہ نہ ہوا ہوگا۔ ایسی حالت مین
رچرڈ کا اپنے ولی کو اس مضمون کا خط لکھنا بالکل قدرتی امر تھا۔ اس کے علاوہ یہ امر بھی
مدنظر رکھنا چاہیئے کہ یہ خط جلدی اور گھبراہٹ مین لکھے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ اون کی
عبارت مبہم اور ذومعنی ہے۔ جوری کے معزز ارکان کو چاہیئے کہ اس عبارت کی تاویل
بحق ملزم کرین۔ اصول عدل وانصاف کی روسے بارہ حقیقی مجرمون کا رہا کردینا جس سے
خلق اللہ کو سخت سے سخت ایذا پہونچے اس سے پھر بھی بہتر ہے کہ ایک ناکردہ گناہ
شخص سزایاب ہو۔ ملزم نے سفر اختیار کرنے کا جو فوری عزم کر لیا تھا اوس کے متعلق
ڈنگھم گواہ نے بوقت جرح بیان کیا ہے کہ ملزم کا مقصد یہ تھا کہ جن تین شخصون کے
چال چلن اور رویہ کا حال اوسپر دفعتہً کھلا تھا اون سے اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے
کچھ دنون کے لئے باہر چلا جائے۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ملزم نے ان تینون
اشخاص سے استدعا کی کہ اوسکے ہمراہ قمار خانہ کو چلین لیکن اونہون نے پہلے انکار
کیا۔ خدا کی شان کو دیکھو کہ جن لوگون کا چال چلن اس درجہ مشتبہ ہو وہ ایسے نیک
پاک بنین کہ کسی قمار خانہ مین جانے تک سے احتراز کرین علی الخصوص مسٹر آرتھر چیسٹر
جیسا شخص جسکو جوا کھیلتے وقت دوسرے جواریون کو دہوکا دینے کی وجہ سے بیڈن
سے بزکدم بھاگنا پڑا ہو۔ اور یہ جو بیان کیا جاتا ہے کہ ملزم نے پچاس پونڈ کے
نوٹ کی ریزگاری اپنے تین رفیقون سے طلب کی جس سے اوسکا مقصد اس جعلی
نوٹ کا چلانا تھا سو اوس کا جواب مین دے ہی چکا ہون کہ یہ نوٹ چیسٹر نے

اوسے دیا اور اوس سے نوٹ کے بدلے کا روپیہ لے کر مسٹر رو پرٹ ہاربرو کے صندوقچے مین بند کر دیا۔ اس کے علاوہ یہ امر خاص طور سے جوری کی توجہ کے قابل ہے کہ جب ملزم کے پاس سے دو جعلی نوٹ بینک آف انگلینڈ کے برآمد ہوئے تو کیا وجہ ہے کہ جب اوس کے مکان کی تلاشی لیگئی تو نہ تو کوئی اور جعلی نوٹ نکلا اور نہ نوٹ بنانے کے آلات جو قلب ساز لوگ استعمال کیا کرتے ہین برآمد ہوئے۔ یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ جس نوجوان کے پاس خدا کا دیا سب کچھہ موجود ہو اور جس کو دولت و عزت کسی چیز کی کمی نہ ہو آیا وہ جان بوجھہ کر بلا کسی وجہ خاص کے ایک سنگین جرم کا مرتکب ہو کر اپنی تمام امیدون کا خون کرے گا۔ اور اپنے چال چلن پر ہمیشہ کے لئے بٹہ لگالے گا۔ یہ خیال بالکل بعید از قیاس اور نا قابل التفات ہے اور مجھے اُمید ہے کہ جو شہادت مین نے پیش کی ہے اوسکو معزز اراکین جوری میرے موکل کی برات کے لئے کافی تصور کرین گے۔

رچرڈ ان تمام دلایل کو جو اوس کے وکیل نے اوسکی صفائی مین اس قابلیت کے ساتھہ پیش کین۔ دل کے کانون سے سنتا رہا اور اوس کے دل مین اُمید پیدا ہو چلی کہ عدالت اسپنے مدلل اور شافی بیان کے بعد اوس کے حق مین فیصلہ کریگی۔ پیروکار صفائی کی تقریر کے بعد مسٹر ٹانرو کی شہادت قلمبند کی گئی۔ جس نے صفائی کے اس بیان کی تائید کی کہ ملزم متمول اور خوش حال ہے۔ اس کے بعد سنا گلس کی گواہی ہوئی اور اوس نے چچسٹر کے بیڈن سے فرار ہو جانے کے واقعہ کو بالتفصیل بیان کیا۔

جب صفائی کے تمام اظہار ختم ہو چکے تو اوس واجب لتفریق علدرآمد کی رو سے

جو الزام لگانے والے فریق کو اون صورتون مین جن مین مدعی علیہ کی طرف سے گواہ پیش ہوئے ہون آخری تقریر کا حق دیتا ہے۔ پیروکار استغاثہ جواب دینے کے لئے اٹھا اور حسب ذیل تقریر کی۔ صفائی کی طرف سے ملزم کے عالی خاندان اور ذی ثروت ہونے کے واقعہ پر بہت کچھ زور دیا گیا ہے لیکن واضح رہے کہ وجاہت و متمول ہر صورت مین ارتکاب جرم کو مانع نہین آیا کرتے۔ اسکے علاوہ قانون کو ہمیشہ کسی فعل کے صدور کے متعلق بظاہر کسی وجہ تحریک کے نہ پائے جانے سے متاثر نہ ہونا چاہیئے کیونکہ بعض نہایت سنگین جرایم کا ارتکاب بلا کسی ایسی نیت یا وجہ تحریک کے ہوا ہے جنکی شافی طور پر توجیہ نہین کی جا سکتی۔ جو مقصد جوری کے پیش نظر رہنا چاہیئے وہ ارتکاب فعل ہے اور شہادت سے فائدہ یہ ہے کہ اس بات کو ثابت کیا جائے کہ فلان شخص سے فعل مذکور سرزد ہوا یا نہین ہوا۔ اس مقدمہ مین جعل کا ارتکاب کیا گیا ہے اور ملزم نے جو اس وقت عدالت مین پیش ہے اس جعل کے ذریعہ سے روپیہ حاصل کیا۔ صفائی کو اس واقعہ سے انکار نہین ہے کہ ملزم ہی وہ شخص ہے جس نے اس طور پر روپیہ حاصل کیا۔ پس امر تنقیح طلب یہ ہے کہ آیا ملزم کو اس امر کا علم تھا کہ نوٹ جعلی ہے اور میری یہ رائے ہے کہ بعض واقعات نہایت صراحت کے ساتھ اس بات کو ثابت کرتے ہین کہ ملزم پر جرم عاید ہوتا ہے۔ مسٹر چچسٹر کی شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس نے بذات خود کبھی کوئی نوٹ ملزم کو نہین دیا اور خواہ چچسٹر بدر دیہ بھی ثابت ہو جائے تاہم ملزم کے محض زبانی دعوے کے سوا جو اوس نے اپنے وکیل کے ذریعہ سے پیش کیا ہے اور کسی واقعہ سے یہ بات پایہ تحقیق کو نہین پہونچتی کہ دونون نوٹ اوسکو چچسٹر سے ملے۔ اس مین شک

نہین کہ مسٹر پچیسر نے سفر جرمنی کے اثنا مین اپنا نام بدل لیا لیکن ایسا اوس نے اس لئے کیا کہ ایک غیر ملک مین جہان اوس کا کوئی یار و مددگار نہ تھا گرفتار ہونے سے بچے۔ اس مین بھی شک نہین کہ اوس نے اپنے نام کے ساتھہ آنریبل کا خطاب شریک کر لیا۔ مگر اوسکے اس فعل کو حماقت اور خود پسندی سے تعبیر کر سکتے ہین نہ کہ جرم سے۔ کیونکہ نصف سے زیادہ انگریز جو کپتان کہلاتے ہین۔ ایسے ہی کپتان ہوتے ہین جیسا مین ہون۔

فریقین کی بحث سن چکنے کے بعد عدالت کے حاکم اعلے نے شہادت جوری کے روبرو پیش کی۔ اور دو گہنٹہ تک واقعات و حالات مقدمہ پر نظر ڈالکر مقدمہ کے مالہ و ماعلیہ سے جوری کو آگاہ کیا۔ اس کے بعد ارکین جوری اٹھہ کر دوسرے کمرے مین چلے گئے۔ اور دیر تک اپنے فیصلہ پر بحث کرتے رہے۔

آخر کار ارکان جوری اپنی جگہ پر واپس آئے اور اون کے چہرون پر اس خیال کی وجہ سے اطمینان برس رہا تہا کہ مقدمہ سے نبٹ کر گھر جانے کی توجلد اجازت ملے گی۔ لیکن اوس نوجوان کی حرکت سے اون کے دلون مین کچہہ بھی رحم نہ پیدا ہوا جس کی حق مین اونہون نے سزا تجویز کی تھی اور جس کی آرزوٗن کا اونہون نے خون کر ڈالا تھا۔ کیونکہ جو فیصلہ اونہون نے صادر کیا وہ یہ تھا کہ ہم ملزم پر جرم ثابت پاتے ہین۔

صدر عدالت فوجداری کے اجلاس متفقہ نے اب مقدمہ کی کارروائی کو فیصلہ سنا کر ختم کرنے کی جلدی کی۔ رچرڈ سے کہا گیا کہ اوٹھکر عدالت کا فیصلہ سنے۔ اوسنے اس حکم کی تعمیل ایک سکتے کے عالم مین کی۔ دنیا اوس کی آنکھون مین اندھیر ہو رہی تھی جج کی آواز اوس کے کانون مین نالہ درا کی طرح گونج رہی تھی اور جو کثیر التعداد

شخص عدالت مین جمع تہے وہ اوسے اون لوگون کی طرح جنبش کرتے ہوئے
نظر آرہے تہے جو کسی کو سولی چڑہتے ہوئے دیکہنے کے لئے آئے ہون - جج نے
فیصلہ سناتے وقت ان الفاظ مین اوس سے خطاب کیا - عدالت تمہاری جوانی
پر رحم کرتی ہے اور چونکہ بعض واقعات ایسے ہین جن کی وجہ سے تم کو بہت ہی نرم
سزا دیجانی کافی خیال کی جاتی ہے لہذا تمکو دو سال کی قید محض کی سزا دیجاتی ہے

تینتیسوان باب
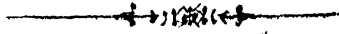
صدر عدالت فوجداری کا دوسرا اجلاس

جب رچرڈ کو عدالت کے پیادے مجبس نیوگیٹ مین واپس لے گئے تو اوسکے دل کی وہ کیفیت ہو رہی تھی جس کا سمجھنا بیان کرنے سے زیادہ آسان ہے۔ جج اپنی خوشنما گاڑیون مین اپنے اپنے عالیشان مکانون کو چلے گئے۔ وکیل استغاثہ جسنے اپنے ابنائے جنس کے اخلاق کی محافظت مین اسقدر جوش اور سرگرمی ظاہر کی تھی۔ جلد جلد اپنے عشرت کدہ کی طرف روانہ ہوا تاکہ وہان پہونچکر دو بازاری عورتون کی صحبت مین دل خوش کرے جو وہان اوسکا انتظار کر رہی تھین اور باقی سب وکیل بھی اپنے اپنے مکانون کو چلدئے تاکہ جرم اور سیاہ کاری کے نئے مقدمات کے لئے جن کی پیشی کل ہونے والی تھی تیاری کرین۔

رچرڈ نے عدالت سے رخصت ہوتے وقت مارلو اور ڈننگھم سے ہاتھہ ملایا کیونکہ اون سے پھر ملنے کی اجازت اوسکو کہین تین مہینے کے بعد جاکر ملنے والی تھی۔ ان دونون کو ابھی تک اوس کی بے گناہی کا یقین تھا اگرچہ ابھی ابھی بارہ آدمی اوسکے مجرم ہونے کی نسبت اپنا یقین ظاہر کر چکے تھے

دوسرے روز الایزا اسٹڈلی - رابرٹ اسٹیولنس اور ہیو میکچزل کے مقدمہ کی سماعت ہوئی - کل کی طرح آج بھی عدالت مین لوگون کا اسقدر ہجوم تھا کہ تل رکھنے کو جگہ نہ ملتی تھی - اس مقدمہ کا شہر مین جابجا چرچا تھا اور ہر شخص کی زبان پر اس کا ذکر تھا نہ صرف اس لئے کہ قیدیون نے جس رقم پر ہاتھ صاف کرنا چاہا تھا وہ بہت بڑی تھی بلکہ اس لئے بھی اس مقدمہ سے خاص و عام کو دلچسپی تھی کہ فریب دہی مین حصہ لینے والی ایک نہایت ہی حسینہ و جمیلہ عورت تھی -

الایزا ایک نہایت ہی سادہ لیکن خوش وضع لباس پہنے ہوئے تھی - جیسا کہ ہم پیشتر کہہ چکے ہین وہ ایک مضبوط دل کی عورت تھی اور اس لئے اوس نے اس موقعہ پر کوشش کی کہ اپنے جذبات اور کیفیات دلی کو حتی المقدور اپنے قابو مین رکھے - اپنے ساتھ کے دونون قیدیون پر اوس نے ایک دفعہ بھی نگاہ نہ ڈالی اور مقدمہ کی پوری پیشی مین بھی اونکی طرف التفات نہ کی -

اسٹیونس پامال اندوہ و غم ہو رہا تھا - روحانی صدمہ نے اوس پر اس تھوڑے سے عرصہ مین ایسا سخت اثر ڈالا تھا کہ اوس کے چہرے پر جھریان پڑ گئی تھین اور بلا کی زردی چھائی ہوئی تھی اوس کے ہونٹ تک سفید ہو رہے تھے -

میکچزل ابھی تک منہ پھلائے اپنی قسمت کی طرف سے ایک طرح کی وحشیانہ بے پروائی ظاہر کر رہا تھا - ارل آف وارنگٹن اس موقعہ پر عدالت مین موجود تھا -

جب ملزمین سے عدالت نے یہ سوال کیا کہ تم نے ارتکاب جرم کیا ہے یا نہین تو اسٹیونس اور میکچزل نے تو یہ جواب دیا کہ ہم بے قصور ہین لیکن الایزا نے استقلال کے ساتھ ایک دھیمی آواز مین کہا کہ مین حقیقت مین مجرم ہون -

چونکہ ناظرین کو اس مقدمہ کے کل واقعات بہ تشریح سے بالتفصیل معلوم ہین لہذا ہم اس مقدمہ کی مزید روئداد کو اس مقام پر درج کرنا غیر ضروری سمجھتے ہین۔ صرف اس قدر بیان کر دینا کافی ہوگا کہ جب جوری نے دونون مرو قیدیون کی نسبت مجرم ہونے کا فیصلہ صادر کیا تو ارل آف داڑنگٹن نے اوٹھکر نہایت معقول اور پر اثر طور پر عدالت سے الایزا اسڈنی کی شفاعت کی۔ الایزا اس خلاف امید فیاضانہ برتاؤ سے اس درجہ متاثر ہوئی کہ اوس کے آنسو جاری ہو گئے۔ جوری کے رکن اعلے نے بھی اوٹھکر یہ کہا کہ اگرچہ ملزمہ نے اقبال جرم کر کے ہم کو اپنے مقدمہ کی نسبت تجویز صادر کرنے کے فرض سے سبکدوش کر دیا ہے لیکن ہم بالاتفاق سفارش کرتے ہین کہ عدالت اوس کی نسبت لحاظ مناسب فرمائے۔

جج نے فیصلہ سنانا شروع کیا اور کہا "رابرٹ اسٹیونس تم فریب دہی کے ایک ایسے جرم کے مرتکب ہوئے ہو جو ایک تجارتی اور مہذب ملک مین نہایت ہی سنگین سمجھا جانا چاہیے۔ اسکے علاوہ تم نے ایک نوعمر اور ناتجربہ کار عورت پر اپنے منصوبہ مین کامیابی حاصل کرنے کے لئے اثر ڈالا وہ اثر جو تمہین اوس کی مان اور بھائی اور خود اوسکے ساتھہ مہربانی کا برتاؤ کرنے کی وجہ سے حاصل ہوا تھا۔ اس لئے عدالت تمہین سخت سے سخت قانونی سزا دئے بغیر نہین رہ سکتی اور تجویز کرتی ہے کہ تم کو حبس دوام بہ عبور دریائے شور کی سزا دیجائے۔"

مجرم یہ سنکر لڑکھڑایا اور سہارے کے لئے کٹہرے سے جا لگا کچھہ دیر تک تو اوس پر ایک سکتہ کا سا عالم طاری رہا۔ لیکن جب کسی قدر حواس بجا ہوئے تو اوس نے جج سے حسب ذیل الفاظ مین خطاب کیا۔

"مائی لارڈ مجھے اس تجویز کے حق بجانب ہونے کا اعتراف ہے جو میری نسبت صادر کی گئی ہے لیکن مجھے اسقدر عرض کرنے کی اجازت دیجیے کہ الایزاسڈلی کا اقدام فریب دہی مین کوئی قصور نہین۔ ارل آف وارنگٹن کے ہان بینک کو رسیدون کے واگذاشت کرانے اور اون پر دستخط کرنے کے لئے جانے سے چند گھنٹہ قبل اوسکو اوس مقصد کی اطلاع تک نہ تھی جو میرے پیش نظر تھا۔ اوسوقت بھی جب مین نے اپنے منصوبے کی حقیقت اوسپر ظاہر کی تو جو حصّہ اسکی تکمیل مین وہ لینے والی تھی اوس سے بہت کچھ خائف ہوئی اور جھجکی اور اسلئے مجھے مجبوراً جھوٹی سچی دلیلون سے معاملہ کی اصل نوعیت کے متعلق اوسکی تشفی کرنی پڑی۔ مائی لارڈ یہ چند باتین مین نے اس لئے عرض کی ہین کہ وہ اپنے حق کو پہونچے ورنہ مجھے ذاتی طور پر ان باتون کے کہنے سے نہ کوئی نفع ہے نہ نقصان"

اسٹیونس یہ باتین کہکر دم لینے کے لئے بے اختیار اوس کرسی پر بیٹھ گیا جو الایزاسڈلی کے لئے رکھی گئی تھی اور خاتون کی آنکھین اوس کی اس نیک دلی اور فیاضی کے ثبوت سے ایک دفعہ پھر اشکبار ہوئین۔

اسوقت جج نے فیصلہ کا وہ حصّہ جو میکپرل سے متعلق تہا سنانا شروع کیا۔

"ہیو میکپرل تم پر شریک و معین جرم ہونے کا الزام ثابت ہوتا ہے۔ تمہارا پیشہ وکالت تھا اور اس پیشہ والا بظاہر معزز اور وقیع خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن تم نے اسکا ذرا بھی خیال نہ کیا اور جو اعتبار قانون کو تمہاری ذات پر بحیثیت ایک وکیل ہونے کے تھا وسے ایک ایسے بڑے سنگین جرم کے ارتکاب مین مدد دینے کی وجہ سے خاک مین ملا دیا۔ لہذا بلحاظ مجرم ہونے کے تم اسٹیونس سے دوسرے درجہ پر ہو اور اس لئے

عدالت یہ حکم دیتی ہے کہ تمکو پندرہ سال کی قید کی سزا بہ عبور دریائے شور دیجائے"
یہ کہہ کر جج کچھ دیر کے لئے رُکا۔ خاموشی کا یہ عالم تھا کہ پتے کا کھڑکا بھی ہوتا تو
سنائی دیتا۔ ذرا سے وقفہ کے بعد جج نے فیصلہ کا آخری حصہ حسب ذیل
سنایا "الایزا سڈنی تمنے اس نامطبوع واقعہ مین جو حصّہ لیا ہے وہ اس سے زیادہ
نہین کہ تم دوسرون کی اغراض کا آلہ بنین۔ پھر بھی یہ امر نظر انداز نہین کیا جاسکتا کہ جب
اوّل اوّل تمنے مردانہ لباس اختیار کیا تو تم سن شعور کو پہونچ چکی تہین اور اس لیئے
تمہین غور کرنا چاہیئے تھا کہ کسی قسم کا التباس یا فریب دہی کسی نیک مقصد یا غرض سے
عمل مین نہین لائی جاسکتی۔ تمنے اکمبال جرم مین جو آمادگی ظاہر کی ہے تمہارے ساتھ
کے قیدی نے تمہارے حق مین جو شہادت دی ہے۔ جوری نے تمہاری سفارش
مین جو کچھ کہا ہے اور مستغیث نے جس پُر زور طور پر تمہاری شفاعت کی ہے یہ سب
باتین ایسی این کہ عدالت او نہین نظر انداز نہین کرتی لیکن پھر بھی ضرور ہے کہ تمکو
سخت سزا دیجائے کیونکہ اگر یہ بات تسلیم کر لیجائے کہ جس شخص کی عمر بیس اور تیس سال
کے درمیان ہو وہ اپنے افعال کے لئے ذمہ وار نہین قرار دیا جاسکتا تو بے شمار
صورتون مین اغراض عدالت تلف ہو جائین اور مجرم لوگ ہمیشہ معافیان چاہا کرین اور
طرح طرح کے حیلون سے اس بات کے ثابت کرنے کی کوشش کیا کرین کہ ادن کا
جرم ایک حد تک قابل درگذر ہے۔ لہذا عدالت یہ حکم دیتی ہے کہ تم محبس نیوگیٹ
مین دو سال کی قید محض کی سزا بھگتو"
الایزا کو خیال تہا کہ اوس کے لئے کم سے کم سات سال کی سزائے قید بہ عبور دریائے شور
تجویز کیجائے گی اور جج کے ان الفاظ نے کہ "تمہین سخت سزا دیجائے گی" اوسکے

خیال کو یقین کی حد تک پہونچا دیا تہا - لہذا جج کے آخری الفاظ سے وہ حیران
وششدر رہ گئی اور تحیر واستعجاب کی یہ کیفیت ایسی شدید تھی کہ وہ ڈگمگا کر گر ہی
پڑی ہوتی اگر ایک عورت نے دفعتہ اوسے نہ سہارا ہوتا - اس عورت نے اسے
ایک کرسی پر لے جاکر بیٹھا دیا اور محبت وتلطف آمیز الفاظ سے اوس کی تسلی کرنی
شروع کی ۔ الایزا نے آنکھہ اوٹھا کر اس رفیق کے چہرے پر نظر ڈالی اور ڈانیا آرلنگٹن
کو اپنے سامنے کھڑا دیکھکر اوسے تعجب پر تعجب ہوا -

ساحرہ نے اپنے شیرین لہجہ مین کہا " مس سڈلی گھبرانے کی کوئی بات نہین -
ارل آف وارنگٹن آپ کے لئے آپکی توقع سے زیادہ کوشش کرنے والے ہین -
اون کا قصد ہے کہ ہوم سکرٹری سے کہکر آپ کی سزا مین تخفیف کرا دین "

الایزا - " مین اون کے اس احسان کو تمام عمر نہ بہولونگی - مین ہرگز اس قابل نہ تھی
کہ وہ میرے ساتہہ اظہار ہمدردی کرتے - اس لئے اون کا لطف وعنایت اور بھی زیادہ
قابل شکر ہے "

مسز آرلنگٹن " آپ یہ کیا کہتی ہین - مجہکو ارل آف وارنگٹن کو دریافت
کرنے پر معلوم ہوا کہ آپکو فریب اور دہوکا دیا گیا - آپ کی وفادار خادمہ لوئیسا کی زبانی
جو حالات ہمکو معلوم ہوئے اون سے ہمکو یقین ہوگیا کہ آپ قابل الزام نہین ہین بلکہ
واجب الرحم - ایک بات کو سنکر آپ خوش ہونگی - اور وہ یہ کہ لوئیسا کو مین نے
اپنے پاس نوکر رکھہ لیا ہے "

الایزا - " خدا آپکو اس کا اجر دے - یہ خیال حقیقت مین مجھے بے چین کیے
ڈالتا تھا کہ بیچاری لوئیسا کا کیا حشر ہوگا "

اب اس طرف سے تو مجھکو تسکین ہوئی۔ لیکن لوئیسا مجھہ سے کل ملی تھی۔ پھر اسس معاملہ کو اوس نے کیون اسقدر مخفی رکھا؟"

مسنز آرلنگٹن "ہم نے اوسے تاکید کر دی تھی کہ اس معاملہ کا ذکر آپ سے نہ کرے۔ قبل اسکے کہ آپ پر یہ ظاہر ہو کہ آپ کی دوستی کا دم بھرنے والے بھی بعض لوگ موجود ہین ہم یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ اس افسوس ناک اور نامطبوع واقعے مین آپ اپنا طرز عمل آخر تک کیا رکھتی ہین"

الایزا۔ (فرط احسان مندی سے ڈاینا کا ہاتھہ دبا کر) "مگر اس فیاضانہ ہمدردی کی مستحق مین کس خاص وجہ سے قرار دی گئی؟"

مسنز ارلنگٹن "بات اصل مین یہ ہے کہ ارل کو آپ کی مان کے ساتھ عشق تھا اور اب اونکو اس بات کا افسوس ہے کہ کیون اونہون نے اپنی محبوبہ کے بچون کی مناسب طور پر خبر گیری نہ کی۔ اسکے علاوہ اونہین یہ بھی خیال ہے کہ اگر اون کے چچا مرحوم زندہ رہتے تو کبھی ان بچون کو پریشان حال نہ دیکھہ سکتے اور اس لیئے اون کا یہ فرض تھا کہ ان بچون کے ساتھہ سلوک کرتے۔ (مسکرا کر) اور میری جو پوچھیئے تو جو بات ارل کو اچھی معلوم ہوتی ہے وہ مجھے بھی اچھی معلوم ہوتی ہے"

الایزا۔ "یقین مانیئے کہ مین آپ کی یہ عنایت کبھی نہ بھولون گی اور نہ اس کا کبھی بدلا دے سکون گی۔ اب مین ایک خوفناک زندان مین ایک عرصہ دراز تک قید بھگتنے کے لیئے جاتی ہون اور خدا ہی کو معلوم ہے کہ اس صدمہ سے مین جانبر ہونگی یا نہین۔ لیکن تادم مرگ مین آپ [illegible] ن شریف النفس امیر کے لیئے دست بدعا ہون گی۔ جس نے میری خطا بخش دی ہے اور میرے دل حزین کو تسکین

پہونچائی ہے"

مسٹر آرلنگٹن - آپ اسقدر ملول اور دلگیر نہ ہون - اس قید کے زمانہ مین اکثر مین آپ کے پاس آتی رہا کرون گی - اُس کے علاوہ آپ کے واسطے ابھی اس امید کا دروازہ بھی تو کھلا ہے کہ آپ کی سزا مین کچھ تخفیف ہو جاے گی - کیونکہ ارل نے سکرٹری آف اسٹیٹ سے آپ کی پرزور سفارش کرنے کا عزم بالجزم کر لیا ہے"

الایزا نے دوبارہ ڈُانا کا شکریہ ادا کیا اور اسکے بعد وہ ایک دوسری سے جدا ہوئین - الایزا کو تو محبس نیوگیٹ کو لے گئے - اور ڈُانا ایک عزیبا موکرایہ کی گاڑی مین جس مین وہ قصداً سوار ہو کر عدالت مین آئی تھی اپنے گھر کو روانہ ہوئی -

اسٹیونس - میکجزل اور الایزا سڈنی کے مقدمہ کے ختم ہوتے ہی ولیم بولٹر کے مقدمہ کی پیشی ہوئی جسپر اپنی بی بی کو قتل کرنے کا الزام تھا - اس بدمعاش کے چہرہ پر وحشیانہ پن اور خونخواری برس رہی تھی اور جب اوس سے یہ سوال کیا گیا کہ جو الزام تمپر لگایا جاتا ہے صحیح ہے یا غلط تو اوس نے نہایت تندی سے جواب دیا کہ مین بے قصور ہون - اس مقدمہ مین اگر کوئی امر باعث دلچسپی تھا تو اوس کے کمسن بیٹے کی شہادت تھی جو اوسکے خلاف قلمبند کی گئی - معلوم ہوتا تھا کہ یہ معصوم بچہ اپنے باپ کے خطرہ سے آگاہ ہے کیونکہ اوسنے اظہار نہایت ہی رک رک کر دیا - بہرحال ملزم کے خلاف بدیہی اور قرائنی شہادت ایسی قوی تھی کہ جوری نے ایک منٹ کے اتاما [illegible] ں سے بغیر اوسے مجرم قرار دیا -

اس وقت جج نے سیاہ ٹوپی پہنکر مجرم کو سزاے موت کا حکم سنانا شروع کیا -

موجودہ خریداران افسانہ کے ساتھ
رعایت

اس وقت تک جو حضرات افسانہ کے خریدار بن چکے ہین اون مین سے جو صاحب بلحاظ اون حقوق کے جو افسانہ کی طرف سے اونکے ذمہ ہین اپنے احباب کو آمادہ خریداری فرماکر چار نئی درخواستین بھجوائین گے تو علاوہ دلی شکریہ کے اون کی خدمت مین جولائی ۱۹۰۳ء کے بعد سے ایک سال تک افسانہ بلا اخذ قیمت بھیجا جائیگا۔

مینیجنگ سب ایڈیٹر

افسانہ

۱ - یہ رسالہ حیدرآباد دکن سے ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو شایع ہوا کرے گا
اور اس کا حجم پچاس صفحے کا ہوگا -

۲ - اس مین صرف ایسے انگریزی ناولون کا ترجمہ یکے بعد دیگرے درج ہوا کرے گا
جو دلچسپ اور پر لطف ہونے کے ساتھ مہذب اور نتیجہ خیز ہونگے - ترجمہ مین اس
بات کا التزام خاص کیا گیا ہے کہ اصل کے مطابق اور ساتھ ہی فصیح اور بامحاورہ ہو -

۳ - اس خیال سے کہ خاص و عام اس کے مطالعہ سے مستفید ہو سکین ہم نے قیمت
نہایت ہی قلیل یعنی مبلغ (عہ ۲؍) سکہ انگریزی یا (؎) سکہ حالی مع محصولڈاک
سالانہ مقرر کی ہے جو رسالہ کے حجم چھپائی کی عمدگی اور ترجمہ کی خوبیون کے مقابلے
مین کچھ بھی نہین -

۴ - پیشگی قیمت وصول ہونے یا قیمت طلب پارسل کے ذریعہ سے رسالہ بھیجے
جانے کی درخواست آئے بغیر رسالہ جاری نہین کیا جائے گا -

۵ - نمونہ کا پرچہ ۶ ؍ سکہ انگریزی یا ۸ ؍ سکہ حالی وصول ہونے پر بھیجا جائے گا -

۶ - خریداران افسانہ سے التماس ہے کہ اپنا پتہ خوشخط اور واضح و مفصل تحریر
فرمائین -

۷ - اجرت اشتہارات کے متعلق جو اس رسالہ مین چھپوائے جائین ہم سے خط و کتابت
کرنے پر مفصل حال معلوم ہو سکے گا -

ظفر علیخان بی - اے - مالک و ایڈیٹر افسانہ

جلد اول

نمبر ۹ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

افسانہ

یعنی

سلیس اور فصیح اردو میں

دلچسپ اخلاقی اور نتیجہ خیز انگریزی ناولوں کے تراجم کا

ماہواری سلسلہ

ایڈیٹر و پروپرائٹر ظفر علیخان بی۔ اے

مطبع شمسی حیدرآباد دکن میں محمد ابراہیم خان اکبرآبادی کی اہتمام سے چھپا

اشاعت اشتہارات کا ایک عمدہ ذریعہ

خدا کے فضل اور ملک کی قدردانی سے "افسانہ" نے اپنی زندگی کے چھٹے مہینے میں بخیر و خوبی قدم رکھا ہے اور جو کامیابی اس کو اس قلیل عرصے میں ہوئی ہے اوسے ہم اوس کے حق میں فال نیک سمجھتے ہیں افسانہ جسکے اجرا کا مقصد اعلیٰ درجہ کے انگریزی ناولوں کو جو انشائی لحاظ سے دلچسپ اور پرلطف ہوں اردو معلیٰ کا زیور پہنا کر ملک میں شایع کرنا ہے خدا کا شکر ہے کہ اس مقصد کو نہایت خوبی سے انجام دے رہا ہے جسکی شہادت ملک کے ہنرور اور نقاد سخن اصحاب دے سکتے ہیں۔

چونکہ افسانہ ادنیٰ سے لیکر اعلیٰ طبقہ تک ہر مذاق کے لوگوں میں ہردل عزیز ہے اور بوجہ اپنی دلچسپی کے نہایت شوق سے پڑھا جاتا ہے لہذا اشتہارات کے شایع کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اسکے معاونین اور سرپرستوں کی فہرست کو نہ صرف دولت ابد مدت آصفیہ کے وزیر باتدبیر اور امراء عظام و روساء کرام اور جلیل القدر عہدہ داران مالی و ملکی و فوجی کے اسماء گرامی سے زینت ہی بلکہ مقامات ذیل میں بھی اسکے کثرت سے خریدار ہیں دکن۔ میسور۔ بمبئی۔ بلوچستان۔ سندھ۔ پنجاب صوبہ جات سرحدی۔ صوبجات متحدہ۔ آگرہ و اودھ۔ ریاست ہائے راجپوتانہ ایجنسی و سنٹرل انڈیا ایجنسی۔ بنگال۔ برہما۔ پورٹ بلیر۔ مسقط۔

(شرح اجرت بخیال آسانی مشتہرین نہایت کم رکھی گئی ہے)

پورا صفحہ سالانہ مہ؏ ششماہی عہ سہ ماہی ؎ نصف صفحہ سالانہ عہ ششماہی سہ ماہی للعہ اس سے کم اشتہار کی اجرت خط و کتابت سے معلوم ہو سکتی ہے۔

خاکسار ظفر علیخان بی۔ اے ایڈیٹر و پروپرائٹر افسانہ حیدرآباد دکن

تمہید کے طور پر جرم کی سنگین نوعیت کی نسبت بہت کچھہ بیان کرنے اور مجرم کو یہ نصیحت
کرنے کے بعد کہ جو تھوڑا سا وقت باقی رہا ہے اوسے غنیمت جان کر یاد خدا مین
گذارے جج نے یہ حکم دیا کہ ولیم بولٹر کو قید خانہ مین واپس لیجا کر وہان سے پھانسی
پانے کے مقام کی طرف لیجایا جائے جہان اوسے سولی پر اوس وقت تک لٹکا رہنے
دیا جائے کہ اوس مین جان باقی نہ رہے - یہ حکم دینے کے بعد جج نے اتنا اور کہا
کہ خدا تمپر رحم کرے -

چند سال گذرتے ہین کہ اول درجہ کے چھٹے ہوے بدمعاشون کا یہ دستور تھا کہ
جب عدالت اون کے حق مین سزا تجویز کرتی تھی تو وہ جج کو گالیان دیا کرتے تھے -
بل بولٹر نے بھی اس موقعہ پر اسی پاجیانہ عادت سے کام لیا اور جج کو شوخ چشمی سے
گھور کر نہایت مغلظ اور فحش گالیون کا اوسپر تار باندہ دیا - اس نفرت انگیز ڈھٹائی اور
دریدہ دہنی کو ایک ایسے نابکار کی طرف سے عمل مین آتا ہوا دیکھکر جو قبر کے کنارے
کھڑا تھا جملہ حضار عدالت بلا امتیاز و تفریق کانپ اوٹھے - عدالت کے پیادون نے
بڑہ کر اس ناخوش واقعہ کو روک دیا اور مجرم کو بہت کچھہ جد و جہد اور کشمکش کے بعد
محبس نیوگیٹ مین پہونچا دیا جہان اوسکو ایک حجرہ مین جہان خونی بند کئے جاتے
ہین قید کر دیا گیا -

ادہر صدر عدالت فوجداری مین ان اہم مقدمات کا تصفیہ ہو رہا تھا اور ادھر شہر
کی ایک دوسری عدالت مین دو وادہ مقدمات کی سماعت ہو رہی تھی جو قابل ذکر ہین -
پہلے مقدمہ مین ملزم ٹامس آرم اسٹرانگ تھا جو خوبی قسمت سے شہادت کے
پیش نہ ہونے کے باعث بری کر دیا گیا کیونکہ جارج مانچنگ جو اوسکے خلاف گواہی

دسینے والا تھا حاضر نہین ہوا۔ دوسرا مقدمہ کرینکی جم اور مردہ فروش کا تھا۔ اس مقدمہ کی رودیداد کو اس مقام پر بالتفصیل درج کرنے کی ضرورت معلوم ہوتی۔ صرف اسقدر بیان کردینا کافی ہوگا کہ اول الذکر کو ثانی الذکر کی شہادت پر جو اوسے سرکار کی طرف سے بوعدہ عطاے معافی جرم دی تھی ایک سنگین نقب زنی کا مجرم قرار دیا گیا۔ کرینکی جم کو جو پہلے بھی کئی دفعہ سزایاب ہوچکا تھا حبس دوام بعبور دریاے شور کی سزا دی گئی اور مردہ فروش نیوگیٹ کو بھیجدیا گیا کہ سشن کے اختتام پر رہا کردیا جائے۔

چند دن مین عدالت سشن کی کارروائی ختم ہوگئی اور جیل قیدخانہ گلٹسپر اسٹریٹ کا میٹر مین بھیجدیا گیا۔ وہان اوسے قیدیون کا لباس پہنایا گیا اور اون قواعد و ضوابط کی پابندی کرنی پڑی جو اون لوگون کو خاص طور سے گران گذرتی ہے جنہون نے ناز و نعم مین پرورشس پائی ہو۔ دلیے کو جو اس زندان کی خاص خوراک تھی۔ اوس کا معدہ قبول نہ کرتا تھا۔ شوربے سے جس مین نام کو بھی گاڑھا پن نہ تھا اوس کی بھوک کم نہ ہوتی تھی۔ روٹی البتہ اچھی ہوتی تھی لیکن اسقدر کم مقدار مین دیجاتی تھی کہ اوسے چٹنی کا گمان ہوتا تھا۔

آخر کار مردہ فروش رہا کردیا گیا۔ اسٹیونس۔ میکچرل اور کرینکی جم نیوسوتھہ ویلز کو ایک قیدیون کے جہاز مین بھیجے جانے کے قبل وولج کو بھیجدیے گئے تاکہ وہان جہاز کے لنگر اٹھاتے تک قید بامشقت مین رکھے جائین۔ الائیزا اسٹانی محبس نیوگیٹ مین رہی اور بل بولٹر قاتل بھی کچھہ عرصہ کے لئے اسی خوفناک قیدخانہ کے اوس زندان مین مقید رکھا گیا جہان وہ قیدی رکھے جاتے ہین جن کے حق مین سزاے موت تجویز کیگئی ہو۔ اور کچھ دن بعد پھانسی پاکر اپنے کیفر کردار کو پہونچا۔

چونتیسوان باب

سبق دیتے دیتے پکڑے گئے

رچرڈ مارکہم کے مقدمہ کے ختم ہوتے ہی سر رورٹ ہاربرو اور مسٹر چیسٹر نہایت سرد مہری اور بے اعتنائی کے ساتھہ مسٹر ٹالبٹ کو الوداع کہکر عدالت سے ایک ساتھہ رخصت ہوئے۔ اور یارتہالمیو کلوز کے چوک کی راہ لی جہان مسٹر چیسٹر نے ایک سستا سا مکان کرایہ پر لے رکھا تھا۔ اس مکان مین صرف دو چھوٹے کمرے تھے جن مین سامان کی قسم سے بہت ہی کم چیزین تھین۔ جب یہ دونون دوست یہان پہونچے تو پانچ بج چکے تھے کیونکہ مقدمہ کی تحقیقات مین تمام دن گذر گیا تہا۔ سامنے کے کمرے مین شام کے کہانے کے لئے میز پر ایک میلا سا دستر خوان بچہا ہوا تھا اور اوسپر کالے دستے کی چھریان اور کانٹے۔ ٹین کی ایک ڈبیہ مرچ رکہنے کے لئے رانگ کا نمکدان اور معمولی قسم کی چینی کی طشتریان دو آدمیون کے لئے لگی ہوئی تھین کھانا بھی کچھہ زیادہ پر تکلف نہ تھا صرف ابلا ہوا گوشت تھا اور آلو اور پورٹر شراب کا ایک بڑا سا قدح۔

بیرونٹ اور اوس کا رنگیلا رفیق چپ چاپ کرسیون پر بیٹھہ گئے اور بغیر اشتہا یا رغبت کے کہانا کھایا۔ دونون ملول اور افسردہ ہو رہے تھے کیونکہ انسانیت کی حد سے وہ اسدرجہ نہ گذر چکے تہے کہ جو غدارانہ اور بیحیایانہ برتاؤ اونہون نے مارکہم کے ساتھہ

کیا تھا اوسے یکقلم فراموش کردین - اسکے علاوہ وہ اُن کی مالی حالت بھی بہت کچھ مخدوش رہی تھی -

ایک میلی کچیلی کمرو لڑکی نے کھانا بڑھایا اور اسکے بعد دونون دوست سگار پینے لگے - کچھہ دیر تک تو ادن پر خاموشی کا عالم طاری رہا لیکن آخرکار بیرونٹ نے اپنے رفیق سے مخاطب ہوکر کہا "چیسٹر کیا ہمین کرنے کو اب کچھہ نہین رہا کیا اسی مصیبت اور پریشانی مین ڈوبے رہین گے - ؟"

چیسٹر - کیا کہون کچھ کہا نہین جاتا - تمنے دیکھا نہین آج عدالت مین اوس نابکار کوبل نے میری کیسی قلعی کہولدی - اسکے بعد بھلا مین اس قابل ہون کہ کچھہ عرصہ تک نواح وبسٹ اینڈ مین کبھی بند دن پھرا کرون خواہ عدالت کے پیادے میری ٹوہ مین نہ بھی ہون "

بیرونٹ - تو آخر کچھہ تو کرنا چاہیئے - تمہاری طرح مین بھی کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہین رہا - میرے جتنے گھوڑے تھے سب بک چکے - گھر کا سامان قرق کیا جا چکا - گاڑیان بھی ضبط ہوچکین اور چاندی کے کچھہ برتن جو لے دیکر بطور اثاث البیت کے رہ گئے تھے مہاجن کے ہان گرو پڑ چکے - اب میرے پاس ایک گنی بھی نہین ہے -

چیسٹر - چلو بیرونجات کا ایک چکر لگا آئین - لندن اس وقت ہم دونون کے لئے خطرناک ہو رہا ہے - اگرچہ آج کل معدنی چشمے والے شہرون کو جانے کا موسم نہین ہے - پھر بھی ہم امتحانا ہیسٹنگز - باتھہ اور چلٹنہم کو جا سکتے ہین اور یقین ہے کہ یہان کی نسبت وہان فایدے سے ہی رہین گے "

بیرونٹ - اور وہان کرین گے کیا "

چچیسٹر " بادر کسی عقل کے کورے اور گانٹھ کے پورے کو پہانسین گے۔ اور کیا کرین گے۔"

پیرونٹ " مگر چچیسٹر مجھے تو تمہاری طرح تاش اور جوا کھیلنے مین مہارت نہین ہی۔

چچیسٹر " تو پھر میری طرح تم بھی سیکھ لو"

پیرونٹ " اور مجھے سکھایگا کون ؟"

چچیسٹر " مین سکھاؤن گا اور کون سکھائیگا۔ کیا آرتھر چچیسٹر سے بھی بہتر اوستاد تمکو کہین مل سکتا ہے ؟"

پیرونٹ " مگر جواریون کے تمام ہتکنڈون اور چالون کے سیکھنے کے لیے تو عمر نوح اور صبر ایوب چاہیے اور تم جانتے ہی ہو کہ مین ان اوصاف [illegible] ہون"

چچیسٹر " ارے دو چار ہی ان اترائیون کو چھوڑو اور کام کی بات کرو۔ تین دن کی مشق مین تمہین ایسا طاق کر دون گا کہ بڑے بڑے جواریون کے کان کترنے لگ جاؤ گے"

پیرونٹ " مگر روپیہ کی کیا سبیل ہو۔ بات تو اچھا کر اسی [illegible] میرے پلے جیسا کہ مین پہلے ہی کہہ چکا ہون صرف اللہ کا نام ہے اور بس"

چچیسٹر " اجی روپیہ کی طرف سے فکر مت کرو۔ مین کل ہی اپنے باوا سے جاکر بیس پونڈ کا نوٹ مانگ لاؤن گا۔ اور یہ رقم ہمارے سفر خرچ کے لیے کافی ہوگی"

پیرونٹ " اچھا اگر تم کو اس کا بھروسہ ہو تو ہم اس تمہارے والی تجویز پر عمل کرینگے وقت ذرا بھی ضایع نہین کرنا چاہیئے۔ لیکن مجھے میرا پہلا سبق تو دو"

چچیسٹر " ہان تم نے اب کچھ چستی اور چالاکی ظاہر کی اور اسی کو مین پسند کرتا ہون"

یہ کہکر چیسٹر نے پردے کھینچ دیے اور بیرونٹ نے دو مومی شمعین روشن کین کمرہ مین قفل ڈالکر چیسٹر نے اپنے صندوقچہ مین سے جواریون کے لوازمات یعنی تاش۔ پانسے پھینکنے کے خانے اور پانسے نکالے اور دونون رفیق کرسیون پر آمنے سامنے بیٹھ گئے۔ چیسٹر نے اب بیرونٹ کو وہ تمام چالین بتانی شروع کین جو کہنہ مشق جواری چلا کرتے ہین اور وہ تمام گر ایک ایک کرکے سکہاے جن مین طاق ہونے کے بعد ممکن نہین کہ جواری خود ہار سکے۔ اس درس تدریس مین قریب دو گھنٹے کے گذر گئے اور چیسٹر اپنے ساتھی کو ایک نئی چال سکہانے کے لیے تاش کے پتّے پھینٹ ہی رہا تھا کہ کسی کے سیڑھیون پر چڑھنے کی آواز آئی اور کچھ دیر بعد کسی شخص نے معمول سے زیادہ زور کے ساتھ دروازہ پر دستک دی۔ بیرونٹ اور چیسٹر دونون کا رنگ فق ہوگیا اور ایک نے دوسرے سے گھبرائی ہوئی آواز مین پہلے تو یہ کہا کہ کہین عدالت کے پیادے نہ ہون اور پھر خود ہی یہ سوال کیا کہ اب ہم کیا کرین۔ اسکے جواب مین چیسٹر نے کہا کہ دروازہ تو کھولنا چاہیئے خواہ کچھ ہی کیون نہ ہو۔ یہ کہکر چیسٹر نے دروازہ کھولا اور دو مکروہ صورت کے آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان مین سے ایک نے کہا۔

"مسٹر آرتھر چیسٹر یہان ہین"؟

چیسٹر "وہ تو یہان نہین ہین اور ہم اون کو جانتے بھی نہین۔ میرا نام ڈیوس ہے مالک مکان سے پوچھ لو۔ ہے کہ نہین"۔

یہ باتین چیسٹر نے گھبرائی ہوئی آواز مین اس انداز سے کہین کہ عدالت کے پیادہ کو اگر پہلے نہ بھی یقین تھا تو اب یقین ہوگیا کہ یہی شخص آرتھر چیسٹر ہے۔ چنانچہ

اوسنے کہا۔

"یہ چل کسی اور کو دینا۔ مین تمہارے چکمون مین نہین آتا۔ مین اچھی طرح سے جانتا ہون کہ چچسٹر تم ہی ہو۔ یہ دیکھو چار سو ستادن پونڈ کی ڈگری تمہارے نام کی تعمیل طلب ہے۔ رقم تو غالباً تم ادا نہین کر سکتے۔ اسلئے بہتر ہوگا کہ اوٹھ کر فوراً میرے ساتھ ہو لو۔"

چچسٹر۔ (یہ دیکھکر کہ اب نام چھپانا محض لاحاصل ہے) "کہان کو؟"

عدالت کا پیادہ۔ "کہان کو کی بھی ایک ہی کہی۔ وائیٹ کراس اسٹریٹ کے جیلخانہ کو اور کہان کو۔"

چچسٹر۔ (حسرت سے) "اچھا چلو۔

پھر وہی کنج قفس اور وہی صیاد کا گھر"

پینتیسوان باب

دوسال بعد

صدر عدالت فوجداری سے کے مقدمات کے فیصلہ ہونے کے بعد جنکا گذشتہ فصلون مین ذکر کیا گیا ہے دوسال کی مدت گذر گئی سنہ ۱۸۳۷ء ختم ہونے کے قریب تھا اور دسمبر کا مہینہ شروع ہوا تھا۔ صبح کا وقت تہا۔ مطلع صاف تہا۔ نکلتے سورج کی کرنین زمین پر جو سنگ خارا کی طرح سخت تھی پڑرہی تہین اور ہوا صاف سرد اور خوشگوار تھی طلوع آفتاب سے بہت دیر پہلے سے ایک لحیم وشحیم اور معمر شخص ایک بہت بڑا لبادہ اوڑھے اور گلے مین اون کا ایک دبیز گلوبند لپیٹے کلرکنویل اسٹریٹ کا میبرلے کے قیدخانہ کے سامنے ٹہل رہا تھا اور قیدخانہ کے پھاٹک کو دیکھتے دیکھتے جب تھک جاتا تھا تو سینٹ سپلکر کے گرجا کی طرف نظر ڈالکر دل بہلا لیا تھا۔

اسی صبح کو ٹھیک پونے دس بجے ایک گاڑی محبس نیوگیٹ کے مہتمم کے مکان کے دروازہ کے سامنے آٹھہری۔ اس گاڑی کے اندر ایک خاتون نہایت بیش قیمت سمور اور قاقم کا لباس پہنے بیٹھی تھی اور اوس کے چہرے کا دلاویز حسن مسرت آمیز تبسم کے باعث سے دوبالا ہورہا تھا۔

سینٹ سپالکر کے گرجا کے گھنٹے نے دس بجائے ہی تھے کہ کامپٹر اور نیو گیٹ کے قید خانون کے دروازے ایک ساتھہ اور ایک مقصد سے کھلے۔ کامپٹر سے رچرڈ مارکہم آزاد ہوکر نکلا اور نیو گیٹ سے الایزا اسٹلی رہا ہوئی۔ ان دونون کو ایک ہی دن رہائی ملی کیونکہ اون کی قید کی میعاد کی ابتدا بھی ایک ہی تاریخ سے ہوئی تھی۔ جسوقت رچرڈ نے گلی مین قدم رکھا تو وفادار وٹنگہم جو اوس کا انتظار کر رہا تھا۔ بڑھ کر پدرانہ شفقت کے ساتھہ اوس سے بغلگیر ہوا اور گلے ملکر بچون کی طرح رونے لگا۔

الایزا سیدھی اوس گاڑی مین سوار ہو گئی جو نیو گیٹ کے پھاٹک پر اوس کا انتظار کر رہی تھی اور اندر قدم رکھتے ہی مسز آرلنگٹن نے اوسے گلے لگا لیا۔ اس کے بعد گاڑی تیز تیز شمال و مشرق کی طرف روانہ ہوئی۔

وٹنگہم کی خوشی کا جوش جب ذرا کم ہوا تو اوس نے اپنے نوجوان آقا کو کہا۔ ”میان مسٹر مازرو آپ ہی کے مکان مین آپ کا انتظار کر رہے ہین۔ پچھلے کچھہ دنون سے اون کا مزاج خانہ ساز (ناساز) ہے اور وہ ایسے نقی (نقیہہ) ہو رہے ہین کہ اونھون نے سمجھا کہ اگر وہ آپ کو یہان لینے آئے تو اس مبارک وقایع (واقع) کی خوشی کی تاب نہ لاسکین گے۔“

مارکہم نے کہا جلدی چلو۔ مین گھر کی صورت دیکھنے کے لئے بے قرار ہو رہا ہون“ وٹنگہم ایک کرایہ کی گاڑی لے آیا اور دونون اوس مین سوار ہو کر اوس سڑک پر ہو لیے جو مارکہم منزل کو جاتی تھی۔ دو سال کی قید نے رچرڈ مارکہم پر بہت بڑا اثر ڈالا تھا۔ اوسکے چہرے کا متناسب حسن اور اوس کی جھلک ابھی تک برقرار تھی لیکن

زندہ دلی کی وہ کیفیت جو عالم شباب کے ساتھہ لازم ملزوم ہوا کرتی ہے ہمیشہ کے لئے زایل ہو گئی تھی اور اوسکے بجائے ایک طرح کی افسردگی چھا گئی تھی جو بتاتی تھی کہ اس نوجوان کو میدان زندگی کے پہلے ہی مرحلہ مین مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اگرچہ رچرڈ کا دل ٹوٹ گیا تھا لیکن راست کرداری اور حق پژوہی کے متعلق جو اصول اوس نے اپنے لئے بچپن سے قایم رکھے تھے اون مین کسی طرح کا فرق نہ آیا تھا۔ یہ خیال اوسکی افسردگی کو ہر وقت تازہ رکھتا تھا کہ اگرچہ مین قیدخانہ سے نکل آیا لیکن خود میرا چہرہ بتائے دیتا ہے کہ مین ایک رہا شدہ قیدی ہون

آخرکار گاڑی ... منزل کے دروازہ پر پہونچی۔ رچرڈ نے عارضی اطمینان و مسرت کے ساتھہ اوس پہاڑی کی طرف دیکھا جسپر دو درخت کھڑے تھے وہ دو درخت جنکے سایہ کے نیچے آج سے چھہ سال پہلے دونون بھائی جدا ہوئے تھے۔ اور جن کے تلے بارہ سال کے گذر جانے کے بعد دونون مین پھر ملنے کا قرارداد ہوا تھا۔ رچرڈ کی آنکھہ سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے اور جو مسرت و اطمینان اوسکے چہرے پر کچھہ دیر کے لئے ظاہر ہوا تھا اوس کی جگہ افسردگی اور رنج کا بادل چھا گیا۔ اوس نے اپنے دل مین اوس زمانہ کا خیال کیا جب وہ اپنے بھائی سے جدا ہوا تھا اور اوس زمانہ کی حالت کا اپنی موجودہ حالت سے مقابلہ کیا۔ اوس وقت زندگی کا ... ہوا تھا اور ہر ایک چیز اوس کی ہمت بڑھانے والی تھی۔ مگر اب ... گویا ... کا طوق اوسکی گردن مین ہے۔

گاڑی سے ... کتب خانہ والے کمرے مین داخل ہوا جہان مسٹر مارڈو اوس کا انتظار کر رہا تھا۔ لیکن ... رچرڈ نے اپنے دل کے چہرے پر نظر ڈالی

تو اوس کے تحیر و استعجاب کی کوئی حد نہ رہی - مازرو کی صورت ایسی بدل گئی تھی کہ وہ پہچانا نہ جاتا تھا - قد جھک گیا تھا - چہرے پر تفکر و تردد کے آثار نمایان تھے - آنکھون مین گڑھے پڑے ہوے تھے اور پیشانی کی جھریون نے "جامۂ ہستی کی آستینون کو" چین رکھا تھا - رچرڈ جب کمرے مین داخل ہوا تو مازرو نے کمرے کے چارون طرف دیوانہ وار نظرین ڈالنی شروع کین اور بجاے اسکے کہ بڑھ کر رچرڈ سے بغلگیر ہوتا یا اوس کا خیر مقدم کرتا وہ فرط ضعف و ناتوانی سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور دونون ہاتھون سے اپنے منھ کو چھپا لیا - اوس کی انگلیون مین سے آنسوؤن کے قطرے ٹپ ٹپ گرنے لگے اور اس قدر رویا کہ ہچکی بندھ گئی -

رچرڈ نے اپنے دلی کی یہ حالت دیکھکر کہا "مسٹر مازرو خدا کے واسطے مجھے جلد بتائیے کہ اس رنج و غم کا کیا باعث ہے اور مین یہ آپ کی کیا حالت دیکھتا ہون -"

مسٹر مازرو - (رنج و غم کے لہجہ مین) "عزیز من آخر کار تم آ گئے اور وہ دن بھی آن پہونچا جس کا مجھے اسقدر خوف تھا"

رچرڈ (تعجب سے) "جس دن کا خوف تھا وہ آن پہونچا! کیون جناب مین تو یہہ سمجھے ہوئے تھا کہ آپ جنکو میری بے گناہی کا اسدرجہ اعتراف تھا اس موقعہ پر مجھ سے ملکر جوش مسرت ظاہر کرین گے"

مسٹر مازرو "عزیز من خدا گواہ ہے کہ تمہاری رہائی پر مجھے بڑی خوشی ہوئی اور وہی خدا اس بات کی بھی شہادت دے سکتا ہے کہ مجھے تمہاری بے گناہی کا سچے دل سے یقین ہے - یقین مانو کہ اگر تمہین فائدہ پہونچ سکے تو مین اپنی اس جان حزین کو بھی تم پر نثار کرنے سے دریغ نہ کرون اور اپنی چمڑی کی جوتیان سلوا کر تمہین پہناؤن مگر

ہائے تمہاری صورت مجھہ سے دیکھی نہین جاتی۔"

رچرڈ۔ "غالباً آپ اوس شخص کو نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہین جو مجرم ہونے کی پاداش مین قید کی سزا بھگت چکا ہے۔ اگر اور کوئی ہوتا تو شاید اوس کا یہ تنفر حق بجانب ہوتا لیکن جس شخص نے کبھی آپکو نقصان نہ پہونچایا ہو اوسکے ساتھہ آپکا اس طرح پیش آنا اوسے صدمہ پہونچائے بغیر نہین رہ سکتا۔"

مسٹر مانرو۔ "رچرڈ تم اور مجھے نقصان پہونچاؤ! الٰہی یہ کیسی باتین ہین؟ اس سے میری روح کو اور صدمہ پہونچ رہا ہے۔ مگر سنو مین خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہون کہ مجھکو تم سے بیٹون کی طرح محبت ہے اور جو الزام تم مجھپر لگاتے ہو مین اوس سے پاک ہون"

رچرڈ (بے صبری سے) "خدایا یہ کیا ماجرا ہے؟ کیا آپ کا مزاج ناساز ہے یا کوئی نامطبوع واقعہ ظہور مین آیا ہے؟ اگر ایسا ہے تو میرے ذاتی معاملات کے متعلق آپ اسوقت توجہ نہ کیجیے بلکہ اس بحث کو کسی اور وقت پر اٹھا رکھیے۔"

رچرڈ نے یہ بات کہہ کر مسٹر مانرو کے ہاتھہ آہستگی اوسکے چہرے پر سے ہٹائے اور بہ تقاضائے خلوص و الفت اونہین اپنے ہاتھہ مین دبایا۔ اس وقت اوسے اپنے ولی کے تردد آمیز اور تبدیل شدہ چہرے کو دیکھہ کر تعجب پر تعجب ہوا۔ چنانچہ اوسنے کہا۔ "آپ کا مزاج حقیقت مین بہت زیادہ ناساز رہا۔"

مسٹر مانرو (تلخی سے) "جب روح کو صدمہ پہونچتا ہے تو جسم بھی متاثر ہوئے بغیر نہین رہتا۔ یہی حال میرا بھی ہے۔ رچرڈ! اگر تم نے پچھلے دو سال مین صدمہ اوٹھایا ہے تو اس مین مین بھی تمہارا شریک ہون اور ہم دونون کے لیے اگر تشفی و تسکین کی وجہ ہے تو یہ ہے کہ ہم دونون بے گناہ ہین۔"

رچرڈ۔ "آپ تو معمون مین باتین کر رہے ہین۔ بھلا آپکو بے گناہی اور قصور سے کیا تعلق جبکہ آپکی ذات سے آجتک کسی شخص کو نقصان نہین پہونچا"

جس وقت رچرڈ نے یہ باتین کہین تو مانرو کے چہرے کی حالت ایسی متغیر ہو گئی کہ رچرڈ کو سخت تعجب ہوا اور ایک طرحکی ہیبت اوسپر طاری ہو گئی۔ تذبذب اور اضطراب کی وجہ سے اوسے سخت تکلیف پہونچ رہی تھی لیکن پھر بھی وہ اپنے دیرینہ سال رفیق سے سوال کرتے ہوئے رکتا تھا۔

آخرکار مانرو نے دفعتہً رچرڈ کے چہرہ پر نگاہین جما کر کہا "رچرڈ مین ایک نہایت خوفناک ماجرے کی اطلاع تمکو دینے والا ہون"

رچرڈ (تشویش کے ساتھ) "کیا یہ خبر میرے بھائی سے متعلق ہے؟ اگر ایسا ہے تو خدارا جلد کہہ ڈالئے اور اس انتظار مین جو موت سے بدتر ہے نہ رکھئے"

مسٹر مانرو "تمہارے بھائی نے کبھی مجھے خود خط لکھا ہے اور نہ کسی دوسرے سے مجھکو اوسکے حالات معلوم ہوئے ہین۔ مین نہین کہہ سکتا کہ وہ اس وقت کہان ہے اور مر گیا ہے یا زندہ ہے"

رچرڈ کے دل نے ہمیشہ سے گواہی دی تھی اور اسوقت بھی کوئی اندرونی چیز ایسی تھی جو اوسکو اس بات کا یقین دلاتی تھی کہ پہاڑی والے دو درختون کے نیچے جو قرارداد اوسکے اور اوسکے بھائی کے درمیان ہوا تھا وہ ضرور پورا ہوگا اور یہی خیال تھا جو اوسکے پرخونت قید کے زمانہ مین اوس کے لئے باعث تسکین ہوا تھا۔ اسی لئے جب مسٹر مانرو نے کہا کہ موجودہ وحشت اثر خبر کو اوسکے بھائی سے کوئی تعلق نہین تو اوسے اطمینان ہوا اور بے اختیار اوسکی زبان سے یہ لفظ نکلے۔

خدا کا شکر ہے کہ میرے بھائی کے متعلق آپ کوئی خوفناک اطلاع مجھے نہین دینے والے ہین"

مسٹر مانرو "لیکن رچرڈ مین تمہین زیادہ دیر تک تشویش مین نہین رکھنا چاہتا بہتر ہوگا کہ اس خوفناک راز کی حقیقت سے تمہین ایکبارگی آگاہ کردون مختصر یہ ہی کہ تم برباد ہوگئے"

بربادی کا لفظ دوسرے لفظون مثلاً بیماری یا افلاس یا قید کی طرح ایک ہی مصیبت کو ظاہر نہین کرتا بلکہ کچھ ایسا جامع اور کثیر المعنی ہے کہ وہ تمام مصائب و آلام جو بنی نوع انسان کے مقدر مین لکھے ہین اس کے سنتے ہی ذہن سے انکی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب یہہ خوفناک لفظ رچرڈ کے کان مین پڑا تو وہ اس طرح کانپ اوٹھا کہ گویا اوسے کسی سانپ نے ڈس لیا اور وحشت آمیز تعجب کے لہجہ مین یہ ندا اوسکے منہ سے بلند ہوئی "برباد ہوگیا" یہ مثل مشہور ہے کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کافی ہوا کرتا ہی۔ اس ندا کے بلند ہوتے ہی ایک خیال اوسکے دل مین پیدا ہوا جس سے اوسکو قدرے تسکین ہوئی اور اوس نے کہا "آپکا غالبًا یہ خیال ہی کہ میری ناموس برباد ہوئی۔ اسمین شک نہین کہ میری عزت برباد ہوگئی لیکن اوس مال و متاع کے لحاظ سے تو مین ابھی تک آباد ہون لیکن یہ دنیا اسقدر عزیز کبھی ہی میرے والد مرحوم نے میری تمام جائداد آپکی تفویض کی تھی سنہ بلوغ کو نہین پہونچا تھا اور اسلی قانون کی امکان مین نہ تھا کہ میری نام نیک کے ساتھ میری دولت بھی مجھ

مسٹر مانرو (اداس لہجہ مین) "عزت بھی تباہ ہوئی اور مال و املاک بھی ہاتھ سے جاتا رہا جو بہت بڑی جائداد تمہارے والد نے میرے تفویض کی تھی وہ شومی قسمت سے کا سیا تجارتی منصوبون مین غارت ہوگئی۔ مین نے سوچا تھا کہ اس تجارت مین تمہارا روپیہ اگر لگا دونگا تو دگنا تگنا نفع ہوگا لیکن افسوس کہ وہ سب منصوبے خاک مین مل گئے"

رچرڈ یہ سنکر سکتہ مین رہ گیا اور کچھہ دیر کے لئے اوسے یہ خیال ہوا کہ اوسکا

دل اس صدمہ سے پاش پاش ہوا چاہتا ہے - اوس کے سینے اور دماغ کو ایک خوفناک بوجھہ پیسے ڈالتا تھا اور مایوسی نے اوسے چارون طرف سے گھیر لیا تھا جسطرح کوئی شخص آدھی رات کے وقت اندھیرے مین چارون طرف آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا ہے اور ہر سمت مین ظلمت و وحشت کا دل بادل چھایا ہوا پاتا ہے اسی طرح اوس نے اب اپنی امیدون کی حالت پائی - اپنے بھائی سے ملنے کی امید کے علاوہ اوسکو صرف ایک بات کی طرف سے اطمینان تھا اور وہ یہ کہ اوس کے پاس دولت موجود تھی جسکے ذریعہ سے وہ کسی حد تک اپنا غم غلط کرسکتا تھا لیکن اب یہ امید بھی جاتی رہی اور وہ دنیا کے پردہ پر مثل ایک گداے بے نوا کے رہ گیا جسکو کسب معاش کے لئے نام نیک کا بھی سہارا نہ تھا - امید کی شمع اوسکے دل کی خلوت خانہ مین بالکل بجھہ چکی تھی -

کچھہ دیر تک سناٹا چھایا رہا - آخر کار رچرڈ کرسی سے دفعۃً اوٹھا اور اپنے ولی کے قریب جاکر بھرائی ہوئی آواز مین کہنے لگا "اچھا یہ تو بتائیے کہ اس ماجرے کی حقیقت کیا ہے - جو واقعات اس مصیبت کے نازل ہونے کا باعث ہوئے اونکو بیان کیجئے"

مازو "یہ واقعات مختصر ہین جنہین سنکر تمہین یقین ہوگا کہ مین اتنا قابل الزام نہین ہون - جتنا کہ واجب الرحم ہون - تمہارے مقدمہ کا ابھی شان وگمان بھی نہ تھا کہ مین نے اپنا روپیہ متعدد تجارتی منصوبون مین لگایا لیکن نامساعدت بخت سے ان تمام منصوبون مین ناکامی ہوئی - ۱۸۳۲ء مین بہت سے پرانے پرانے تجارتی کارخانون کو نقصان عظیم اٹھانا پڑا اور میری کوٹھی تو تباہی کے بالکل قریب پہونچ گئی تھی - کسی بری گھڑی مین مین نے ایک سوداگر مسٹر آلن کی رائے پر عمل کیا جسنے امریکہ کے

ساتھ تجارت کرنے مین بہت نقصان ہو چکا تھا۔ اس کم بخت کے مشورہ پر کاربند
ہو کر مین نے تمہاری جائداد کا ایک خفیف سا جزو اس خیال سے تجارت مین لگایا
کہ نہ صرف میری جائداد مجھے پھر واپس ملجائے گی بلکہ ساتھ ہی تمہاری دولت مین
بھی بہت اضافہ ہو جائیگا۔ آلن ان منصوبون مین میرا کام نیابتاً انجام دیتا رہا۔ اوّل
اوّل ہمین بہت بڑی کامیابی ہوئی۔ میری مشکلات جلد رفع ہوگئین اور جو روپیہ مین نے
تمہاری جائداد سے لیا تھا وہ المضاعف ہو گیا۔ ۱۸۳۶ء کے شروع مین مسٹر آلن کو
معلوم ہوا کہ ایک شخص کو اپنی ایک ایجاد کے تیار کرنے کے لئے ایک رقم کثیر کی ضرورت
ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ ایجاد جب مکمل ہو جائے گی تو ہن برسانے لگیگی۔ مسٹر آلن
نے اور مین نے یہ صلاح کی کہ اس کام مین روپیہ لگانا چاہیئے لیکن افسوس کہ

طمع را سہ حرف است وہر سہ تہی

کا قول ہم پر صادق آیا اور نتیجہ وہ ہوا کہ جو مین اب تم سے بیان کرتا ہون یہ وہ زمانہ تھا
جبکہ تم بعد تحقیقات مقدمہ سزایاب ہو چکے تھے۔ مین اوس وقت بیمار تھا اور اپنے
بستر سے اوٹھ بھی نہین سکتا تھا۔ اس لئے میری طرف سے اس معاملہ مین مسٹر آلن نیابت
کرتا رہا لیکن یہ ایک نہایت ہی عجیب بات ہے کہ جس شخص کو مین نے ایجاد متذکرہ
کے لئے ایک کثیر التعداد رقم قرض کے طور پر دی اوسکو مین نے اپنی آنکھون ایک
دفعہ بھی نہین دیکھا چونکہ اتنی بڑی رقم کا مین خود انتظام نہ کرسکتا تھا اس لئے اس کا
زیادہ تر حصہ مین نے تمہاری جائداد سے لیا۔ چونکہ اگر یہ منصوبہ چل جاتا تو مین پھر
ایک مرتبہ دولت مند بن گیا ہوتا اور تمہاری جائداد کی مالیت دگنی سے بھی زیادہ ہو گئی
ہوتی لیکن افسوس کہ یہ شخص جسکو مین نے اتنی بڑی رقم دیدی تھی اور جس کی کفالت

میرے خیال مین پوری طرح سے قابل اعتبار تھی اوسنے مجھے نہایت شرمناک طور پر دہوکا دیا لیکن اسپر بھی اوس سے قانونی مواخذہ نہین کیا جا سکتا تھا کیونکہ اوس نے نہایت چالاکی سے آپ کو اس منصوبہ مین اپنا شریک بنا لیا تھا۔ اس نقصان عظیم سے آشفتہ حال ہو کر مین نے تمہارا باقی کاروپیہ بھی اس خیال سے کہ شاید قسمت پلٹا کھا جاے دوسرے تجارتی منصوبون مین لگا دیا۔ جو حالت جواری کی ہار کے وقت ہو جاتی ہے وہی میری بھی ہوگئی اور مین رکا تو اوسوقت رکا جب کہ خود تو بالکل برباد ہو گیا اور تمہاری حالت بھی بربادی کے قریب پہونچ گئی"

رچرڈ "بربادی کے قریب؟ تو کیا میری جائداد مین سے کچھہ بچ بھی رہا ہے؟ خدا کے لئے جلد جواب دیجئے۔ اگر مین آپ کے منہ سے یہ بات سنون کہ میری جائداد کا ناچیز سے ناچیز حصہ بھی ضایع ہونے سے بچ رہا ہے تو اب بھی مین سب کچھہ درگذر کرنیکو تیار ہون"

مانرو "یہ مکان اور اس کے ساتھہ کی زمین بچ رہی ہے اور کسی غیر کو اس پر کسی طرح کا حق نہین ہے تمہاری آبائی جائداد غیر منقولہ کو نہ تو اپنے حیطۂ تصرف مین لا ہی سکتا تھا اور نہ میرے ضمیر ہی نے مجھکو اس امر کی اجازت دی کہ اوس پر دست تصرف دراز کرون"

رچرڈ کو یہ سنکر اسقدر تسکین اور اطمینان ہوا کہ بیان نہین ہو سکتا اور اوسنے اپنے ولی کا ہاتھہ فرط احسان مندی سے اس جوش کے ساتھہ دبایا کہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا اوس دن اوسے اپنا ترکہ تمام و کمال ملا ہے غرضکہ اوس نے اپنے ولی سے اس طرح خطاب کیا "خدا کا شکر ہے کہ مین پوری تباہی سے بچ گیا۔ اب مین کم از کم

اس گوشہ عافیت مین خلوت گزین تو ہو سکتا ہون اور ہر روز اوس پہاڑی پر چڑھ کر
جہان برادرانہ محبت کی یادگارین قایم ہین۔ اپنے بہائی کی واپسی کا انتظار تو کر سکتا
ہون۔ جناب من جو ہونا تہا وہ ہو گیا۔ مین اگر آپ کو مورد ملامت بنانا بہی چاہون تو اوس سے
کچھ فائدہ نہین اور پچہتانے سے بہی کچھ حاصل نہین۔ اس جاگیر سے مختصر سی آمدنی
ہو گی۔ مگر وہ میری ضروریات کے لئے کافی ہے۔ جو ترکہ میرے والد نے چہوڑا تہا
اوسکے مقابلہ مین دو سو پونڈ سالانہ کی آمدنی بے سر و سامانی سے کچھ ہی زیادہ کہی
جا سکتی ہے۔ پھر بہی خدا کا شکر ہے کہ پیٹ بہر کہانے کو روٹی کا سہارا تو باقی رکہا گیا
لیکن مسٹر مارزو آپکی گذر کیسے ہوتی ہے؟"

مسٹر مارزو۔ مین ابہی تک اپنے معاملات کی گتھیون کے سلجہانے کا سودا
سر مین رکہتا ہون۔ اسکے علاوہ میری بیٹی ایلین سلائی کا کام کر کے کچھ پیدا کر لیتی ہے"

فیاض نفس رچرڈ نے اس وقت اپنے سامنے اوس شخص کو نہ دیکھا جس نے اوسکو
بہت بڑی دولت سے محروم کر دیا تہا بلکہ ایک ایسا شخص اوسکے دیکہنے مین آیا جو پیرانہ
سری کے ساتہ انواع و اقسام کے مصائب اور گوناگون رنج و آلام کے صدمے
اوٹہائے ہوئے تہا۔ چنانچہ اوسنے مارزو کی بات کاٹ کر کہا۔ اپنی بیٹی سمیت اس مکان
مین اوٹہ آئیے اور جو کچھ دال دلیا یہان حاضر ہے اوس مین بخوشی تمام میرے شریک
ہو جیئے"

مارزو رچرڈ کے اس فیاضانہ برتاؤ پر رو دیا اور کہنے لگا کہ مجھ سے یہ نہ ہو سکیگا
کہ تمہاری مہربانی اور فیاضی سے فائدہ اوٹہا کر تم پر اور بار ڈالون رچرڈ نے بہت
کچھ اصرار کیا اور منت سماجت کی لیکن مارزو نے ایک نہ سنی۔ آخرکار رچرڈ نے کچھ

کچھہ دیر کے بعد کہا۔

"آپ نے مجھے یہ نہ بتایا کہ آپ سے کے دوست مسٹر آلن کا کیا حشر ہوا۔"

مانزو۔ "وہ اپنی ذات سے متدین اور راست باز تھا جس تباہی مین نادانستگی سے اوسنے مجھے پھنسایا اوس کی وجہ سے اوس بچارے کا دل ٹوٹ گیا اور تین مہینہ کا عرصہ ہوتا ہے کہ اوسکا انتقال ہو گیا۔"

رچرڈ۔ "اور اوس نابکار کا کیا انجام ہوا جس نے اپنے پر فریب منصوبون سے اس طور پر ایک شخص کو تو مار ڈالا اور دو کو تباہ کر دیا؟"

مانزو۔ "اس کا مجھکو علم نہین۔ مین نے خود اوسکو کبھی نہین دیکھا اور اوسکو بھی یہہ بات معلوم نہ تھی کہ جو رقم قرض کے طور پر اوس نے لی تھی اوسکا اصلی دینے والا مین تھا۔ بعض تجارتی وجوہ سے جنکی تفصیل اسوقت موجب طوالت ہوگی مین نے اس معاملہ مین آلن کو پیش پیش رکھا۔ چنانچہ لوگون کو بھی یہی معلوم تھا کہ رقم کا دینے والا خود آلن ہے اور کل کارروائی بطور گماشتہ کے نہین انجام دے رہا ہے بلکہ بحیثیت اصل سرمایہ دار ہونے کے۔ اس طرح مجھہ مین اور اس جارج مانٹیگ مین کبھی کوئی خط و کتابت نہین ہوئی۔"

رچرڈ۔ (تعجب کے لہجہ مین) "جارج مانٹیگ!"

مانزو۔ "ہان یہی اوس بدمعاش کا نام ہے جس نے ہمکو غارت کیا۔"

رچرڈ۔ (مضطربانہ انداز سے کمرہ مین ٹہل کر آپ ہی آپ) "پھر وہی جارج مانٹیگ! یہ کیا بات ہے کہ اس شخص کا نام بار بار میرے سننے مین آتا ہے۔ اتنی دفعہ یہ نام میرے سامنے لیا گیا لیکن ہر مرتبہ اظہار نفرت اور ملامت کے ساتھہ اور یہہ بات بھی میرے سمجھہ مین نہین آتی کہ جن لوگون نے اس بدمعاش کے ہاتھون مصیبت اوٹھائی ہے اونمین

میرا انتظار کیون ہو۔ عجب اتفاقات ہین !"

مسٹر مارزو"کیا تمہاری اس جارج مانٹیگ سے جان پہچان ہے؟ اس نام کو سن کر تمپر عجب اثر ہوا۔"

رچرڈ"میری اوس سے شناسائی نہین ہے۔ آپ کی طرح مین بھی اوس سے کبھی نہین ملا لیکن اوسکے واقعات میرے سننے مین البتہ آئے اور جو کچھ مین نے سنا بُرا ہی سنا۔ یقین مانئے کہ ایک نہ ایک دن ضرور ایسا آئیگا جب کہ یہ بدمعاش جو اپنے ابنائے جنس کو ہر وقت لوٹتا رہتا ہے اور دوسرونکو تباہ کرکے خود اونکی دولت پر ہاتھ صاف کرتا رہتا ہے اپنے کیفر کردار کو پہونچیگا۔"

رچرڈ اور اوسکے ولی مین کچھہ دیر تک اور گفتگو ہوتی رہی۔ اس کے بعد جب رچرڈ کے سمجہانے بجھانے اور دم دلاسا دینے سے اوسکو کسی قدر تسکین ہوئی تو وہ گھر کو روانہ ہوا۔

چھتیسواں باب

ورود

ناظرین کے دل میں غالباً اس امر کے دریافت کرنے کی خواہش بے اختیار چٹکیاں لے رہی ہوگی کہ محبس نیوگیٹ سے رہائی پانے کے بعد الیزا سڈلی کو کیا کیا واقعات پیش آئے لیکن قبل اسکے کہ اون واقعات کو بیان کیا جائے ہم یہ امر مناسب سمجھتے ہیں کہ رچرڈ مارکہم کے حالات کسی قدر اور بیان کریں۔

مسٹر مانڈرویلی کی روانگی کے بعد رچرڈ نے وٹنگھم کو اپنی بدلی ہوئی حالت سے آگاہ کیا اور دونوں نے ملکر نوکروں چاکروں کی تخفیف اور دوسرے مصارف کی کمی کے متعلق گھر کے مالک کی محدود آمدنی کے لحاظ سے ضروری انتظام کیا کیونکہ واضح رہے کہ رچرڈ اب قانوناً سن بلوغ کو پہونچ چکا تھا اور اس لئے اوس جائداد پر جو جارج مانٹیگ کے پاجی پن کی زد سے بچ رہی تھی پوری طرح سے متصرف ہوگیا تھا۔ اس کے بعد رچرڈ نے وٹنگھم کے ہمراہ اپنی قدیم مکان کے اون مختلف کمروں کو جاکر دیکھا جن کو چھوڑے ہوے اوسے اتنی مدت گذر چکی تھی اور ہر ایک کمرے کو دیکھکر اوس کے دل میں اون واقعات کی یاد تازہ ہوگئی جو تکلیف دہ اور دردناک تھے۔ اوسکو یاد آیا کہ ان میں سے ایک کمرے میں وہ اپنے بزرگ باپ کے ساتھ شام کے وقت بیٹھکر

اطراف وجوانب کا نظارہ کیا کرتا تھا اور نیز پایۂ تخت لندن کو کھڑکیون مین سے دیکھا کرتا تھا۔ ایک اور کمرہ وہ تھا جہان وہ اپنے پیارے گمگشتہ بھائی کے ساتھہ پڑھا کرتا تھا۔ غرضکہ جس جانب اوس نے نظر ڈالی درد انگیز تصورات اوس کے پردہ خیال پر اوتر آئے وہ اس وقت اپنے آپکو مثل ایک ایسے مجرم کے سمجھتا تھا جس نے ایک عزت والے نام کو بٹا لگا لیا ہو اور اوسے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا اوس کے آبا و اجداد کی تصویرین اپنے پرانے اور غبار آلودہ چوکھٹون مین سے اوسکو غضبناک نگاہون سے دیکھہ رہی ہین لیکن جب وہ اوس کمرے مین داخل ہوا جہان اوسکے باپ نے انتقال کیا تھا تو اوسکے دلی جذبات اوسپر غالب آ گئے۔ وہ دھاڑین مار کر رونے لگا اور بڈھے نمانسامان نے بھی اس وقت اوسکو تسلی دینے کی کوشش نہ کی۔ وہ ملزم کا داغ لیکر ایک ایسے گھر مین واپس آیا تھا جہان اوس نے ہری بھری امیدون اور عزت وآبرو کے ساتھہ جنم لیا تھا۔ وہ ایک ایسے مکان مین دوبارہ آکر داخل ہوا تھا جس کے کمرون مین بہت سے بڑے بڑے اور نیک آدمیون کی تصویرین آویزان تھین۔ یہ آدمی اوس کے آبا و اجداد تھے لیکن ممکن نہ تھا کہ اوس کی تصویر کو بھی کبھی اون کے درمیان جگہ ملے کیونکہ خوف یہ تھا کہ مبادا کوئی شخص اس مکان مین آکر تصویر کے چوکھٹے پر رہا شدہ قیدی کے الفاظ لکھہ دے۔ یہ خیالات رچرڈ کے دل مین بے اختیار گذرے کیونکہ گو اوس کا ضمیر اوسے ملامت نہ کرتا تھا لیکن یہ ظاہر تھا کہ دنیا کو اوسکی بےگناہی باور نہ آسکے گی۔

اوس رات رچرڈ بالکل نہ سو سکا اور تمام شب کروٹین لے کے کر سفیدۂ سحری کے طلوع کا اوس نے فسادی اشتیاق سے خیر مقدم کیا جیسے کوئی کشتی شکستہ ایک تختہ پر

بیٹھا ہوا افق کی طرف سے مدد کے اشارہ کو دیکھتا ہو۔ اوسنے جلدی سے اوٹھکر
کپڑے پہنے اور پہاڑی کی طرف روانہ ہوا جس کی چوٹی پر پہونچکر وہ اوس تپائی
پر بیٹھ گیا جو دو درختون کے درمیان بچھی ہوئی تھی۔ اس وقت وہ خوب جی کھولکر
رویا جس سے اوسکے دل کی بھڑاس نکل گئی۔

یکایک اوس کی نگاہ کچھ حروف پر پڑی جو اوس کے بھائی کے بوئے
ہوئے درخت کے تنے کی چھال پر کھدے ہوئے تھے غور سے دیکھنے پر اوسنے
یہ لفظ درخت پر کھدے ہوئے پائے۔

یوجین

۱۵ دسمبر ۱۸۳۶ء

اس کتبہ کے پڑھنے سے اوس کی خوشی کی کچھ انتہا نہ رہی اور شکر کے لہجہ مین وہ
باواز بلند پکار اوٹھا۔ "خدا یا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میرا بھائی اب تک زندہ ہے
یہ حروف جو مین یہان کھدے ہوئے پاتا ہون اس امر کی دلیل ہین کہ میری یاد میرے
بھائی کے دل سے محو نہین ہوئی۔ لیکن افسوس بھائی جان نے مصیبت مین میرا
ساتھ کیون چھوڑ دیا اور کیون مجھسے قید خانہ مین ملنے نہ آئے۔ اون سے بغلگیر
ہونے کا شوق مجھے بیتاب کئے دیتا ہے مگر اس کو اب بھی سالہا سال کا زمانہ چاہئے
لیکن مین ان شکایت آمیز الفاظ کا استعمال اونکی نسبت کیون کر رہا ہون۔ مجھے پہلے
اون کی رام کہانی سن لینی چاہیئے۔ ممکن ہے کہ اس طور پر مجھسے ضرورت کے وقت
الگ الگ رہنے پر وہ کسی خاص وجہ سے مجبور ہوئے ہون۔ بہر حال وہ پہاڑی پر تو
آئے اور یہان آکر ایک ایسا فرض ادا کرنے کے لئے جو بلاشبہ اون کے نزدیک

مقدس تھا او نہون نے دن بھی مقدس تجویز کیا۔ اس نقش سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ
ہمارے نجات بخشنے والے کی سالگرہ والے دن یہان آئے۔ آہ یوجین مین تیرا
شکریہ ادا کرتا ہون کیونکہ تیرا یہان آنا مجھے اس امر کا یقین دلاتا ہے کہ جو وعدہ تو نے
کیا تھا اوس کا ایفا ۱۰۔ جولائی ۱۸۴۲ء کو ضرور ہوگا"

جس وقت سے رچرڈ کی نگاہ اپنے گم گشتہ بھائی کی یادگار پر جو درخت
پر کھدی ہوئی تھی پڑی تھی اوس سے دلکو ایک طرح کی تسکین حاصل ہوگئی تھی بلکہ نادرست
نہ ہوگا اگر یہ کہا جاوے کہ پہلے کے مقابلہ مین وہ خوش وخرم نظر آنے لگا البتہ اوسکی
عادتون مین خلوت پسندی اور عافیت گزینی زیادہ سرایت کرگئی اور اب وہ اوس شہر
غدار کی سیر کو بہت کم نکلتا تھا جس کے جل فریب اوس کی خوشیون کے حق مین ایسے
مہلک ثابت ہوئے تھے۔

ایک دن ماہ مارچ ۱۸۳۸ء کے وسط مین رچرڈ نے بعد استعجاب ایک فٹن گاڑی
کو جس مین دو گھوڑے جتے ہوئے تھے اپنی مکان کی طرف آتے دیکھا اور جون جون گاڑی قریب
آتی گئی اوسکا اشتیاق آمیز تحیر بڑھتا گیا کہ کون ایسا شخص ہوسکتا ہے جسکو میری
ملاقات کی خواہش یہان لائی ہے۔ چند منٹ مین اوس نے مسٹر آرم اسٹرانگ
کو جس سے نیوگیٹ کے قیدخانہ مین اوس کی ملاقات ہوئی تھی گاڑی سے اوترتا
دیکھا۔ رچرڈ کو اس پرانے ملاقاتی کے آنے سے بے حد خوشی ہوئی اور اوسنے
بڑھ کر سچے خلوص کے ساتھ اپنے مہمان کا خیر مقدم کیا۔

آرم اسٹرانگ نے رچرڈ سے ہاتھ ملا کر کہا "میرے عزیز دوست آخر مین نے تمکو
ڈھونڈ نکالا۔ اوس ناپاک زندان سے تمہارے رہا ہونے کی تاریخ کا حساب لگا کر

مین مجھہ سے غلطی ہوگئی تھی۔ چند ہفتے ہوتے ہین کہ مین گلٹ اسپر اسٹریٹ کے زندان کو اس غرض سے گیا کہ تمہاری رہائی پر تم کو مبارکباد دون۔ چند گھنٹے تک مین وہان انتظار کرتا رہا لیکن جب تمہارا پتہ نہ پایا تو آخر داروغہ محبس سے جاکر دریافت کیا کہ تم اوس دن رہا کئے جاوٴگے یا نہین۔ حالانکہ یہ سوال مجھہ احمق کو پہلے کرنا چاہیئے تھا۔ خیر مختصر یہ کہ داروغہ کی زبانی معلوم ہوا کہ

مرغ تو اڑ گیا اور رہ گیا پنجرا خالی "

رچرڈ " یہ میرا فرض تھا کہ آپ کو خط لکھتا کیونکہ آپ نے ازراہ عنایت مجھکو اپنا پتہ بتا دیا تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ خلوت گزینی کا سودا میرے سر مین کچھہ ایسا سمایا ہے کہ "

آرم اسٹرانگ (بات کاٹ کر) " اور مین یہ سودا تمہارے سر سے نکالنے آیا ہون عشرہ آیندہ تمہین میری راے کے موافق بسر کرنا ہوگا "

رچرڈ " مین آپ کا مطلب نہین سمجہا۔ ذرا زیادہ وضاحت کے ساتہہ بیان کیجیے "

آرم اسٹرانگ " میرا مطلب یہ ہے کہ تم یہ زمانہ میرے ساتہہ میرے ایک دوست کے گھر مین گذارو جو رچمنڈ مین رہتے ہین۔ تنہائی اور گوشہ گزینی سے کبھی تمہارا گذشتہ غم غلط نہ ہوگا "

رچرڈ " لیکن یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ آپ جانتے ہین کہ مین اس حالت مین اپنے ہمچشمون سے ملنے کے قابل نہین ہون "

آرم اسٹرانگ " پھر کیسی لغو باتین کرتے ہو۔ مین کوئی عذر نہ سنونگا۔ تمہین میری فرمایش کی بالضرور تعمیل کرنی ہوگی "

رچرڈ " لیکن یہ تو کہیئے کہ آپ مجھکو ملانا کس سے چاہتے ہین "

آرم اسٹرانگ ۔" اٹلی کے ایک امیر سے جو اپنے بال بچون کے ساتھ ہجرت کر کے ابھی ابھی اس ملک مین پہونچا ہے لیکن جسکی دوستی کی عزت مجھے سالہا سال سے حاصل ہے ۔ مین نے تم سے شاید بیان نہین کیا کہ مین نے بہت سفر کیا ہے اور ملک اٹلی کے ساتھ مجھے ہمیشہ سے ایک خاص ہمدردی رہی ہے ۔ اس ملک کی ریاست کسٹلسیکالا مین جو ایک گرانڈ ڈیوک کے زیر نگین ہے مقام مانٹانی پایہ تخت کسٹلسیکالا مین اول اول اس امیر سے جس کا نام کاونٹ الٹرانی ہے میری ملاقات ہوئی ۔ چونکہ اوس کے سیاسی خیالات مین جمہوریت اور آزادی کا عنصر غالب تھا اور اس لحاظ سے مین اور وہ متحد المقاصد تھے اسلئے میری اوس سے نہایت گہری دوستی ہو گئی ۔ دس سال کا زمانہ ہوتا ہے کہ اوسکو اپنے وطن مالوفہ سے فرار ہونے پر مجبور ہونا پڑا اور اوس نے انگلستان مین آکر پناہ لی ۔ اوس کی بیٹی اسابیلا نے جو ایک حسین اور مقبول صورت لڑکی ہے اور جس کے سوا اوسکی اور کوئی اولاد نہین اس طور پر انگلستان ہی مین تعلیم پائی چنانچہ وہ انگریزی زبان نہایت روانی سے بول سکتی ہے ۔ دو سال ہوتے ہین کہ کاونٹ الٹرانی کو وطن واپس آنیکی اجازت دی گئی ۔ لیکن چند مہینے کا عرصہ گذرتا ہے کہ ریاست مین بعض ایسی سیاسی پیچیدگیان پڑ گئین کہ اوسنے ایک دفعہ اور ترک وطن پر مجبور ہونا پڑا ۔ انگلستان مین آئے ہوئے اوسے اب ایک مہینہ گذرتا ہے اور اوس نے رچمنڈ مین ایک مختصر مگر پر آسایش اور خوش وضع مکان لیکر سکونت اختیار کی ہے اگرچہ وہ بہت بڑا مالدار شخص نہین لیکن اوسکی گذران اچھی طرح ہوتی ہے اسی لئے وہ تنہائی پسند زیادہ ہے ۔ اسکے علاوہ بعض اور وجوہ سے بھی وہ اوس نمایش اور طمطراق سے احتراز کرتا ہے جو اوس کے درجہ کے امرا کے عام لوازم مین شمار

ہوتے ہین۔ مثلاً اوس سے خطاب کرتے وقت تم اوسکو مائی لارڈ مت کہنا اور یہ بھی یاد رکھو کہ اوس کی بیٹی کو بھی یہی پسند ہے کہ ادسے محض مس راساہیلا کہکر پکارا جائے اور اسکے سوا اور کوئی اعزازی لقب نہ دیا جائے۔

رچرڈ (کسی قدر تلخی سے) "لیکن مجھکو اس بات کی کیسی جرات ہوسکتی ہے کہ اس عالی مقام امیر اور اوس کی بیوی اور بیٹی سے جا کر ملون جب کہ مین یہ جانتا ہون کہ چند ہفتے بھی نہین گذرنے پائے کہ مین قید خانہ سے رہا ہوا تھا"

آرم اسٹرانگ "کاونٹ کو تمہارے قید ہونے کے واقعہ کا علم نہین اور نہ آیندہ ہونے کا احتمال ہے۔ کل اوسنے مجھسے باصرار اپنے ہان چند روز رہنے کو کہا اوسوقت اتفاقیہ طور پر مین نے بیان کیا کہ مین ایک نوجوان دوست (یعنی تم) سے ملنے کے لئے جانیوالا ہون۔ اس کے بعد مین نے تمہارے حالات اس اسلوب کے ساتھ اوس کے آگے بیان کئے کہ اوس نے تم سے تعارف پیدا کرنیکی خواہش ظاہر کی۔ اس سے تم کو معلوم ہوگا کہ مین تمکو اوسکے ہان لیجانے مین کسی بیجا آزادی سے کام نہین لیتا۔ اور یہ خوف جو تمکو دامنگیر ہے کہ تمہارے حالات معلوم ہوجائینگے اس سے بچنا ممکن نہین اور یہ خطرہ کبھی نہ کبھی تمکو برداشت کرنا پڑیگا۔ اگر اب نہین تو چند دن آگے۔ دنیا کے مردمیدان کو اس قسم کی ہزیمتون کے لئے ہر وقت طیار رہنا چاہیئے اور تمہاری نسبت وثوق سے کہہ سکتا ہون کہ تم جس وقت ملوگے اوسکو اپنی راست کرداری اور حق پرستی کا ثبوت اسطرح دوگے اور اپنی بے گناہی کا یقین اس طور پر دلاوگے کہ اوس کا غصہ و تنفر بدل بہ ہمدردی و موانست ہوجائے گا۔ بہرحال جہان تک ممکن ہو اپنی وضع سے ایسا ظاہر کرو کہ تم آلام و افکار سے عاری ہو اور اگر ایسا کروگے

تو یقین مانو کہ کاونٹ الٹرانی نہایت خوشی سے تمہارا خیر مقدم کرے گا۔"

اس قسم کی باتون سے تسلی پاکر اور اپنے خیرخواہ خلایق دوست کی خالص دوستی سے تازہ جان ہوکر رچرڈ کا چہرہ پھر بشاش نظر آنے لگا اوس زمانے کے بعد سے جب کہ اوسپر مصیبت نازل ہوئی تھی اوسکو کبھی ایسی تسکین نہ ہوئی تھی جیسی کہ اب ہوئی اس وقت اوس کے پاس ایک ایسا شخص موجود تھا جسکو اوسکی بہبودی سے دلچسپی تھی اسکے علاوہ ایک خوشگوار صحبت سے حظ اوٹھانے کا موقع اوسکے سامنے تھا اور مزید بران نقل منظر کا تصور اوسکے دل مین جاگزین تھا۔ ان تمام خیالات نے ملکر اوس مین نئی امنگین پیدا کین اور نئے حوصلے اوسکے دل مین بلند ہوئے۔ اب اوسکو یہ خیال ہونے لگا کہ اپنے آپکو وہ پہلے جن الم نصیب بے یار و مددگار حسرت زدون مین شمار کرتا تھا اب اس انتساب مین کسی ترمیم کی بھی گنجایش ہے۔

سہ پہر کے چار بجے تھے کہ وہ فٹن جس مین مارکہم اور اوسکا دوست خیرخواہ خلایق سوار تھے ایک وسیع باغ مین داخل ہوئی جس کے بیچون بیچ ایک چوڑی سڑک جو درختون کی دو طرفہ قطارون سے محشی تھی چلی گئی تھی اور ایک خوبصورت مکان کے دروازہ پر جاکر ختم ہوتی تھی۔ یہ مکان بڑا نہین تھا لیکن اسکا رکھ رکھاؤ دیکھنے سے ظاہر ہوتا تھا کہ اندر ارام و آسایش کے وسیع سامان مہیا ہونگے۔

ایک ملازم نے جسکی وردی سادہ اور بھڑک سے خالی تھی فٹن کے رکتے ہی آکر اوسکا دروازہ کھولا اور کاونٹ نے انتظار کے کمرہ مین خود آکر اپنے مہمانون کا خیر مقدم کیا آرم اسٹرانگ سے اوس نے نہایت تپاک کے ساتھ ہاتھ ملایا اور جب رچرڈ کا اوس سے تعارف کرایا گیا تو اوس نے ایسی وسعت اخلاق اور گرم جوشی ظاہر کی جس سے معلوم

ہوتا تھا کہ آرم اسٹرانگ کے ہر ایک دوست کو وہ قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتا ہے

القصہ مکان ملاقات کے کمرہ میں اپنے میزبان کے ساتھ داخل ہوئے جہان کاونٹ کی بی بی اور بیٹی اور دو اور شخص کہ وہ بھی ملاقاتی تھے بیٹھے ہوئے تھے۔ رچرڈ کو اتالین امیر کے خاندان سے شناسائی پیدا کرتے ہوئے چھوڑ کر ہم ان نئے لوگون کا حال مختصر طور پر بدیہ ناظرین کرتے ہین۔

کاونٹ الڑانی کی عمر چالیس سال کے قریب تھی۔ اوس کے سر اور ڈاڑھی کے بال جو ابتدا بالکل سیاہ تھے اب قبل از وقت کچھ سفید ہو چلے تھے لیکن مونچھین ابھی تک کالی سیاہ تھین۔ رنگ چمکتا ہوا گندم گون تھا۔ قد لمبا اور جسم کی بناوٹ مضبوط تھی اگرچہ بدن کسی قدر چھریرا تھا۔ چہرہ پر متانت اور وقار کی شان برستی تھی اور بے جا نہوگا اگر یہ کہا جائے کہ اوسکو دیکھکر فوراً یہ گمان پیدا ہوتا تھا کہ اس شخص کو اپنے بلند پایہ اور عالی مرتبہ ہونے کا احساس ہے لیکن اس ظاہری شوکت و تمکین سے جو اوس کا نمایان خاصہ تھی دیکھنے والے پر کوئی غیر خوش گوار اثر نہین پڑتا تھا کیونکہ جو شخص اس امیر سے ملتا تھا وہ اوس کی وسیع الاخلاقی اور خوش مزاجی کا معترف ہوجاتا تھا۔

کاونٹ کی بی بی اپنے خاوند سے دو سال چھوٹی تھی اور اوس کے چہرے کی رنگت اور خط و خال سے اوسکا شمالی الاصل ہونا ظاہر ہوتا تھا۔ اصل میں وہ ایک نہایت شریف النسب جرمن خاتون تھی لیکن اطالین۔ فرنچ اور انگلش زبان کے بولنے پر ایسی ہی قادر تھی جیسے کہ اپنی زبان پر۔

اب اسابیلا کی کیفیت سنئے۔ فقط اتنا کہدینا کہ وہ صاحب جمال تھی کچھ نہ کہنے کے برابر ہوگا۔ اسابیلا کے وضع و انداز مین اون تمام محاسن کی جھلک نظر آتی تھی

جن کا پرتو عصمت حسن پر ڈالا کرتی ہے اوسکی عمر ۱۶ سال کے قریب ہوگی اور اوسکی
سیاہ آنکھون مین اوس جذبہ تیز زمانہ کی گرمیان دوڑ رہی تھی جبکہ زندگانی کی ویران سے
ویران اور سنگلاخ سے سنگلاخ گذرگاہون پر لالہ وگل کے تختہ بچھے ہوئے نظر آتے
ہین دہنہ غنچہ کی طرح تنگ تھا لیکن ہونٹ بھرے بھرے اور بیقرارانہ جنبش کام کرتے
اور جب وہ مسکراتی تھی تو سفید آبدار موتیون کی دو لڑیان نظر آجاتی تھین۔ بالون کی سیاہی
شب تار کی ظلمت کو شرماتی تھی اور جوڑے کی گندہاوٹ وہ سادگی لئے ہوئے تھی جسکا
سبق قدرت اپنی درسگاہ مین پہلی مرتبہ دیتی ہے۔ اوسکے ابروؤن کی محراب تناسب
اور موزونیت کا نمونہ تھی اور چونکہ اوسکی سیاہ نرگسی آنکھین اوس کے پاک اور بھولے بھالے
دل کا آئینہ تھین اور جب وہ نیچے کی طرف دیکھتی تھی تو ان معنی خیز نظر کے چشمون کو
سیاہ ابروؤن کی جھالر چھپا لیتی تھی اسلئے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ اپنے خیالات
پر نقاب ڈال رہی ہے۔ اوس کی رنگت مین ملاحت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی لیکن
معاف ارغوانی خون اوسکے عقیق صفت لبون اور گلابی نتھنون مین لبصد انداز چمکتا
ہوا نظر آتا تھا اور جذبات کی برانگیختگی اوسکی منور پیشانی کو لالہ گون کر دیتی تھی پیکر تناسب
اور رعنائی کے سانچے مین ڈھلی تھی۔ کمر نازک اور ہاتھ پاؤن ایسے چھوٹے چھوٹے
تھے کہ صاف معلوم ہوتا تھا کہ اوس کا حسب نسب امیرانہ ہے اور سینہ کے گدرائے ہوئے
ابھار سے اوس کے جسم مین وہ تناسب آمیز گولائی پیدا ہوگئی تھی جو دلاویز تو تھی مگر مستی
خیز نہ تھی۔

عادات و اطوار طبیعت اور کمالات کے اعتبار سے بھی اسابیلا کی ذات دلچسپیون کا
مرکز تھی انگلستان مین تعلیم حاصل کرنے کی وجہ سے انگریزی اوضاع کے پر تمکین اخلاقی

پہلو کے ساتھ اوس نے اپنے اصلی مولد کی زندہ دلی اور چلبلے پن کو ایک عجب انداز کے ساتھ ملایا تھا اسی لیے جس طرح وہ بیہودگی اور چھچھور پن سے معرا تھی اسی طرح پھیکے تصنع اور مضحکہ انگیز آن بان سے بھی پاک تھی - بناوٹ اوسے آتی ہی نہ تھی اوس کے عادات و اطوار کا تقاضا تھا کہ جن لوگوں سے اوسے سابقہ پڑے وہ بے اختیار اوس کی تعظیم کریں اور اوس کی رفتار و گفتار اور حرکات و سکنات مین بجائے خود ایک ایسا اثر تھا کہ کسی منچلے سے منچلے عیاش کو بھی یہ جسارت نہ ہوسکتی تھی کہ اوس کی طرف بری نظر سے دیکھے - باوجودیکہ اوسکی طبیعت مین ابتدا سے شگفتگی موجود تھی پھر بھی اوس کا اکثر وقت علمی شغلون مین گذرتا تھا غرضکہ وہ ظاہری اور باطنی حسن کے زیور سے پوری طرح آراستہ تھی -

آرم اسٹرانگ اور رچرڈ کے داخل ہونے پر جو دو جنٹلمین ملاقات کے کمرے مین موجود تھے اون مین اگر کوئی بات قابل ذکر تھی تو یہ تھی کہ وہ نو عمر تھے - بانکے ترچھے تھے اور طبقہ امرا سے تھے اسکے علاوہ اون مین اور کوئی خوبی نہ تھی - مگر کاونٹ کے گھر تک اون کی رسائی کچھ اس وصف کے باعث نہ ہوئی تھی بلکہ اوسکی وجہ یہ تھی کہ اون کی ایک متوفی انگریز جنرل سے قریب کی رشتہ داری تھی جس نے نپولین بونا پارٹ کے زمانہ مین فرانسیسیون کے برخلاف اٹلی والون کو مدد دی تھی اور جس خاندان سے کاونٹ کو تعلق تھا اوس کے بہت کام آیا تھا - ان نوجوانون کے ظاہر کے متعلق اتنا کہنا کافی ہوگا کہ جدید ترین وضع کا نفیس و پر تکلف لباس پہنے ہوئے تھے ان مین سے ایک کی شکل صورت مین حد درجہ کا زنانہ پن پایا جاتا تھا جس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ ریش و بروت کا اوسکے چہرے پر نشان تک نہ تھا - دوسرا کسی قدر

خوشنرد تھا اور نکلتی ہو ئی مونچھون پر ہر وقت تاؤ دیتا رہتا تھا۔ اوس کا لباس فوجی وضع کا تھا۔
زنانہ منش نوجوان کو آرم اسٹرانگ اور مارکھم سے کاونٹ نے سر جیری باونس
کے نام سے ملایا اور مونچھون والے کی تعریف یہ کیگئی کہ یہ آنریبل اسمائیلکس ڈیسپر ہین اور
فوج ہزارس مین لپٹان ہین۔
نئے مہمانون کی آمد اور کھانے کے وقت کے درمیان ایک گھنٹہ گذرا۔ اس
اثنا مین جو بات چیت ہوئی اوس سے اس مہمان نواز مکان کے مکینون کے حالات
پر جو ناظرین کو نہایت جزئی طور پر معلوم ہوے ہین کسی قدر مزید روشنی پڑے گی۔
کاونٹ "مسٹر مارلہم آپ لندن کے جس حصہ مین رہتے ہین وہ نہایت ہی
خوش آیند اور صحت بخش ہے مین نے اپنے دوست آرم اسٹرانگ کی زبانی جو پتہ
آپکے مکان کا سُنا ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ مین پہلے سے اوس کے موقع
کو جانتا ہون۔ یہ مکان اوسی پہاڑی کے دامن مین واقع ہے نہ جس کی چوٹی پر دو
درخت کھڑے ہین ؟"
سر جیری باونس "آہا! مجھے بھی یاد آیا۔ کچھ دن ہوتے ہین کہ مین ایک
مرتبہ اودھر سے سوار ہو کر نکلا اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ یہ آپ کا مکان نہایت خوش
اسلوبی اور خوبصورتی سے اوس پہاڑی کے قریب واقع ہے جس کی چوٹی پر دو زیتون
کے درخت ہین "
رچرڈ۔ "جی ہان وہی میرا مکان ہے لیکن اس کی عمارت پرانی وضع کی ہے
جسکو دیکھکر طبیعت شگفتہ نہین ہوتی۔ پھر بھی۔"
سر جیری باونس (بات کاٹ کر) "معاف فرمائیے گا۔ آپ غالباً ازراہ

انکسار ایسا نظر آئے جیسے میں نے نہیں دیکھا اور وحشت انگیز [illegible] بہت دور تک
سے صرف ایک ہی دفعہ میں نے اس مکان کو دیکھا لیکن پہاڑی کی اور اس کی چوٹی
پر کے درختوں کا سہانا منظر ایسا تھا کہ ہمیشہ کے لئے دل پر نقش ہو گیا۔"

پھر لڑکا یکایک اداس اور دلگیر ہو کر بولا "یہ درخت ہیں جو کئی سال پیشتر میں نے
اور میرے بھائی نے مل کر بوئے تھے اور اب تک اس انتظار میں [illegible]
ایک عجیب و غریب وعدے کا دن کے سامنے کے لئے ایستادہ ہیں۔"

کاؤنٹ "وہ عجیب بات؟"

ہیرو نے جب کاؤنٹ کے اظہار تحیر کے ساتھ اس بات کو کہا اور اس کی
طرف دل سے متوجہ پایا تو اس تعجب انگیز واقعہ کو جس کا اشارہ مگر دلچسپ تجسس تھا
اس طرح بیان کرنا شروع کیا۔

"قریب سات سال کے ہوئے ہیں کہ یہ واقعہ گزرا میرے بڑے بھائی کا باپ
سے جھگڑا ہو گیا۔ اس پر اس نے عزم بالجزم کر لیا کہ گھر بار چھوڑ کر کہیں نکل جائے
اور زندگی کے میدان کی کسی ایسی گزرگاہ میں قدم رکھے جس کی منزل دولت و ثروت
اور ناموری ہو چنانچہ میں اور وہ پہاڑی کی چوٹی پر یہاں دونوں درختوں کے تلے جدا ہوئے
اور آپس میں یہ قرارداد ہوا کہ بارہ سال کے بعد ہم پھر اسی مقام پر انہی دونوں درختوں
کے درمیان ملیں گے اور اس وقت ایک دوسرے کے ساتھ اپنی اپنی کامیابی
اور دنیاوی جاہ و منزلت کا مقابلہ کریں گے۔ یہ وعدہ ۱۰ ار جولائی [illegible] کو پورا
ہونے والا ہے۔"

اسابیلا نے کہا "ان سات سال کے عرصہ میں جو گذر چکا ہے کیا آپ کے بھائی کی

کوئی خبر آپ کو نہین پہونچی ؟

رچرڈ "براہ راست تو اون کے حالات مجھکو نہین معلوم ہوسے۔ البتہ اتنا کہہ سکتا ہون کہ ۱۸۳۶ء کے بڑے دن کو وہ بقید حیات موجود تھے۔ کیونکہ میری غیبت مین جبکہ مین مکان پر نہ تھا وہ پہاڑی پر گئے اور اوس درخت کی چھال پر جو اونہون نے خود اپنے ہاتھ سے بویا تھا اپنا نام کہودتے گئے"

کپتان ڈیپر "(مونچھون پر تاؤ دیکر) واللہ نہایت عجیب ماجرا ہے۔ مین نے اس سے پہلے ایسی حیرت خیز داستان کبھی نہین سنی"

سر چیری باونس "تم کو لازم ہے کہ اس عجیب و غریب واقعہ کو نظم کر کے مس اسابیلا کی البم مین لگا دو"

کپتان ڈیپر "واللہ بات تو تم نے ٹھیک کہی۔ مگر چیری! ایسا شعر تم کہ لیتے ہو اوس سے اگر آدھے مزے کا شعر بھی مین کہہ سکتا تو ضرور کہتا"

سر چیری "اہا لکس تم نے بجری اژدہے پر جو نظم لکھی تھی وہ تو بہت ہی اچھی تھی۔ کیا ویسی ہی زیتون کے ان دو درختون کے متعلق نہین لکھ سکتے ہو"

کپتان ڈیپر "لکھنے کو تو واللہ لکھ سکتا ہون لیکن مجھے مس اسابیلا سے اس امر کی شکایت ہے کہ اونہون نے مجھے وہ اژدہے والی نظم اپنی البم کے کسی گوشے مین درج کرنے نہین دی"

کاونٹ (ہنس کر) "بھلا کہتی ہین کہ آپ نے ایک تیلی کو اپنی نظم کے سانچے مین ڈھالنا شروع کیا تھا لیکن بگاڑ دیا"

سر چیری (ہان مین ہان ملاکر) "اور اب وہ تیلی ایک بہت بڑے مینڈک کی

صورت مین نظر آتی ہے"

کپتان ڈیپیر۔ (مونچھون کو بل دیکر آزردگی کے لہجہ مین) "بائونس واللہ تمہاری یہ باتین مجھے پسند نہین۔ تم بہت تکلیف دہ ہوتے جاتے ہو۔ مس اسابیلا آپ ہی انصاف فرمائین۔ کیا میری وہ تیتلی والی نظم حقیقت مین ایسی ہی خراب تھی جیسی ظاہر کی جا رہی ہے"

مس اسابیلا۔ "آپکی مشق اوّل ہونے کے لحاظ سے کچھ ایسی بہت زیادہ خراب تو نہ تھی اور میری رائے مین اُس نظم پر جو بحری اژدہے کے متعلق آپ نے لکھی ہے ترجیح رکھتی ہے"

کپتان ڈیپیر "واللہ سب میرے مخالف ہین۔ مین تو سمجھتا ہون کہ میرے اشعار چندان خراب نہ تھے۔ بہرحال مسٹر مارکھم کی رائے بھی لینی چاہیئے۔ اس سے میرا مطلب یہ نہین کہ مجھکو مس اسابیلا کے فیصلہ سے اختلاف ہے۔ واللہ اگر ایسا ہو تو میری مونچھین ہی خدا کرے جل جائین مگر۔"

مسٹر جیری "ہان وہ اشعار پڑھے جانے چاہئین تاکہ مسٹر مارکھم محاکمہ کر سکین"

رچرڈ "مجھے ڈر ہے کہ میری قابلیت ایسی نہین کہ مجھکو اس استشارہ کا اہل سمجھا جا سکے۔ میرے خیال مین تو مس اسابیلا کے فیصلہ کی ناراضی سے کوئی اپیل نہ ہونی چاہیئے"

مسٹر جیری "جناب والا ہم ضرور آپ کی رائے لین گے۔ یہ نظم بہت جلدی مین کہی گئی تھی اور اس وجہ سے ممکن ہے کہ جیسا عمدہ اسے ہونا چاہیئے تھا ویسی نہو"

کپتان ڈیپیر "واللہ آدھے گھنٹے سے زیادہ مین نے اس نظم پر صرف نہین کیا۔ جیری تم ہی پڑھ کر سنا دو"

مسٹر چیری "اچھا میں ابھی سنا دیتا ہوں - ملاحظہ فرمائیے گا حضرات شروع کے اشعار کس قدر سادہ مگر معنی خیز ہیں -

لوٹتا ہے اڑتا دریا میں بل کھاتا ہوا | رات دن قطبین کے نقطوں میں کتراتا ہوا
روہوؤں کو اور جھینگوں کو نگل جاتا ہوا | سرعت رفتار سے موجوں کو ٹھکراتا ہوا

کس ادا سے اڑتا جاتا ہے لہراتا ہوا

اوسکے جبڑے ہیں پہاڑ اور غار ہے اوسکا دہان | جس میں ہو جاتی ہیں غائب مچھلیاں اور کشتیاں
اوسکی اک پھونک سے اٹھتا ہے طوفان کا سماں | اوسکی ایک کروٹ میں جزر اور مد کا نکتہ نہان

کس ادا سے اڑتا جاتا ہے لہراتا ہوا

ان اشعار میں سے کسی ایک مصرعہ پر بھی جب کسی طرف سے صدائے تحسین نہ بلند ہوئی تو مسٹر چیری نے اپنے دوست کپتان ڈیپر کی طرف سے کھسیانے ہو کر کہا "آگے کیا خاک سناؤں - آپ صاحبوں میں سے کسی کو لطف حاصل نہیں ہوتا - میرے خیال میں تو نظم بہت ہی اچھی ہے - خدا جانے آپ لوگوں کے مذاق کیسے ہیں"

آرم اسٹرانگ (مسکرا کر بولا) "مس اسابیلا حقیقت میں غلطی پر ہیں کہ اونہوں نے ہمارے دوست کپتان ڈیپر کی جولانی طبع کے کرشمے سے اپنی البم کے کسی گوشہ کو مزین نہیں کیا - لیکن مسٹر مارکھم نے اپنی قابلیت کے متعلق ابھی جو کچھ کہا تھا اوس سے مجھکو اتفاق نہیں میرا خیال ہے کہ فنون لطیفہ کے متعلق بالعموم اور شاعری کے بارہ میں بالخصوص اون کا مذاق نہایت سلیم واقع ہوا ہے اور اون کی رائے وقعت کی نظر سے دیکھے جانے کے قابل ہے"

اسابیلا "فن شاعری کے متعلق مسٹر مارکھم کے خیالات سنکر مجھے حقیقت میں

نہایت خوشی ہوگی۔ کیونکہ اس مضمون پر میرے ذاتی خیالات سب سے انوکھے اور نرالے ہین۔ شاعری کی صحیح تعریف میرے نزدیک مشکل ہے۔ جس طرح واہمہ خلاق دوسری دنیا کی روحون کو ہمارے عالم مین کبھی کبھی بلا لیا کرتا ہے اسی طرح شاعری حواس پر اپنا جادو تو ڈال دیتی ہے لیکن دیکھنے والے کے ہاتھ نہین آتی اور گو اوسکے سامنے کھڑے ہوکر اپنی طاقت کے زندہ کرشمے اوسکو دکھاتی ہو لیکن چھوئی نہین جاسکتی"

رچرڈ" (دوسرون کی یا ؤسرائی کے درمیان اس قسم کی دانش آزما تقریر کے سننے سے خوش ہوکر) "مس اسابیلا مجھے آپکی راے سے پورا اتفاق ہے الفاظ کے ذریعہ سے خواہ وہ کیسے ہی پر شوکت کیون نہ ہون شاعری کی لطافتین اور خصوصیتین ظاہر کی جاسکنی ناممکن ہین۔ شاعری بالکل اس قول کی مصداق ہے۔

خامہ انگشت بدندان کہ اسے کیا لکھیے + ناطقہ سر بگریبان کہ اسے کیا کہیے

اسابیلا" جی ہان۔ نقاش قوس قزح یا چمکتے ہوئے قطرۂ شبنم کو اپنے پردہ پر نہین لا سکتا اور سنگتراش مورت مین جان نہین ڈال سکتا اسی طرح شاعری کی تعریف بھی نہین کیجا سکتی"

رچرڈ" جب ہم شاعری کا ذکر کرتے ہین تو جانتے ہین کہ کس مضمون پر گفتگو کی جارہی ہے مگر اسکی ایسی کوئی جامع تعریف ہمارے پاس نہین ہے جو اس کے مفہوم کے تمام پہلوؤن پر حاوی ہو"

کپتان ڈیمپیر" واللہ مجھے تو ابھی تک یہی خیال تھا کہ شاعری ایک خاص قسم کی موزون اور مقفی عبارت کو کہتے ہین"

کاونٹ کی بی بی (اپنی بیٹی پر فخر اور محبت بھری نگاہین ڈالکر) "میری بیٹی

اس معمے کو حل کر کے آپ کی تشفی کر سکتی ہے"

اپنی نسبت یہ تعریف آمیز فقرہ سنکر ا سا بیلا شرما گئی - اوسکو یہ خوف دامنگیر ہونے لگا کہ کہین اہل مجلس یہ نہ سمجھین کہ اوسنے یہ تمام باتین ازراہ تفاخر اپنی لیاقت کے اظہار کیلئے کی تھین - رچرڈ کو فوراً معلوم ہو گیا کہ اوس کے دل مین اسوقت کیا خیالات گذر رہے ہین - چنانچہ اوسنے خوش اسلوبی سے تقریر کا پہلو بدل کر اول اٹلی کی شاعری کے متعلق کچھ جملے کہے اور اوسکے بعد اہل اٹلی کی طرز زندگی اور رسم ورواج پر گفتگو کرنی شروع کی -

آخر کار ایک نوکر نے آکر اطلاع دی کہ کھانا تیار ہے اور رچرڈ کو کاونٹ کی دلربا بیٹی کا ہاتھ ہاتھ مین لیکر کھانے کے کمرے تک جانے اور اتنا سے طعام مین اوس کے برابر بیٹھنے کی روح افزا مسرت حاصل ہوئی -

سینتیسوان باب

خواب

تین ہفتے نہایت خوشی وخورمی سے گذر گئے اور رچرڈ نے کئی دفعہ اس بے پایان مسرت کے لحاظ سے جو اوسکو کاونٹ کے گہر مین آنے سے ہوئی تھی۔ آرم اسٹرانگ کا دلی شکر ادا کیا۔

کاونٹ البرانی کی بیٹی کی صحبت مین جسقدر زیادہ وقت رچرڈ کا گذرا اوسی قدر وہ اوسکے ظاہری اور باطنی حسن کا معترف ہوتا چلا۔ لیکن اس بات کے دریافت کرنے سے اوسکو کسی قدر بے چینی ضرور ہوئی کہ کپتان اسمائیلکس ڈیپر اسابیلا سے شادی کرنے کی آرزو رکھتا ہے۔ رچرڈ اس نوخیز خاتون کی گوناگون دلربائیون کا قدرتی طور سے گرویدہ ہوگیا تھا اور اس لئے اوسے نہایت ہی افسوس ہوتا اگر یہ خاتون ڈیپر جیسے گاودی کے تئین اپنے آپ کو حوالہ کردیتی لیکن ساتھہ ہی رچرڈ کو یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اسابیلا کی طرف سے کپتان کی کسی قسم کی حوصلہ افزائی نہین ہوئی۔ برخلاف اسکے یہ امر بارہا رچرڈ کے دیکھنے مین آیا کہ جب کبھی ڈیپر نے کوئی لغوبات کہی یا بناوٹ سے کام لیا تو اسابیلا کے لبون پر ایک حقارت آمیز تبسم نمودار ہوگیا۔

اسکے علاوہ ڈیپر کا برتاو دلربا اٹالین خاتون کی ساتھہ مودبانہ اور غیر بے تکلفانہ تھا۔ اس سے بھی رچرڈ نے یہ نتیجہ نکالا کہ ابھی تک ڈیپر نے اپنے دلی خیالات کا اظہار نہین کیا

کیونکہ اگر اوس پر التفات مبذول کیگئی ہوتی تو حقیقت کبھی نہ کبھی کسی وقت کسی نہ کسی طرح کہل گئی ہوتی۔ مزید براں چونکہ اسابیلا کا برتاو کپتان ڈیپر کے ساتھ ویسا ہی دوستانہ تھا جیسا کاونٹ کے دوسرے مہمانوں کے ساتھ لہذا رچرڈ کو اس امر کے باور کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی کہ اسابیلا کے دل میں بہی ڈیپر کی جگہ تھی۔

رچرڈ جتنے دن کاونٹ کے گھر مہمان رہا اوسکو خاتون اسابیلا کی صحبت میں رہنے کا بہت زیادہ اتفاق ہوا۔ اوس کو بہت جلد معلوم ہوگیا کہ اوس کے دلربا رقیب کو سرجیری باونس اور کپتان ڈیپر کی منزہت اور یادہ باتوں کے مقابلہ میں علمی و اخلاقی مضامین پر گفتگو کرنے کا بہت زیادہ شوق ہے چنانچہ بارہا ایسا ہوا کہ جب دوسرے لوگ بلیرڈ کہیلنے یا سگار اور قہوہ پینے میں مصروف ہوتے تہے تو وہ اسابیلا کے ساتھ موسیقی شاعری مصوری۔ اور اٹالین لٹریچر پر طول طویل بحث کرتا رہتا تھا۔ لیکن اسابیلا نری علم وفضل ہی کی پتلی نہ تھی جس کو اوسکے فضائل وکمالات متانت مجسم بنا دیتے بلکہ زندہ دل اور شگفتہ مزاج بھی تھی اور اوسکی گفتگو کا موضوع خواہ علمی ہی ہوتا پھر بھی اوس میں ایک طرح کی خوشگوار شوخی پائی جاتی تھی۔

رچرڈ کاونٹ کے گھر میں آنے کے چند ہی دن بعد سے اسابیلا کی ہمدمی و رفاقت کا جزو اعظم بنگیا جب کبھی اسابیلا پیانو بجانے بیٹھتی تو رچرڈ ہی اوس کی راگ کی کتاب کے ورق لوٹتا تھا جس کی وجہ یہ تھی کہ کپتان ڈیپر اس قسم [illegible] بالکل [illegible] تھا۔ اور جب کبھی دن کے کہانے کے بعد وہ ٹہلنے [illegible] نکلتی تو [illegible] رچرڈ ہی اوس کے ہمراہ ہوتا تھا کیونکہ کپتان ڈیپر [illegible] دینے کی غرض سے ذرا ذرا سی دیر کے بعد اسابیلا کا ساتھ چھوڑ دیتا تھا [illegible]

پر بھی ہمیشہ ایسا اتفاق ہوتا تھا کہ رچرڈ اور اسابیلا ایک دوسرے کے برابر بیٹھے ہوئے نظر آتے تھے۔

اسی طرح تین ہفتے گذر گئے حالانکہ آرم اسٹرانگ کی اصلی تجویز کی رو سے کارنٹ کے گھر مین رچرڈ صرف دس دن گذارنے کے لئے آیا تھا۔ اس عرصہ مین کپتان اسمائیلکس ڈیمپر کو رچرڈ مارکھم کی نسبت کئی دفعہ رقابت کا گمان بھی ہوا۔ آخر کار اوسنے قصد کیا کہ اپنے ان شکوک اور شبہات کو اپنے یار غار سر جیری باؤنس سے بیان کرے چنانچہ اس قصد کو اوسنے اس طرح پورا کیا۔

ایک دن صبح کے وقت نوعمر زنانہ منش بیرونٹ کو ساتھ لئے وہ باغ مین چلا گیا اور جوش کی حالت مین ٹہلتے ٹہلتے اپنے رفیق سے کہنے لگا۔ "یار جیری واللہ میرے دل مین ایک بات کئی دن سے کانٹے کی طرح کھٹک رہی ہے۔ چاہتا ہون کہ اس معاملہ مین تمکو اپنا ہمراز بناؤن"

سر جیری۔ (زرد پڑکر) "اسمائیلکس خیر تو ہے۔ کیا کوئی بڑی خوفناک بات ہے؟ کیونکہ اگر ایسا ہو تو مین ابھی جاکر کارنٹ کو بلائے لاتا ہون اور وہ اپنی بندوق بھی ساتھ لیتے آئینگے"

کپتان ڈیمپر۔ "واللہ جیری تم تو نرے گوگے ہی نکلے۔ واللہ اس بوکھلاہٹ کی بھی کچھ حد ہے کہ ہم تو کہتے ہین کہ ہمارے راز دار بنئے اور آپ کانسٹبلون اور بندوقون اور توپون کی ہانکنے لگتے ہین۔ اچھا اب کان لگاکر سنو۔ مین اسابیلا پر فریفتہ ہون اور جان و دل سے اوسپر فریفتہ ہون"

سر جیری۔ "این گل دیگر شگفت۔ مجھے آج تک معلوم نہ تھا کہ تم نے بھی عشق و

عاشق کے کوچہ مین قدم رکھا ہے"

کپتان ڈیمپیر۔ "تم ابھی صاحبزادے ہو۔ ان باتون کو کیا جانو۔ جب تمہارا بھی یہہ زمانہ آئیگا اور کبھی شعلہ رخ کے عشق مین مبتلا ہوسکے تو واقعی سوئے آتشدیدہ ہو کر رہ جاؤگے اور پھر تمہین دوسرون کی حالت معلوم ہوسکیگی۔ غرض یہہ کہ مین اس لڑکی پر جان دیتا ہون اور واللہ اگر مین اوسپر قابو نہ پاؤن تو مجھپر خدا ہی کی پھٹکار ہو جو ہو سو ہو مین اوسکو مسز اسماتیہ ٹاکس ڈیمپیر بنا کر رہونگا اور امید ہے کہ چھوٹے اسماتیہ ٹاکسون کی ایک پلٹن کی پلٹن اوسکو مان کے نام سے پکاریگی۔ واللہ چیری وہ زمانہ بڑے مزے کا ہوگا۔ اوسوقت تم مہینہ ڈیڑھ مہینہ آکر ہمارے ساتھ رہا کرنا اور ہمارے بچون کو گودیون مین کھلایا کرنا۔ واللہ بڑے مزے کا زمانہ ہوگا"

مسٹر چیری۔ (ڈیمپیر کے ننھے بچون کو گودیون مین کھلانے کی دلخوش کن امید پر منھہ بسور کر) "کیا کہنے ہین اوس زمانہ کی مزیداری کے"

کپتان ڈیمپیر۔ "اور اسابیلا کے ساتھ شادی کرنے کی خواہش میرے لئے کچھہ بیجا بھی نہین۔ میرا باپ خطاب دار امیر ہے اور علی ہذا القیاس میرا چچا بھی بیرونٹ ہے۔ اس کے علاوہ میری ذاتی آمدنی تین ہزار پونڈ سالانہ ہے اور آیندہ کی امیدین اوس پر مستزاد۔ واللہ مین اس کا روادار نہ ہونگا کہ کوئی شخص میری جگہ لیلے"

مسٹر چیری۔ "اور کون شخص تمہاری جگہ لے لینا چاہتا ہے"

کپتان ڈیمپیر۔ "مین ٹھیک ٹھیک تو نہین کہہ سکتا کہ کون ہے۔ لیکن ابھی مجھہ سے اور اوصاف بھی گنانے باقی ہین شکل صورت کے اعتبار سے بن ٹھن لیا گیا گذرا نہین ہون۔ چیری تم بھی بدصورت نہین ہو۔ میرا مطلب یہ ہے کہ تم

خصوصیت کے ساتھ بدشکل نہیں ہو اگرچہ تمہاری آنکھیں گلابی بالکل کنجی اور تمہاری پلکیں سفید اور تمہاری ناک چپٹی ہے لیکن دانتیں زیادہ تنومند اور قوی الجثہ ہوں "

سر جیری "اجی ان تمام باتوں سے انکار کس کو ہے جو تم اس قدر جوش وخروش ظاہر کر رہے ہو۔ آخر تمہارا مطلب کیا ہے"

کپتان ڈیپر "مطلب یہ ہے کہ جب یہ تمام باتیں مجھ میں موجود نہیں تو اوس شخص کے ساتھ مجھے کس طرح پیش آنا چاہیئے جو مجھ سے میرے حقوق چھیننے کی کوشش کرتا ہو"

سر جیری "تلوار اور پستول سے لڑنے کے لئے اوس سے تحدی کرو مگر وہ کون ہے"

کپتان ڈیپر "وہ ذلیل تو وولٹا ار کہم جو دن بھر شاعری اور موسیقی اور خدا جانے کس کس مضمون پر بکواس کیا کرتا ہے۔ اس نابکار نکمے سازندے آرام اسٹرانگ کے پاجی پن کو دیکھو کہ ناحق ایک کل کے چھوکرے کو لا کر میرے لئے استروں کا مالا تیار کر دیا۔ بہرحال تمہارے والی ترکیب چنداں قابل پذیرائی نہیں معلوم ہوتی۔ تم جانتے ہو کہ تلوار اور پستول بچوں کا کھیل نہیں ہے اور۔۔۔ اور۔۔۔"

سر جیری "اور کیا"

کپتان ڈیپر "واہ سر جیری تم تو نرے چغد ہی ہو۔ میں یہ سمجھا تھا کہ تم کوئی ایسی ترکیب بتاؤ گے جس سے سانپ بھی مرے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے"

سر جیری "تو پھر یہ بہتر ہوگا کہ لڑکی کو گھر سے نکال کر کہیں لے جائیں مثلاً راچسٹر کو"

کپتان ڈیپر "راچسٹر جائے بھاڑ میں۔ جانتے نہیں ہو کہ میری رجمنٹ چیتھم میں

متعین ہے"

سرجیری — "تو پہر کنٹربری کو سہی"

کپتان ڈیپیر "واللہ! تم نے ٹہیک کہی۔ کنٹربری ٹہیک جگہ ہے۔ لیکن اگر مین کسیطرح اس مارکہم کی خانہ برانداز ہاتہ سے بچ سکون تو بدرجہا بہتر ہو۔ اس بدمعاش۔"

کپتان اسقدر کہنے پایا تہا کہ ڈیپیر اتنا کہکر دفعتاً رک گیا کیونکہ اسوقت ایک دیوار کی ناڑ پر جسپر انگورون کی بیل چڑہی ہوئی تہی دونو دوستون کا یکایک رچرڈ مارکہم سے مقابلہ ہو گیا۔ سر جیری باؤنس کے حواس کچہہ ایسے پریشان ہوئے کہ وہ یہ کہتا ہوا وہان سے نو دو گیارہ ہو گیا کہ میرا اس مین کوئی قصور نہین۔ مین نے کوئی بات نہین کہی" اب بچارا کپتان رچرڈ سے دوبدو ہونے کے لیے یکہ و تنہا رہ گیا۔ رچرڈ نے سیدہے اوسکی طرف آکر سختی سے سوال کیا "میرا نام اس بے وقری سے کون لے رہا تہا؟"

کپتان ڈیپیر "(مارے خوف کے زرد پڑکر) مین نے یقیناً ایک جملہ کہا تہا اور اب بہی بلاتامل کہہ سکتا ہون کہ۔"

رچرڈ "کیا؟"

کپتان ڈیپیر "میرا خیال ہے کہ۔ مین چاہتا ہون کہ۔ واللہ کہ۔"

رچرڈ "واللہ کہ مین تمکو پیٹے بغیر نہ چہوڑون گا تاکہ تم آیندہ اون لوگون کا نام بے وقعتی سے نہ لیا کرو جن سے تمہارے مراسم قریب قریب اجنبیون کے سے ہون"

یہ کہتے ہی رچرڈ نے کپتان صاحب کی گردن مین ہاتہہ دیکر دو گہونسے اس زور سے جمائے کہ اون بچارے کو چہٹی کا دودہ یاد آگیا۔ ڈیپیر نے چاہا کہ مقابلہ کرے لیکن رچرڈ کے پنجے سے چہوٹنے کے پہلے ہی اوس کی حسب دلخواہ مرمت ہو گئی۔ اور

اس کے سوا اور اوس سے کچھہ نہ ہو سکا کہ انتقام کی دہمکیان دیتا ہوا مکان کو پلٹ جائے

اسی دن کی سہ پہر کو رچرڈ اپنے نئے دوستون سے رخصت ہوا۔ گھر پہونچکر اوس نے

اپنے مکان کو پہلے سے بھی زیادہ سونا اور حسرت بار پایا۔ اوس کو معلوم ہوتا تھا کہ وہ دنیا

سے بالکل الگ تھلگ ہے۔ اور جو جو ظلم اوس پر ہوئے تھے اون کو جب وہ یاد کرتا

تھا تو اوسے ایسا محسوس ہوتا تہا کہ کوئی شخص جلتے ہوئے لوہے سے اوس کے

دلکو داغ رہا ہے۔

اے کاش اگر ہم قسمت کی ابجد کو غور سے پڑہین اور سوچین کہ ہر ایک پتا جو شاخ سے

جدا ہو کر زمین پر گرتا ہے اور ہر ایک پہول جو مرجہا جاتا ہے اس امر کی مثال ہے کہ انسان

کا بھی ایک نہ ایک دن یہی حال ہونیوالا ہے تو کیسی کیسی سرد مہریان اور کیسی کیسی

سیاہ کاریان زندگی کے صحیفہ سے محو ہو جائین اگر ایک دفعہ انسان کے دل کی یہ

حالت ہو جائے تو زمین آسمانی حقیقتون کا مطالعہ بن جائے جس مین گو غلطیون اور

عیبون کی صورت بھی خال خال نظر آئے لیکن اصلاح اور ترمیم کی گنجایش اوس وقت

سے پہلے پہلے نکلتی رہے جبکہ اس مطبع کی چھپی ہوئی کتابین اوس ابدی الماری مین

رکھی جائین جس مین سوائے خدا کے اور کوئی اون کو نکال کر پڑہ نہین سکتا۔

بہار کی مختلف الالوان جلوہ نمائیون نے ایک دفعہ پھر اپنا رنگ جمایا اور ڈالیون

پر پہول اور شاخون پر پتے نظر آنے لگے۔ ایک شام کو رچرڈ اپنے کتب خانہ

مین بیٹھا ہوا دیر تک کتب بینی مین مشغول رہا۔ رات نے اپنا سیاہ عالم بلند کیا مگر رچرڈ

نے کتاب سے سر نہ اوٹھایا اور جب آخر کار وہ سونے کے قصد سے اپنی خواب گاہ

کی طرف گیا تو پو پہٹنے کا وقت قریب تہا۔ پلنگ پر لیٹ کر اوس نے چاہا کہ ایک

نیند سے لے لیکن آنکھون نے بند ہونے سے انکار کیا۔ اوٹھ کر وہ کھڑکی کے پاس
جا کھڑا ہوا اور پردہ ہٹا کر باہر دیکھنے لگا۔ صبح کاذب کی تاریکی ایک سیاہی مائل نقاب
کی طرح دریچہ پر پڑی ہوئی تھی لیکن بہ تدریج یہ سیاہی زائل ہوتی گئی اور اوس کی جگہ نور کے
کافوری تڑکے نے لے لی۔ رچرڈ نے آنکھہ اوٹھا کر پہاڑی کی چوٹی کی طرف دیکھا
جسپر دونون درخت کھڑے تھے اور اسوقت اوسے اپنے بھائی کا خیال آیا اوسکو
رہ رہ کر تعجب ہوتا تھا کہ کیون یوجین اپنے گھر کو نہین آیا اور بے قراری کے عالم
مین اوس نے اپنے دل سے بارہا یہ سوال کیا کہ آیا درختون کے تلے والا وعدہ حقیقت
مین پورا ہوگا یا نہین۔

اس قسم کے خیالات سے اوس کا دماغ لبریز ہورہا تھا کہ اوسکی نگاہ یکایک
کسی شے پر پڑی جو پہاڑی کی چوٹی پر درختون کے درمیان حرکت کررہی تھی۔ رچرڈ
کے دل پر خوف چھا گیا اور اوسکو ضعف داہمہ سے یہ سمجھایا کہ ہو نہ ہو یہ تیرے بھائی
کی روح ہے جو ان برگ پوش ستونون کے درمیان اپنا قول و قرار پورا کرنے کی نیت
سے آئی ہے۔ مگر یہ وہم جلد اوسکے دل سے مٹ گیا اور اوسکو اپنی اس نادانی پر ہنسی
آئی کہ پہاڑی پر منفہ اندھیرے کسی کے جانے نے بن ایسا کیا رکھا تھا کہ یہ بات اوسکو
نہایت ہی عجیب معلوم ہو یہ شے ابھی تک پہاڑی پر موجود تھی اور شکل سے انسان معلوم
ہوتی تھی اور جب روشنی ذرا زیادہ ہوئی تو رچرڈ کو معلوم ہوا کہ ایک آدمی ہے جو درختون کے
درمیان کھڑا ہوا ہے۔ لیکن یہ وہ گھڑی تھی جب کہ محنت مزدوری پیشہ لوگ کام کاج
کے لیے گھر سے نکلتے ہین اور اس لیے اس مین کوئی تعجب کی بات نہ تھی کہ ان ہی
لوگون مین سے کوئی ادہر سے گذرا ہوا گرچہ یہ بات ضرور تعجب انگیز تھی کہ کوئی شخص

پہاڑی کی چوٹی پر کچھہ دیر تک کھڑا رہے حالانکہ چوٹی پر پہونچنے کے لیئے ضرور تھا
کہ اوس نے اپنا رستہ چھوڑا ہو -

مارکہم کے دل مین اس خواہش نے سبے اختیار چٹکی لی کہ پہاڑی پر جائے لیکن
ساتھہ ہی اوسکو یہ مقرر بھی آئی کہ مین کیون وہم کا شکار ہوا جاتا ہون - اس کے علاوہ جب
وہ صورت جس نے اوسکو اسقدر تشویش مین ڈالا تھا دفعتاً پہاڑی کی چوٹی پر سے غائب
ہو گئی تو اوس کا ارادہ اور بھی پختہ ہو گیا کہ اپنے کمرہ کو چھوڑ کر باہر نہ جائے - چنانچہ اوسنے
کھڑکی بند کر لی اور پلنگ پر جا لیٹا جہان بہت جلد اوس کی آنکھہ لگ گئی -

مارکہم نے اسوقت اپنے آپ کو خواب کے عالم مین پایا - حالت خواب مین اوسنے
دیکھا کہ ایک ٹھنڈے اور سایہ دار درختون کے جھنڈ مین جہان پرندے خوشی سے
شاخون مین چہچہا رہے تھے وہ اسابیلا کے ساتھہ ٹہل رہا ہے اور اوسکو یہ بھی معلوم
ہے کہ اوس مین اور اوسکے دلربا رفیق مین ایک طرحکا سمجھوتا قرار پا گیا ہے جس سے نہایت
مسرت بخش اور راحت افزا امیدین اوس کے دل مین پیدا ہو چلی ہین - اس کے
بعد وہ اسابیلا کا ہاتھہ دباتا ہے اور وہ بھی اس محبت بھرے سوال کا جواب اوسی طرح
دیتی ہے - لیکن دفعتاً یہ نظارہ درہم برہم ہو جاتا ہے کیونکہ درختون کے جھنڈ کے
ایک تاریک گوشے مین سے ایک بدمعاش نکلتا ہے جسکے جسم پر چیتھڑے ہین جس کی
شکل غلیظ اور نفرت انگیز ہے - بالون کی جٹا ئین الجھی ہوئی ہین - ہونٹون پر پپڑیان جمی
ہوئی اور ناسور پڑے ہوئے ہین - آنکھون مین تندی اور خونخواری بھری ہوئی ہے
اور چہرے سے شیطنت ٹپکی پڑتی ہے - اس کریہ المنظر خبیث کو دیکھہ کر اسابیلا چلاتی
ہے مگر وہ آگے بڑھ کر رچرڈ کا ہاتھہ تھام لیتا ہے اور ایک خوفناک قہقہہ لگا کر کہتا ہی

کہ مین تو تمہارا پرانا دوست ہون جو پہلے پہل تم سے نیوگیٹ کے قیدخانہ مین ملا تھا
اس وقت رچرڈ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوس نے اس شقی کے ہاتھ سے اپنا
ہاتھ چھڑانے کی جان توڑ کر کوشش کی اور اسی کوشش مین اوس کی آنکھ کھل گئی۔

رچرڈ نے جب بیدار ہوکر آنکھین کھولین تو خواب کا خوف المضاعف ہوگیا کیونکہ
اوس نے ایک انسانی چہرہ کو اپنے اوپر جھکا ہوا پایا مگر یہ چہرہ ویسا زشت و کریہ اور خوفناک
نہین تھا جیسا اوس نے خواب مین دیکھا تھا بلکہ خوبصورت تھا اور اوس کے خال
وخط ایسے مانوس تھے کہ اوس نے فوراً اوسے پہچان لیا اور کہا ”یوجین - پیارے
یوجین“ اور یہ کہہ کر اوس نے اپنے ہاتھ پھیلائے تاکہ یوجین سے جسکو وہ پکار رہا
تھا بغلگیر ہو۔

لیکن چونکی آنکھین کھلی ہی تھین کہ وہ چہرہ فوراً پیچھے کو ہٹ گیا اور رچرڈ کچھ
دیر تک بے حس وحرکت اپنے بستر پر اسی کشمکش و پیچ مین پڑا رہا کہ

ازینکہ می بینم بہ بیداریست یارب یا بخواب

اس غفلت سے اوسکو یکایک کسی اُمنگ نے جگایا چنانچہ پلنگ سے اوٹھکر وہ دروازہ
کی طرف جھپٹا اور زور سے اپنے بھائی کا نام لیکر پکارا۔ دروازہ کے قریب پہونچکر
اوس نے دونون پٹ بالکل بند پائے اور کچھ بھی سراغ اوسکو اس امر کا نہ ملا کہ کوئی
شخص ابھی ابھی کمرے مین داخل ہوا تھا۔

اوور کوٹ پہنکر وہ سیڑھی نیچے اوترا اگر حسب معمول تمام دروازے بند اور مقفل پائے
سامنے کا دروازہ کھول کر اوس نے باہر دیکھا مگر کوئی شخص نظر نہ آیا۔ متحیر ہوکر اسی
ہوکر وہ اپنی خوابگاہ کی طرف پلٹا اور پلنگ پر دوبارہ جا لیٹا۔ چھ واقعہ اسوقت

موجودہ خریداران افسانہ کے ساتھ رعایت

اس وقت تک جو حضرات افسانہ کے خریدار بن چکے ہین اون مین سے جو صاحب بلحاظ اون حقوق کے جو افسانہ کی طرف سے اونکے ذمہ ہین اپنے احباب کو آمادہ خریداری فرماکر چار نئی درخواستین بھجوائینگے تو علاوہ دلی شکریہ کے اون کی خدمت مین جولائی ۱۹۰۳ء کے بعد سے ایک سال تک افسانہ بلا اخذ قیمت بھیجا جائیگا۔

مینیجنگ سب ایڈیٹر

افسانہ

۱ - یہ رسالہ حیدر آباد دکن سے ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو شایع ہوا کرے گا اور اس کا حجم پچاس صفحے کا ہوگا۔

۲ - اس مین صرف ایسے انگریزی ناولون کا ترجمہ یکے بعد دیگرے درج ہوا کرے گا جو دلچسپ اور پر لطافت ہونے کے ساتھ مہذب اور نتیجہ خیز ہونگے - ترجمہ مین اس بات کا التزام خاص کیا گیا ہے کہ اصل کے مطابق اور ساتھ ہی فصیح اور با محاورہ ہو

۳ - اس خیال سے کہ خاص و عام اس کے مطالعہ سے مستفید ہوسکین ہم نے قیمت نہایت ہی قلیل یعنی مبلغ (ے ر) سکہ انگریزی یا (۸ے) سکہ حالی مع محصولڈاک سالانہ مقرر کی ہے جو رسالہ کے حجم چھپائی کی عمدگی اور ترجمہ کی خوبیون کے مقابلے مین کچھ بھی نہین۔

۴ - پیشگی قیمت وصول ہونے یا قیمت طلب پارسل کے ذریعہ سے رسالہ بھیجے جانے کی درخواست آئے بغیر رسالہ جاری نہین کیا جائے گا۔

۵ - نمونہ کا پرچہ ۶ر سکہ انگریزی یا ۸ر سکہ حالی وصول ہونے پر بھیجا جائے گا۔

۶ - خریداران افسانہ سے التماس ہے کہ اپنا پتہ خوشخط اور واضح و مفصل تحریر فرمائین۔

۷ - اجرت اشتہارات کے متعلق جو اس رسالہ مین چھپوائے جائین ہم سے خط و کتابت کرنے پر مفصل حال معلوم ہوسکے گا۔

ظفر علیخان بی۔اے۔ مالک و ایڈیٹر افسانہ

جلد اوّل

نمبر ۱۰-۱۱ و ۱۲

اپریل مئی و جون سنہ ۱۹۰۳ء

افسانہ

یعنی

سلیس اور فصیح اردو مین

دلچسپ اخلاقی او نتیجہ خیز انگریزی ناولون کے تراجم کا

ماہواری سلسلہ

ایڈیٹر و پروپرائٹر ظفرعلیخان بی-اے

مطبع شمسی حیدرآباد دکن مین محمد ابراہیم خان اکبرآبادی اہتمام کے

سے چھپا

افسانہ

۱۔ ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتہ مین حیدرآباد دکن سے نکلتا ہے۔

۲۔ اس مین بالفعل مسٹر رینالڈز کی مشہور و مقبول کتاب مسٹریز آف لندن کا ترجمہ شایع ہو رہا ہے۔

۳۔ قیمت سالانہ مع محصولڈاک ۳ سکہ انگریزی یا ۴ سکہ حالی ہے۔

۴۔ افسانہ کی پہلی جلد یعنی جولائی ۱۹۰۲ء سے جون ۱۹۰۳ء تک کے بارہ پرچون کی مکمل ۶سو صفحے کی کتاب تیار ہے۔ کہ قیمت ۳ سکہ انگریزی یا ۴ سکہ حالی بلا محصولڈاک ہے

زمیندار

ہندوستان مین اپنی قسم کا پہلا اخبار ہی جو زمینداروں کے اغراض و مقاصد کی حمایت اور اونکے حقوق کے تحفظ اور علم فلاحت و زراعت کی اشاعت کی غرض سے مہینے مین چار مرتبہ لاہور سے شایع ہوتا ہے اسکے مضامین خود ہمارے مقاصد اور مساعی کی وکالت کر رہے ہین ملک کے معزز اہل قلم ہندو و مسلمان اسکے معاون ہین۔ اگرچہ اس اخبار کو نکلے ہوئے صرف پانچ مہینے ہوئے ہین۔ لیکن اس تھوڑے سے ہی عرصہ مین اس نے پبلک مین اس قدر قبولیت حاصل کی ہے کہ ملک کا کوئی حصہ نہین جس مین اس کے خریدار نہون کم استطاعت معاونین سے اخبار کی قیمت صرف ۳ ہے اور ذوی استطاعت اصحاب سے ۶ روپیہ سالانہ رکھی گئی ہے۔ نرخ طبع اشتہارات کے متعلق ہم سے خط و کتابت کیجائے۔

المشتہر سراج الدین احمد مالک و ایڈیٹر زمیندار لاہور

اعتذار

بود کہ یار نپرسد گنہ ز خلق کریم
کہ از سوال ملولیم و از جواب خجل

پورے آٹھ مہینے کا عرصہ لگانے کے بعد ہم آج اپنے عنایت فرما ناظرین کی خدمت
میں افسانہ کے نوین گیارہوین اور بارہوین نمبرون کا ہدیہ لیکر حاضر ہوتے ہین ہم حیران
ہین کہ اس جرم غیر حاضری کا عذر کن الفاظ مین پیش کرین۔

ہماری حالت اوس پاپی گنہگار اور روسیاہ کی سی ہے جو خداوند تعالیٰ کی شان
غفاری اور بخشایش پر بھروسہ کر کے ہر طرح کے گناہ کئے چلا جاتا ہے اور جب مواخذہ کا
وقت آتا ہے اور اوس سے پرسش اعمال ہوتی ہے تو سوائے اسکے اور کوئی
چارہ نہین دیکھتا کہ گریبان مین سر ڈال لے اور اگر یارائے گفتار ہو تو صرف اتنا کہہ سکے

ہرچند نیم لایق بخشایش تو   بر من منگر بکرم خویش نگر

جو دل لگی کہ ناظرین افسانہ کو اس ناچیز پرچے سے اس تھوڑے سے عرصہ مین پیدا
ہو گئی ہے اوسکے لحاظ سے ہمارا جرم حقیقت مین ایسا سنگین معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا
کوئی عذر قابل پذیرائی تصور نہین ہو سکتا۔ لیکن جب ہم اون وجوہ تحریک پر نظر ڈالتے ہین
جو اس جرم کے ارتکاب کا باعث ہوئے تو ہم مین اس قدر عرض کرنے کی جسارت
پیدا ہو جاتی ہے کہ

در شان من بہ دُرد کشی ظن بد مبر   کالودہ گشت خرقہ ولے پاک دامنم

ہم اس موقع پر اپنے جرم کی صفائی مین یہ نہین عرض کرنا چاہتے کہ اس آٹھ مہینے کی
عرصہ مین بہت سی مجبوریان اور اشغال تھے جن کی وجہ سے افسانہ کی اشاعت مین غیر

معمولی تاخیر ہوئی۔ ہم یہ نہ کہین گے کہ شروع سال مین ہمکو دہلی کے دربار تاجپوشی مین شریک ہونیکی عزت حاصل ہوئی۔ اور سہرہ دربار کے لطف کے نشہ مین ہم ایسے چور ہوئے کہ نہ افسانہ کی خبر رہی اور نہ ناظرین افسانہ کے عتاب کا خوف۔ ہماری آشفتہ سری اور گریز پائی نے حیدرآباد دکن اور صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ کو دو مہینے تک ایک کئے رکھا۔ نہ ہم یہ عرض کرینگے کہ ہماری واپسی پر ممالک محروسہ سرکار عالی نظام مین وبائے طاعون کی شورش نے ہمارے فرایض منصبی مین ایک اہم اضافہ کیا جسکی وجہ سے چھہ مہینے تک ہم نے نہ دن کو دن سمجھا اور نہ رات کو رات۔ نہ ہم یہ عرض کرینگے کہ جب خدا نے اپنے فضل سے طاعون کا اشتداد فرو کیا تو اس خیال سے کہ ہز ایکسلینسی لارڈ کرزن بہادر کا زمانہ حکومت ہندوستان قریب الاختتام ہے یہ تحریک کی کہ خیابان فارس (یعنی حضور ممدوح کے سفرنامہ ایران کے ترجمے) کی دوسری جلد تکمیل کو پہونچائی جائے تاکہ حضور ممدوح کے انگلستان جانے سے قبل پہلی جلد کی طرح یہ جلد بھی ہز ایکسلینسی کے نذر کیجا سکے۔ نہ ہم یہ عرض کرینگے کہ ہم نے استاذی و ملاذی علامہ شبلی نعمانی دام اللہ فیوضہم کی الفاروق کا انگریزی ترجمہ جو ہز ایکسلینسی سر وقار الامرا مرحوم مغفور کی ایما سے شروع کیا تھا اور جو اب تک ناتمام حالت مین تھا اوسکو ختم اور اوس کی اشاعت کا انتظام کرکے اوس شکایت کی ایک حد تک تلافی کی ہے جو وقتاً فوقتاً ہمدرد اسلام انگریز اس امر کے متعلق کرتے رہے ہین کہ کوئی عمدہ مشرقی اسلامی تصنیف انگریزی زبان مین بذریعہ ترجمہ کے نہین لائی جاتی۔ نہ ہم یہ کہین گے کہ انجمن ترقی اردو نے اپنی قدردانی اور حوصلہ افزائی کے اقتضا سے اس عرصہ مین ڈریپر کی مشہور کتاب "کانفلکٹ بٹوین ریلیجن اینڈ سائنس" کے اردو ترجمہ کی خدمت ہمارے سپرد کی ہے جسے ہم "تاریخ جنگ علم و مذہب" کے نام سے رفاہ عام پریس لاہور مین باہتمام مولوی ممتاز علی صاحب چھپوا رہے ہین۔

یہ تمام عذرات گو ہماری اس حالت پر نظر کرکے کہ

یک دل و خیل آرزو دل بہ کہ مدعا دہم — سینہ ہمہ فگار شد پنبہ کجا کجا نہم

کیسے ہی موجہ اور ارباب انصاف کے نزدیک کیسے ہی لایق التفات کیون نہون لیکن ہمارا منہ نہین کہ ان کو اپنی صفائی مین پیش کرنیکی جرأت کرین بلکہ ہم اگر کچھ کہہ سکتے ہین تو صرف اتنا کہہ سکتے ہین کہ ہم مجرم اقراری ہین اور ہیچ اور جوری سے رحم کے ملتجی ۔

درگذر چاہیئے اس مجرم اقراری سے

اب ہم ناظرین کی عنایات پر بھروسہ کرکے مانے لیتے ہین کہ ہمارا جرم بخش دیا گیا اور ہم سچے دل سے وعدہ کرتے ہین کہ آیندہ افسانہ ہر مہینے کے پہلے ہفتہ مین ناظرین کی خدمت مین حاضر ہو جایا کریگا ۔

اس وعدہ کی توضیح اگر مطلوب ہو تو ہمارا یہ عرض کرنا کافی متصور ہوگا کہ جن مایوسیون اور پریشانیون کی طرف ہم نے افسانہ کے چھٹے نمبر مین اشارہ کیا تھا خدا نے اپنے فضل و کرم سے ان کا سدباب کر دیا یعنی میرے دوست اور بھائی مولوی سید محفوظ علی صاحب بی اے صدر مترجم محکمہ نظامت کوتوالی بلدۂ سرکار عالی جو افسانہ کے اجرا کے محرکین اول مین سے تھے اور جو کچھ عرصہ کے لئے مجھ سے جدا ہو گئے تھے واپس تشریف لے آئے ۔

قاصد خوش خبر امروز نوا ساز آمد — کز سفر یار سفر کردۂ ما باز آمد

غالباً اب تو ناظرین کو اعتراف ہوگا کہ ہم دونون یاران یکدل کے آگے باوجود انہماک فرایض منصبی اور کثرت اشغال کے پچاس صفحے کا رسالہ باقاعدہ طور پر ہر مہینے نکالنا کچھ مشکل نہ ہوگا ۔

دور شمسی کے تفاوت زمانی کی اصلاح کے لئے جس طرح سے پوپ گریگوری سیزدہم نے سنہ عیسوی کے ماہ اکتوبر کی پانچوین کو ۱۵ اکتوبر سے بدلکر ۱۱ دن کو صفحہ ہستی سے محو کر دیا تھا اسی طرح ہم بھی ناظرین افسانہ کی دلچسپی کو مدنظر رکھ کر چھ مہینے کو تقویم نسیان بنانیکی جسارت کرتے ہین ۔

اور جولائی سنہ ۱۹۰۳ء کو جنوری سنہ ۱۹۰۴ء کئے دیتے ہین یعنی جو پرچہ معمولی حساب سے جولائی سنہ ۱۹۰۵ء
مین نکلتا وہ اب جنوری سنہ ۱۹۰۶ء مین نکالا جائیگا - اس سے حساب مین بھی آسانی ہوگی اور ہمارے
سر سے پچھلے پرچون کی باقی داری کا الزام بھی جاتا رہیگا - ہم نے اپنی طرف سے تو سب کچھ انتظام کر لیا
ہے کہ پرچہ ٹھیک وقت پر نکلے اور اوسکو دلچسپ اور پر لطف بنانے مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا جائے
لیکن اب یہ ناظرین کا کام ہے کہ پرچہ کے استقلال اور ثبات کا اہتمام کرین کیونکہ اس ایک سال مین
ہمکو افسانہ کے اجرا مین بہت کچھ مالی نقصان اوٹھانا پڑا ہے اور جو خیال زیادہ تر اس پرچہ کے جاری
رکھنے کا محرک ہوا ہے وہ یہ ہے کہ عام طور سے ہمارے ملک مین یہ شکایت ہے کہ پرچہ نکالنے کو
تو نکالے جاتے ہین لیکن اوسکے زندہ رکھنے کا انتظام نہین کیا جاتا - ہم کو ناظرین کی قدردانی اور
ہمت افزائی سے پوری امید ہے کہ اپنی بخشش بہا اعانت سے اس پرچہ کی زندگی کے سامان
بہم پہونچانے مین پورا حصہ لین گے - جنوری سنہ ۱۹۰۶ء کا پرچہ زیر طبع ہے ہمکو امید ہے کہ ہمارے
معزز ناظرین اپنے احباب کو افسانہ کی خریداری پر آمادہ فرماوینگے اور ساتھ ہی اسکے ہم کو اجازت
دینگے کہ جنوری کا پرچہ ویلیو پے ایبل کرکے اونکی خدمت عالی مین بھیجدیا جائے -

افسانہ کے استحکام کے متعلق ہم ناظرین کو ایک اور اچھی خبر سناتے ہین اور وہ یہ کہ جو کام
علاوہ ترجمہ کے ہم کو خود اپنے ہاتھ سے کرنا پڑتا تھا اور جس مین ہمارا بہت سا وقت صرف ہو جاتا
تھا اوس مین ہاتھ بٹانے کے لیے خدا نے ہم کو ایک اور ایسا شریک عطا کیا ہے جسکو ہم اپنا
قوت بازو کہہ سکتے ہین - ہمارے عزیز معزز مولوی اسحاق علی صاحب علوی کاکوروی نے
اوس محبت کے اقتضا سے جو اونکو ہمارے ساتھ ہے افسانہ کی اشاعت کا کل انتظام اپنے ہاتھ
مین لے لیا ہے -

اگرچہ ہم نے ناظرین کی بہت کچھ سمع خراشی کی ہے مگر مدتون کے بچھڑے ہوئے ملے تھے
جی تو چاہتا تھا کہ شکوہ و شکایت کے دفتر کھول دین بہت کچھ کہین اور بہت کچھ سنین لیکن چونکہ ہمکو
یقین ہے کہ ناظرین کو قصہ شروع کرنے کا اشتیاق اسقدر غالب ہے کہ ہماری روکھی پھیکی باتون
مین مزا نہ آئیگا لہذا -

رفتیم یاران تخفیف تصدیع　　　گر درد سر بود از ما شما را

ایڈیٹر

پیش آیا تھا اوس پر نظر ڈالتے ڈالتے اوس کی آنکھہ پھیر لگ گئی۔ جب دو گھنٹہ کے بعد جاگا تو اوس نے اپنے دل کو یہ کہکر تسلی دے لی کہ

خواب تھا جو کچھہ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

اوس نے کپڑے پہنے اور سیدھا پہاڑی کا رخ کیا۔ پہاڑی کی چوٹی پر پہونچکر اوسکی نگاہ بے اختیار اوس درخت پر پڑی جسپر اوس کے بھائی نے اپنا نام کھودا تھا۔ مگر اوس کے تعجب اور خوشی کی کچھ انتہا نہ رہی جب اوس نے دیکھا کہ درخت کی چھال پر اونہی ہاتہوں کے کھودے ہوئے تازہ نشان موجود تھے۔ پہلے نام کے نیچے حسب ذیل الفاظ موجود تھے جن کو کندہ کئے ہوئے چند گھنٹے سے زیادہ نہ گذرے تھے۔

یوجین

۱۰ رمئی ۱۸۳۸ء

رچرڈ اس نقش کو دیکھکر بے اختیار کہہ اوٹھا "یا میرے اللہ تو یہ سب واقعہ سچ تھا خواب نہ تھا"

یہ کہہ کر وہ اوس تپائی پر جو دونوں درختوں کے درمیان بچھی ہوئی تھی بیٹھ گیا اور زار و قطار رونے لگا۔

اڑتیسوان باب

ایک نامبارک ملاقات

پانچ مہینہ گذر گئے اور اوائل اکتوبر مین رچرڈ کو کاونٹ الٹرانی کے ہان سے پھر چند دن کی دعوت آئی۔ اس دعوت کے آنے سے رچرڈ کو بے انتہا مسرت ہوئی اور دوسرے ہی دن وہ رچمنڈ کو سدہارا۔

کاونٹ نے نہایت تپاک اور گرم جوشی سے اوس کا خیر مقدم کیا۔ کاونٹ کی بی بی نے کہا کہ افسوس ہے کہ ہم آپ کو بلوا بھیجین۔ تب کہین جا کر آپ اپنی صحبت سے ہم کو عزت بخشین۔ اور اسابیلا نے جب اپنا ہاتھ رچرڈ سے ملانے کے لئے بڑہایا تو اوس کے لبون پر تبسم اور چہرے پر سرخی حیا نمودار ہو گئی۔

کھانے کے بعد لیڈیز کے اوٹھ جانے سے پہلے کاونٹ نے رچرڈ سے کہا۔ "آپ سے ملنے کا مجھے بڑا اشتیاق تھا تاکہ اور نہین تو اس بہانہ سے کم از کم اوس لطیفہ کے متعلق آپ سے چھیڑ چلے جکا ذکر آپ کے چلے جانے کے بعد ہم کو بہت ہنساتا رہا۔ بے چارے باونس کو آپ نے ایسا ڈرا دیا کہ اوس کے ہوش وحواس ٹھکانے نہ رہے۔ اسابیلا کو خوف تھا کہ کہین آپ مین اور ڈیبپر مین ڈوئل کی جنگ نہ چھڑ جائے لیکن ہمین یہ نہ معلوم ہوا کہ اس جھگڑے کی ابتدا

کیون کر ہوئی -"

اسابیلا "اباجان آپکو شاید کسی قدر غلط فہمی ہوئی - مجھکو ہرگز بھی اس بات کی طرف سے خوف نہ تھا کہ جدال و قتال تک نوبت پہونچے گی - کیونکہ گو مسٹر مارکھم مین جنگجوی کی تمام صفتین موجود ہون لیکن کپتان ڈیمپیر کی نسبت مجھے پورا اطمینان تھا کہ اون سے اس قسم کے نقض امن کی خطا سرزد نہ ہوگی "

مارکھم "جھگڑا کیا تھا - یون ہی ایک خفیف سی بات پر تکرار ہوگئی - افسوس ہے کہ یہ بات آپ کے کانون تک پہونچی "

کاونٹ "جنگ ٹرائے کا آغاز بھی تو ایک خفیف سی بات ہی سے ہوا تھا - مگر یہی خفیف باتین بسا اوقات نہایت دلچسپ ہوا کرتی ہین "

رچرڈ "بات یہ ہے کہ مین نے کپتان ڈیمپیر کو سنا کہ اپنے رفیق کے سامنے مجھے برا بھلا کہہ رہے ہین - اس کا خدا ہی کو علم ہے کہ اس بدگوئی کا مین اونکے نزدیک کسی وجہ سے سزاوار ٹھہرا - بہرحال سر چیری باونس تو بھاگ کھڑے ہوئے اور کپتان صاحب کی کنپٹی پر مجھے دو گھونسے مجبوراً جمانے پڑے تاکہ آیندہ ذرا زیادہ وسیع الاخلاقی سے کام لین "

اسابیلا اس لطیفہ پر ہنستے ہنستے لوٹ گئی اور رچرڈ کو بے انتہا خوشی ہوئی جب اوسنے اپنی آنکھون دیکھ لیا کہ دلربا اٹالین کے دل مین ڈیمپیر کی ذرا بھی وقعت نہین ہے کچھ دیر کے بعد کاونٹ نے کہا کہ "ان دونون حضرات کو دوبارہ دعوت دینے مین مجھکو اب کسی قدر تامل ہوگا - مین سمجھا تھا کہ اون کی صحبت پر لطف ہوگی مگر میرا خیال غلط نکلا - ایک کی بے وقوفی اور دوسرے کی بناوٹ اکر فون سے میرا ناک

مین دم آگیا تھا - اور جب وہ یہان سے رخصت ہوئے تو مین نے شکر کیا - بہرحال آجکل مین اپنی توجہ ایک معاملہ خاص پر صرف کر رہا ہون -"

کاونٹس "ان کا ارادہ ہے کہ ایک انگریزی کمپنی مین بطور سرمایہ دار کے شریک ہون - مسٹر مارکھم ہم اجنبیون کو یہ دیکھکر حقیقت مین تعجب ہوتا ہے کہ آپکے ملک مین کسی آسانی سے لوگ بے شمار دولت پیدا کر لیتے ہین "

کاونٹ - (آہ بھر کر) "اٹلی کی تجارت پر تو پانی پھر گیا - افسوس "

رچرڈ " اگرچہ آپکا تجربہ وسیع ہے لیکن میری رائے ناقص مین آپکو منصوبہ بازون اور دہوکہ دینے والون کے دام تزویر سے بچنے کے لئے بہت کچھہ سوچ بچار اور احتیاط سے کام لینا چاہیئے "

کاونٹ "اجی اس کی طرف سے تو بالکل بے فکر رہیئے جس شخص نے بہت بڑی دولت کمانے کے متعلق بعض تجاویز میرے سامنے پیش کی ہین وہ بہت راست باز اور معاملہ کا نہایت کھرا ہے - حقیقت یہ ہے کہ مجھکو اس بات کا اندیشہ ہے کہ اٹلی کی سیاسی حالت مجھکو بقیہ العمر جلا وطن رہنے پر مجبور کرے گی - ایسی حالت مین میری دلی آرزو ہے کہ جو پونجی اسوقت میرے پاس ہے اوسکو ایسے کام مین لگاؤن کہ میری بیٹی فارغ البال ہو جائے "

اسابیلا (آنکھون مین آنسو بھر لا کر) "ابا جان آپ اچھی طرح سے جانتے ہین کہ مین تھوڑے پر بھی قانع ہو سکتی ہون "

رچرڈ "شاید مین آپ کو پہلے بتا چکا ہون کہ مینے اپنی جائداد کا زیادہ تر حصہ ایک بدمعاش کی ریشہ دوانیون اور منصوبہ بازیون کی بدولت سے کہو بیٹھا - ایسی حالت مین

مین تو اون تمام تجویزون کو جو ہمین حقیقت کو چھوڑ کر وہم کے پیچھے پڑنے کی صلاح دین شبہ کی نگاہ سے دیکھتا ہون۔

"آپکے پاس خدا کا دیا سب کچھ موجود ہے اور اپنے وطن سے دور رہ کر باآسایش و مسرت تمام اپنی زندگی بسر کرنے کی آپ مین مقدرت ہی۔ پھر کیون بیشمار دولت کی تلاش مین آپ اسقدر پریشان اور سرگردان ہو رہے ہین؟"

اسابیلا نے رچرڈ پر احسان بھری نگاہ ڈالی اور کاونٹس کے دل مین بھی رچرڈ کی وقعت بہت کچھ بڑھ گئی۔ بات اصل مین یہ تھی کہ مان بیٹون کو کاونٹ کے ان تجارتی منصوبون سے دلی اختلاف تھا اور یہی وجہ تھی کہ جب اونھون نے اپنے مہمان کو اپنا ہمصفیر پایا تو اون کو نہایت خوشی ہوئی۔

کاونٹ۔ "میرے خیال مین ہر شخص کا یہ فرض ہے کہ جو جائداد اوس کو ترکہ مین پہونچنے والی ہے اوس کی مالیت کے بڑھانے مین حتی الامکان کوشش کرے چونکہ میری جاگیر جو کسلسیکا لا مین تھی ضبط ہو چکی ہے اور میرے پاس اس وقت صرف کسی قدر نقد رقم موجود ہے لہذا مین نے عزم کر لیا ہے کہ اس رقم کا بیشتر حصہ ایک ایسے کام مین لگاؤن جس سے بے انتہا نفع ہو"

رچرڈ۔ "لیکن یہ تو فرمائیے کہ جس کام مین آپ روپیہ لگانا چاہتے ہین اوسکی نوعیت کیا ہے؟"

کاونٹ۔ "لندن اور مانٹانی پایۂ تخت کسلسیکا لا کے درمیان تجارتی جہازون کے ایک سلسلہ کا قیام۔ لگھارن اور سوٹیا ویکشیا کی تمام تجارت اس تجویز سے ہمارے حصہ مین آجائیگی اور مانٹانی اٹلی کا بہت بڑا تجارتی بندرگاہ بن جائے گا"

رچرڈ وہ تجویز بظاہر تو نافع معلوم ہوتی ہے اور ممکن ہے کہ آپ کے تجربہ کی بدولت اون امیدون کو پورا کرے جن سے آپکا دل لبریز ہے۔ کسی ایسی تجویز مین سرمایہ صرف کرنا اس سے بدرجہا بہتر ہے کہ اون پرخطر اور موہوم منصوبون مین روپیہ ڈبو دیا جاے جن مین بجز جدت کے اور کوئی پہلو خوبی کا نہین ہوتا ؎

رچرڈ کی یہ تقریر سنکر کاونٹ ازراہ کامیابی و اطمینان تبسم ہوا اور اپنے نوجوان دوست کو اپنا ہمراے بنا لینے پر دل مین بہت خوش ہوا۔

دوسرے دن کاونٹ الشرائی لندن کو سدھارا اور کہین شام کو واپس آیا۔ کہانے کے بعد جب وہ رچرڈ کے ساتھہ اکیلا بیٹھا ہوا کلارٹ پی رہا تھا تو اوس نے رلز کے طور پر اپنے رفیق سے یہ بات کہی " مین نے آج صبح اس کام کو شروع کر دیا بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ

درین دریاے بے پایان درین طوفان موج افزا
دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسیہا

مین نے ضروری رقم اپنے شریک کے حوالہ بھی کر دی ہے۔ اس شریک کا نام مسٹر گرین وڈ ہے۔ تجویز کو عملی صورت مین لانے کے لیے وہ فوری کارروائی شروع کر دیگا لیکن اس کا ذکر مین چند دن تک کاونٹس اورا سابیلا سے نہین کرنا چاہتا کیونکہ تجارتی معاملات مین عورتون کو ہمیشہ وسوسے اور خوف دامنگیر ہوا کرتے ہین ؎

رچرڈ نے اس کا کچھہ جواب نہ دیا یہ سوچ کر کہ جو ہونا تھا وہ ہو چکا اور اس لیے کاونٹ کو خواہ مخواہ ایسے خدشون مین ڈالنا جو آخر مین چلکر شاید بے بنیاد ثابت ہون مناسب نہ ہوگا۔ رچرڈ نے اس بارہ مین فی الحال کچھہ کہنا مناسب نہ سمجھا۔

اس واقعہ کو کئی ہفتہ گذر گئے۔ رچرڈ ابھی تک ہیمنڈہی مین تھا۔ کاونٹ اور اوسکی
کنبہ سے جو واقفیت رچرڈ نے پیدا کی تھی وہ بتدریج ایسی گہری ہوگئی تھی۔ کہ ان لوگون
کے ملنے سے اوسے ایک خاص قسم کی مسرت ہونے لگی۔ کاونٹ اوس کو بیٹے کی
طرح چاہتا تہا۔ کاونٹس کو اوسکی صحبت اس لئے دل خوش کن اور روح آسا معلوم ہوتی
تھی کہ وہ جرمن لٹریچر اور تاریخ پر بہت سلجھی ہوئی تقریر کرسکتا تھا اور جب مان باپ
کی حوصلہ افزائی کی یہ کیفیت تھی تو ممکن نہ تھا کہ بیٹی کے طرز عمل مین مغائرت ہو۔ اسابیلا
کا ظاہر و باطن ایک تھا اور کوئی لگی لپٹی بات اوسے نہ آتی تھی۔ اس لئے رچرڈ کو وہ بہت
جلد اپنے خاندان کا نہایت قریبی دوست سمجھنے لگی۔ جب کبھی رچرڈ گھر کو پلٹنے
کا قصد ظاہر کرتا اور کہتا کہ مین اپنے فیاض منش و عنایت کیش میزبانون کی تواضع سے
بہت زیادہ فائدہ اوٹھارہا ہون اور کاونٹ اور اوسکی بی بی باصرار تمام ملتجی ہوتے
کہ رچرڈ چندے اور اونکا مہمان رہے تو اسابیلا بھی کوئی نہ کوئی وجہ اپنی طرف سے ایسی
پیش کردیتی جس سے اوسکو چند دن اور ٹھہرنے کا بہانہ ملجائے۔ رچرڈ کو بھی چونکہ کوئی
اور شغل نہ تھا لہذا خفیف سے اصرار پر بھی وہ اس مکان مین رہنے پر راضی ہوجاتا جس کے
مکین اوس کے ساتھہ مہربانی سے پیش آتے تھے اور جہان دلچسپی و کشش کا ایک
ایسا مرکز موجود تھا جو آئے دن نئے حسن کا زیور پہنکر ظاہر ہوتا تھا اور نت نئے جادو ڈالتا تھا۔

ایک دن دسمبر کے وسط مین صبح کے وقت رچرڈ اوس بڑی سڑک پر جو کاونٹ
کے مکان کے پاس سے ہوکر گزرتی تھی اسابیلا کے ساتھہ ٹہل رہا تھا کہ ناگاہ اوس کی
نظر ایک اجنبی پر پڑی۔ یہہ شخص جو نہایت کریہ المنظر اور بدقوارہ تھا کسی قدر فصل سے
ان دونون کے پیچھے پیچھے آرہا تھا۔ رچرڈ کو پہلے یہ خیال ہوا کہ اس شخص کا بھی رستہ

شاید وہی ہو جو ہمارا ہے۔ اس لیے اوس نے اسابیلا سمیت ایک دوسری پگڈنڈی اختیار کی لیکن کچھہ دیر کے بعد جو مڑکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اجنبی اب بھی اون کے پیچھے پیچھے آرہا ہے۔ اس شخص کے پھٹے پرانے کپڑے۔ میلے الجھے ہوئے بال۔ ہفتہ بھر کی بڑھی ہوئی ڈاڑھی۔ غلیظ اور ناپاک جسم۔ اور ہیبت ناک چہرے کے دیکھنے سے رچرڈ کو بے اختیار تشویش پیدا ہوئی۔ اس وقت اوس کو یکایک اپنا خواب یاد آگیا جس سے اوس کے بدن پر تھرتھری چھا گئی۔

رچرڈ نے ارادہ کر لیا کہ اس شخص سے پوچھنا چاہیئے کہ آخر میرے پیچھے آنے مین تیرا مقصد کیا ہے۔ یہ بات جی مین ٹھان کر اوس نے اسابیلا کو ایک نزدیک کے رستہ سے گھر پہونچا دیا اور خود اجنبی سے جو ابھی تک اوس کے پیچھے پیچھے آرہا تھا دوچار ہونے کی غرض سے واپس چلا آیا۔ اجنبی نہایت خیرہ چشمی اور بے باکی کے ساتھہ اوس کی طرف بڑھا ہوا چلا آیا اور جب اوس مین اور رچرڈ مین چند گز کا فاصلہ رہ گیا تو پکارا "کہو پیٹھے اچھے تو ہو۔ کیا پرانے یارون کو اسی طرح بھول جایا کرتے ہین؟"

رچرڈ۔ (مردہ فروش کو پہچان کر اور مارے خوف کے زرد پڑکر) "اپنے ہاتھون کیا تم ہو؟"

مردہ فروش "ہان مجھہ بیچارے ہی کا نام لوٹی ٹڈکنس ہے۔ مگر اول میری ایک دو باتون کا جواب دے لو۔ سب سے پہلے تو یہ بتاؤ کہ آج کل تم کرتے کیا ہو؟ اس کے بعد یہ بتاؤ کہ اس مکان مین کون رہتا ہے؟ اور لگے ہاتھہ یہ بھی کہہ ڈالو کہ وہ لڑکی کون تھی جس کے ساتھہ تم ابھی ابھی ٹہل رہے تھے؟"

رچرڈ (اس بدمعاش کو نفرت آمیز حقارت سے دیکھہ کر) "تم ہوتے کون ہو

ایسے منھ پھٹ بنکر مجھ سے یہ سوال کرنیوالے ؟"

مردہ فروش۔ (نہایت شوخ چشمی سے) "اچھا اگر تم مین ان سوالون کے جواب دینے کی توفیق نہین ہے تو تھوڑی سی زحمت گوارا کرکے مین خود دریافت کیے لیتا ہون"

یہ کہہ کر مردہ فروش نے کاونٹ کے مکان کا رخ کیا۔

رچرڈ۔ (قدم بڑہاتے ہوئے مردہ فروش کے پیچھے جاکر اور اوس کو روک کر) کمبخت ! آخر تیرا مطلب کیا ہے ؟ تو نہین جانتا کہ یہ مکان پاک اور متبرک ہے اور اس مین سچائی۔ عصمت اور آبرو رہتی ہے۔ اگر اس مکان کے رہنے والون کو تونے ذرا بھی جتایا کہ تو کون ہے تو تجھے دھکے دے کر باہر نکال دیا جائے گا۔"

مردہ فروش۔ (تلخی سے) "آہ ! اس برتاؤ کا تو مین اس مسیحی سرزمین مین جو بائبلون اور پادریون کا گھر ہے ہمیشہ سے عادی ہون" (پھر اپنے اصلی ڈھٹائی کے لہجہ پر عود کرکے) "بہرحال مین پہلے اس گھر کے رہنے والون سے جاکر خیرات مانگون گا اور روٹی کا ٹکڑا ل جانے پر بیان کرون گا کہ جو جنٹلمین اس گھر والی نوجوان خاتون کے ساتھ ابھی ٹہل رہا تھا وہ نیوگیٹ مین میرے ساتھ قید رہ چکا ہے۔ اس سے اس گھر کی سچائی عصمت اور آبرو وغیرہ کے برقرار رہنے مین زیادہ مدد ملیگی"

یہ کہہ کر مردہ فروش نے پھر کاونٹ کے مکان کی راہ لی۔

رچرڈ۔ (آپ ہی آپ) "خدا اس بدمعاش کو غارت کرے۔ یہ اب مجھے برباد کرکے رہیگا"

رچرڈ نے مردہ فروش کو بڑھ کر دوبارہ ٹھہرایا جس پر اوس نے کہا۔ "کہو اب کیا چاہتے ہو۔ کیا مجھکو اختیار نہین کہ جدھر چاہون جاؤن ؟"

رچرڈ۔ (خواب کے واقعات کی یاد سے پوری طرح متاثر ہو کر) "تم سے ایسے کمینہ پن کی تو اُمید نہین ہو سکتی کہ جا کر میرا راز فاش کر دو اور ہمیشہ کے لئے میری خوشی مجھ سے چھین لو"

مردہ فروش "جب تم کتّے کی طرح مجھے دھتکارتے ہو اور اس حقارت اور نفرت کے ساتھ مجھ سے پیش آتے ہو تو کوئی وجہ نہین کہ مجھے تمہاری ذرا سی بھی پرواہ ہو"

رچرڈ۔ "میرا حقیقت مین یہ مقصد نہ تھا کہ ۔"

مردہ فروش۔ (وحشیانہ لہجہ مین) "ایسی تیسی اس معذرت کی ۔"

رچرڈ۔ "خدا کے لئے کہو کہ آخر چاہتے کیا ہو۔ کیا مجھ سے کسی قسم کی مدد چاہتے ہو"

رچرڈ اس وقت عجب سراسیمہ اور مضطرب الحال ہو رہا تھا اور اوس کے دل مین طرح طرح کے الم ناک اور درد انگیز خیالات گذر رہے تھے ۔ اوسے اپنے تصور مین ابھی سے یہ نظر آ رہا تھا کہ میرا راز آشکارا ہو گیا ہے ۔ کاونٹ کے مہمان نواز مکان سے نکالدیا گیا ہون ۔ اسابیلا مجھ سے جدا ہو گئی ہے اور آیندہ ملاپ کی کوئی صورت نہین ۔ اور مجھکو ملامت کی جا رہی ہے کہ کیون مین نے ایک پاکباز اور نیک نہاد خاندان کو اپنی نجس صحبت سے ملوث کیا ۔ اس قسم کے مصائب خیز واقعات کا تخیل بھی ایسا تھا جس کے برداشت کرنیکی اوس مین تاب نہ تھی ۔ اور اگر کوئی دوسرا بڑے سے بڑا نقصان بھی اوٹھا کر وہ واقعات مذکور کا ردعمل کر سکتا تو ایسا کرنے مین اوسے ذرا تامل نہ ہوتا ۔

غرضکہ مردہ فروش نے اوس کی بے چینی دیکھ کر کہا "جس چیز کو تم مجھے از راہ

سخاوت نہ دیتے وہی اب بہ تقاضائے خوف تم کو دینی پڑے گی۔ لیکن مجھے اس سے کیا۔ مردہ بہشت مین جائے یا دوزخ مین بھجے جلوے اور مانڈے سے کام۔"

رچرڈ۔ "تمہین چاہیئے کیا؟ مگر آؤ ذرا دور چلکر باتین کرین۔ ممکن ہے کہ وہ لوگ ہمین کھڑکیون مین سے دیکھہ لین۔"

مردہ فروش (تند ہو کر طنز کی راہ سے) "بڑے دیکھا کرین مین کیا پرواہ کرتا ہون اپنے ساتھہ کے قید کاٹے ہوئے رفیق سے باتین کرنے مین میرا چال چلن مشتبہ ہونے سے رہا۔"

اس شخص کے وضع و انداز اور شکل و شباہت مین کوئی شے ایسی تھی جس کی وجہ سے دیکھنے والون کو بے اختیار نفرت پیدا ہوتی تھی۔ اوس کا موت کا تصور دلانے والا چہرہ۔ اوس کے کالے سیاہ گل مچھے۔ اوسکی گھنی بھوین۔ اوس کی ترچھی نگاہین اور اوس کا خوفناک عرف یہ سب کے سب ملکر اوسکو نفرت انگیز اور حقارت خیز بناتے تھے۔ ایسے ناپاک خبیث کے جسم کو مس کرنا ہی مینڈکون کے ایک رینگنے مجھول مین ہاتھہ ڈالنے کے برابر تھا لیکن اوس کے طنز و طعن کا سننا تو بالکل ہی ناقابل برداشت تھا۔ رچرڈ نے جب اوس کے یہ طنز آمیز فقرے سنے تو پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔

مردہ فروش نے جب دیکھا کہ رچرڈ اوس کے ڈھب پر آ گیا ہے تو بولا "سنو۔ اگر تم بھلمنساہت کے ساتھہ مجھ سے پیش آؤ تو مین تم سے واجبی مطالبہ کرونگا اور زیادہ نہ ستاؤنگا۔ آؤ اس مکان سے کچھ دور چلکر باتین کرین تاکہ معاملہ اطمینان سے طے ہو جائے۔"

رچرڈ اس بدمعاش کے ہمراہ کچھ دور گیا اور جب کاونٹ کا مکان درختون کے آڑ مین غائب ہوگیا تو دونون ٹھیر گئے۔ اس وقت مردہ فروش نے یکایک پلٹ کر رچرڈ سے یہ سوال کیا "تم غالبًا جانتے ہوگے کہ مین کیا چاہتا ہون"

رچرڈ۔ "روپیہ چاہتے ہو اور کیا چاہتے ہو"

مردہ فروش۔ "ہان روپیہ۔ مین جانتا ہون کہ جب تم نیوگیٹ مین تھے تو تم کو بہت بڑی جائداد ملنے کی توقع تھی۔ غالبًا اس وقت تک سب روپیہ تو نہ اڑا چکے ہوگے۔"

رچرڈ۔ (اندوہ گین آواز مین) "میری قید کے زمانہ مین میرے ولی نے میرا روپیہ بعض تجارتی منصوبون مین لگا دیا جن مین ناکامیابی ہوئی اور مین بالکل برباد ہوگیا"

مردہ فروش۔ "مین زیادہ سختی نہین کرتا۔ مین جانتا ہون کہ تمہارے پاس ایک عالی شان مکان اور اوس سے متعلق ایک بہت بڑا مقطع ہے"

رچرڈ۔ "خدا گواہ ہے چند ایکڑ زمین سے زیادہ نہین۔"

مردہ فروش۔ "ان بہانون باتون سے مین تمہارے دم مین نہین آیا جاتا۔ زیادہ باتین بنانے سے کوئی فائدہ نہین۔ معاملہ کی کوئی بات ہونی چاہیئے۔ اس وقت میرا ہاتھ تنگ ہے اور مین نہین جانتا کہ روٹی کما کھانے کی کونسی فوری تدبیر اختیار کرون پہلے مردے کھودنے کا کام مل جایا کرتا تھا اب وہ بھی نہین ملتا"

رچرڈ۔ "مین نے اپنی جائداد کے تلف ہونے کے متعلق جو کچھ تم سے بیان کیا ہے اوس کا حرف حرف سچ ہے۔ اس وقت میری سالانہ آمدنی دو سو پاونڈ سے زیادہ نہین"

مردہ فروش "خیر مین فیاض بنتا ہون اور تم پر تشدد نہین کرتا۔ بالفعل مجھکو تم صرف ۔"

رچرڈ (بات کاٹ کر) "بالفعل! مین اگر تم کو کچھ دونگا تو اس شرط پر دونگا کہ آیندہ کبھی مجھکو دق مت کرو۔"

مردہ فروش (اس خیال سے کہ وعدہ کرنے سے اوسکا ایفا کبھی لازم نہین آسکتا) "خیر یون ہی سہی۔ مجھکو پانچ سو پاونڈ دیدو۔ تو پھر کبھی تمہارے پاس نہ آونگا۔"

رچرڈ "پانچ سو پاونڈ! مجھہ سے اس قدر روپیہ کا انتظام نہین ہوسکتا۔"

مردہ فروش (عزم کے لہجہ مین) "اس سے ایک کوڑی کم نہ لونگا۔"

رچرڈ "مین سچ کہتا ہون کہ مجھہ سے تمہارا مطالبہ پورا نہین ہوسکتا۔ میرے پاس اسقدر رقم موجود نہین۔ اور کسی سے ادہار بھی نہین لے سکتا۔ تم مجھکو اسطرح کیون ستا رہے ہو مین نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔ مجھے برباد کرکے تمہین کیا مل جائیگا اور اگر مین اپنے ہمچشمون مین عزت اور آبرو کے ساتھہ مل بیٹھون گا تو تم کو کیا نقصان ہوگا۔ (جوش مین آکر) اوبد معاش تجھے کیا حق حاصل ہے اور وہ کونسا قانون ہے جسکی رو سے تو یہ روپیہ ناجیانہ طریقے پر بالجبر مجھہ سے استحصال کرنے کی کوشش کررہا ہے؟"

ان الفاظ کے سننے سے مردہ فروش کے چہرہ پر جو عجیب کیفیت طاری ہوئی اوس کو نہ قلم بیان اور نہ مصور اپنے پردہ پر منتقل کرسکتا ہے۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ نہین جانتا کہ رچرڈ کی ان باتون پر قہقہہ مار کر ہنسے یا خود رچرڈ پر گالیون کا جھاڑ باندہ دے۔ مگر اس موقعہ پر اوس نے یہ دونون باتین کہین ایک کے ترک کرنے سے اوس کا طرز عمل کہین ناقص نہ رہ جائے چنانچہ پہلے تو وہ وحشیانہ پن

اور طعن و تعریض کی راہ سے بے تحاشا ٹھٹھا مار کر ہنسا اور اوسکے بعد ایسی ایسی بیہودہ پھبتیان بیچارے رچرڈ پر کہین اور ایسے ایسے ناگفتہ بہ آوازے اوسپر کسے کہ وہ کانپ اوٹھا۔ کچھ دیر کے بعد اس خبیث کا پیٹ گالی گلوج سے خوب بھر چکا تو رچرڈ سے اوس نے اسطرح خطاب کیا۔

"تم معلوم کرنا چاہتے ہو کہ کس قانون اور کس استحقاق کی رو سے مین تم سے روپیہ مانگتا ہون۔ لو مین تمکو بتائے دیتا ہون۔ میرا قانون وہی ہے جو تمام دنیا مین مروج ہے یعنی زبردستون کا زیردستون کو ستانا۔ اور میرا حق بھی وہی ہے جو تمام دنیا مین برتا جاتا ہے یعنی اوس شخص کا حق جو ایک شے پر اس وجہ سے متصرف ہو جاتا ہے کہ کسی کی مجال نہین کہ اس تصرف سے اوسکو باز رکھ سکے۔ اب تم میرا مطلب سمجھے۔ اگر نہین سمجھے ہو تو کچھ اور بھی سن لو۔"

رچرڈ۔ "وہ بھی کہہ ڈالو۔"

مردہ فروش۔ "مجھے یون ہی سا خیال ہوا تھا کہ جس لڑکی کے ساتھ تم ابھی ابھی ٹہل رہے تھے اوس سے تم شادی کرنے کا قصد رکھتے ہو۔ تمہاری وضع و انداز اور باتون نے میرے اس خیال کو یقین کی حد تک پہونچا دیا۔ اب سنو۔ مجھے پانچ سو پاونڈ چاہئین۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری محبوبہ کو تمہاری سرگذشت نہ معلوم ہو تو میری یہ شرط پوری کر دو۔"

رچرڈ۔ "مین تم سے قسمیہ کہتا ہون کہ میرے پاس اس قدر رقم موجود نہین۔"

مردہ فروش۔ "تو پیدا کرو۔"

رچرڈ۔ "مگر کیسے۔"

مردہ فروش ۔ "نوجوان خاتون کے باپ یا مان یا چچے یا چچی سے قرض مانگ لو"

رچرڈ "یہ تو کبھی نہ ہوگا۔ ناممکن ہے کہ مین اسطرح روپیہ بہم پہونچاؤن"

مردہ فروش ۔ "تم نے کہا تھا کہ چند ایکڑ زمین ابھی تک تمہارے پاس موجود ہے۔ اگرچہ میرا خیال ہے کہ زمین تمہارے پاس بہت زیادہ ہے لیکن بالفرض تمہارا بیان صحیح بھی سمجھا جاسے تاہم انہین چند ایکڑ کی کفالت پر تم بہ آسانی میرے کے رقم مطلوبہ قرض لے سکتے ہو"

رچرڈ "جس سے میری آمدنی اور بھی کم ہو جائے گی"

مردہ فروش "کیون خواہ مخواہ کے لیے حجت کر رہے ہو۔ یا تو اقرار کرو کہ ہان دیتا ہون اور یا دو ٹوک جواب دو۔ یہ تم جانتے ہی ہو کہ اگر لڑکی بغل گرم کرنے کے قابل ہے تو پانچ سو پاونڈ اوسکی ایڑی چوٹی پر قربان کئے جاسکتے ہین"

مردہ فروش کے منھہ سے اسابیلا کا ذکر ایسے ناپاک الفاظ مین سنکر رچرڈ کانپ اوٹھا اور اوسے ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایک خوفناک اور نفرت انگیز سانپ اپنا زہر کسی خوشرنگ اور خوشبودار پھول پر ٹپکا رہا ہے۔ چنانچہ فرط حقارت سے اوس نے کہا۔ "جس نوجوان خاتون کو تم نے میرے ہمراہ دیکھا تھا اوسکا ذکر اس ناپاک طریقہ پر خدا کے واسطے مت کرو۔ اگر تم مین کچھ بھی انسانیت ہے تو موقعہ پہچانو"

مردہ فروش "روپیہ بھی دوگے یا نہین"

رچرڈ "مین تمکو دوسو پاونڈ دونگا۔ اس سے زیادہ نہین دے سکتا۔ اور نہ اس سے زیادہ اپنی جائداد کی کفالت پر قرض لونگا"

مردہ فروش "منظور نہین۔ لون گا تو پورے پانچ سو پاونڈ لون گا۔

نہین تو ایک پہوٹی کوڑی بھی نہ لونگا "

رچرڈ۔ (طوعاً و کرہاً) " روپیہ ملنے کے لئے کچھہ دن چاہئین "

مردہ فروش ۔ " اس کی فکر نہین - اس وقت جو کچھہ بھی تمہارے پاس موجود ہو دو - باقی رقم جس دن اور جس جگہ کہو گے مین پھر لے لون گا "

رچرڈ نے جیب سے بٹوا نکالا - دیکھا تو سترہ اشرفیان تھین - ان مین سے دو تو اوسنے اپنے پاس رکھہ لین اور پندرہ مردہ فروش کے حوالے کین جس نے نہایت خوشی سے انہین اپنی جیب مین ڈال لیا اور کہا " یہ سب معاملہ کی بات - اور اس سے اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ تم اپنی بات کے سچے ہو - اب باقی رقم مجھکو کب اور کہان ملے گی ؟ "

رچرڈ " دو ہفتہ کے بعد مین تم سے لندن مین جہان کہو گے ملونگا "

مردہ فروش " اچھا دو ہفتے کے بعد ہی سہی " کبھی ڈارک ہاوس (سیہ خانہ) کو گئے ہو جو محلہ تھنل گرین مین واقع ہے ؟ "

رچرڈ۔ (اس نام کو خوف کے ساتھہ سنکر) " ڈارک ہاوس کس مقام کا نام ہوا؟ "

مردہ فروش " ایک قہوہ خانہ ہے جس کسی سے بھی اس کا پتہ پوچھو گے بتا دیگا آج کے پندرھوین دن مین شام کے آٹھہ بجے تمہارا وہان انتظار کرونگا - اگر مجھے آنے مین کچھہ دیر ہو جائے تو تم انتظار کر لینا - اور اگر اوس رات مین نہ آسکون تو شب آئندہ تو ضرور ہی آؤن گا - دیکھو اس وعدہ کے ایفا پر تمام باتون کا دارومدار ہے "

رچرڈ - (مایوسی کے لہجہ مین) " مین اپنے عہد پر ثابت قدم رہون گا - لیکن تم تو اپنے اقرار سے نہین پھرو گے ؟ "

مردہ فروش "ایسی چپ سادہ ہون گا کہ گونگے بھی شرما جائین اور اگر اتفاقیہ طور پر تم سے کہین رستہ مین مٹ بھیڑ ہو جاے گی تو بالکل انجان بن جاؤن گا۔ اچھا لو رخصت ہوتے ہین"

یہ کہکر مردہ فروش لندن کی طرف چلدیا۔ رچرڈ کھڑا ہوا اوس کی طرف دیکھتا رہا یہان تک کہ سڑک کے ایک موڑ پر پہونچکر وہ اوس کی نظر سے غائب ہو گیا۔

اب رچرڈ کی جان مین جان آئی۔

انتالیسوان باب

مسٹر گرین وُڈ

جن واقعات کا فصل گذشتہ مین ذکر ہوا ہے اون کو دس دن گذر گئے۔ ایک روز شام کے چھ بجے کے قریب ایک خوشنما کبرِ ئلٹ وضع کی گاڑی ایک مکان کے سامنے آ ٹھہری جو اسپرنگ گارڈنز مین واقع تھا۔ کوچبان کے برابر ایک کم سن لڑکا جسکا قد دستی چھتری سے زیادہ نہ ہوگا بیٹھا ہوا تھا۔ گاڑی کے رکتے ہی یہ نوخیز خادم بندر کی طرح کوچ بکس سے کودا اور دروازہ پر زور سے دستک دینے لگا تھوڑی دیر یک ملازم نے جو وردی پہنے ہوئے تھا اندر سے دروازہ کہولا۔ اور اب گاڑی مین سے ایک خوش وضع و خوش پوش جنٹلمین جس کی عمر چھبّیس ستائیس سال کے قریب ہوگی اترا

یہ جنٹلمین گاڑی سے اترتے ہی سیدہا اپنے مطالعہ کے کمرہ مین گیا۔ وہان پہونچکر اوسنے ایک چک بک نکالی اور اپنے بنک کے نام ایکہزار پاونڈ کا چک بحق لارڈ ستریکاردن لکھہ کر ایک لفافہ مین بند کیا اور اپنے متعدد ملازموں مین سے ایک کے ہاتھ فوراً لارڈ موصوف کے پاس بھجوا دیا۔ یہ رقم اس جنٹلمین نے سہ پہر کے وقت کسی رقعہ طلبین لارڈ ستریکاردن کے ساتھہ بازی لگا کر ہاری تھی اور چونکہ اس قرضہ کی تکمیل

"آبرو" تھی لہذا ممکن نہ تھا کہ فرض ادا کئے بغیر وہ کھانے پر بیٹھے یا جوتا تک اوتاری جو فیشن کے جدید ترین کارخانے مین سلا ہوا ہونے کے باعث اوسے کاٹ رہا تھا

جب جک پہیا چکا تو ایک اور ملازم کمرہ مین داخل ہوا اور کہنے لگا "حضور مسز منگلس دیر سے آکر بیٹھی ہوئی ہین۔ تین گھنٹے ہوگئے ہون گے کسی ضروری معاملہ مین کچھہ کہنا چاہتی ہین"

مسٹر گرین وڈ (یہی اس جنٹلمین کا نام ہے) "کون مسز منگلس! اخاہ اوسی فرنیچر والے کی جورو۔ اس نے تو تقاضا کرتے کرتے ناک مین دم کر دیا اس کے خاوند کے حساب کی تصفیہ کئے ہوئے ابھی ایک سال بھی نہین گذرنے پایا کہ اس نے تقاضون کی بھرمار شروع کر دی"

ملازم "حضور وہ کہتی ہے کہ اوس کا خاوند قید خانہ دیوانی کی پیادون کی حراست مین ہے"

مسٹر گرین وڈ "اچھا ہوا"

ملازم "مگر حضور وہ تو نہایت محنتی اور بھلا مانس آدمی ہے اور"

مسٹر گرین وڈ "تو اتنا قرض اوس نے اپنے سر کیون چڑہا لیا"

ملازم "اور اوس کے پانچ بچے بھی ہین"

مسٹر گرین وڈ "ادنی درجہ کے لوگ بھی غضب کے کثیر الاولاد ہوتے ہین جس کے ہان دیکھو نصف درجن سے کم کا جھول نہین نظر آتا۔ مجھے ان سے سخت نفرت ہے"

ملازم (اپنا سلسلہ خطاب جاری رکھہ کر) "اور اگر حضور ایک چوتھائی رقم بھی مرحمت فرمائین تو وہ آج رات ہی کو قید خانہ سے چھوٹ جائے"

مسٹر گرین وڈ۔ ”مین جنوری تک چھ پینس بھی نہین دونگا۔“

ملازم۔ ”حضور اوس کی بی بی کہتی ہے کہ ایسی حالت مین وہ بالکل تباہ ہوجائیگا“

مسٹر گرین وڈ۔ ”تو ہونے دو۔ جاؤ اوس کی جورو کو مکان سے نکال دو اور لفلیور کو میرے پاس بھیجدو۔“

تہوڑی دیر مین لفلیور جو مسٹر گرین وڈ کا فرینچ دارد غہ تھا حاضر ہوا اور اوس کے فیشینبل آقا نے اوس سے کہا ”لفلیور کل صبح اس ناہنجار جان کو برطرف کردو“

لفلیور۔ ”بہت خوب سرکار۔“

مسٹر گرین وڈ۔ اس کی گستاخی کو دیکھو کہ مین کھانا کھانے کے لئے کپڑے پہن رہا تھا اور اوس نے آکر ایک قرض خواہ کی چٹھی میرے ہاتھ مین رکھدی۔“

لفلیور۔ ”بہت بجا ارشاد ہوا سرکار کا۔ مین خود جان کی شکایت سرکار سے کرنیوالا تھا۔ بڑا سازشی اور چھل فریب کرنیوالا ہے۔ مین کل ہی سرکار کے حکم کے موافق اسکو برطرف کئے دیتا ہون اور چال چلن کا صداقت نامہ بھی نہ دونگا۔“

مسٹر گرین وڈ۔ ”ہان ٹھیک ہے ایسا ہی کرو۔ چلو اب مجھکو کپڑے پہنا دو۔ کیا مہمان آگئے ہے؟“

لفلیور۔ ”سرکار مسٹر چیپسٹر اور سر روبرٹ ہاربرڈ ملاقات کے کمرے مین بیٹھے ہوئے ہین۔“

مسٹر گرین وڈ۔ ”تو چلو جلدی کرو۔“

میز پر تین چار خط پڑے ہوئے تھے۔ ان کو بے اعتنائی سے پڑھ کر مسٹر گرین وڈ اپنے پوشاک بدلنے کے کمرے مین گیا۔ جہان اوس نے ایک چاندی کی سیلاپچی

مین ہاتھ دہوے - ادھر بیچارے فرنیچر والے کی بی بی اپنے پریشان روزگار خاوند
کی طرف یہ کہنے کے لئے بقصد حسرت بڑہی کہ بس آخری امید کا سہارا تھا وہ بھی جاتی
رہی اور اب سوا ے مدیونون کے محبس کے اور کہین اوسکا ٹھکانا نہین چنانچہ اُدھر
تو دیوانی پیادے اس بچارے کو وہائیٹ کراس اسٹریٹ کے قیدخانہ کو لے چلے
اور ادھر مسٹر گرین وڈ اپنے پر تکلف اور سجے ہوے ملاقات کے کمرے کو اون
مہمانون سے ملنے کے لئے گیا جنہین آج شام اوس نے کھانے پر بلایا تھا -
کمرے مین داخل ہوتے ہی مسٹر گرین وڈ نے اپنے مہمانون سے اسطرح
خطاب کیا۔ "سر روپرٹ آپ سے ملکر واللہ طبیعت اس قدر مسرور ہوئی کہ بیان سے
باہر ہے - کہو چیچسٹر تمہارا مزاج تو اچھا ہے - تم دونون چھ مہینے تک کہان رہے
تم سے ملاقات کا ہونا تھا کہ تم دونون کے دونون ہوا ہوگئے اور اتنے زمانہ کے
بعد کہین آج صبح تمہاری صورت دیکھنے مین آئی "
سر رونٹ - "بھی تم سے جو مین یہ بھی بتا سکون کہ ہم نے اس زمانہ مین کیا کیا کیا
بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ کیا کیا نہ کیا - ہم نے پہلے پیرس کی سیر کی پھر برسلس کی ہوا کھائی
اور یورپ کے سب ہی مزے لوٹے "
چیچسٹر "پیرس مین ہماری چاندی تھی - وہان کی مہجبینون نے تو اپنے حسن
کی دولت سے ہماری تواضع کی اور اونکے خاوندون نے اپنے کیسون کی دولت سے"
مسٹر گرین وڈ - (قہقہہ لگاکر) "جہان ایسے دو پرانے کھلاڑی جمع ہوجائین
وہان لہو ولعب کی کیا کمی ہوسکتی ہے "
چیچسٹر - "اور اب اینجانب مع اپنے یار غار سر روپرٹ ہاربرو کے نیا رنگ جمانے

اور نئے مشغلے ڈھونڈنے کے لئے پھر انگلستان مین آموجود ہوئے ہین - تھوڑے دنون کے لیئے باہر چلے جانا پر پرزے درست کرنے کے واسطے ازبس ضروری ہے - اب سے دو سال پہلے قید دیوانی سے چھوٹتے ہی مین نے سیدھا پیرس کا رخ کیا - اور وہان چھہ مہینہ رہ کر اور گویا نئے سرے سے جنم لیکر پھر لندن آپہونچا"

مسٹر گرین وڈ "مسٹر رو برٹ آج گہوڑ دوڑ مین تمہارے خسر مجھہ سے ایک ہزار پاؤنڈ کی بازی لے گئے - بیٹھے بٹھائے اتنی بڑی رقم کا نقصان ہو گیا"

بیرونٹ "تو کیا بڈہا ایسی بڑی بڑی بازیان لگایا کرتا ہے ؟"

مسٹر گرین وڈ "ہان کبھی کبھی لگا جاتا ہے - مین سمجھتا ہون کہ تمہارے تعلقات اوس کے ساتہہ زیادہ اچھے نہین - کیونکہ جب مہینہ دو مہینے ہوئے - تمہارا حال مین نے اوس سے پوچھا تو بات کو ٹال سا گیا"

بیرونٹ "بات اصل مین یہ ہے کہ چونکہ مین اپنی بی بی کا غلام ہو کر رہنا پسند نہین کرتا اور نہ مجھہ مین اتنی تاب ہے کہ سایہ کی طرح ہر وقت اوس کے ساتھہ پھرا کرون اس لئے لارڈ اور لیڈی ٹریاردن یہ سمجھتے ہین کہ مین اون کی بیٹی کے ساتھہ تغافل کا برتاؤ کرتا ہون - مین نہین چاہتا تھا کہ اوس سے شادی کرون لیکن لیڈی ٹریاردن نے جل دیکر مجھکو پھانس لیا اور بڈہے لارڈ نے ایک بہت بڑی رقم سے میری مٹھی گرم کر دی اور اسطرح شادی ہو گئی -"

بیرونٹ اگر چاہتا تو اس واقعہ پر کسی قدر زیادہ روشنی ڈال سکتا لیکن اوسنے اپنے دوست کو یہ بتانا مناسب نہین سمجھا کہ جس نو عمر اور صاحب جمال دوشیزہ

کی آبروریزی اوس نے کی تھی اوس کے باپ سے صاف لفظون مین اوس نے
کہدیا تھا کہ تاوقتیکہ بیس ہزار پاؤنڈ مجھکو اپنا قرضہ بیباق کرنے کے لئے نہ دوگے
مین تمہاری بیٹی سے شادی نہ کرون گا۔ یہہ وہی لڑکی ہے جسکا رقت انگیز خط اپنی مان کے
نام ناظرین کے سامنے اوس فصل مین پیش کیا جاچکا ہے جس مین صدمۂ ڈاکخانہ کے
ایک جیمبر کے حالات درج کئے گئے ہین۔

مسٹر گرین وڈ۔ (کچھ دیر کے بعد بیورٹ سے مخاطب ہوکر) "تمہین معلوم ہے
کہ تمہاری پرانی معشوقہ ڈائنا آرلنگٹن کا کیا حشر ہوا ہے؟"

سر روپرٹ۔ (ہنسکر) "تم بھی تو اوس کے پرانے عاشقون مین سے ہو جب
تمہارا نام مسٹر ہانٹیک گرین وڈ نہ تھا بلکہ محض مسٹر جارج ہانٹیک تھا تو۔"

مسٹر گرین وڈ۔ "مین نے گرین وڈ کا نام اس لئے اختیار کرلیا ہے کہ میرے
ایک اسی نام کے رشتہ دار نے ایک بہت بڑی جائداد کا ترکہ میرے نام چھوڑا ہے۔"

سر روپرٹ۔ "یار ایسے بھرے دیتے ہی ہین تو انکو دو جو تمکو نہ جانتے ہون۔
یارون سے کہان چھپوگے۔ ہان سائرہ کا ذکر تو ہم نے چھوڑ ہی دیا۔ غالباً وہ ابھی
ارل آف وارنگٹن کے پاس ہوگی۔"

مسٹر گرین وڈ۔ "مین بھی ایسا ہی سمجھتا ہون۔"

سر روپرٹ۔ "بات تو یون ہے کہ ڈائنا کو مین ہمیشہ سے بدل وجان چاہتا
تھا اور اگر وہ مارکھم والا معاملہ نہ پیش آجاتا تو یقین ہے کہ اب تک میرا اور اوس کا
ساتھ نہ چھوٹا ہوتا!!"

مسٹر گرین وڈ۔ (گھبراکر) "کون ہو رچرڈ مارکھم! مین نے اوس کا ذکر تو سنا ہے

لیکن آج تک دیکھا کبھی نہین"

سر روپرٹ "مجھے اور چیسٹر کو اپنے بچاؤ کے لئے مجبوراً اوس کو نقصان پہونچانا پڑا"

مسٹر گرین وڈ۔ (اکھڑی آواز مین) "ہان۔ افسوس ہے۔ حقیقت مین بہت بڑا افسوس ہے کہ ایسا ہوا"

چیسٹر "معلوم نہین اس مارکہم کا حشر کیا ہوا؟"

مسٹر گرین وڈ "مین نے سنا ہے کہ اوس کی جائداد کا اکثر حصّہ کسی خطرناک تجارتی منصوبہ مین روپیہ لگانے سے تلف ہوگیا۔ لیکن اس کی پوری حقیقت مجھکو نہ معلوم ہوئی"

سر روپرٹ "اور جس تجارتی جہازون والی کمپنی کا آج صبح تم ذکر کر رہے تھے اوس کا کیا ہوا؟"

مسٹر گرین وڈ "بات یہ ہے کہ ایک اطالین کاونٹ میرے ہتھے چڑھ گیا ہے اور مین چاہتا ہون کہ اوس سے کچھہ کام نکالون۔ یہ امیر جس کا نام کاونٹ الٹرانی ہے ریاست کسٹلسیکا لاواقع ملک اٹلی سے فرار ہوکر یہان چلا آیا ہے۔ کسٹلسیکا لا کے گرانڈ ڈیوک کے بھتیجے شہزادہ البرٹو کے ساتھہ ملکر اس نے گرانڈ ڈیوک کے برخلاف کوئی سازشی کارروائی کی تھی جس کی وجہ سے البرٹو کو بھی مجبوراً کسی اور ملک مین جاکر پناہ لینی پڑی۔ بہرحال اس کاونٹ الٹرانی سے میری جان پہچان ہوگئی۔ اثنا ے گفتگو مین اوس نے مجھہ سے بیان کیا کہ اگر کوئی شخص لندن اور مانٹانی پایۂ تخت کسٹلسیکا لا کے درمیان تجارتی جہازون کا ایک سلسلہ قایم کرے تو اوسکو بیشمار نفع ہو۔ اس کے بعد

اوس نے کہا کہ اگر اس قسم کی کوئی کمپنی کھڑی ہو تو مین بخوشی تمام اپنا سرمایہ اس کام مین لگاؤن - یہ سنتے ہی مین بول اوٹھا - واللہ آپ کو توارد ہوا - مین خود ایک عرصہ سے اس تجویز پر غور کر رہا تھا - خدا کو منظور ہے کہ یہ منصوبہ پہلے پہولے - جبھی تو دو سرمایہ والے شخصون کے دلون مین ایک ساتھ اس کا خیال اوس نے پیدا کیا ۔ میری یہ بات سن کر کاونٹ کی باچھین کھل گئین اور ایک بہت بڑی رقم وہ اس خیالی منصوبہ کے لئے میرے حوالے کر بھی چکا ہے ۔"

اس وقت ایک نوکر نے آکر کہا کہ کھانا تیار ہے - تینون جنٹلمین اٹھ کر کھانے کے کمرے کو گئے - کھانے مین ہر طرح کی نعمتین موجود تھین - شراب کے نہایت پرانے اور نہایت قیمتی قرابے اس موقعہ پر نکالے گئے اور کھانے والون نے تمام لذائذ کا حق پوری طرح ادا کیا - اثنائے طعام مین شراب ارغوانی کے جان پرور دور کی طرح لطائف وظرایف کا دور بھی چلتا رہا - بیرونٹ کی خوش مزاجی اور لطافت طبع کا آفتاب اس وقت نصف النہار پر تھا - مسٹر چیپسٹر نے اپنی بذلہ سنجی وظرافت سے اپنے دونون رفیقون کے پیٹ مین ہنساتے ہنساتے بل ڈالدیئے - اور مسٹر گرین وڈ نے تجارتی جہازون والی کمپنی کے متعلق تجاویز کے پل باندہ دیئے اور تمام مراتب کی توضیح کے بعد اپنے دونون ساتھیون سے اس طرح خطاب کیا -

"میری یہ دلی خواہش تھی کہ تم دونون کو اس کمپنی کے ڈائرکٹرون مین شریک کرتا لیکن مجھکو معلوم ہوا ہے کہ یہی رچرڈ مارکہم جس کا ذکر ہم ابھی ابھی کر رہے تھے کاونٹ کے ہان آتا جاتا ہے - اگر اوس نے کہین تمہارے نام اس کمپنی کے چلانے والون مین دیکھہ پائے تو فوراً ہی بھانڈا پہوڑ دے گا اور اوس وقت کاونٹ اوس پندرہ ہزار پاونڈ کی

رقم کا مجہہ سے مطالبہ کرنے لگے گا جو مجہکو اوس کی طرف سے وصول ہو چکے ہین"

پیچیسٹر "میری راے مین تو مناسب یہ ہوگا کہ کاونٹ کے نام ایک گمنام چہٹی اس مضمون کی لکہی جاے کہ مارکھم عدالت اولڈبیلی کا سزا یافتہ ہے"

گرین وڈ" ہرگز ایسا نہ کرنا چاہئے بچارے کو تمہارے ہاتھون پہلے ہی کیا کچھ کم نقصان پہونچ چکا ہے؟"

پیچیسٹر "تمکو اوسکی حمایت کی کیا ضرورت ہے - تم نے تو ابہی تہوڑی دیر ہوئی کہا تہا کہ آج تک تم نے اوسکو دیکہا ہی نہین"

گرین وڈ - (سختی کے لہجہ مین) "مین اپنے اوسی قول پر اب تک قایم ہون - مگر آپ دونون صاحب دل کے کانون سے سن رکہین کہ اگر آپ صاحبون کو ان منصوبون مین میرے ساتہ شریک ہونے اور میرا ہاتہ بٹانے کی خواہش ہے (اور یہ آپ اچھی طرح جانتے ہین کہ یہ کام کچھہ میرے ہی کرنیکے ہین) تو بہتر ہوگا کہ مسٹر رچرڈ مارکہم سے آپ کسی قسم کا تعرض نہ کرین - بعض خانگی وجوہ ایسی ہین کہ مین رچرڈ مارکھم کو فایدہ پہونچانے کا خواہشمند ہون چہ جائیکہ میری ذات سے اوسکو نقصان پہونچے"

پیرونٹ " مین آپکے نیک ارادون مین ہارج ہونا نہین چاہتا"

پیچیسٹر "نہین"

گرین وڈ" اور چونکہ یہ امر ممکن نہین کہ تم اس جہازون والی کمپنی مین شریک ہوسکو لہذا مین تمکو ایک اور فائدہ مند معاملہ مین جسکا تعلق ایک مہاجن سے ہے شریک بناؤن گا - اصل بات یہ ہے کہ اس مہاجن کی مالی حالت کچھہ عرصہ سے ایسی ہو رہی ہے کہ دیوالہ نکلنے مین کچھہ کسر باقی نہین رہی - تین سال ہوتے ہین کہ اوس کے باپ نے

پچاس ہزار پاؤنڈ دیکر اوس کی عزت رکھ لی تھی ورنہ کبھی کا اوس کا ٹاٹ الٹ گیا ہوتا۔ پھر بھی عہدہ داران خزانہ کو کسی نہ کسی طرح اوس کی اصلی حالت کا علم ہوگیا اور اونہون نے اوس کی درخواست کو جو کسی ٹھیکہ کے متعلق تھی نامنظور کیا۔ اب اوس کی حالت پہلے سے بہی بدتر ہے اور وہ اور مین دونون ملکر ایک بڑے نفع کے کام کا رگا لگانے والے ہین۔ تم دونون کو بھی مین اس مین شریک کر لون گا۔"

ناظرین کو یاد آگیا ہوگا کہ یہ مہاجن وہی ہے جس کا خط کارپردازان بلیک پیمبر نے کہولکر پڑہا تھا۔

تینون جنٹلمین اس طور پر آپس مین مزے مزے کی باتین کر رہے تھے کہ ایک ملازم کمرہ مین داخل ہوا اور اپنے آقا کے سامنے ایک چاندی کی کشتی جس مین ایک کارڈ رکھا ہوا تھا پیش کر کے کہنے لگا "حضور یہ صاحب کہتے ہین کہ اگر فرصت ہو تو تھوڑی دیر کے لئے مجھ سے مل لیجئے۔"

مسٹر گرین وڈ۔ (از راہ استعجاب۔ آپ ہی آپ) "کاونٹ المٹرانی! لندن مین رات کے وقت اتنی دور سے آنے پر کاونٹ کو ایسی ہی کسی خاص ضرورت نے مجبور کیا ہوگا۔ (نوکر سے مخاطب ہوکر) جان اس جنٹلمین کو فوراً لے کر بیٹھک مین لے جاکر بٹھاؤ۔ وہان انگیٹھی مین آگ بھی خوب دہک رہی ہے۔ اور اگر اس سے اوس کے جسم مین کافی حرارت نہ پہونچے تو پھر شاید برگنڈی شراب کا ایک شیشہ اس کام کے لئے زیادہ موزون ہوگا۔"

یہہ ہدایت پاکر ملازم کمرے سے چلا گیا۔ تھوڑی دیر مین مسٹر گرین وڈ اپنے مہمانون سے اجازت طلب کر کے کاونٹ کی ملاقات کو اوس جگہ تشریف لے گئے

کمرے مین گیا جو دفتر کا کمرہ کہلاتا تھا - گرین وڈ کے داخل ہوتے ہی کاؤنٹ نے اوس سے ہاتھ ملایا اور کہا "معاف فرمائیے گا کہ مین ایسا بے وقت آپ سے ملنے کے لیئے آیا - مگر بات اصل مین یہ ہے کہ مین آج شہر اس غرض سے آیا تھا کہ ایک چھوٹا سا معاملہ طے کرتا جاؤن اور چونکہ جس شخص سے وہ معاملہ متعلق تھا وہ اسی محلہ مین رہتا ہے اس لیئے فراغت پانے کے بعد مین نے کہا کہ چلو مسٹر گرین وڈ سے"

مسٹر گرین وڈ (قطع کلام کرکے) "مائی ڈیر کاؤنٹ آپ طلب معذرت سے مجھکو کانٹون مین گھسیٹتے ہین - یہ آپ کا گھر ہے اور اس کے دروازے اوپر سویرا آپکے لئے کھلے ہین لیکن اسوقت تو آپکو گویا میرے دل کی کشش خود کھینچ لائی - حقیقت یہ ہی کہ مین آپ سے ملکر ایک معاملہ خاص مین جسکو ہماری تجارتی شراکت سے چندان تعلق نہین گفتگو کرنا چاہتا تھا -"

کاؤنٹ "فرمائیے"

مسٹر گرین وڈ - "پہلے تو مجھے آپ سے یہ دریافت کرنا ہے کہ آیا خاتون لوئن کو اس تجارتی منصوبہ کی اطلاع ہوچکی ہے؟"

کاؤنٹ "ہان مین نے آج ہی صبح اون کو تمام ماجرے سے آگاہ کردیا"

مسٹر گرین وڈ "اور وہ اس تجویز کو پسند فرماتی ہین؟"

کاؤنٹ "جس مین میری رضا ہے اوس مین وہ بھی راضی ہین - اور جس چیز کو مین ناپسند کرتا ہون اوس کو وہ بھی ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتی ہین"

مسٹر گرین وڈ "کیا اونکو یہ بھی معلوم ہی کہ اس تجویز کا محرک مین ہون اور سرمایہ دار اصلی بھی"

کاؤنٹ - اونکو ہر ایک بات کا علم ہے اور جو حسن ظن مجھکو آپ کی

نسبت ہے اوس مین بھی وہ میری شریک ہین - اگر ایسا نہ ہوتا تو بڑے ہی تعجب کا مقام تھا - ہم آپ سے لارڈ ٹریارڈن کے مکان پر ملے تھے اور اوس امیر نے آپ کی نسبت نہایت ہی اعلی درجہ کی رائے ظاہر کی - ایسی حالت مین یہ کیسے ممکن تھا کہ ہم آپ کو اچھا نہ سمجھین - لیکن ان تمام سوالات کو جو آپ مجھہ سے پوچھ رہے ہین اوس معلا سے کیا تعلق ہے جسپر آپ مجھہ سے گفتگو کرنا چاہتے تھے -؟"

مسٹر گرین وڈ " (کسی قدر گھبراکر) مین نہین جانتا تھا کہ آیا یہ امر مناسب ہوگا کہ اوس گفتگو کا سلسلہ اس وقت چھیڑدون اور پھر اول خاص آپ سے - بہرحال مین چاہتا ہون کہ پہلے آپ میرے حالات سے ذرا زیادہ واقفیت پیدا کرلین اور اگر میری خفیف سی خدمت کے باعث آپکا سرمایہ تکتا ہو سکے تو میری نسبت اور زیادہ نیک گمان قایم کرسکین "

کاونٹ کو اس تمہید کا مطلب بالکل سمجھہ مین نہ آیا لیکن مسٹر گرین وڈ نے اپنا سلسلہ تقریر جاری رکھکر اوس پر اس طرح روشنی ڈالی -

" پچھلے دنون مجھکو لارڈ ٹریارڈن کے ہان پاک نہاد اور خوش خصال کاونٹس اور انکی مہ جمال صاحبزادی سے ملنے کی عزت و مسرت حاصل ہوئی - کوئی شخص خاتون اسابیلا سے ملکر اون کے ظاہری اور باطنی محاسن کا فریفتہ ہوئے بغیر نہین رہ سکتا - اگر مین مس اسابیلا کے دل مین جگہ حاصل کرسکون تو اپنی دنیوی خوشیون کے معراج پر پہونچ جاؤن اور اس واقعہ کو اپنی خوبی قسمت کی دلیل سمجھون - میری یہ جسارت حقیقت مین حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے لیکن اگر آپ اپنی فرزندی "

اتنا کہہ کر مسٹر گرین وڈ رک گیا تاکہ دیکھے کہ کاونٹ پر اوس کی ان باتون نے کیا اثر کیا - صاف باطن اٹالین امیر کو گرین وڈ کی استدعا ناگوار نہ گذری - کسٹلسیکالا مین اوس کی آیندہ

امیدین کچھ ایسی موہوم اور مخدوش ہو رہی تھین کہ وہ اس بات کو اپنا فرض سمجھنے لگ گیا تھا کہ انگلستان کے مہذب اور آزاد خطہ مین اپنی بیٹی کی خوشحالی اور فارغ البالی کے لئے بہترین تدابیر اختیار کرے۔ اسی لئے مسٹر گرین وڈ کی تقریر کو اوس نے دلی اطمینان کے ساتھ سنا۔ اوس نے اپنے دل مین کہا کہ "گرین وڈ شکل صورت کا اچھا ہے۔ معزز لوگون سے ملتا جلتا ہے۔ امرائے دولت کی نظرون مین وقعت اور عزت رکھتا ہے (واضح ہو کہ لارڈ ٹریارٹون کو گرین وڈ کی نسبت جو گمان نیک تھا اوسکی وجہ صرف اسی قدر تھی کہ ہز لارڈشپ نے شرطون مین جو روپیہ اوس سے جیتا اوسکو گرین وڈ نے ہمیشہ نہایت باقاعدگی اور پابندی وقت کے ساتھ ادا کیا) اور بظاہر نہایت دولتمند ہے۔ اس کے علاوہ اوس کے عادات و اطوار شریفانہ ہین اور مذاق سلیم رکھتا ہے۔ غرضکہ اوس مین وہ تمام اوصاف موجود ہین جو اوس شخص مین ہونے چاہئین جو میری بیٹی کے رشتے کی درخواست کرے۔" کاونٹ کو چونکہ خود عشق و عاشقی سے زیادہ سابقہ نہ پڑا تھا لہذا اوس نے اوس موانست کو بالکل نہ دیکھا تھا جو بلا شبہ اسابیلا اور رچرڈ مار کہم مین قایم تھی۔ اسلئے کاونٹ کو پل بھر کے لئے بھی یہ خیال نہ ہوا کہ ممکن ہے کہ اوس کی بیٹی کو مسٹر گرین وڈ سے سخت تنفر ہو۔

الغرض کچھ دیر کے بعد کاونٹ نے کہا "مجھے ذرا شک نہین کہ اسابیلا ان خیالات کو دریافت کر کے نہایت خوش ہو گی۔ جو آپ نے اوس کی نسبت ظاہر کئے ہین۔ مین بلا توقف آپ کی دلی خواہشون سے اوس کو آگاہ کر دون گا۔"

گرین وڈ۔ "جناب خدا کے لئے کہین ایسا غضب نہ کیجئے گا۔ مین نہین چاہتا کہ خاتون اسابیلا سے آپ اس گفتگو کا اشارہ بھی کرین جو اسوقت مجھ مین اور

آپ مین ہوئی ہے - اون کی نازک طبیعت کو صدمہ پہونچے گا اور وہ مجھکو وحشی سمجھکر ہمیشہ کے لیئے مجھ سے متنفر ہوجاینگی - زیادہ تر مناسب یون ہوگا کہ آپ مجھکو موقعہ مرحمت فرمائین کہ آپ کی صاحبزادی مجھ سے ذرا زیادہ واقف ہوجائین"

کاونٹ "مین آپ کا مطلب سمجھا - آپ رچمنڈ مین بلا تکلف آسیئے اور ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ ہمارے ہان مہمان رہیئے - آج کل ہم بالکل اکیلے ہین مسٹر مارکہم جو ہمارے سب سے آخری مہمان تھے - دس دن ہوتے ہین کہ اپنے گھر کو لوٹ گئے"

گرین وڈ - "آپ کی دعوت میرے سر آنکھون پر - مگر آج کل مشاغل کی اسقدر کثرت ہے کہ بقول شخصے سر کھجانے کی فرصت نہین - اس کے علاوہ آپ جانتے ہین کہ اس نئی تجارتی تجویز کی وجہ سے مین اپنے وقت کو اپنا نہین کہہ سکتا اور -"

کاونٹ - (بات کاٹکر) "یہ آپ نے سچ کہا - خیر مین کاونٹس اور اسابیلا کو سال نو کے شروع پر لندن مین لاؤن گا - لارڈ اور لیڈی ٹریاوڈن نے ہم لوگون کو دعوت کا رقعہ بھیجا ہے اور باصرار تمام دعوت قبول کرنے کے لئے کہا ہے - مین اس دعوت کو قبول کرونگا"

مسٹر گرین وڈ نے کاونٹ کا دلی شکریہ ادا کیا اور کچھ دیر کے بعد اطالین امیر دل مین یہ کہتا ہوا رخصت ہوا کہ حقیقت مین گرین وڈ عجوبہ ہے - دولت اور کارفرمائی و کارپردازی کا پتلا ہے

کاونٹ کے چلے جانے کے بعد مسٹر گرین وڈ کھانے کے کمرہ مین آیا جہان اوسکے دونون دوست اوس کا انتظار کر رہے تھے - کرسی پر آرام سے بیٹھکر اور شراب کا گلاس بھرکر اوس نے بیرونٹ سے اس طرح خطاب کیا "یہ پچھلا گھنٹہ ضایع نہین گیا - کچھ نہ کچھ کام نکل ہی آیا - بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ ایک کے بدلے مین نے دو کام نکالے -

نہ صرف کاونٹ کی دلربا بیٹی کا رشتہ مین نے اپنے لئے مانگ لیا بلکہ کاونٹ کو اس بات پر بھی آمادہ کر آیا کہ تمہارے خسر لارڈ ٹریارڈن کے ہان چند ہفتے آکر مہمان رہے ''

سر روپرٹ ہاربرو ''مگر اس انتظام کی شق آخر سے تم نے اپنے لئے کیا فائدہ سوچا ہے ؟''

گرین وڈ ''اس مین یہ فائدہ ہے کہ کاونٹ کی بی بی اور بیٹی ایسے لوگون کے گھر مین آکر رہین گی جہان رچرڈ مارکہم کے آنے کا احتمال نہین ہوسکتا جس کی وجہ یہ ہے کہ خواہ کاونٹ اوسکو وہان بلائے بھی تاہم وہ خود وہان نہ آئے گا کیونکہ ظن غالب ہے کہ اوس کو یہ بات معلوم ہوگئی ہو کہ تم نے لیڈی سیلیا ہنٹنگفیلڈ سے شادی کرلی ہے پس لارڈ ٹریارڈن کے مکان پر وہ اس لئے نہ آئے گا کہ مبادا وہان تم سے اوس کی مڈبھیڑ ہوجائے ''

سر روپرٹ ''اور تم کو مارکہم اور کاونٹ مین تفرقہ ڈالنے کی ایسی کیا پڑی ہے جب جہازون والی تجارت مین چیسٹر اور مین شریک ہون ہی گے نہین ؟''

گرین وڈ ''کیونکہ اگر مجھکو اس اتفاق کے پیش آجانے کا اندیشہ ہو کہ اس رچرڈ مارکہم سے کاونٹ کے ہان میری ملاقات ہوجائے گی تو مین خود بہ وجوہ چند در چند وہان نہین جاسکتا ''

یہ کہہ کر مسٹر گرین وڈ نے گفتگو کا پہلو بدل دیا اور شراب کا دور جلد جلد چلنے لگا ۔

چالیسوان باب

قہوہ خانہ "ڈارک ہاؤس"

مارکہم نے مردہ فروش کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا اوس کے ایفا کی تاریخ آخر آپہونچی۔ ضروری رقم بہم پہونچانے کے بعد اوس نے جی کڑا کر کے یہ فیصلہ کر لیا کہ جو خبیث یہ قدرت رکھتا ہے کہ مجھے ایک نرم اور نازک جگہ پر چرکا دے اوس کی دہان بندی کر دینی چاہیئے یہ سوچ کر وہ شام کے وقت پاپیادہ روانہ ہوا اور کچھہ دیر کے بعد اون تنگ پیچ در پیچ گلیوں کو قطع کرتا ہوا نظر آیا جو اسپٹل فیلڈ کے گرجا کے نواح مین واقع ہین۔

غالباً لندن بھر مین غلاظت و نجاست افلاس و مصیبت اور سیہ کاری و جرائم کے مظاہر کی اتنی کثرت نہ ہوگی جتنی اسپٹل فیلڈ اور بتھنل گرین کے محلون مین۔ یہان افلاس و ناداری کے جانگزا سے جانگزا مصائب۔ عیاشی و بدکرداری کی بُری سے بُری حرکتین۔ اور اوباشی و جرم کی خوفناک سے خوفناک مثالین جیتی جاگتی شکل مین نظر آتی ہین۔ اور وبا کی طرح پھیلی ہوئی ہین۔ دنیا کے کسی شہر میں ہوگا جس مین ایسے ناپاک اور خوفناک محلے موجود ہون جن کا ہم نے یہان ذکر کیا ہے۔

"ڈارک ہاؤس" ایک نہایت ذلیل قسم کا قہوہ خانہ تھا جو کہ لیتھن اوس مقام سے کسی قدر شمال کی طرف واقع تھا جہان اب ریلوے لائن اس گلی کو قطع کرتی ہے

کو قطع کرتی ہے - اس قہوہ خانہ کا دیوان خانہ ہر ایک لحاظ سے غلیظ اور نفرت انگیز تھا گاس کی روشنی کے لیے جو دو ٹونٹیاں دیوار مین نصب تھین اون مین سے دہوان نکل نکل کر چھت پر جم گیا تھا اور دو بڑے بڑے سیاہ دہبے اون کے اوپر نظر آرہے تھے - پہرون کے گرد بھدی وضع کی میلی اور غلیظ کرسیان اور تپائیان بچھی ہوئی تھین جن پر بدمعاش صورت شخص بیٹھے ہوئے تمباکو کے دہوئین اوڑا رہے تھے اور جو کی شراب پی رہے تھے اور چارون طرف دہوئین کا ایک دل بادل چھایا ہوا تھا - مارکہم نے جب اپنے آپ کو ایسے مقام اور ایسے آدمیون کی صحبت مین پایا تو اوسپر گھڑون پانی پڑ گیا لیکن یہ سوچ کر اوس نے اپنے دل کو تشفی دے لی کہ یہان کے کسی شخص کو معلوم نہین کہ مین کون ہون اور کس غرض سے آیا ہون آس کے علاوہ جو لوگ قہوہ خانہ مین بیٹھے ہوئے تھے اون مین سے کسی ایک نے بھی اوسکی طرف توجہ نہین کی اس سے اوس کا وسوسہ بالکل جاتا رہا اور وہ ایک کونے مین سب سے الگ تھلگ ایک تپائی پر بیٹھ گیا -

رچرڈ نے اوّل اپنے چارون طرف نگاہ ڈالی اور جب دیکھا کہ مردہ فروش وہان موجود نہین ہے تو شراب کا ایک گلاس منگوا کر صبر کے ساتھ اوس موذی کے آنے کا انتظار کرنے لگا -

رفتہ رفتہ اوس کے دل مین کچھ خیالات قطار در قطار گذرنے لگے جو بالکل نئے تھے اور پہلے کبھی اوس کے دل مین نہ گذرے تھے - اس وقت وہ ایک ایسے بدمعاش کی وہان دوزی کرنے والا تھا جس نے اوسکو یہ دہمکی دی تھی کہ جس خاندان کے حسن ظن کے تم اس قدر خواہشمند ہو مین اوس کے سامنے تمہارا راز فاش کردونگا

ہم پہلے ایک مقام پر بیان کر چکے ہین کہ رچرڈ ایک جوان صالح تھا جسکو اپنی آبرو کا بہت بڑا پاس تھا اور جس کا شعار راست کرداری تھا - اوس نے جزاد کوشش کی کہ اس بات کو اپنے آپ سے چھپلائے کہ مجھے خاتون اسابیلا کے ساتھ سچی اور حقیقی محبت ہے مگر اوس کی کوشش رائیگان گئی اور جب اوسکو ساتھ ہی یہ خیال ہوا کہ اسابیلا بھی مجھے الفت کی نظر سے دیکھتی ہے - تو وہ جامہ مین پھولا نہ سمایا - وہ عارضی جذبہ جس نے اوسکو مسز آرنگٹن کی طرف مائل کیا تھا غور و فکر کے اثر سے زائل ہو گیا تھا - اوس محبت مین جس کا محرک محض حسن ظاہری ہو جس مین روحانیت اور اخلاق کا شائبہ بھی نہ پایا جائے اور اوس پاکیزہ مقدس اور بے لوث محبت مین جس کا مصدر دلربا اسابیلا کی عفت انتساب ذات تھی رچرڈ کو اب زمین آسمان کا فرق معلوم ہوا - قید سے رہا ہونے کے بعد اوس نے ساحرہ کے مکان کا پتا پوچھنا تو درکنار اوس کے عام حالات تک کسی سے دریافت نہ کئے تھے - اوسکو بالکل خبر نہ تھی کہ ڈائنا کہان ہے یا اوس کا کیا حال ہوا - غرضکہ ڈائنا کی یاد کا اوس کے دل مین ایک شمہ بھی باقی نہ تھا - اب اوس نے اپنے دل سے یہ سوال کرنا شروع کیا کہ آیا اپنی گذشتہ زندگی کے حالات کو اوس عورت سے مخفی رکھنا میرے لئے مناسب اور باعث آبرو ہے جس کی پاک اور سچی محبت کے برقرار رکھنے کا مین دل سے آرزومند ہون جس کی نظرون مین اپنی وقعت کھونے کا مین کبھی روادار نہین ہو سکتا اور جس کے اطمینان قلب کو مین اپنے جذبات یا ذاتی اغراض پر ہرگز نثار نہین کر سکتا ؟

جو سوال رچرڈ نے اپنے دل سے اس طور پر کیا اوس کا خاطر خواہ جواب وہ ابھی دینے نہ پایا تھا کہ اس عالم محویت سے اوسے ایک شخص کی آواز نے جگا دیا - یہ آواز کمرے

کے دوسرے سرے سے آئی اور اوس کے کانون کو مانوس معلوم ہوئی۔

رچرڈ نے آنکھ اوٹھا کر دیکھا تو ایک نظر مین سرروپرٹ ہاربرو اور مسٹر چیسٹر کے بدتمیز رفیق مسٹر ٹالبٹ کو پہچان لیا۔ مگر اوس ٹھاٹھ اور شان وشوکت کے آثار بھی پدیدار نہ تھے جو کسی زمانہ مین مسٹر ٹالبٹ کا لازمہ تھی۔ اس خیرات دینے والی جنٹلمین کو اب خود خیرات لینے کی احتیاج معلوم ہوتی تھی۔ اوس کی ٹوپی کا چندوا جو پہلے ریشم سے ڈھنپی تھا اب اوس کے زینت بخشنے والے صرف چند سوراخ تھے۔ اوس کا کوٹ، کہنیون پر سے اور پتلون گھٹنون پر سے پھٹی ہوئی تھی۔ اور جوتے کی ایڑیون نے بھی تلوون کو الوداع کہدیا تھا۔ جیب مین ایک پینس تک نہ تھا۔ لیکن چونکہ شراب حضرت کی گھٹی مین پڑی ہوئی تھی اس لئے ڈارک ہاؤس کے مے پرستون کی فیاضی کی بدولت گاہے ماہے بعد التجا سوال کرلے پر گرم پانی ملی ہوئی شراب کے گھونٹ دو گھونٹ حلق تر کرنے کو ملجاتے تھے۔ جو وقت ہارکھم کے کان مین اوس کی آواز پڑی تو وہ پنچ کا ایک گلاس جو ایک قصاب نے اوس کے لئے منگوا دیا تھا ہونٹون کے قریب لیجانے کو تھا۔ قصاب اور مسٹر ٹالبٹ مین جو باتین ہو رہین وہ ذیل مین مندرج ہین۔

قصاب۔ "کہو مسٹر بوکاک (ٹالبٹ کا اصلی نام یہی تھا) کیسے گذرتی ہے۔؟"

بوکاک۔ "مسٹر گرسکن کیا کہون کچھ کہا نہین جاتا۔ ایسی بری گذران ہو رہی ہے کہ خدا کی پناہ۔ تین سال سے صبح کا کھانا ملتا ہے تو شام کو بھوکا رہتا ہون اور اگر شام کو روٹی ملجاتی ہے تو صبح فاقہ سے گذرتی ہے۔"

قصاب۔ "افسوس ہے تمہاری حالت سدھرنے مین نہین آتی۔ مگر آخر اسکی

وجہ کیا ہے؟"

پوکاک۔ "یار بات اصل مین یون ہے کہ تین چار سال ہوتے ہین کہ مجھکو بُری صحبت ملگئی جس نے مجھے اس حال کو پہونچا دیا۔ اور مجھکو نہایت افسوس ہے کہ میری وجہ سے ایک بچارے ناتجربہ کار لڑکے کو جسکو ہمنے پھانسا تھا طرح طرح کی مصیبتین اوٹھانی پڑین۔ مین سب کے سامنے اس کا اقبال کرنے کو تیار ہون"

قصاب۔ "تو معلوم ہوتا ہے کہ تم کو لفنگون نے پھانس لیا"

پوکاک۔ "ہان ایسا ہی ہوا۔ بدقسمتی سے مین ایسے لوگون مین جا ملا جو درجہ مین مجھسے بڑے ہوئے تھے گو حقیقت مین چھٹے ہوئے بدمعاش تھے۔ جو شخص ہمیر مقدرت رکھنے کے اپنے سے بڑی حیثیت والے لوگون سے ملتا ہے وہ آخر کو تباہ ہو کر رہتا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے۔

'با کن یا پیلبانان دوستی

یا درت اقراز بربالا سے پیل'

میرا سابقہ ایک بیرونٹ اور ایک بانکے سے جس کا نام چیسٹر یا چیسٹر تھا پڑا۔ بعد کو چلکر مجھے معلوم ہوا کہ یہ بانکا اس بڈھے کباڑی چیسٹر کا بیٹا ہے جسکی دوکان برابر والی گلی مین ہے۔ ان دونون نے مجھکو اپنی اغراض کا آلہ بنالیا۔ جب تک مجھسے کام نکلتا رہا مجھکو میرے ساتھی کھلاتے پلاتے رہے اور میری خاطر مدارات کرتے رہے۔ مگر جب دیکھا کہ میرا وجود اون کے منصوبون کے لئے مفید نہین ہے تو مجھکو نکال باہر کیا۔ اب میری حالت ردی ہونی شروع ہوئی۔ اور اسوقت تک برابر مفلسی اور قلاشی کا میرا سابقہ رہا ہے۔

اس عرصہ مین اگرچہ بیرونٹ اور چیسٹر سے مین کئی دفعہ دوچار ہوا اور اُن کو اپنی شاندار اور بھڑکیلی گاڑیون پر سوار جاتے دیکھا لیکن ان خبیثوں نے اتنا بھی نہ کہا کہ پوکاک میرے دلبر یہ لو ایک پاؤنڈ اور جاکر چین کرو"

قصاب :۔ "وہ بڑے پاجی تھے مگر تم نے یہ تو بتایا ہی نہین کہ وہ منصوبہ کیا تھا جس مین تم کو اونہون نے اپنا شریک بنایا تھا"

پوکاک :۔ وہ بھی سن لو۔ مجھکو اپنے جرم کا اقبال کرنے مین ذرا بھی عذر نہین لیکن ساتھ ہی مین یہ بھی کہتا ہون کہ مین نے جو کچھ کیا ان ہی دونون چورون کے ورغلانے اور بھکانے پر کیا۔ میرا نام جیسا کہ تم خوب جانتے ہو بل پوکاک ہے مگر ان دونون کی تحریک پر اپنا اصلی نام چھوڑ کر مین نے ٹالبٹ کا نام اختیار کرلیا۔ میرا پیشہ کندہ کاری تھا اور چار سال پہلے تک میرا کام خوب چلتا تھا۔ لیکن بی بی کے مرجانے سے مجھے شراب خواری کی دھت پڑگئی اور اوسوقت سے میری حالت روز بروز بگڑنے لگی۔ ایک دن راہ چلتے مین اس چیسٹر سے میری ملاقات ہوئی۔ اوس نے مجھکو کچھ روپیہ ادھار دیا اور پھر کہنے لگا کہ مین تم کو ایک ایسی ترکیب بتا سکتا ہون جس سے تم بڑی آسانی سے مفت مین بے شمار دولت بھی کمالو اور کسی طرح کی آنچ بھی تم پر نہ آنے پائے۔"

قصاب :۔ "یہان تک تو خاصے رہے"

پوکاک :۔ میری جیب مین ایک پنس بھی نہ تھا اور بی بی کے مرنے سے میرا دل کام کاج اور محنت مزدوری سے اچاٹ ہوگیا تھا اور یہی جی چاہتا تھا کہ احدی بنا ہوا بیٹھا رہوں۔ ان دونون مین دن رات ایک قہوہ خانہ مین پڑا رہتا تھا اور حکا کی کا

محنت طلب کام کرنے کو طبیعت مطلق نہ چاہتی تھی - ایسی حالت مین مین نے چیسٹر کی تجویز منظور کر لی اور اوس نے مجھکو بیرونٹ سے ملا یا"

اس وقت قصاب نے گرم پانی ملی ہوئی جن شراب کا ایک اور گلاس منگوا کر پوکاک کو دیا - قہوہ خانے مین جتنے لوگ موجود تھے وہ سب کے سب اس قصتہ کو نہایت دلچسپی سے سن رہے تھے - مگر کسی کی دلچسپی یا شوق رچرڈ مارکہم کے اشتیاق کی برابری نہ کر سکتا تھا - رچرڈ اپنے کونے مین پوکاک کی نظرون سے دور بیٹھا ہوا ان واقعات کو ہمہ تن گوش ہو کر سن رہا تھا - شراب کا گلاس غٹ غٹ چڑھا جانے کے بعد پوکاک نے اپنا قصہ پھر اسطرح بیان کرنا شروع کیا -

"میرے دونون ساتھیون کو حقیقت مین بہت دور کی سوجھی تھی اور تجویز ایسی تھی کہ ناممکن تھا کہ اوس مین فائدہ نہ ہو - وہ تجویز یہ تھی کہ جعلی بینک نوٹ بنائے جائین - مین اس قسم کی پلیٹین جن پر سے نوٹ چھاپے جاتے ہین پہلے بھی تیار کر چکا تھا اور اس لئے یہ کام میرے لئے نیا نہ تھا - یہ سمجھکر مین نے بیرونٹ اور چیسٹر کی تجویز منظور کر لی - مجھکو اس کی رتی بھر بھی پروا نہین کہ اسوقت جو لوگ یہان موجود ہین اون مین سے کوئی شخص جا کر میرے برخلاف مخبری کر دے - قید خانے مین روٹیان تو کھانے کو ملین گی - لیکن جس بات سے میرے دل کو سخت صدمہ پہونچتا ہے اور جو مجھے کبھی نہ بھولیگی اور جس کو یاد کر کرکے مین ہمیشہ اپنے آپ کو کوسا کرون گا وہ یہ ہے کہ میری وجہ سے ایک نیک اور پاک نہاد نوجوان مصیبت مین مبتلا ہو گیا اور جو سزا مجھکو اور اون دو حرامزادون کو جو میرے ساتھی تھے ملنی چاہیئے تھی وہ اس بچارے ناکردہ گناہ نوجوان کو ملی -"

قصاب "نوجوان کون تھا۔"

پوکاک "اوس کا نام بارکھم تھا۔ تمہین وہ مقدمہ یاد ہوہی گا تین سال ہوے ہین کہ ان ہی دونون مین اوسنے جالان ہوکر دوسال قید کی سزا پائی۔"

قصاب "سبحے تو یاد نہین پڑتا۔"

پوکاک (اپنے لفظون پر زور دیکر) "بارکھم نوٹون کے متعلق بالکل بیقصور تھا اور اوسکو ناحق سزا ہوئی"

قصاب "تو ایسے بےحال کیون ہوے جاتے ہو تمہاری کیا تمہارا مقصد ہی کہ تم اوسکو چھڑا دیتے اور خود قید بھگتتے؟"

پوکاک "یہ بڑا منحوس اور نامبارک واقعہ تھا۔ اوسوقت کے بعد سے خوش قسمتی نے میرا ساتھہ چھوڑ دیا اور جدہر مین نے منہ کیا مصیبت ہی مصیبت میرے حصہ مین آئی لیکن اور سب باتون کو تو جانے دو اس جی چیسٹر اور اوس کے بدمعاش ساتھی بیرونٹ کے برتاؤ کا جب کبھی مجھکو خیال آجاتا ہے تو میرا جگر خون ہو جاتا ہے۔ ایک دن جب مین ریجنٹ اسٹریٹ مین اون سے دوچار ہوا اور اون کو ٹھہرا کر کہنے لگا کہ ہمارا ہو پرانی رفاقت کا صدقہ دوچار پونڈ اس وقت مجھکو دو تاکہ مین پیٹ بہر کر پار ہو جاؤں پھر اس کی مصیبت سے نجات پاؤن تو اونہون نے میرے ساتھہ ایسا سلوک کیا کہ مین دنگ رہ گیا اور دنیا میری آنکھون مین اندہیر ہوگئی۔ بیرونٹ نے جب میری آواز سنی تو آنکھہ پر عینک لگا کر کچھ دیرتک تو مجھکو گھورتا رہا اور اس کے بعد اس انداز سے کہ گویا میری اوس کی کبھی کی جان پہچان ہی نہ تھی اپنے رفیق سے مخاطب ہوکر کہنے لگا۔ یہ مسخرا کون ہے؟ یہ سوال سنکر چیسٹر نے مجھ سے کہا۔ بھلے آدمی آگے بڑھو۔ ہم صرف اونھی کو خیرات دیا کرتے ہین جو اس مضمون کا صداقت نامہ پیش کرسکین کہ اون کا چال چلن اچھا ہے"

قصاب "معلوم ہوتا ہے کہ تم اوسوقت بھٹیل حالت مین ہو گے۔"

پوکاک "ہان اوسوقت میری پوشاک ایسی اچھی تو نہ تھی جیسی اس وقت ہے۔"

قصاب ”ماشاء اللہ ! اس وقت گویا آپ کا یہ ٹھاٹھ ہے کہ ملکہ کی بیوی کے دربار مین ہر ایک کی نظر آپ ہی کے قیمتی لباس پر پڑے گی۔ اس پھٹی حالت پر ان دونون چھیلون نے تمکو دھتکار دیا تو کیا برا کیا۔“

پوکاک ”۔ یہ دل لگی مجھے نہین بھاتی۔ مین نے تم کو اپنا قصہ سنا دیا۔ اگر اسکو دلچسپ سمجھتے ہو اور میرے ساتھ اس کے صلہ مین کچھ سلوک کرنا چاہتے ہو تو کچھ بھنے ہوئے کباب منگوا دو کیونکہ کئی دن سے گوشت کو ترس گیا ہون۔ قرض اول تو لون کس برتے پر اور دوسرے یہ سبق بھی مین نے سیکھ لیا ہے کہ

”بہ تمنائے گوشت مردن بہ + ز تقاضائے زشت قصابان“

قصاب نے جو حقیقت مین ایک نیک طینت شخص تھا اور خوشحال بھی تھا۔ پوکاک کی بھوکی انتڑیون کو خوشی سے اپنا ممنون احسان بنانے کا ارادہ کر لیا۔ چنانچہ پوکاک کے سوال کے جواب مین اوس نے کہا۔ ایسی مزیدار دعوت کھلاؤنگا کہ کئی دن تک یاد رکھو گے۔ (قہوہ خانے کے ملازم کو پکار کر) ”ذرا بھاگتے ہوئے میری دکان تک تو چلے جاؤ۔ وہان میری بڑھیا سے دو سیر گوشت کے پسندے بنوا کے لاؤ اور یہان لاکر بھون لو۔ دیکھنا ذرا کرارے ہون۔ کچھ انڈون کا خاگینہ بھی تیار کر لو۔ اور روٹی اور مربہ اور مکھن بھی خوب سا ساتھ لاؤ۔ برانڈی تو ہو ہی گی۔ لیکن جلدی کرو“

قہوہ خانہ کا ملازم ان ہدایات کی تعمیل کرنے کے لئے فورًا باہر نکلا اور باتین پھر سابق کے مضمون پر ہونے لگین۔ پوکاک نے وہ تمام حالات پوست کندہ بیان کئے جن سے ناظرین پہلے ہی بخوبی واقف ہین۔ مارکھم نے اپنے دل مین یہ بات ٹھان لی تھی کہ جب پوکاک سب کچھ بیان کر چکے گا تو مین اپنے آپ کو ظاہر کرونگا۔

غرضکہ وہ دونون ہاتہون سے آنکہون کو چھپائے سب سے علیحدہ اپنے گوشہ تنہائی مین بیٹھا ہوا سب کچہہ سنتا رہا۔ اوس کے سامنے اخبار "ہارننگ اڈورٹائزر" کا ایک پرچہ الٹا رکھا ہوا تھا اور اوس کی نظرین اوسپر جمی ہوئی تھین تاکہ اگر کوئی اوس کی طرف دیکھے تو یہ جانے کہ یہ شخص اخبار کے مطالعہ مین محو ہے۔

جس وقت سے پوکاک نے اون معاملات کے متعلق جن سے جیرڈ کو اسقدر دلچسپی تھی گفتگو کرنی شروع کی تھی ریچرڈ دل کے کانون کو کھول کر اوس کا ایک ایک حرف سن رہا تھا۔ اور جب پوکاک کے اقبالی بیان کو سنکر اوسے یہ معلوم ہوا کہ اب مین اپنی بیگناہی کو اچھی طرح سے ثابت کر سکتا ہون تو اوس کے دل و دماغ مین انبساط و شادمانی کا ایک تلاطم بپا ہوگیا اوس کی نبض مین شدید تموج برپا ہوا اور اوس کا دل اس زور زور سے دھڑکنے لگا کہ اوسے یہ خوف ہونے لگا کہ مبادا میرے دل کی ضربون کی آواز کوئی دوسرا سن لے۔ قہوہ خانہ مین داخل ہوتے وقت اوس نے اس ناپاک و نجس مقام کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھا تھا لیکن اب اوس کے دل کی یہ کیفیت تھی کہ وہ بے اختیار چاہتا تھا کہ اسی ناپاک قہوہ خانہ کے فرش پر گر پڑے اور اوس کے غلیظ فرش کو فرط شکر گذاری سے چوم لے۔

کئی گھنٹے گذر گئے۔ پاس کے گرجا کے گھڑیال نے گیارہ بجائے لیکن ابھی تک مردہ فروش نہ آیا۔ قصاب اور پوکاک کھانا کھا رہے تھے اور مارکھم پوکاک سے صاحب سلامت کرنے کی فکر مین تہا کہ اتنے مین قہوہ خانہ کا دروازہ یکایک زور سے کھلا اور دو شخص جو بڑے بڑے لبادے اوڑھے ہوئے تھے بے تحاشا دوڑ کر ہاؤس "ا" مین داخل ہوئے۔ یہ دونون شخص جیرٹ پی رہے تھے اور ان کے ہاتھ مین

موٹے موٹے لٹھ تھے۔

ان مین سے ایک نے ایک کرسی پر دراز ہوکر اور زور سے قہقہہ لگا کر کہا۔

"رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

یہان کسی کی مجال نہین جو ہم کو آکر چھیڑے۔ اس جگہ کو مین خوب جانتا ہون۔ اسکے علاوہ اس قہوہ خانہ کے دروازہ پر پہونچنے سے پہلے پہلے پولیس مین کی نظرون سے ہم غائب ہو چکے تھے"

دوسرا۔ قسم ہے یار مجھکو اس قسم کی لونڈون کی سی حرکتین پسند نہین۔ شہر کی ان پیچ در پیچ گلیون مین میونسپلٹی کی لالٹینون کو پتھر مار کر پھوڑتے پھرنا حقیقت مین قابل شرمندگی ہے۔ لیکن تم مجھکو کس ناپاک محلہ مین لے آئے۔ مین آج تک نہ جانتا تھا کہ لندن مین ایسے ایسے غلیظ و نجس محلے بھی ہین"

پہلا۔ خیر تمکو یہان آنے سے فائدہ ہی ہوا نقصان تو نہین ہوا۔ بڈھے کو اس خیال سے کہ ایک بیرونٹ اوس کی میز پر بیٹھ کر تناول طعام سے اوس کی عزت افزائی کرنے والا ہے ایسی خوشی ہوئی کہ باید وشاید۔ تم نے دیکھا نہین کہ تیسرے ہی گلاس پر اوس نے کیا دند مچائی اور سرور مین آکر اس خوشی مین کہ مین اپنے دوست بیرونٹ کو اوس کے ہان مہمان بنا کر لایا میری پیٹھ پر کیسی تھپکیان دین"

اس تقریر کا آخری حصہ سرگوشیون کی وجہ سے سنائی نہ دے سکا۔ لیکن جب کانا پھوسی ہو چکی تو دونون نے بڑے زور سے ایک اور قہقہہ لگایا جس کی وجہ غالباً یہ تھی کہ جس کام کے لئے وہ لندن کے مشرقی حصہ مین آج شام کو آئے تھے وہ اون کے حسب مراد طے ہو گیا۔

دوسرے قہقہے کی آواز ابھی قہوہ خانہ مین گونج ہی رہی تھی کہ مسٹر پوکاک اپنی جگہ سے اُٹھا اور تازہ وارد اجنبیون کی طرف بآہستگی بڑہا اور پاس پہونچکر کہنے لگا۔

"صاحبو حقیقت مین آپ نے اسپٹل فیلڈ مین قدم رنجہ فرماکر ہم غریب لوگون کی عزت بڑہائی۔ کیون جی یہ میری طرف گھور گھور کر دیکھنا کیا معنی۔ کیا اب بھی یہی کہوگے کہ ہم نے تمکو پہچانا نہین۔ کہو چیسٹر میرے گل میرے دلبر اچھے تو ہو۔ غالباً اوس بڑہے کباڑی اپنے باوا سے ملنے آئے ہوگے؟"

پوکاک کی یہ باتین سنکر قصاب زور سے ٹھٹھا مارکر ہنسا اور قہوہ خانہ مین جو اور لوگ بیٹھے ہوئے تھے اونہون نے بھی اس ٹھٹے مین اوس کا ساتھ دیا۔

چیسٹر اور ہیرونٹ کے اوسان اس خلاف توقع مٹ بھیڑ پر خطا ہوگئے۔ لیکن چیسٹر کی جبلی شوخ چشمی اس وقت اوس کے آڑے آئی چنانچہ اوس نے دریدہ دہنی کی راہ سے بڑی آن بان کے ساتھ پوکاک سے کہا "کیون بے مسخرے تو ہے کون؟"

سر روپرٹ ہاربرو۔ "قسم ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص نے ہمکو پہچاننے مین غلطی کی"

پوکاک۔ "ایسی غلطی کی کہ ابھی ابھی تمہارے آنے سے پہلے تمہارا ہی ذکر کررہا تھا۔ (حاضرین کی طرف مخاطب ہوکر) صاحبو ابھی وہ دونون بدمعاش ہین جنھون نے مجھکو اپنے جال مین پھانسا تھا اور جن کا ابھی تھوڑی دیر ہوئی مین آپ سے ذکر کررہا تھا اور اب دیکھیے یہ مجھکو پہچانتے تک نہین"

چیسٹر۔ (دانت پیسکر) "یہ کہتا کیا ہے؟ ہاربرو تمکو معلوم ہے کہ اس کا کیا مطلب ہے؟"

سر رو پرٹ - یہ قسم سے ہے مجھکو ذرا بھی معلوم نہین - خدا جانے کیا کہہ رہا ہے"
کندہ کار - "تو لو مین ہی تمکو بتائے دیتا ہون کہ مین کون ہون - مین وہی شخص ہون
جس نے وہ جعلی نوٹ تیار کئے تھے جن کے چلانے کی علت مین رچرڈ مارکھم کو
دوسال قید کی سزا ہوئی - اور تم دونون اچھی طرح سے جانتے ہو کہ وہ اوس جرم کی
پاداش مین سزایاب ہوا جس کا ارتکاب ہم نے کیا تھا"
چیسٹر اور سیرونٹ اپنے راز کے اس ناگہانی اور خلاف توقع افشا سے مبہوت
و دم بخود ہو کر رہ گئے - وہ نہ جانتے تھے کہ اس وقت کیا کہین اور کیا کرین خود اونکے
چہرے بتائے دیتے تھے کہ یہ مجرم ہین -
پوکاک نے نہایت جوش مین آکر اپنا سلسلۂ خطاب اسطرح جاری رکھا "صاحبو
ان دونون کو آج رات اس مقام پر کوئی یزدانی یا شیطانی تحریک اس غرض سے
لائی ہے کہ جو کچھ مین نے آپ سے بیان کیا ہے اوس کی تصدیق ہو جائے"
چیسٹر نے اپنی جبلی بیباکی اور بےحیائی کی مدد سے پھر ایک دفعہ سنبھالا لیا
اور جو الزام اوسپر اور اوس کے رفیق پر لگایا جا رہا تھا اوس کی تردید کرنے کی اسطرح
کوشش کی "کیسے ڈھیٹھ سے پالا پڑا ہے - بھلے آدمی مین چیسٹر نہین ہون -
چیسٹر کوئی اور ہوگا - تم غلطی پر ہو -"
پوکاک - (فرط غیظ و غضب سے منھ مین کف بھر لاکر) "جھوٹا دغاباز کہین کا -
ایسے مین تجھکو اور تیرے ساتھی کو لاکھ آدمیون مین پہچان لون"
مارکھم اپنے کونے سے اوٹھ کر اور اون لوگون کے سامنے دفعتہً
ظاہر ہو کر (جن کو اوس سے وہان ملنے کی بالکل توقع نہ تھی) "اور مجھکو بھی پہچانے مین

کچھ تکلف نہ ہوئے"

اس وقت قہوہ خانہ مین لوگون کے دلون پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو گئی تماشائی بصد شوق منتظر تھے کہ دیکھین اس عجیب وغریب نظارے کا خاتمہ کسطرح ہوتا ہے رچرڈ نے سب کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔

"صاحبو حقیقت مین یہی وہ بدمعاش ہین جن کی بدولت مجھے طرح طرح کے مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ آج کی رات ہم سب اس مقام پر حسن اتفاق سے جمع ہو گئے اور یہ ہرگز نہ خیال کرنا چاہیئے کہ محض اتفاقیہ طور پر اس مکان مین دھوکا دینے والون اور دھوکا کھانے والے کا میل ہو گیا۔ نہین بلکہ یہ ہمارے خدا کی خاص مصلحت تھی اور قادر مطلق کا یہ منشا تھا کہ ایک [illegible] کی بے گناہی عالم آشکار ہو جائے"

رچرڈ نے جب یہ باتین نہایت پر اثر اور پر حسرت لہجے مین کہین تو لوگون کے دل بے اختیار متاثر ہو گئے اور چارون طرف ایک سناٹا چھا گیا۔ وہ خبیث الباطن اور قسی القلب شخص بھی جو اس موقعہ پر قہوہ خانہ مین موجود تھے وقت اور [illegible] کی [illegible] سے اوس نوجوان کو دیکھنے لگے جس نے اس عیاشی اور سیاہ کاری کے [illegible] قادر مطلق کا نام لیا تھا۔

کچھ دیر کے بعد رچرڈ نے اپنا سلسلہ تقریر اس طرح شروع کیا "اگر مجھکو یہ خوف نہ ہوتا کہ ایک شخص جس نے برضا ورغبت خود (بغیر اس امید کے کہ مین اوس کو صلہ دونگا اور بلا اس امر کے علم کے کہ خدا نے اوس کی تمام باتین سننے کے لیے مجھکو یہان بھیجدیا) اپنے جرم کا اقبال اور میری بے گناہی کا اعتراف کیا ہے تباہ ہو جائیگا

اور اگر مجھکو یہ خطرہ نہ ہوتا کہ اس شخص کو میرے طرز عمل سے نہایت سخت نقصان پہونچیگا
تو مین اسی وقت تم کو پولیس کی حراست مین دیدیتا اور کہدیتا کہ یہی دونون شخص اوس
شیطانی جعل کے اصلی محرک ہین جس مین ٹالبٹ کو اونہون نے اپنے اغراض کا آلہ
بنایا اور مجھکو فریب دیکر اپنے جال مین پھانسا - لیکن گو مین تم کو سزا نہین دلواتا پھر بھی
خدا کبھی اس بات کو جائز نہ رکھیگا کہ تم اپنی بد ارادون مین کامیاب ہو"

چیسٹر (یہ دیکھکر کہ اب کسی بات کا خوف نہین اور اس لئے شوخ چشمی سے
کام لیا جا سکتا ہے) "ماشاء اللہ کیا عمدہ تقریر فرمائی ہے - اس درفشانی کے قربان جائے
پیر و مرشد - قسم ہے میری سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کیا ہو رہا ہے - چلو یار یہان سے
چلدین - مجھکو تمہاری اسپٹل فیلڈ کی یہ ایرا غیرا نتھو خیرا کلیان صحبت پسند نہین آئی"

مارکھم "بہت جلد منہ کالا کرو - اگر ذرا دیر بھی تم یہان اور ٹھہرے تو میرا ہاتھ میرے
قابو مین نہ رہیگا"

شہاب "نہایت دلجمعی سے اپنا کوٹ اوتار کر اور اپنی نیلی جاکٹ کی آستینین
چڑہا کر) "اگر بیٹے ان کی ذرا گت تو بن لے - ایک کی مرمت تو مین کرتا ہون - دوسرے
کی مدارات کون کریگا؟"

اس کے جواب مین ایک حجام کے شاگرد نے اوٹھکر کہا "مین کرونگا"
یہ کہکر اوسنے اپنے پائپ کو میز پر رکھدیا اور پورٹر سے بھرا ہوا ایک بہت بڑا پیالہ چڑہا کر
گھونسا تانے ہوئے دونون بدمعاشون کی طرف بڑہا -

اس وقت رچرڈ نے بآواز بلند پکار کر کہا "بھائیو ٹھہرو مین تم سے یہ منت
کہتا ہون کہ ان پر سختی نہ کرو - مین اس قسم کا انتقام نہین چاہتا"

قصاب نے رچرڈ کی ان باتون کی طرف ذرا التفات نہ کی اور کہا "جب تک ان شہدون پر لات کی نہ برسیگی اوسوقت تک ان کی بناوٹ اور اکڑ نہ جائیگی"
اتنا کہہ کر قبل ازانکہ رچرڈ مزید مزاحمت کرے قصاب نے بیرونٹ کی ناک پر اس زور کا گہونسا جمایا کہ وہ چشم زدن مین قہوہ خانہ کے فرش پر لیٹا ہوا نظر آیا"
ادہر نائی نے مسٹر چیسٹر پر اپنے بوٹ کی ٹہوکرون کا تار باندہ دیا اور اسنے ٹک رسید کئے کہ چیسٹر صاحب ادھموئے ہو گئے - بیرونٹ گر کر اوٹھا لیکن قصائی نے اوس کی دہنی کنپٹی پر ایک گہونسا اور مارا جس سے وہ پھر دہڑام سے نیچے گر پڑا اور اس حالت مین قصائی نے ٹہوکرون سے اوس کی خاطر خواہ گت بنائی -
جب چیسٹر اور سر روپرٹ ماربرو کی قرار واقعی مرمت ہو چکی اور اتنا پٹ چکے کہ اونکا جسم لہولہان ہو گیا اور اون کی ٹانگون مین بہی سکت نہ رہی کہ اوٹھ کر کھڑے ہو سکین تو قصاب اور حجام نے لاتین مار کر اون کو باہر نکال دیا جس پر قہوہ خانہ کے تمام حاضرین نے نعرہ ہاے تحسین و آفرین بلند کئے -
کچھ دیر کے بعد جب امن قایم ہو چکا تو مارکہم نے اپنے دونون حمایتون کا یہ کہکر شکریہ ادا کیا کہ مین آپ کی ہمدردی اور خیر خواہی کے لحاظ سے آپ کا بہت ممنون ہوا لیکن آپ کو میرا بدلہ اسطرح نہ لینا چاہیئے تہا بہر حال مین آپ دونون کا دل سے شکر گزار ہون - یہہ کہہ کر رچرڈ نے ان دونون کو انعام کے طور پر پانچ پانچ پاؤنڈ بہی دے - اس کے بعد رچرڈ نے پوکاک کی طرف مخاطب ہو کر کہا "کیا تم اس مضمون کے بیان پر دستخط کرنے پر رضامند ہو کہ مین بالکل بے قصور ہون ؟"

پوکاک "بشرطیکہ یہ بیان میرے خلاف استعمال مین نہ لایا جائے"

رچرڈ "جب کہ تم خود اقبال کر چکے ہو کہ جس پلیٹ پر سے جعلی بینک نوٹ چھاپے گئے تھے وہ تمہاری ہی تیار کی ہوئی تھی تو کیا مین اسی وقت تم کو پولیس کی حراست مین نہین دے سکتا؟"

پوکاک "آپ بجا فرماتے ہین۔ مین نے غلطی کی کہ کوئی بھی شرط پیش کی آپ اپنے قول کے سچے اور بات کے پکے ہین"

مارکہم نے بیان مذکورہ بالا کا مسودہ مرتب کر کے ایک کاغذ پر صاف کیا اور پوکاک نے اوسکے نیچے دل مضبوط کر کے دستخط کر دئے۔ جب بیان مکمل ہو چکا تو رچرڈ نے پچاس پاونڈ کے نوٹ کندہ کار کے ہاتھ مین رکھے اور کہا۔

"مین تم کو صدق دل سے معاف کرتا ہون اور تمہارا دلی شکر ادا کرتا ہون۔ یہ رقم میرے شکریہ اور میری خطابخشی کا ثبوت ہے۔ افسوس ہے کہ میرے ذرایع آمدنی محدود ہین۔ ورنہ زیادہ دیتا۔ اگر میرا کہا مانو تو نیک کرداری اور دیانت داری کا رستہ اختیار کرو اور موجودہ طرز زندگی کو چھوڑدو اگر کبھی تمکو کسی دوست کی مدد کی ضرورت ہو تو بلا تامل مجھ سے آکر ملو یا مجھے لکھ بھیجو۔"

پوکاک فرط احسان مندی و پشیمانی سے بے اختیار رونے لگا اور رچرڈ کی فیاضی اور فراخ حوصلگی سے اسقدر متاثر ہوا کہ اوس کے منہ پر مہر خاموشی لگ گئی۔ اب رچرڈ قہوہ خانہ سے رخصت ہوا۔ برک لین مین قدم بڑھائے ہوئے وہ چرچ اسٹریٹ کے رخ مین جا رہا تھا کہ یکایک ایک شخص نے جس کے ہاتھ مین ایک بڑا سا لٹھ تھا اوس کو روک لیا۔ رچرڈ نے آنکھ اوٹھا کر دیکھا تو مردہ فروش کو اپنے سامنے

گھبرا یا یا۔ رچرڈ سے روس نے کہا۔

"معلوم ہوتا ہے کہ میرا انتظار کرتے کرتے تھک گئے ہو"

رچرڈ "ہان امید تو نہ تھی کہ آج رات آؤ گے"

مردہ فروش "خیر صبح کا بھولا شام کو بھی گھر آجائے تو اوسے بھولا نہ سمجھنا چاہیئے اچھا ہوا کہ اس وقت ہم تم مل گئے ورنہ کل رات تمکو پھر آنا پڑتا"

رچرڈ "ہان اچھا ہوا کہ تم مل گئے کیونکہ میرا وقت اب ایسا قیمتی ہے کہ مین اوسکو ضایع نہین کرسکتا"

مردہ فروش "تو پھر ڈارک ہاوس کو پلٹ چلو۔ یہ قہوہ خانہ رات بھر کھلا رہتا ہے۔ یا اگر وہان جانا نہین چاہتے تو رقم یہین میرے حوالے کردو۔ رسید تو تمکو لینی ہی نہین۔ یا لینی ہے؟"

رچرڈ "اب رسید دینے کی تمکو ضرورت بھی نہین"

مردہ فروش "مجھے بھی یہی خیال تھا۔ چور دوسرون کے ساتھ بڑے خیانت کیا کرین لیکن آپس مین دیانت ہی کا برتاؤ کرتے ہین۔ کیون کیسے پتے کی کہی۔ مگر روپیہ بھی لائے ہو یا نہین؟"

رچرڈ "ابھی ابھی جب مین قہوہ خانہ مین داخل ہوا تو پوری رقم میری جیب مین موجود تھی"

مردہ فروش "تو اب تک بھی وہین ہوگی"

رچرڈ "کل تو نہین۔ اس مین سے ساٹھ پاونڈ مین نے خرچ کر ڈالے"

مردہ فروش (سختی سے) "کیسے خرچ کر ڈالے۔ کیا مین نے تمکو متنبہ نہین کردیا تھا کہ مین ایک کوڑی کم نہ لون گا"

رچرڈ "مجھکو ایک نہایت عجیب طور پر اپنی بے گناہی کا ثبوت مل گیا - اور ان داموں کچھہ مہنگا نہیں پڑا - مجھکو اپنے کپڑے تک بیچنے سے بھی اگر یہ ثبوت حاصل کرنا پڑتا تب بھی مین دریغ نہ کرتا"

مردہ فروش (رچرڈ کی بے اعتنائی اور خاطر جمعی سے مشوش ہوکر) "خیر تو جو کچھ بچا ہے وہی لاؤ"

رچرڈ "اب تو ایک شلنگ بھی تمکو نہ دونگا اور یہی کہنے کے لیے اتنی دیر سے کھڑا ہوا تم سے باتین کر رہا ہون - اپنی بے وقوفی اور ناعاقبت اندیشی کے باعث جن لوگون سے مین نے حقیقت حال اب تک چھپائے رکھی - اب مین نے عزم بالجزم کر لیا ہے کہ سب واقعات سچ سچ بلا کم و کاست اون سے کہدون گا"

مردہ فروش "تم سمجھتے ہوکہ مین ان چکمون مین آجاؤن گا - مین ٹالے سے ٹلنے والا نہین - سیدھی طرح سے روپیہ دیتے ہو تو دو ورنہ صبح ہی رچمنڈ کو جاکر بھانڈا پھوڑے دیتا ہون"

رچرڈ "تمہین یہ تکلیف کرنے کی ضرورت نہین - مین خود ہی سب کچھہ کہہ ڈالونگا - مگر اس ناحق کی گھس گھس سے کیا نتیجہ - جاؤ جو تمہاری مرضی ہو کرو - مین تم سے ذرا نہین ڈرتا"

مردہ فروش (مایوس ہوکر) "خفا کیون ہوئے جاتے ہو - مین نے تو دوستانہ طور پر تم سے مدد مانگی تھی - اس وقت میری حالت تباہ ہے پرانی دوستی کا طفیل اسوقت مجھکو سو پاؤنڈ ہی دو - بڑا احسان کروگے"

رچرڈ (بعزم و استقلال کے لہجہ مین) "ہرگز کچھہ نہین دونگا اگر تم پہلے انسانیت کے

ساتھ مدد مانگتے تو مین بخوشی تمکو کچھ دے دیتا - لیکن تم نے ایک بہت بڑی رقم مجھ سے بالجبر استحصال کرنی چاہی - اب جبکہ تم نے دیکھ لیا کہ تمہاری پاجیانہ دہمکیان کارگر نہین ہوتین تو تم نے منت اور لجاجت کا ڈہنگ اختیار کیا - ایسی حالت مین تمکو مین ہرگز کچھ نہین دے سکتا -"

مردہ فروش "تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ جو کچھ مین نے کہا تھا اوسے مین کر بھی دکھا سکتا ہے"

رچرڈ "مین خوب جانتا ہون کہ کوئی بدمعاشی ایسی نہین ہے جس مین تم بند ہو - مگر اب مین زیادہ وقت ضایع نہین کرنا چاہتا - مین صرف تمکو یہ بتانے کے لئے ٹھہر گیا تھا کہ تمہاری کمینہ دہمکیان مجھ پر اثر نہین کر سکتین - چلو اب ٹھنڈے ٹھنڈے ہوا کھاؤ - مجھے تم سے اب کچھ سروکار نہین - میرا اور تمہارا رستہ اب سے الگ الگ ہے"

یہ کہہ کر مارکھم آگے بڑھا - لیکن زیادہ دور نہ جانے پایا تھا کہ مردہ فروش نے پھر اوسکو آلیا اور ایک وحشیانہ لہجہ مین کہنے لگا "تو تم مجھکو مدد دینے سے انکار کرتے ہو؟"

رچرڈ "ہان کرتا ہون - چلو ہٹو - اپنا رستہ لو"

مردہ فروش (مارے غصہ کے دانت پیسکر) "انکار تو کرتے ہو مگر اس کا نتیجہ تمہارے حق مین اچھا نہ ہوگا - مین تمکو اس ہٹ دہرمی کا بہت جلد مزا چکھاؤنگا واللہ کہ انتقام لیے بغیر نہ رہونگا -"

رچرڈ "مین اپنی حفاظت اچھی طرح کر سکتا ہون"

یہ کہکر رچرڈ تیزی سے روانہ ہوا اور ایک دفعہ بھی مڑکر پیچھے نہ دیکھا -

مردہ فروش کچھہ دیر تک خاموش کھڑا ہوا سوچتا رہا کہ کیا کرے لیکن
دفعتہً ایک خیال اوس کے دل مین گذرا اور وہ قدم بڑہاے ہوے دبے پاؤن
رچرڈ مارکھم کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔
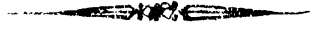
اکتالیسوان باب

مردہ فروش کی مان

اسپٹل فیلڈ اور بتھنل گرین کے محلے رچرڈ مارکہم کے لیئے بالکل نئے تھے اور آج سے پہلے اس نواح مین اوس کا گذر کبھی نہ ہوا تھا۔

اسوقت آدھی رات کا عمل تھا اور گلیون مین ایک متنفس بھی دکھائی نہ دیتا تھا۔ لالٹینین جو دور دور نصب تھین ان پیچ در پیچ اور تنگ و تار گلیون کو روشن کرنے کے بجائے ایک دھندلکا سا پیدا کر رہی تھین جس مین گویا تاریکی کا وجود نظر آرہا تھا۔ رچرڈ کا مقصد تھا کہ جس قدر جلد ممکن ہو شورڈچ کے گرجا تک پہونچ جائے کیونکہ اوس کو معلوم تھا کہ گرجا کے مقابل کرایہ کی گاڑیون کا اڈا ہے یہان اوسکو گھر جانے کے لیئے گاڑی کرایہ پر مل سکتی تھی۔ برک لین کو طے کرکے اوس نے چرچ اسٹریٹ قطع کی اور یہان سے اون نجس و ناپاک اور خطرناک گلیون مین ہو لیا جن کا ذکر فصل گذشتہ کے شروع مین کیا جاچکا ہے۔ بہت جلد اوسکو معلوم ہوگیا کہ مین راستہ بھول گیا ہون۔ دیر تک ان تنگناؤن مین بھٹکتا پھرا اور آخرکار اوس نے اپنے آپکو ایک لمبی سی تنگ گلی مین پایا جس مین سے غضب کی سڑاند اٹھ رہی تھی

اور جہان جابجا گھورے کے ڈھیر اور کیچڑ سے آٹے ہوئے گڑھے موجود تھے۔ اس خطرناک گلی مین ایک لالٹین بھی روشن نہ تھی۔ رات بھی چاندنی نہ تھی کہ اوس کے اجالے مین رستہ دکھائی دیتا۔ چارون طرف کالی سیاہ رات نے ایک اندھیر ڈال رکھا تھا۔

ایک دو مرتبہ رچرڈ کو خیال ہوا کہ اوس کے پیچھے پیچھے کوئی شخص آرہا ہے قدمون کی چاپ سنکر وہ رک گیا تاکہ جب وہ شخص آجائے تو اوس سے رستہ پوچھہ لے۔ لیکن یا تو وہ آواز خیالی تھی اور یا اوسکے رکنے پر وہ شخص بھی رک گیا جس کے قدمون کی آواز رچرڈ نے سنی تھی۔ گلی کے دونون طرف جو مکانات تھے اون مین سے بھی کسی مین چراغ روشن نہ تھا اور کسی قسم کی آواز کسی مکان سے نہ آتی تھی۔

رچرڈ اس وقت نہایت سراسیمہ ہو رہا تھا اور اوس کے دل مین طرح طرح کے وسوسے بھی گذرنے لگے تھے اخبارون مین جو واقعات اس مضمون کے اوس کی نظر سے گذرے تھے کہ لندن کے مشرقی حصہ مین بسا اوقات اکیلے دکیلے راہرو پراسرار طور پر غایب ہوگئے اب اوس کو یاد آئے۔ ساتھہ ہی اون ہیبتناک جرایم کی یاد بھی اوس کے دل مین تازہ ہوگئی جن کا سراغ حال ہی مین عین اوس نواح مین ملا تھا جہان وہ اس وقت بھٹکتا پھرتا تھا۔ ان تمام باتون کے خیال سے اوسکے دل پر بے اختیار خوف طاری ہوگیا۔

اس خوفناک اور تیرہ و تار گلی مین رچرڈ ہاتھون سے رستہ ٹٹولتا ہوا جارہا تھا کہ کسی نے دفعتہً پیچھے سے اوس کے سر پر لٹھہ کا وار کیا۔ رچرڈ لڑکھڑاکر ایک مکان کے دروازہ کی چوکھٹ پر گر پڑا۔ اسکے ساتھہ ہی دروازے کے پٹ زور

سے نکلا اور کسی شخص نے دونون ہاتھون سے اوس کو دروازے کے اندر دھکیل دیا - اسکے بعد اس شخص نے جسکے وحشیانہ وار سے رچرڈ گر پڑا تھا اندر داخل ہوکر مکان کا دروازہ بند کر لیا -

اس تمام واقعہ کو دو سیکنڈ سے زیادہ نہ لگی ہوگی اگرچہ رچرڈ کو اسقدر چوٹ نہین آئی تھی کہ اوسکے ہوش وحواس بالکل جاتے رہین لیکن پھر بھی حملہ ایسی تندی کے ساتھ اور ایسے ناگہانی طور پر ہوا تھا کہ اوس کے اوسان خطا ہوگئے اور اسی لیے اوس کے مُنہ سے کوئی آواز نہین نکلی - غالباً یہی وجہ تھی کہ اوس کی جان بچ گئی کیونکہ جس بدمعاش نے اوس پر وار کیا تھا اوسکو یہ خیال ہوا کہ ہاتھ کاری پڑا اور یہ سمجھہ کر اوس نے دوسرا وار نہین کیا بلکہ اوس کے جسم کو پھلانگ کر ایک کمرہ مین چلا گیا -

رچرڈ نے اس وقت چاہا کہ اوٹھہ کر دروازہ کی راہ سے بھاگ جائے لیکن یہ خیال اوس کے دل مین پوری طرح سے آنے بھی نہین پایا تھا کہ خونخوار حملہ آور نے دیا سلائی جلا کر ایک لیمپ روشن کیا جسکی تیز روشنی چارون طرف پھیل گئی - کمرہ مین جسوقت اسطرح دفعتہً اجالا ہوا تو رچرڈ اٹھنے ہی کو تھا لیکن روشنی مین کمرہ کے اندر جو نظارہ اوس نے دیکھا وہ ایسا تھا کہ تھوڑی دیر کے لیے اوس کے حواس پراگندہ ہوگئے اور مارے خوف کے وہ ہلنے جلنے یا بات کرنے کے ناقابل ہوگیا -

ایک تختہ پر جو تین کرسیون پر بچھا ہوا تھا ایک لاش رکھی ہوئی تھی - یہ لاش بالکل برہنہ تھی اور اسکا رنگ وہ نیلاہٹ لیے ہوئے تھا جو ہوتا ہے کہ سڑنے کا عمل شروع ہوگیا - اسکے قریب ایک بہت بڑی بالٹی رکھی تھی جس مین پانی بھرا ہوا تھا اور بالٹی کے مین اوپر چھت مین دو مضبوط کنڈے لگے تھے جن مین مدنی موٹی

رسیان لٹک رہی تھین - کمرے کے ایک کونے مین لوہے کے پھلدار گز - کدال - پھاوڑے - لیزم - موٹے رسیے کے پنڈے - آریان - ہتھوڑے - کنجیان اوراسی طرحکا متفرق سامان رکھا ہوا تھا -

ان چیزون کو دیکھکر رچرڈ کو نفرت آمیز تعجب ہوا - لیکن اوس کے تحیر واستعجاب کی کچھ انتہا نہ رہی جبکہ اوس کی نظر اوس ناپاک خبیث پر پڑی جس نے اوسکو اس ہیبتناک مکان کے اندر دھکیل دیا تھا - کیونکہ اوس نے کریہ المنظر خبیث الباطن مردہ فروش کو کمرے مین کھڑا ہوا پایا - رچرڈ نے کچھ دیر کے لئے اس خوفناک نظارہ کو دیکھکر اپنی آنکھین بند کرلین گویا کہ اسطور پر خوف اور اوس کا خیال اوس کے دل سے دور ہو جائین گے - کچھ دیر کے بعد اوس نے مردہ فروش کو یہ کہتے ہوے سُنا -

"ہمی یہان آکر اس لیمپ کو تو تھامو - مین نے ایک نیا شکار پھانسا ہے اوسکی تلاشی لیتا ہون"

یہ لفظ مردہ فروش کے منھ سے نکلے ہی تھے کہ مکان کے بیرونی دروازے پر آہستہ سے کسی نے دستک دی - مردہ فروش نے جب یہ آواز سنی تو ایک ایسے لہجہ مین جس سے چڑچڑاپن پایا جاتا تھا کہا - "لعنت ہو ان مردودون پر انکو اسی شب کے لئے ان کو آنا بھی تھا تو اسی وقت جبکہ مین اور کام مین مشغول ہون"

یہ سن کر رچرڈ مارکھم کو اور زیادہ تشویش پیدا ہوئی کیونکہ اوسکو فوراً ہی یہ خیال ہوا کہ یہ مردہ فروش کے دوست ہین جو اندر آنا چاہتے ہین اور یقین ہے کہ مجھکو لوٹنے اور میری جان لینے مین یہ اور اولٹی اوس کی تائید کرینگے -

اس وقت مردہ فروش پھر یہ کہتا ہوا سنائی دیا۔" ممی تم پر شیطان کی مار آئی بھی ہو یا نہین "

اسکے جواب مین ایک عورت نے اوپر کی منزل سے آواز دی کہ" آئی ہون - آئی ہون" کچھ دیر بعد ایک بڑھیا جسکی پیٹھ دہری ہو گئی تھی - جس کے منہ مین ایک دانت نہ تھا اور جو سو کھہ کر چھوارا ہو رہی تھی نمودار ہوئی اوسکی آنکھون مین مگر سے پڑے ہوئے تھے - اوس کے جسم مین بجز پوست و استخوان کے کچھ باقی نہ تھا - غرضکہ بحیثیت مجموعی اوسکی شکل ایسی نفرت انگیز اور مردہ صفت تھی کہ ممی سے بہتر اوس کے لئے اور کوئی عرف تجویز نہ ہوسکتا تھا - معلوم ہوتا تھا کہ ابھی ابھی مصر کے کسی مقبرے سے دو ہزار برس کی لاش آئی ہے اور اوس مین خدا نے جان ڈالدی ہے -

بڑھیا جسوقت سیڑھیون سے اُتری تو مردہ فروش نے چپکے سے اوس سے کہا " ممی ذرا مجھکو مدد تو دو کہ اس چھوکرے کو گھسیٹ کر پچھواڑے لے چلون - اس کی جیبون مین بہت سا مال بھرا ہوا ہے - وہ لوگ لاش لینے کے لئے آئے ہین - جو کہین اونہون نے اس نئے شکار کو دیکھہ پایا تو کہین گے ہمارا بھی ساجھا لاؤ"

اس وقت دروازہ کو باہر کے شخصون نے دوسری مرتبہ کھٹکھٹایا -

ریجرڈ دل مین خوب سمجھے ہوئے تھا کہ اس موقعہ پر مزاحمت کرنی بیفائدہ ہے یہ سوچ کر اوس نے اپنے تئین جان کر مردہ بنایا اور بےحس و حرکت پڑا رہا - اس حالت مین مردہ فروش اور ممی اوسکو گھسیٹتے ہوئے ایک کمرے مین لے گئے جو مکان کے حصہ عقب مین واقع تھا - اور ممی نے اس کمرے کی زنجیر لگا کر قفل ڈالدیا اسکے بعد مردہ فروش نے جلدی سے جا کر باہر والے کواڑ کھولے اور دو آدمی

اندر داخل ہوئے۔

ان مین سے ایک تو ٹام کریکسمین تھا اور دوسرا بھی ایک اسی کینڈے کا بدمعاش تھا جسکو اوس کے ساتھی بفر کے نام سے پکارتے تھے اِس شخص کا یہ دعوی تھا کہ مین جب کسی کو لوٹتا ہون تو اوس کے جسم پر کپڑا تک نہین چھوڑتا اور چونکہ حالت برہنگی کو اصطلاح مین ”ان بف“ کہتے ہین اس لئے اس شخص کے عرف کی وجہ تسمیہ بآسانی سمجھہ مین آسکتی ہے۔

کریکسمین نے خفگی کے لہجہ مین مردہ فروش سے کہا ”چہ خوش! آپ ہمکو اب پہرون دروازہ پر منتظر بھی کھڑا رکھنے لگے۔ جی مین تو آیا تھا کہ لات مارکر دروازہ توڑ ڈالون لیکن معلوم نہین کیا سوچکر درگزر کر گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب تمہارا دماغ آسمان کی خبر لانے لگا“

مردہ فروش ”اے بڑہ بڑہ کے کیون باتین بنا رہا ہے۔ مین نے جان بوجھکر کچھ تھوڑی ہی دیر لگائی ممی لبنی تانے سو رہی تھی اور مین اوپر جاکر اوسکو جگا رہا تھا۔ مگر تم آج آ کیسے گئے مین تو سمجھتا تھا کہ کل رات آؤ گے“

کریکسمین ”آتے تو ہم نہین لیکن تیس اشرفیان آج رات بھر مین کمانے کا خیال لیتا آیا“

مردہ فروش ”خاصے رہے۔ تو اس وقت لاش لینے کو نہین آئے ہو“

کریکسمین ”نہین آج اس مردہ کی ضرورت نہین۔ جس ڈاکٹر کے لئے یہ مردہ تیار کیا گیا ہے اوسکو کہین کل رات کو جاکر اس کی ضرورت ہوگی۔ اس لئے اسکو اب اوٹھا لیجانا لاحاصل ہے۔ لیکن ایک اور ڈاکٹر جو مڈل سیکس اسپتال کے

قریب رہتا ہے ہم کو سنٹورڈچ کے گرجا کے پیچھے ڈیڑھ بجے ملنا ہے"

مردہ فروش۔ "کیا آج ہی رات؟"

کریکسمین۔ "ہان ابھی کوئی گھنٹہ بھر مین اور تمام اوزارون کے ساتھہ۔"

بفر۔ "ڈاکٹر کہتا ہے کہ گرجا کے قبرستان کے اندر جاکر ہمکو کارروائی کرنی ہوگی مگر تیس پونڈ بھی کچھہ ہنسی ٹھٹھا نہین۔ تینون مین سے ہرایک کے حصہ مین دس دس پاونڈ آئے۔ قسم ہے یہ قبرون مین سے مردے نکالنے کا کام تو نقب زنی سے بھی زیادہ فائدہ کا ہے۔ اوسمین مین تو پھر بھی نقصان کا خطرہ لگا رہتا ہے مگر اسمین پوبارہ ہی ہین۔ کہو تمام تمہاری کیا راے ہے۔"

کریکسمین۔ "جو کچھہ بھی ملجائے غنیمت ہے جب کسی خاص دن مین ایک آدھ مردہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور یہ نہین معلوم ہوتا کہ کسی قبرستان کو جاکر دیکھین تو پھر گلی میں سے کسی زندے ہی کو پکڑکر مردہ بنا ڈالتے ہین۔"

بفر۔ "خیال تو میرا ہی سمجھا ہوا ہے۔ تمھین یاد نہین کہ جب ہم کو اسی ڈاکٹر کے سپاہیوں سے ہم عنقریب ملنے والے ہین ایک لاش کی ضرورت پڑی تو ہم اس مکان کے دروازہ پر دو گھنٹہ تک انتظار کرتے رہے اور آخرکار ایک شخص کو جو مزے مین سیٹی بجاتا ہوا اور چاند کی طرف دیکھتا ہوا جا رہا تھا پکڑ لیا"

کریکسمین۔ "اور اوسوقت مجھکو یہ ترکیب سوجھی کہ اوسکو اولٹا لٹکا کر اوس کا سر پانی کی بالٹی مین ڈبوے رکھنا چاہیئے یہانتک کہ اوس کا دم نکل جائے۔ اس طریقہ سے افشائے راز کا خوف بھی نہین ہوتا کیونکہ نہ جسم پر کوئی زخم ہوتا ہے۔ نہ معدہ مین زہر ہوتا ہے اور الٹا لٹکے رہنے کے باعث پیٹ کے اندر زیادہ پانی بھی

نہین ہوتا۔"

بفر "کیا مزے کی ترکیب سوجھی تھی۔ اور اب تو ہم باقاعدہ طور سے اس پر عمل کرتے ہین۔ پانی کی بھری ہوئی بالٹی نیچے فرش پر اور پاؤن کو باندہ کر لٹکانے کے رسے اور کنڈے چھت پر اور اوس کے بعد مردہ صاحب سر نیچے پاؤن اوپر لٹکے ہوئے ہین۔ کپڑے نہون تو دیکھنے والا یہ سمجھے کہ قصائی کی دوکان پر بکرا ٹنگا ہوا ہے۔"

کریکسمین "تو کپڑ ونکو بدن پر ہم کب چھوڑتے ہین (مردہ فروش کی طرف مخاطب ہوکر جو ان دونون کے مکالمہ کے اثنا مین خاموش بیٹھا ہوا تھا) مگر یار تمہین کیا ہوگیا مگر یار تمہین کیا ہوگیا کیا سوچ رہے ہو؟"

مردہ فروش "مین یہ سوچ رہا تھا کہ جس ڈاکٹر سے تمہارا آج رات ملنے کا قرارداد ہوا ہے اوسکو ایک خاص لاش مطلوب ہے۔"

کریکسمین "ہان ہے تو سہی۔ جو لاش اوسے چاہیئے وہ ایک حجرہ مین دفن ہے۔"

مردہ فروش "تو اچھا پھر جلدی چلو۔ ایسے اچھے گاہک سے خلاف وعدگی نہ کرنی چاہیئے۔"

مردہ فروش کو پورا یقین تھا کہ اپنے زبردست لٹھہ کا جو وار اوسنے کیا تھا اوس سے رچرڈ کا کام تمام ہوگیا ہوگا۔ اسی لئے اوس کے دو ساتھیون نے جو نیا معاملہ اوس کے سامنے پیش کیا تھا اوس مین شریک ہونے کی نسبت اوس نے ذرا بھی تامل نہین کیا۔ وہ جانتا تھا کہ رچرڈ کی بیہوشی مین جو کچھ ہوگا وہ صبح

تک اوسکی اپنی جیبون مین پہونچ جائیگا کیونکہ مین پہر جو اس خبیث کی حقیقی ماں تھی اوسکو پورا بھروسہ تھا۔ غرضکہ بڑہیا کو چپکے سے چند ہدایتین کرکے کریکسمین اور بفر کے ساتہہ چلنے کو تیار ہو گیا۔

ان تینون بدمعاشون نے چند لچکدار گز اور دوسرے اوزار جنکی تفصیل اوپر لکہی جاچکی ہے اپنے ساتھ لے لئے۔ اور مردہ فروش نے ایک الماری میں سے دو ڈبے جن مین سے ہر ایک کا حجم چھہ مربع انچ ہوگا نکالے۔ یہ دونون ڈبے ساتھ لیجانے کے لئے اوس نے اپنے ساتہیون کے حوالے کردئے اور خود اپنے کوٹ کی جیب مین ایک لیمپ رکھ لیا جسپر ٹین کا ایک روزن دار خول چڑہا ہوا تھا تاکہ جس مقام پر روشنی ڈالنی مقصود ہو اس روزن کی راہ سے ڈالی جاسکے جب کل تیاریان ہوچکین تو تینون بدمعاش روانہ ہوئے۔

اب ہم رچرڈ مارکھم کی طرف متوجہ ہوتے ہین۔

جسوقت مردہ فروش اور اوس کی ماں رچرڈ کو مردہ سمجھکر عقب کے کمرہ مین ڈالکر چلے گئے تو وہ گھبرا کر اوٹھ بیٹھا اور ناقابل بیان پریشانی اور خوف کی گونا گون کیفیتون نے اوس کے دلکو چھپا لیا۔

معاذاللہ! جرم۔ سیاہ کاری اور خباثت نفس کی یہ کیسی گھناونی اور ڈراونی کمین گاہ تھی۔ جس مین اوس نے اپنے آپکو اسوقت قید پایا۔ برابر کے کمرے سے سڑتی ہوئی لاش کی بو آرہی تھی جس کا تعفن اوسکے دماغ کو پراگندہ اور معدہ مین متلی پیدا کئے دیتا تھا۔ لیکن کیا یہ لاش کسی ایسے شخص کی تھی جو اپنی موت مرا تھا

یا قتل کرڈالا گیا تھا - اوسکو اتنی ہمت نہ ہوئی کہ اس سوال کا جواب شافی اپنے آپکو دے کیونکہ وہم نے اوس کے دل مین یہ خوف پیدا کردیا کہ مبادا اس راز کا افشا اوس حق مین بھی ویسا ہی برا شگون پیدا کرے -

اوس نے بے اختیار چاہا کہ اس پرخوف جرم گاہ سے جو ایک اچھا خاصا مقتل تھی فرار ہوجاے - مگر فرار کیسے ہوتا - دروازہ مین قفل پڑا ہوا تھا اور دریچہ مین چٹکنی لگی تھی - اگر ذراسی بھی آہٹ ہوتی تو وہ خبیث جو برابر کے کمرہ مین بیٹھے ہوے ہیبتناک تجویزین لڑا رہے تھے دفعتاً گھس آتے اور اوس کو قتل کرڈالتے -

یہ خیال رچرڈ کے دل مین گذر رہے تھے کہ اوس نے اون بدمعاشون کو باتین کرتے ہوئے سنا جسکے مفہوم سے اوسکو کسی قدر اطمینان ہوا - جو دو شخص باہر سے آئے تھے وہ تیسرے کو قبر کھود کر مردہ نکالنے کے لیے لیجانا چاہتے تھے - بیچارے رچرڈ کے دل مین امید پھر تازہ ہوگئی اور اوسکو ڈھارس بندھ چلی کہ اوسکی جان بچ جائیگی -

اس وقت جس ہیبت انگیز مضمون پر برابر کے کمرے والے خبیثون نے گفتگو کرنی شروع کی اوسکو سن کر رچرڈ کے جسم کا بال ایک رونگٹا کھڑا ہوگیا - یہ ناپاک بدمعاش آپ ہی آپ خوش ہو رہے تھے کہ قتل کے مخفی رکھنے کے لیے ہمنے کیسی کیسی عجیب ایجادین کی ہین - رچرڈ نے خوف آمیز استعجاب کے ساتھ پانی کی بالٹی اور چھت کے کنڈون اور رسیون کی حقیقت کی توضیح کو سنا - پھر اوس کمبختی کے بارے کا واقعہ اوسکو معلوم ہوا جو رات کے وقت اس ملعون مکان کے دروازہ کے پاس سے گذرا تھا اور جسکو یہ قاتل مکان کے اندر گھسیٹ لائے تھے اور منھ مین کپڑا ٹھونس کر سر نیچے پاؤن اوپر کر کے چھت سے لٹکا دیا تھا اور سر پانی کی بالٹی

مین ڈبو دیا تھا۔ اس طرح اس بچارے نے جان دی تھی اور اوسکے دیو سیرت قاتلون نے اوس کو وہان رہنے دیا تھا تاکہ لاش سڑ جائے اور جس ڈاکٹر کے ہاتھ بیچی جانے والی تھی اوسکو زیادہ تازہ نہ معلوم ہو۔

خدا کی پناہ! کیا ایسے واقعات کا سچ ہونا ممکن ہے؟ کیا ایسے وحشیانہ اور وحشتناک جرایم کا ارتکاب ایک ایسے بڑے شہر مین ممکن ہے جسکی حفاظت کے لئے پولیس کے ہزار ہا بڑی بڑی تنخواہین پانے والے سپاہی مقرر ہین؟

القصہ تینون آدمی جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے باہر چلے گئے اور رچرڈ نے اطمینان کی سانس لی۔ مردہ فروش نے کرگیمین اور بفر کے ہمراہ روانہ ہونے سے قبل ممی کے کان مین یہ لفظ کہے تھے "جب مین جا چکون تو اوس چھوکرے کی جیب مین سے جو کچھ پاؤ سب نکال لینا۔ کوئی چار پانچ سو پاونڈ کے نوٹ اوس کے پاس ہونگے۔ دیکھنا احتیاط سے نکالنا۔ جب پاکٹون کی تلاشی لے چکو تو اوس کے سب کپڑے اوتار لینا اور کھوپری کو دیکھنا غالبا کھوپری چکنا چور ہو گئی ہوگی۔ کیونکہ میرا لٹھہ کاری پڑا تھا۔ اگر زخم ہوا تو کل پیچھے والی کوٹھری مین گاڑ دون گا۔ ورنہ پانی مین غوطہ دیکر پہلے پر ڈالدینا۔ کسی نہ کسی ڈاکٹر کے ہاتھ بیچ ڈالون گا۔"

یہی ہدایات تھین جن کی تعمیل کے لئے ممی نے اپنے بیٹے اور اوس کے دونون ساتھیون کے رخصت ہوتے ہی ایک شمع ہاتھ مین لی اور عقب والے کمرے کی طرف بڑھی۔ لیکن دروازہ کھولکر اوس نے اندر قدم رکھا ہی تھا کہ رچرڈ نے جھپٹ کر اوس کی کلائی پکڑ لی۔ بڑھیا کے منھ سے اس ناکامی پر ایک وحشیانہ نعرہ نکلا جو بلی کے غرانے کے مشابہ تھی لیکن اور کسی طرح کا خوف

یاسراسیمگی اوس نے ظاہر نہین کی رچرڈ نے تندی کے لہجہ مین اوس سے کہا۔
نالزادی قحبہ! خدا نے آخر مجھکو تم خبیثون کے جرایم دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے
یہان بھیجا۔"

بڑھیا۔"مجھکو مارو مت۔ جو کچھ کہوگے اوس کی تعمیل کرون گی۔"

رچرڈ۔" سچ سچ بتا کہ دوسرے کمرہ مین وہ لاش کیسی رکھی ہوئی ہے۔"

بڑھیا۔"میرے بیٹے نے اس آدمی کو مار ڈالا تھا۔"

رچرڈ۔" اوس کے کپڑے کدہر گئے ممکن ہے کہ اون مین کچھ کاغذات
ہون جن سے مقتول کے نام اور سکونت کا حال معلوم ہوسکے۔"

بڑھیا۔" میرے پیچھے پیچھے آؤ۔ تم کو دکھاتی ہون۔"

بڑھیا کمرہ سے نکلکر ایک دوسری کوٹھری کی جانب آہستہ آہستہ روانہ ہوئی اور رچرڈ
اوس کے پیچھے ہولیا۔ اوسکو خیال ہوا کہ اگر اس بدنصیب شخص کا نام اور پتا معلوم
ہوسکے جسکی لاش اس دوزخ نما مکان مین رکھی ہوئی ہے تو ممکن ہے کہ مین اوس کی
ورثا کی تشویش رفع کرسکون اور گو مین اونکو خبر بد ہی جاکر سناؤن گا لیکن اونہین رو پیٹ
کر صبر تو آجائیگا۔ بڑھیا نے ایک چھوٹے سے مودی خانہ کا دروازہ کہولا اور شمع
آگے بڑہا کر کچھ کپڑون کی طرف اشارہ کیا جو اندر ایک کہونٹی پر لٹکے ہوئے
تھے اور کہا" اندر جاکر کہونٹی پر سے خود ہی اوتار لو۔ مین انکو نہین چھوتی۔"

یہ کہکر بڑھیا پیچھے ہٹ گئی لیکن شمع کو اسطرح تھامے رہی کہ اوس کی روشنی
مودی خانہ مین پڑتی رہے۔ رچرڈ کپڑے لینے کے لئے آگے بڑہا اور کھونٹی
پر سے اونکو اوتارنے کے لئے ہاتھ بڑہاتے وقت اوس نے اپنا ایک پاؤن

سوداہی خانہ کے اندر رکھا ۔ قدم کا رکھنا تھا کہ معاً ایک چوردروازہ کا پٹ نیچے کی طرف کھل گیا ۔ اور رچرڈ دھڑام سے ایک زمین دوز خندق مین گر پڑا ۔

چوردروازہ جو کمانی کے ذریعہ سے کھلتا اور بندھوتا تھا رچرڈ کے گرتے ہی خود بخود بند ہو گیا اور رچرڈ نے گرتے گرتے بڑھیا کے دماغ خراش قہقہہ کی آواز تیرہ و تار خلا مین گونجتی ہوئی سُنی ۔

اس کے بعد ممی جاکر اوس کمرہ مین ایک کرسی لیکر بیٹھ گئی جس مین بوسیدہ لاش رکھی ہوئی تھی اور جھوم جھوم کر یہ گیت گانے لگی ۔

نباشون کا ترانہ

نازنین جسم اک مس مہ پارہ کا — لاے مٹی مین ملانے کے لئے
ساتھ بیٹی کو لیے آتا ہے باپ — گنج مرقد مین لٹانے کے لئے
چونک اٹھی ہے ماں بھی ساتھ ساتھ — اپنے روٹھی کو منانے کے لئے

ایک مدت سے قضا تھی تاک مین
خاک مل جاتی ہے آکر خاک مین

پھاوڑے لیکر چلو گرز اور کدال — سو رہی وہ ماہ پیکر ہے جہان
کر دیا مٹی کو مٹی سے جدا — ہمکو بھی سوجھی مین کیا آنکھ مچولیان
اب نکالو لاش کو تابوت سے — تاکہ ڈالے عکس ماہ آسمان

مُردنی چھائے ہوئے رخسار پہ
اور سنہری زلف عنبر بار پر

توپ دو اوپر سے بھر کر بھائیو قبر سے کھودی ہے مٹی جس قدر
لے چلو اس گوری گوری لاش کو اپنے کندھون پر اوٹھا کر جلد تر
پڑ گئی ہے چاندنی بھی ماند اور کر رہا ہے تیز نشتر ڈاکٹر

تا کہ چیرے اور پھاڑے شوق سے
بند بند اس نعش سیم اندام کے

دل زدہ مان لوسے کے تڑکے یہان آئے گی آنسو بہانے کے لئے
مانگنے کو حق مین بیٹے کے دعا پھول تربت پر چڑھانے کے لئے
آرزو کرنے کو خود بھی موت کی جذبۂ دل آزمانے کے لئے

اوس کو کیا معلوم کیسے ہم نے کل
نعش کے آرام مین ڈالا خلل

ممی کو یہ گیت گاتا ہوا چھوڑ کر ہم مردہ فروش اور اوس کے دونون ساتھیون کے ہمراہ شور ڈچ کے گرجا کو جاتے ہین تا کہ دیکھین کہ اونہون نے وہان جا کر کیا کارروائی کی۔

بیالیسوان باب

نباش

مردہ فروش کریکسمین اور بفراون تنگ وتار اور غلیظ گلیون کو جلد جلد طے کرنے لگے جن کے دوسرے سرے پر شورڈچ کا گرجا واقع تھا۔ رات اگرچہ ایسی اندھیری تھی کہ ہاتھ کو ہاتھ سوجھائی نہین دیتا تھا لیکن یہ لوگ بلا تامل چپ چاپ چلے جارہے تھے۔ وہ اس نواح سے ایسے ہی واقفیت تھے جیسے کوئی شخص اپنے مکان کے کمرون اور رستون سے ہو۔

آخرکار نباش اوس پست چار دیواری کے پاس جا پہونچے جسپر ایک بلند کٹہرا لگا ہوا ہے اور شورڈچ کے گرجا کے قبرستان کے گرداگرد چلا گیا ہے یہ لوگ اسوقت قبرستان کے پچھواڑے کی ایک تنگ وتاریک گلی مین کھڑے ہوئے تھے جہان ایک بھی متنفس موجود نہ تھا۔ اور اگرچہ شورڈچ کے کلیسا کی عمارت لندن کے سب سے زیادہ آباد حصہ مین واقع ہے لیکن جس جگہ پر وہ کھڑے ہوئے تھے وہ ایسی تھی کہ وہان سے وہ بہ آسانی قبرستان مین داخل ہوکر اوس مقصد کو پورا کرسکتے تھے جس کے لئے آئے تھے۔

نباشون کے آنے سے کچھ دیر پہلے ایک شخص ایک لمبا فرغل پہنے دیوار کے سایہ تلے ٹہل رہا تھا۔ یہ شخص وہ سرجن تھا جسکی علم پرستی نے اس

بات قبرون مین سے مردے نکالنے والون کی قوت بناشیہ کو تحریک ہوئی ہی۔
سب سے پہلے کریکسمین آگے بڑہا اور جب اوس نے دیکھا کہ ڈاکٹر آ چکا ہے
اور مطلع بالکل صاف ہے تو اوس نے ایک خاص انداز سے سیٹی بجا کر اپنے دونون
ساتھیون کو بھی بلالیا۔ جب یہ سب لوگ ایک جگہ جمع ہوئی تو سرجن نے چپکے سے پوچھا۔
"تم لوگ اپنے سب اوزار تو ساتھ لیتے آئے ہو گے؟"

مردہ فروش :۔ "ضروری اوزار سب ہمارے پاس موجود ہین"

سرجن :۔ "مگر یہ یاد رہے کہ یہ مقبرہ سنگین ہے اور گرجا کے اندر واقع
ہے۔ اس کے پتھرون کا ہٹانا آسان نہ ہوگا"

مردہ فروش :۔ "صاحب آپ وہ مقبرہ ہمکو دکھائیے۔ اور تہوڑی دیر مین
لاش لے لیجیے"

سرجن :۔ "تو ٹھیک ہے۔ میری گاڑی بھی گلی مین ٹہیک تین بجے آ موجود
ہوگی۔ اس کام کے لئے ہم کو کافی وقت ملیگا کیونکہ ۵ بجے تک کوئی شخص گھر سے
باہر نہین نکلتا اور اندھیرا تو سات بجے تک بھی رہتا ہے"

اسکے بعد سرجن اور بناش کٹہرے کے اوپر چڑھ کر دوسری طرف قبرستان
کے اندر اتر آئے۔ اس وقت مردہ فروش نے سرجن اور اپنے دونون ساتھیون
سے کہا "آپ لوگ یہان دیوار کے سایے مین آرام سے بیٹھے رہین اور مین
آگے جا کر دروازہ کہولنے کا انتظام کرتا ہون۔" یہ کہہ کر وہ دبے پاؤن قبرون
مین سے ہوتا ہوا گرجا کی طرف بڑہا۔

سرجن اور کریکسمین دیوار کے قریب ایک قبر کے تعویذ پر بیٹھ گئے اور نفر

زمین پر اوندے منھ پٹ لیٹ گیا اور زمین سے کان لگا کر کچھ سننے لگا۔ اس وضع مین چند منٹ تک رہنے کے بعد اوس نے اپنے منھ سے اس طرح کی آواز نکالی جیسے کوئی ریچھ آہستہ سے غراتا ہو اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ کسی خاص اشارہ کا جواب دے رہا ہے جسکی آواز اوسی کے کانون تک پہونچی۔ چنانچہ تھوڑی دیر مین بفر نے سر اوٹھایا اور کرکسمین اور سرجن سے چپکے سے کہا۔

"مُردہ فروش کہتا ہے کہ میری کنجی سے دروازے کا قفل نہین کھلتا"

یہ کہکر اوس نے اپنا کان پھر زمین سے لگایا اور پٹ لیٹ کر سننے لگا۔ کچھ دیر گذری تھی کہ اوس نے پھر کسی اشارہ کا جواب دیا لیکن اس دفعہ جواب مین سیٹی بجادی۔ پھر اوٹھکر اوس نے اپنے دونون ساتھیون سے چپکے سے کہا۔

"معلوم ہوتا ہے کہ قفل بڑا مضبوط پڑا ہوا ہے اور اوسکو ریتی سے کاٹنے مین پاؤ گھنٹہ لگیگا"

اس کے بعد تقریباً بیس منٹ گذر گئے۔ سرجن کے دانت مارے سردی کے بج رہے تھے اور یہ خیال اوس کے دل مین رہ رہ کر آرہا تھا کہ مین بھی آج کی رات کس نامطبوع کام کے لئے اس جگہ آیا ہون۔ ان دونون آدمیون کا استنے فاصلہ پر بات چیت کئے بغیر ایک دوسرے پر اپنے خیالات ظاہر کر لینا۔ اپنے کام کی انجام دہی مین گھڑیال کی سی باقاعدگی ظاہر کرنا اور قبر مین سے مردہ نکال لینے کی خدمت کو اس اطمینان اور دلجمعی کے ساتھ اپنے ذمہ لینا۔ یہ تمام ایسی باتین تھین جنھون نے سرجن کو بے اختیار متاثر کیا۔ چنانچہ وہ سر سے لیکر پاؤن تک کانپ اوٹھا اور گھن اور نفرت کی وہی کیفیت اوسپر طاری ہوئی جو اوس

حالت مین ہوتی جب کہ حشرات الارض اوس کے ننگے جسم پر رینگنے لگتے۔

بفر نے دفعتاً زمین سے اوٹھ کر کہا "یہ سب معاملہ ٹھیک سے ہے۔ چلو"

یہ کہہ کر بفر گرجا کے جنوبی حصہ کی طرف روانہ ہوا اور سرجن اور کریکسین اوس کے پیچھے پیچھے ہو لئے۔ کچھ دور چلکر وہ ایک زینہ کے قریب پہونچے جس کو طے کر کے ایک دروازہ آیا۔ یہ دروازہ کھلا ہوا تھا اور مردہ فروش اوس کے اندر ایک گنبد کے نیچے کھڑا ہوا تھا۔ جب سب اندر آچکے تو دروازہ باحتیاط تمام بند کر دیا گیا۔ ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ باہر خوب سردی پڑ رہی تھی۔ لیکن گرجا کے اندر بھی ٹھنڈک کچھ کم نہ تھی۔ یہان سردی کی یہ کیفیت تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ ریڑھ کی ہڈی کا مغز تک جمتا چلا جا رہا ہے۔ باہر ہوا سائین سائین چل رہی تھی اور گنبد کے اندر ہر قدم رہ رہ کر گونجتا تھا۔

اس وقت مردہ فروش نے سرجن سے کہا "لیجیے صاحب ہم تو تیار ہین اب آپ فرمائیے کہ کام کس مقام پر شروع کرنا چاہیے"

سرجن ہاتھون سے رستہ ٹٹولتا ہوا آگے بڑھا اور کچھ دور جاکر رک گیا اور کہنے لگا "مین مقرر اوسی پتھر پر کھڑا ہوا ہون جسے تمکو ہٹانا ہے۔ بہرحال تم خود معلوم کر سکوگے کہ یہی وہ قبر ہے یا نہین کیونکہ تجہیز وتکفین کل ہی صبح ہوئی تھی اور اس لئے چونا ضرور ہے کہ ملایم ہو"

مردہ فروش نے جھک کر ہاتھ سے اوس خاص مقام کے پتھر کے جوڑون کو ٹٹولا اور پھر اپنی چھری اوس مین داخل کر کے دیکھی اس کے بعد چند منٹ تک خاموش رہ کر اوس نے کہا "آپ کا قیاس درست ہے اس پتھر کی

سل کو یہان نصب ہوکر ایک دو دن سے زیادہ کی مدت نہین گذری - لیکن کیا آپکا
یہ مقصد ہے کہ ہمارے کام کے آثار ذرا بھی باقی نہ رہین ؟"

سرجن - "یقیناً مین ہرگز نہین چاہتا کہ متوفیہ کے اعزا کو یہ بات معلوم ہو جائے
کہ اس مقبرے مین دست اندازی کیگئی ہے - اگر اون کو معلوم ہو گیا تو فوراً مجھپر
شبہ کیا جائیگا کیونکہ مین نے نعش کا طبی امتحان کرنے کی باصرار خواہش کی تھی
اور اونہون نے جم کر انکار کر دیا تھا"

مردہ فروش - "تو پھر ہمکو لیمپ روشن کرنا پڑیگا اور اسی مین سب سے
زیادہ خطرہ ہے"

سرجن - "بغیر اس کے چارہ بھی نہین - ایک دو دن مین جب قفل ٹوٹا ہوا
پایا جائے گا تو ضرور گرجا کے اندر یہ تحقیقات کیجائے گی کہ آیا قفل کے توڑنے
والے چور تھے یا نباش - ایسی حالت مین نہایت ضروری ہے کہ قبر مین سے لاش
کے نکالے جانے کا کچھ بھی سراغ باقی نہ رہے"

مردہ فروش - "بہت خوب جناب - آپ حکم کیجئے ہم تعمیل کو تیار ہین - چلو
یارو لگا لگاؤ"

کچھ دیر مین مردہ فروش نے وہ لیمپ روشن کیا جس کا ذکر فصل گذشتہ مین
کیا جاچکا ہے - اس لیمپ کی شعاعین نیچے کی طرف پڑ رہی تھین اور عمارت کے
باقی حصہ مین پھیلنے نہ پاتی تھین - اس روشنی مین مردہ فروش نے بسرعت تمام تعویذ کے
اوس بڑے پتھر کے جوڑون کو دیکھ لیا جس کا ہٹانا مقصود تھا اور جس پر ابھی تک
کوئی کتبہ کندہ نہین کیا گیا تھا - اوس نے بغور دیکھ لیا کہ چونا کہان کہان اور کس

طریقہ پر لگا ہوا ہے اور کس مقام پر کم ہے اور کس مقام پر زیادہ اس معائنہ کے بعد اوس نے لیمپ گل کر دیا اور کریکسین اور بفر کے ساتھہ ملکر کام شروع کر دیا۔

سرجن کی آنکھین بتدریج اندھیرے سے مانوس ہو چلین اور ایک حد تک اوسکو نباشون کا طریقہ کارروائی نظر آنے لگا۔

نباشون نے اول تعویذ کے پتھر کے گرداگرد چونے پر سرکا ڈالا۔ اس کے بعد اپنی جیبون مین سے لمبی لمبی نوک دار اور لچکدار پھل والی چھریان نکالکر پتھر کے جوڑون کے اندر داخل کین۔ چند سکنڈ تک وہ ان چھریون کو جوڑون کے اندر جلد جلد آگے پیچھے چلاتے رہے تاکہ چونا کھرچا جائے اور کچھ کچھ دیر کے بعد درزون مین سرکا ڈالتے گئے۔

جب یہ عمل ختم ہو چکا تو اونھون نے ایک بیرم کا پتلا اور نوک دار سرا اوس تعویذ والے پتھر اور اوس کے برابر کے پتھر کے درمیان داخل۔ مردہ فروشش جس کے ہاتھہ مین یہہ بیرم تھا بہت آہستہ آہستہ اس کو دبا رہا تھا لیکن ہر دباؤ پر کریکسین اور بفر ایک لکڑی کا فانہ اوس خالی جگہ کے اندر داخل کرتے جاتے تھے جو بیرم کے عمل سے زیادہ زیادہ فراخ ہوتی جارہی تھی۔ ان خانون کا یہ فائدہ تھا کہ اگر بیرم ٹوٹ جاتا تو پتھر پھر اپنی اصلی جگہ پر نہ گرنے پاتا۔ آخر کار پتھر اس قدر اونچا اوٹھہ آیا کہ اونھون نے لکڑی کے ایک موٹے سے لٹھے کے سہارے جس کا طول تین فٹ ہوگا۔ اوسکو کھڑا کر دیا۔ اس وقت مردہ فروشش نے سرجن سے جو ان لوگون کی

کی کارروائیوں کو خوف و نفرت کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا کہا کہ اگر اس پتھر کے اوٹھانے میں ہمکو مدد دیجئے۔ اس پر سرجن نے تینوں کے ساتھ ملکر زور لگایا اور پتھر کو ہٹا کر دو لکڑی کے بیلنوں کے ذریعہ سے قبر کے منہ سے کچھ دور لیجا کر ڈالدیا۔ اب مردہ فروش نے سرجن سے پوچھا۔ "آپ کو یقین تو ہونا تاکہ یہی وہ قبر ہے؟"

سرجن "پورا یقین ہے۔ دن کی روشنی میں پاؤ گھنٹے تک اس کے سرہانے کھڑے رہ کر بھی اندھیرے میں نہ پہچان سکوں تو حیف ہے میری یاد پر۔ اسکے علاوہ چونا بھی گیلا ہی تھا۔"

مردہ فروش۔ (بات کاٹ کر) "چونے کے گیلے ہونے پر زیادہ بھروسا نہیں کیا جاسکتا۔ ممکن ہے کہ پاس ہی کسی اور کا جنازہ دفن کیا گیا ہو۔ مگر ابھی معلوم ہوا جاتا ہے کہ آپ کا اندازہ صحیح ہے یا نہیں۔ کیا تابوت لکڑی کا تھا؟"

سرجن "ہاں شاہ بلوط کی لکڑی کا تھا اور کالے کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا۔ چونکہ متوفیہ کے خاندان سے میرا قدیم کا تعارف تھا اس سلئے تجہیز و تکفین کا انتظام خود میں نے ہی کیا تھا۔"

یہ سن کر مردہ فروش نے اون لمبے چکدار لوہے کے گزوں میں سے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ایک گز نکال کر زور سے قبر کے اندر مارا۔ گز کا سرا ایک تابوت کے ڈھکنے کے اندر گھس گیا۔ اس کو کھینچ کر مردہ فروش نے وہ سرا اپنی زبان پر رکھ کر چکھا اور ہونٹ چاٹ کر بولا "ہاں تابوت تو شاہ بلوط ہی کی لکڑی کا ہے اور ڈھکا ہوا بھی کالے کپڑے سے ہے"

سرجن ؔ مین نے پہلے ہی کہا تہا کہ میرا قیاس غلط نہ ہوگا ۔"
بناشون نے رسون کے ذریعہ سے تابوت کو قبر مین سے باہر نکالا اور ایک پتھر پر رکھہ دیا ۔ اس کے بعد مردہ فروش نے ایک چھینی سے تابوت کا ڈھکنا باحتیاط تمام کہولا اور دوسری مرتبہ لیمپ جلایا ۔ لیمپ کی روشنی لاش کے زرد چہرہ پر پڑی یہ چہرہ ایک نوعمر لڑکی کا تھا جسکی عمر ۱۶ سال کے قریب ہوگی اور سرجن نے اسکو دیکھتے ہی کہا کہ ہان یہی وہ لاش ہے جو مجھے چاہیئے تھی ۔ مردہ فروش نے لیمپ کو پھر بجھا دیا اور اپنے ساتھیون سمیت لاش کو تابوت سے نکالا ۔ اس کے بعد ان خبیثون نے لاش کا کفن اتار کر اوسکو بالکل برہنہ کر دیا اور گردن اور پاؤن کو ایک مضبوط رسی سے باندہ کر ایک بڑے تھیلے مین جو اسی غرض سے تیار کیا گیا تھا ڈالکر اوپر سے منھہ بند کر دیا ۔
جب یہ سب کچھ ہوچکا تو نباشون نے قبر کو پھر اپنی اصلی حالت پر لانا شروع کیا تابوت پر ڈہکنا احتیاط کے ساتھہ جڑ دیا گیا اور اس گہوارۂ مرگ کو جو اب خالی ہوچکا تھا قبر کے اندر اتار دیا گیا ۔ اسکے بعد پتھر کو لڑھکا کر قبر کے منہ پر نصب کر دیا گیا اور جن چھوٹے ڈبونکا اون پر ذکر ہوا ہے اون مین سے ایک مین سے چونا نکالا گیا تاکہ درزون مین لگا دیا جاسکے اس وقت مردہ فروش نے تیسری مرتبہ اپنا لیمپ روشن کیا اور چونا اسطرح سے لگایا کہ جن راجون نے خود اپنے ہاتھ سے تعویذ کا پتھر بٹھایا تھا وہ بھی اگر آکر دیکھتے تو نہ کہہ سکتے کہ یہ پتھر اپنی جگہ سے ہٹایا گیا ہے ۔ لیکن چونکہ پہلے چونے کے مقابلہ مین یہ چونا جو اب لگایا گیا تھا ذرا زیادہ ہلکے رنگ کا تھا اور نیا بھی معلوم ہوتا تھا لہذا مردہ

فروش نے دوسرے ڈبہ مین سے جو اپنے گھر سے ساتھہ لایا تھا ایک بھورے رنگ کا سفوف نکالا اور چونے پر چھڑک دیا۔ بالاخر فرش سے جگہ صاف کردی گئی جس سے نباشون کی غارتگری کے تمام آثار مٹ گئے۔

گھڑیال نے تین بجائے تھے کہ سرجن اور کفن کھسوٹ لاش والے تھیلے کو اوٹھائے ہوئے گرجا سے باہر نکلے قبرستان کے پچھواڑے کی دیوار کے قریب پہونچکر اونھون نے اپنا بوجھہ نیچے رکھدیا اور کریکسمین یہ دیکھنے کے لیے گیا کہ سرجن کی گاڑی آئی ہے یا نہین۔ چند منٹ مین وہ کٹہرے کے قریب واپس آیا اور چپکے سے بولا کہ سب ٹھیک ہے۔ اب ان سب نے ملکر لاش کو اوٹھاکر کٹہرے پر سے دوسری طرف نیچے اتارا اور گاڑی مین لیجا کر رکھا یا اس کے بعد سرجن نے ہر ایک کفن کھسوٹ کے ہاتھہ مین دس دس اشرفیان گن کر رکھین اور گاڑی مین لاش کے برابر بیٹھ گیا جو تیز تیز اوس کے مکان کے طرف روانہ ہوئی۔

تینون نباش اوٹ کر اوسی مکان مین پہونچے جہان سے ایک ساتھہ روانہ ہوئے تھے اور کریکسمین اور بفر نے سامنے کے کمرے مین اوزار رکھہ کر اپنے اپنے گھر کی راہ لی۔

مردہ فروش نے اپنے ساتھیون کے رخصت ہوتے ہی لیمپ ہاتھہ مین لیکر عقب کے کمرہ کا اس امید پر رخ کیا کہ وہان رچرڈ کی برہنہ لاش دہلی دہلائی رکھی ہوگی لیکن کمرہ خالی پاکر اوسے نہایت تعجب ہوا۔ چنانچہ پہلے تو اوس نے آپ ہی آپ کہا۔ "اس بے وقوف بڑھیا نے یہ کیا تماشا کیا ہے" اور پھر

سیڑھیون کے قریب جاکر بآواز بلند پکارا۔

"ممی جاگتی ہو؟"

چند منٹ مین اوپر کی منزل کا دروازہ کھلا اور بڑھیا لباس شب خوابی پہنے ہوئے سیڑھیون کے اوپر نمودار ہوئی اور کہنے لگی "بیٹا ٹوٹی تم ہو۔

مردہ فروش "عجب بیہودہ ہے۔ مین نہین تو اس وقت اور کیا تیرا باپ ہوسکتا تھا۔ مگر وہ تازہ لاش کیا ہوئی۔؟"

بڑھیا "تازہ لاش پھر زندہ ہو گئی۔"

مردہ فروش "لاحول ولاقوۃ۔ کیسی باتین کر رہی ہو۔ روپیہ کہان ہے کسقدر تھا۔ اور اوسکی کھوپڑی بھی ٹوٹی تھی یا نہین؟"

ممی "مین تم سے کہتی ہون کہ وہ پوری طرح سے ہوش مین آگیا۔ جب تمہارے چلے جانے کے بعد مین اوس کمرہ مین گئی تو اوس نے مجھے شیر کی طرح آدبوچا"

مردہ فروش (زمین پر پاؤن مار کر) "شیطان کی پھٹکار مجھ پر۔ مین بھی کیا گدہا تھا کہ تین انچ فولاد اوسکے جسم مین نہ بھونک دیا۔ تو وہ بھاگ گیا اور روپیہ بھی لے گیا اور شاید پولیس والون کو ابھی بلاکر لاتا ہوگا۔؟"

ممی۔ (قہقہہ لگا کر) "ٹوٹی بیٹا فکر مت کرو۔ وہ ہمارے پنجہ سے چھوٹ کر کہان جاتا ہے۔ مین نے اوسکو ہمیشہ کے ملئے سلانے کا پورا پورا انتظام کرلیا"

مردہ فروش "کہان ہے۔ کدہر ہے۔ جلد بتاؤ۔"

ممی ۔" جہان اوس کے اچھے اوس سے پہلے گئے "

مردہ فروش (نہایت تشویشناک تذبذب اور بیقراری کے عالم مین) "کیا سچ مچ کے کنوئین مین ؟"

ممی ۔" نہین ۔ اوس گڑھے مین جو مودی خانہ کے نیچے ہے "۔

مردہ فروش ۔ (رعد کی طرح گرج کر) "کٹنی ملعون ۔ ڈھڈو کہین کی ! بنا بنایا کھیل بگاڑ دیا نابکار تو نے اوس کو اوس جگہ لے جا کر گرایا جہان سے اوس کا بچ نکلنا یقینی تھا "

بڑھیا ۔ (نہایت تشویش کے لہجہ مین) "بچ نکلنا یقینی تھا ۔"

مردہ فروش ۔" ہان یقینی تھا ۔ مہینہ ڈیڑھ مہینہ ہوتا ہے کہ مین نے تم سی کہا تھا کہ برابر والے خالی مکان اور اس گڑھے کے درمیان والی دیوار کا ایک حصہ ٹوٹ گیا ہے ۔ باوجود اس کے تم نے اوسکو اسی گڑھے مین جا گرایا"

بڑھیا ۔ (آنکھین نکالکر) تو نے کبھی مجھ سے یہ بات نہین کہی ۔ تیرا ہمیشہ سے یہ قاعدہ ہے کہ اپنے سر سے بلا ٹالنے کے لئے ہر ایک الزام میرے سر تھوپ دیا کرتا ہے ۔"

مردہ فروش ۔ (دانت پیسکر) "امان مجھے زیادہ غصہ مت دلاؤ ۔ تم جانتی ہو کہ مین نے دیوار کے ٹوٹ جانے کا ذکر تم سے کیا تھا اور تم کو یہ بھی معلوم ہی کہ مین نے تم سے کہا تھا کہ اب اس بچے سے کام نہین لینا چاہیئے ۔

ممی ۔" جھوٹ ۔ سراسر جھوٹ "

مردہ فروش ۔" سچ ۔ سراسر سچ ۔ تم کو یاد نہین کہ اوس وقت مین نے

تم سے یہ بھی کہا تھا کہ مین کسی رات کو یہ دیوار اپنے ہاتھ سے چن دونگا ورنہ اگر کوئی شخص بازو والے مکان مین آکر آباد ہو گیا اور اوس نے یہ گڑھا دیکھہ پایا تو وہ دل مین خیال کریگا کہ ایسے زمین دوز چہ بچے کی ہم کو کیا حاجت ہوسکتی ہی اور اسطرح ہمارا راز کھل جائیگا "

ممی " تو جھوٹ بکتا ہے۔ تو نے اس کے متعلق ایک حرف بھی مجھسے نہین کہا "

مردہ فروش ۔ (سب سے جھنجھلا کر) " خدا تجھے غارت کرے۔ تو نے میری خانہ خرابی کی۔ یہ ملعون مارکھم ہم دونون کو تباہ کر کے رہے گا "

مردہ فروش کے دل مین ابھی تک کچھہ کچھہ امید باقی تھی۔ زمین دوز گڑھا نہایت عمیق تھا اور اسلئے ظن غالب تھا کہ مارکھم گر کر بے ہوش ہو گیا ہو۔ یہ سوچکر وہ جلدی سے مودی خانہ کے طرف گیا اور چور دروازہ اٹھایا۔ اوس کے لیمپ کی کی تیز روشنی گڑھے کی تہ تک پہونچی۔ لیکن گڑھا بالکل خالی تھا۔ آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے پر بھی اوسکو کچھہ نظر نہ آیا۔ مایوسی اور خوف کی شدت سے اس وقت اوس کی کیفیت جنونیون کی سی ہو گئی۔ وہ نہ جانتا تھا کہ اس مکان سے بھاگ جائے یا وہین رہے۔ اس سخت اضطراب اور تشویش کی حالت مین اوس نے مودی خانہ کے سامنے ٹہلنا شروع کیا اور اس وقت اوس خونی کو بھی اوس کی حالت پر رشک نہ آتا جس کا سولی چڑھنے کا وقت قریب آ پہونچا ہو۔

تینتالیسوان باب

تلاش بے سود

جب چیرڈ مار کمرمی کی دغا بازی سے مودی خانے والے غار کے اندر گر پڑا تو اوس کا سر ایک پتھر سے ٹکرایا جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گیا اس طور پر پڑے پڑے اوسکو آدہ گھنٹے سے زیادہ دیر گذری ہو گی کہ ٹھنڈی ہوا کے ایک جہونکے نے اوس کو اس بیخودی کی نیند سے جگا دیا اور جب وہ ہوش مین آیا تو وہ تمام خطرات یکے بعد دیگرے اوس کے دل مین گذرنے لگے جنہون نے اس وقت اوس کو گہیر رکھا تھا۔ اس رات کو جو کچہہ اوس پر گذرا تھا وہ ایسا تھا کہ اچھے اچھون کے ہوش بگڑ جاتے۔ جس ملعون مکان کے ایک زمین دوز زندان مین وہ اس وقت مقید تھا اوس کے خوفناک راز شور ڈیچ کے گرجا کی طرف سدہارنے سے پہلے نباشون نے جو گفتگو کی تھی اوسکے سفاکانہ اسرار کسی بدنصیب مقتول کی لاش اور وہ تمام ہیبت انگیز آلات جو اسکیلے ڈ کیلے رہرون کو ڈبو کر مار ڈالنے کے متعلق اس دوزخ نما مکان کے سامنے کے کمرے مین رکھے ہوئے تھے۔ ان تمام تصورات

سنے اوس کے دماغ کو چکرا دیا اور اوس کی حالت قریب قریب مجنونون کی سی ہو گئی۔ اس وقت اوسنے ایسا محسوس ہونے لگا کہ اگر اس زندان مین سے بچ نکلنے کا اوسکو رستہ نہ ملا تو وہ اپنا سر دیوار سے پٹک پٹک کر مر جائیگا شدت کرب مین اوس نے اپنی مٹھیان بند کر لین اور سر پیٹ پیٹ کیا۔ کچھ دیر کے بعد جب یاس و کرب کا اشتداد کم ہوا تو اوس نے کوشش کی کہ اپنے دل کو سمجھائے اور جو خطرات اوسکو گھیرے ہوئے تھے اونکے مدافعت کرنے کی کوشش کرے۔ لیکن یہ کوشش اور اولٹی سوہان روح ہو گئی اور آخر کار بے اختیاری کے عالم مین وہ بہ آواز بلند اسطرح چلایا۔

"اے خدائے بلند و برتر! مین نے تیرا کیا قصور کیا ہے جو مجھکو ان مصائب مین مبتلا کیا گیا؟ کون سا گناہ مجھسے ایسا صادر ہوا ہے جس کی پاداش مین مجھے یہ عذاب دیا گیا؟ کیا مین نے اپنے مقدور بھر قولاً و فعلاً تیری اطاعت گزاری نہین کی؟ کیا مین تیری عظمت و عبادت نہین کرتا؟ اے خدائے جل و علا! کیا تیری یہی مرضی ہے کہ مین ایسی بے وقت موت اور پھر ایسی سفاکانہ موت مرون؟ کیا دنیا مین اتنی وسعت نہین کہ مجھ جیسے ہیچ میرز اور کس مپرس کیڑے کے لیے گنجایش نکل سکے؟ کیا مین پہلے ہی کافی آزمایشون اور امتحانون مین نہین ڈالا جا چکا ہون اور کیا اسپے روحانی عذاب سے جانگزا ساعت مین مین کبھی تیرا منکر ہوا؟ جب دغاباز اور باطل پرست لوگون نے دنیا کی نظرون مین مجھکو ذلیل کرنے کا بیڑا اوٹھایا تو کیا تیری مشیت عالیہ کے برخلاف مین نے طاغیانہ خیالات

کو دل مین جگہ دی ؟ اے میرے خدا میری سن میری دعا قبول کر مجھے اس بے وقت موت سے بچا اور مجھکو اس تباہی سے نکال۔"

یہ وہ خلوص آمیز اور پر جوش دعا تھی جو رچرڈ نے اپنے خالق سے شدت یاس مین کی دعا کرتے وقت اوس نے اپنے ہاتھ اوپر اوٹھائے اور اتفاق ایسا ہوا کہ وہ ایک سوراخ مین جا پڑے جو دیوار مین تھا۔ معًا اوس کے دل مین امید کی شمع روشن ہو گئی اور جب مزید تلاش پر اوس کو معلوم ہوا کہ یہ روزن اس قدر بڑا تھا کہ وہ اس مین سے سمٹ سمٹا کر باہر نکل سکتا تھا تو اوس کے منھ سے یہ آواز نکلی۔

"اے ارحم الراحمین۔ اے بیکسون کے دستگیر! مین تیرا شکر ادا کرتا ہون۔ تو نے میری التجا سن کی اور میری مراد برلایا۔ میری زبان درازی اور ہرزہ درائی کو معاف کر۔ میری نادانی تھی کہ مین نے تیری مشیت مین چون وچرا کرنے کی جرات کی"

اب اوس نے قصد کر لیا کہ جو ہو سو ہو اس روزن مین سے باہر نکلنا چاہیئے کیونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ جس حالت مین وہ اب تھا باہر نکلکر اوس سے بدتر حالت ہونی کسی طرح ممکن نہ تھی اس کے علاوہ ایک خفیہ اثر نے جس کو اوس نے اوسکو تائید غیبی سے تعبیر کیا یہی تقاضا کیا کہ وہ یہان سے فورًا نکل کھڑا ہوا۔ القصہ وہ رینگتا ہوا اس سوراخ سے باہر نکلا اور نرم گیلی زمین پر اپنے آپ کو کھڑا پایا۔ چارون طرف اندھیرا غضب چھایا ہوا تھا۔ اوس نے اپنا رستہ ہاتھون سے ٹٹولنا شروع کیا اور قدم قدم پر رکتا ہوا آگے بڑھا۔ کچھ دیر کے بعد اوس کا قدم

ایک زینے پر پڑا اور اوس کے اطمینان اور خوشی کی کوئی حد نہ رہی جب اوسکو معلوم ہوا کہ مین پتھر کی سیڑھی پر کھڑا ہوا ہون اس زینے پر چڑھ کر اوسکو ایک دروازہ ملا جو وہکا دیتے ہی کھل گیا - دروازے مین داخل ہوکر وہ ہاتھون سے رستہ ٹٹولتا ہوا آہستہ آہستہ آگے بڑھا - چند منٹ مین اوس کو ایک اور دروازہ ملا جس مین ایک چٹکنی لگی ہوئی تھی - اس کے کھولتے ہی اوس نے اپنے آپکو گلی مین پایا دروازے کو باحتیاط تمام بند کرکے وہ اس مقام سے بے تحاشا بھاگا - ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا تازی کتے اوس کے پیچھے پیچھے آرہے ہین - بھاگتے مین نہ اوسکو اسکی خبر رہی کہ رستے مین گر رہے ہین نہ اس کا خیال رہا کہ کیچڑ سے اوسکے تمام کپڑے لت پت ہوگئے ہین - بلکہ جی مین یہ کہتا ہوا سرپٹ بھاگا کہ جان بچی لاکھون پائے -

ایک گھنٹہ تک وہ اسی طرح برابر بھاگتا ہوا چلا گیا - آخرکار تکان سے چور ہوکر وہ ایک مکان کے دروازے کے سامنے بیٹھ گیا جہان ایک لالٹین ٹمٹما رہی تھی - اپنے پریشان خیالات کو اوس نے جہان تک ہوسکا جمع کیا اور یہ سوچنے لگا کہ میری یہ شتر بے مہار کی سی دوڑ مجھکو آخر کس نواح مین لے آئی ہوگی - لیکن اوس نے جتنا قیاس دوڑایا اوتنا ہی اپنے موجودہ حوالی کا راز سربستہ پایا - بہرحال اوسکو اتنا معلوم تھا کہ وہ پایہ تخت لندن کے کسی مشرقی حصے مین ہے لیکن یہ ناممکن تھا کہ وہ یہ بتا سکے کہ کس خاص مقام پر ہے -

وہ اسی اودھیڑ بن میں تھا کہ کسی شخص کی پانون کی چاپ اوسکے کان مین پڑی جو اوس کی طرف آرہا تھا - لالٹین کی روشنی مین اوسے جلد معلوم ہوگیا

کہ ایک پولیسمین ہے جو آہستہ آہستہ گشت کرتا ہوا آرہا ہے۔ رچرڈ نے بڑھ کر اوس سے صاحب سلامت کی اور کہا۔

"مہربانی کرکے مجھے یہ بتا ئیے کہ مین اسوقت کہان ہون؟ چلتے چلتے مین اپنا رستہ بھول گیا۔ یہ کون محلہ ہے؟"

پولیسمین۔ "رنگلف ہائی وے"

رچرڈ۔ (تعجب اور پریشانی کے لہجہ مین۔ سپاہی کے الفاظ کو دہرا کر) "رنگلف ہائی وے!"

رچرڈ پسینے مین تر ہو رہا تھا اور اوس کے کپڑے کیچڑ مین سنے ہوئے تھے۔ سردی بلا کی پڑ رہی تھی اور اس پر تکان نے اور اوسے مضمحل اور ناتوان کر دیا تھا۔ پولیس کے سپاہی سے یہ سنکر کہ وہ اس وقت رنگلف ہائی وے مین تھا جہان سے اوسکا مکان کوسون دور تھا اوسے بہت پریشانی ہوئی لیکن اس وقت یکایک اوسے یاد آیا کہ اوسے ایک ایسا فرض بھی ادا کرنا ہے جو ابنائے جنس کی طرف سے اوسکے ذمہ ہے اور جس سے پہلوتہی کرنا کسی طرح جائز نہین ہوسکتا۔ اوسکو اس بات کا پورا یقین ہوگیا تھا کہ آج رات تائید ایزدی نے مجھے موت کے پنجے سے اس لئے چھوڑایا ہے کہ جرم و سیہ کاری کے ایک خوفناک کمین گاہ کے استیصال و انہدام کا ذریعہ بنون اس وقت ایک ایک منٹ قیمتی تھا۔ تینون بدمعاش بہ اطمینان تمام شور ڈچ کے گرجا کو گئے ہوے تھے تاکہ اوس مقدس عمارت کی اپنے ناپاک دستبرد سے بے حرمتی کرین۔ اس لئے ممکن تھا کہ اب بھی اتنا وقت مل سکے کہ اونکو وہین گرفتار

کر لیا جائے۔

پولسمین ابھی تک اوسکے قریب کھڑا ہوا تھا جس سے اوسنے دفعتاً اسطرح خطاب کیا:۔ "تھانہ کدھر ہے؟ سب مجھے ایک نہایت ہی ضروری امر کی پولس کو اطلاع کرنی ہے۔ مین پولس کو تین ایسے خبیث بدمعاشون کا سراغ بتا سکتا ہون جو ——"

پولسمین۔ (قطع کلام کر کے) "آپ کو ان کا پتہ کیسے ملا؟"

رچرڈ۔ "بڑی لمبی داستان ہے۔ یہان اگر بیان کرونگا تو خواہ وقت ضایع ہوگا اور ممکن ہے کہ وہ بدمعاش اتنے مین بچ کر نکل جائین۔"

یہ باتین رچرڈ نے کچھ ایسے اضطراب اور جوش کے لہجے مین کہین کہ سپاہی کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اس کا دماغ چل گیا ہے۔ بہرحال اوسنے جواب مین کہا کہ اچھا میرے ہمراہ چلئے اور جو کچھ آپ کو کہنا ہے سپرنٹنڈنٹ صاحب سے کہئے"

رچرڈ اس پر رضامند ہوا اور دونون محلہ کے تھانے کی طرف روانہ ہوئے تھانے مین پہونچ کر پولس مین نے رچرڈ کو سپرنٹنڈنٹ کے سامنے پیش کیا اور رچرڈ نے اپنا قصہ اس طرح بیان کیا:۔

"مین آج کی رات ایسے خطرون سے بچ کر نکلا ہون جن کے تصور تک سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جائین۔ شورڈچ کے گرجا کی نواح مین ایک تنگ و تاریک اور نجس گلی مین سے مین گذر رہا تھا کہ کسی نے مجھ پر لٹھ کا وار کیا جس سے مین بیہوش ہوکر گر پڑا۔ اسکے بعد وہ شخص جس نے مجھ پر حملہ کیا تھا مجھکو ایک مکان کے اندر لیگیا جہان قتل و خونریزی کا بازار ہر وقت گرم رہتا ہے۔ اس وقت بھی کسی بدنصیب کی

لاش اس مکان مین رکھی ہوئی ہے - جس بیدردی سے اس شخص کو قتل کیا گیا ہے مین اوس کی کیفیت آپ سے کیا بیان کرون -

"مین آپ کو بتا سکتا ہون کہ اس مکان میں ان خبیثون کی آمد و رفت رہتی ہے وہ کس طریقہ پر اون کمبختی کے مارون کو جو اون کے مکان کے دروازے کے سامنے سے گذرتے ہین جا دبوچتے ہین اور گھسیٹتے ہوئے مکان کے اندر لے آتے ہین اور وہان انواع و اقسام کے عذاب دیکر اون کو مار ڈالتے ہین - ان ہیبت انگیز حالات کی تفصیل اگر مین آپ سے کرون تو آپ کانپ اٹھین لیکن وقت گذرتا چلا جا رہا ہے - جلدی کیجیے اور میرے ہمراہ چلیے - اب بھی وقت ہے کہ اون تینون بدمعاشون کو آپ گرفتار کرسکین جنکے جرایم کا راز آج کی رات تائید ایزدی سے مجھ پر آشکارا ہوا ہے -"

سپرنٹنڈنٹ - (رچرڈ کو سر سے پاؤن تک ایک عجیب طریقہ سے دیکھ کر) "اور ان لوگون کو ہم گرفتار کہان کرسکتے ہین ؟"

رچرڈ - "وہ اس وقت شورڈچ کے گرجا مین ہین اور ایک سرجن کے لیئے جس سے وہ قبرستان کے پچھواڑے ڈیڑھ بجے ملنے والے تھے قبر مین سے ایک لاش کھود کر نکال رہے ہین -"

سپرنٹنڈنٹ - "اس وقت تین بجے ہین اور غالباً اب تک وہ لوگ اپنا کام ختم کرچکے ہون گے - پس بہتر ہوگا کہ آپ اس انگیٹھی کے قریب آرام کرسی پر بیٹھ کر آگ تاپیے اور آرام کیجیے - جب صبح ہوگی تو تھانہ کا کوئی سپاہی آپ کے ساتھ کردیا جائے گا تاکہ آپکو آپ کے گھر پہونچا دے -"

رچرڈ " یہ آپ کیا فرماتے ہین - یہ ناممکن ہے کہ مین یہان مرنے سے بیٹھا ہوا آگ تا پا کرون حالانکہ انصاف پکار رہا ہے کہ جو خبیث اپنے ابناے جنس کا خون چوس رہے ہین اون کا سدباب کیا جائے - اگر آپ ان قاتلون کو جو -"

سپرنٹنڈنٹ " حضرت اپنی طبیعت کو سنبھالیے اور اس قسم کے خوفناک خیالات اپنے دماغ سے نکال ڈالیے - ذرا عقل کے ناخن لیجیے - آپ جانتے ہین یہ شہر لندن ہے - ایسے آباد شہر مین ایسے واقعات کا پیش آنا جو آپ بیان کررہے ہین - بالکل ناممکن ہے -"

رچرڈ - (بگڑ کر) " اجی حضرت آپنے مجھے بڑی مقرر کیا ہے - مین آپ سے کہتا ہون کہ مین نے جو کچھ آپ سے کہا ہے اوسکا حرف حرف سچ ہے -"

سپرنٹنڈنٹ - " اور آپ ایسی جگہ سے بچ کیسے نکلے ؟"

رچرڈ - " جس بدمعاش نے مجھپر حملہ کیا تھا اوسنے یہ سمجھا کہ اوسکے وار نے میرا کام تمام کردیا لیکن حقیقت مین کچھ دیر کے لیے مین صرف بے ہوش ہوگیا تھا"

ایک پولیس مین - (دوسرے کے کان مین) " ابھی کہتا تھا کہ تین قاتل تھے - اب صرف ایک رہ گیا - پورا سٹری ہے پاگل خانہ توڑ کے آیا ہے -"

رچرڈ - (اپنا سلسلہ تقریر جاری رکھکر) " اسکے بعد مجھے وہو کے سے ایک گہرے گڑہے مین ڈالدیا گیا - جہان سے ایک سوراخ کے رستہ نکلکر مین بھاگ آیا"

دونون پولیس مینون کو بے اختیار ہنسی آگئی جسکو ضبط کرنے کے لیے اونھون نے اپنے مُنہ پھیر لیے - سپرنٹنڈنٹ سے بھی بغیر مسکرائے نرہا گیا -

اس وقت رچرڈ نے پھر سپرنٹنڈنٹ سے مخاطب ہوکر کہا : " اب تو آپ

میرے ہمراہ ضرور چلیں گے تاکہ شورڈچ کے گرجا میں پہنچکر ان خبیثوں کو گرفتار کیا جائے۔"

سپرنٹنڈنٹ۔ "بہتر ہوگا کہ ہم صبح تک انتظار کرین۔ آپ براہ مہربانی بیٹھ جائیے اور اپنی طبیعت کو سنبھالیئے آپ کے تمام کپڑے پسینہ مین شرابور اور کیچڑ سے آلودہ ہو رہے ہین۔ غالباً آپ بڑی دور سے چل کر آرہے ہین۔"

رچرڈ۔ "مین اب آپ کے اس تامل اور پس و پیش کا سبب سمجھ گیا۔ شاید آپ کو میرا کہنا باور نہین آیا۔ اور آپ کا خیال یہ ہے کہ مین اختلال حواس مین مبتلا ہون۔ مین آپ سے بہ منت کہتا ہون کہ اس غلط فہمی کی وجہ سے انصاف کا خون نہ کیجیے۔ اس مین شک نہین کہ جو داستان مین نے آپ کو سنائی ہے وہ نہایت عجیب ہے اور اگر کوئی شخص مجھکو ایسی حالت مین یہ قصہ سناتا جس حالت مین مینے آپ کو سنایا تو خود مجھے اوسکے ماننے مین تامل ہوتا۔ اسمین بھی شک نہین کہ میری وضع اور قطع اس وقت عجیب ہو رہی ہے اور میری صورت سے وحشت اور میرے لہجہ سے غایت درجہ کا اضطرار ظاہر ہو رہا ہے مگر اوس خدائے بلند و برتر کی قسم کھا کر کہتا ہون جو سمیع و بصیر ہے کہ مین بالکل ہوش مین ہون اور مجھے اختلال حواس کا عارضہ نہین ہے اگرچہ خدا جانتا ہے کہ جو مصائب آج رات مجھ پر گذرے ہین وہ مضبوط سے مضبوط دماغ کی چولین ڈھیلی کر دینے کے لیئے کافی تھین۔"

سپرنٹنڈنٹ۔ (رچرڈ کے وثوق آمیز اور مدلل تقریر سے متاثر ہو کر)

ہو کیا آپ ہمکو اوس مکان میں لیے چل سکتے ہیں۔ جہان آپنے ان جرایم کے سرزد ہونیکا ذکر کیا ہے؟"

رچرڈ" وہان تو نہین لے چل سکتا کیونکہ ان تنگ وتار اور پیچ در پیچ گلیون مین جہان میرا پہلے کبھی نہین گذر ہوا رستہ بھول گیا۔ اسکے علاوہ رات بھی اندھیری تھی۔ ایسی حالت مین مین ان مجرمون کی کمین گاہ تک آپکو کیسے لے چل سکتا ہون۔ لیکن یہ مین پھر کہتا ہون کہ قاتل ایک بجے سے کچھہ ہی دیر بعد شورڈچ کے گرجا کی طرف گئے تھے تاکہ اوس مقدس عمارت کے اندر ایک ایسے فعل کا ارتکاب کرین جس سے اوسکی بے حرمتی ہو۔ آپ کہتے ہین کہ اسوقت تین بجے ہین۔ ممکن ہے کہ ان مردہ فروشون کی گورکنی کا کام ابھی تک اختتام کو نہ پہونچا ہو اور اگر ایسا ہو تو آپ اونہین عین ارتکاب جرم کی حالت مین گرفتار کرسکتے ہین"

سپرنٹنڈنٹ " اور اگر ہمکو شورڈچ کے گرجا مین پہونچکر معلوم ہوا کہ کسی شخص نے وہان مداخلت بیجا نہین کی تو"

رچرڈ (ایک ایسے لہجہ مین جس سے سپرنٹنڈنٹ کو بھروسہ ہو گیا) "تو مین مان جاؤنگا کہ مین دیوانہ ہون اور مینے آپ کو دھوکا دیا ہے اور اس قابل ہون کہ کسی پاگل خانہ مین بھیجدیا جاؤن"

غرضکہ سپرنٹنڈنٹ نے چار کانسٹبلون کو حکم دیا کہ رچرڈ کے ہمراہ کلیسائے شورڈچ کو جائین۔ یہ مختصر جماعت جلد جلد اپنی مہم پر روانہ ہوئی مگر منزل مقصود پر جب پہونچے تو گھڑیال نے ٹھیک چار بجائے۔ یہ لوگ جلدی سے کٹہرے پر سے پہاند کر قبرستان مین داخل ہوئے اور اوس دروازے کی طرف بڑھے

جہان سے مردہ فروش ایک گھنٹہ پہلے نکل چکے تھے۔ کانسٹبلون مین سے
ایک نے دروازہ کو دھکا دیکر کھولنا چاہا جو فوراً ہی کھلگیا۔ ساتھ ہی کانسٹبل کا
پاؤن کسی سخت چیز پر پڑا جسکو اوسنے اوٹھا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک قفل ہے۔
جسکے اوپر کے حلقہ کو ریتی کے ذریعہ سے کاٹ ڈالا گیا ہے۔

اب چارون کانسٹبل رچرڈ کے ساتھ گرجا مین داخل ہوئے اور اونہون نے
اپنی لالٹینون کی تیز روشنی مین چارون طرف نگاہ تجسس بغور دوڑانا شروع کی
جب دیکھ بھال چکے تو کانسٹبلون مین سے ایک نے کہا:-

"بیشک ان صاحب نے جو کچھ کہا تھا سب سچ تھا لیکن یہ بھی سچ ہے کہ
پھنسا ہوا شکار ہاتھ سے جاتا رہا۔"

"دوسرا کانسٹبل "اگر اونھون نے اپنے جرم کا کوئی سراغ نہین چھوڑا تو
اپنا کام بھی اونھون نے نہایت ہی ہوشیاری اور چالاکی سے کیا ہوگا۔"

رچرڈ۔ "مین نے سنا ہے کہ مردہ فروش اپنے فن مین ایسے یکتا اور
کامل ہوتے ہین کہ جس مقام پر اونہون نے اپنا عمل کیا ہو اوسکا سراغ باریک
مین سے باریک بین شخص بھی نہین لگا سکتا۔"

دوسرا کانسٹبل۔ "خیر اگر ہمکو یہ نہ بھی معلوم ہو سکے کہ ان بدمعاشون نے
کس قبر کو کھودا تھا تو فکر کی بات نہین۔ جو کچھ ہمنے دیکھا ہے اوس سے ہم کو
کافی طور پر اس بات کا یقین ہوگیا ہے کہ جو باتین آپ نے ہم سے کہی تہین
وہ سب سچ تھین۔"

تیسرا کانسٹبل۔ "چونکہ مردہ فروش یہان موجود نہین لہذا بہتر ہوگا کہ جسقدر

جلد ممکن ہو یہان سے لوٹ چلین اور سپرنٹنڈنٹ صاحب سے رپورٹ کرین کہ گرجا مین ان چور مردہ فروشون نے گھسکر یہ یہ کارستانی کی ہے ۔،،

رچرڈ۔" مین بھی آپ لوگون کے ہمراہ چلون گا کیونکہ ممکن ہے کہ دن کی روشنی مین مین اوس محلہ کے قریب آپ کو لیجا سکون جہان وہ مکان واقع ہے جس مین یہ بدمعاش رہتے سہتے اور آمد و رفت رکھتے ہین ۔،،

القصہ پولیس کے کانسٹبل اور رچرڈ اوسی تھانہ کو لوٹ گئے جہان سے آئے تھے اور جب سپرنٹنڈنٹ نے سنا کہ حقیقت مین گرجا کا قفل ٹوٹا ہوا پایا گیا تو اوسنے رچرڈ سے اپنے سابق کے شکوک و شبہات کے لحاظ سے معافی مانگ کر کہا: ۔" لیکن جناب اس بات کا تو آپ کو بھی اقرار ہو گا کہ جو حکایت آپنے بیان کی تھی وہ ایسی عجیب و غریب تھی کہ سننے والے کا ذہن معًا اس امر کی طرف منتقل ہوتا کہ اس حکایت کا بیان کرنے والا الصحیح دماغ نہین رکھتا ۔،،

رچرڈ۔" غالبًا آپکا یہ خیال ہو گا کہ مین کسی پاگل خانہ سے بھاگ آیا تھا ۔،،

سپرنٹنڈنٹ۔" بات تو حقیقت مین یہی تھی آپ کی حالت ایسی خوفناک ہو رہی تھی کہ بے اختیار گمان ہوتا تھا کہ آپ مجنون ہین ۔ ہان اسپر مجھے یاد آیا کہ آپ کے کپڑون پر کیچڑ کے داغ دھبے پڑے ہوئے ہین اور پسینے مین آپ لت پت ہین اسلیئے مہربانی فرماکر ساتھ کے کمرہ مین چلے جائیے جہان غسل اور تبدیل لباس کا تمام ضروری سامان آپ موجود پائین گے ۔

+ + + + + + +

سات بجے کے کچھ ہی دیر بعد آفتاب طلوع ہوا اور اس وقت رچرڈ مارکھم

چند افسران پولیس کے ہمراہ جو سادہ کپڑے پہنے ہوئے تھے اون گلیون کے نواح مین چکر لگاتا ہوا پایا گیا جو "برڈکیج واک" کے نواح مین واقع ہین۔ جس مکان مین شب گذشتہ رچرڈ کو ایسے ایسے دل دہلا دینے والے خطرات کا سامنا کرنا پڑا تھا اوسکی تلاش مین ادسے اپنے ساتھیون سمیت گھنٹون کوچہ نوردی کی لیکن یہ تلاش و جستجو ایسی ہی بے سود ثابت ہوئی گویا کہ اوس مکان کا وجود ایک خواب پریشان سے زیادہ حقیقت نہ رکھتا تھا۔

آخر کار رچرڈ کو ہار کر کہنا پڑا کہ مین مکان کا پتہ نہین بتا سکتا۔ غرضکہ اہالی پولیس اس موقعہ پر مزید سراغ رسانی کی کوشش ترک کر کے واپس تھانہ کو چلے گئے۔ لیکن مارکھم مین اور اون مین یہ باہمی قرار داد ہو گیا کہ اس کل معاملہ کو نہایت رازمین رکھا جائے تاکہ جو کوششین سراغ برآری کے متعلق آیندہ کی جانے والی تھین اون مین زبان خلق نقارہ بن کر کھنڈت نہ ڈالدے۔

چوالیسوان باب

رچرڈ اور اسابیلا

رچرڈ مارکھم نے عزم بالجزم کر دیا تھا کہ اون واقعات کو جو دو سال تک اوسکے مقید رہنے کا باعث ہوئے تھے کاونٹ الٹرانی پر ظاہر کرنے مین ذرا بھی پس و پیش نہ کرے۔ لیکن اس کے ساتھ ہے اون امیدون سے دست بردار ہونا بھی بہت ہی شاق تھا جو خاتون اسابیلا کے متعلق اوسنے اپنے دل مین قایم کی تھین۔ اس سے بڑھکر اوسکے لئے اور کیا تلخ کامی ہوسکتی تھی کہ وہ ساغر عیش جو مدتون کے بعد اوسکے منھہ تک پھونچا تھا دفعتاً ہٹا لیا جائے۔

اوسکو نہ معلوم تھا کہ جب یہ ماجرا وہ کاونٹ سے بیان کریگا تو کاونٹ پر کس قسم کا اثر پڑیگا۔ رچرڈ کا خیال تھا کہ کاونٹ الٹرانی اوسکے واقعات کو سنکر بلاشبہ برہم ہوگا کیونکہ سوسائٹی ہمیشہ سے اس کی عادی ہے کہ ظاہری حالات سے کسی شخص کی اندرونی حالت کا اندازہ لگائے۔ اگر کاونٹ ازراہ شرافت نفس و فیاضی طبع دنیا کے ان عام تعصبات سے اپنے آپ کو ارفع اور اعلے ثابت کرے اور رچرڈ کی بے گناہی پر یقین لے آئے جسکی تصدیق ٹالبٹ عرف پوکاک کی دستخطی تحریر سے ہوتی تھی تو رچرڈ کا خلوص آمیز اقبالی بیان بہت کچھ مفید ثابت ہوگا۔ لیکن اگر برعکس معاملہ ظہور مین آئے اور کاونٹ بگڑکر اپنے نوجوان دوست کی ملاقات سے

ہمیشہ کے لئے کنارہ کشی اختیار کرے تو ایسی حالت مین رچرڈ کو یہ تسکین تو ہوسکتی تھی کہ اوس نے ایک حسرت انگیز فرض پورا کیا لیکن ساتھ ہی یہ خیال اوسکے دل اور دماغ کو ہلا دینے والا تھا۔ کہ اوسنے اپنے پاؤن پر آپ کلھاڑی ماری اور اپنے ہاتھ سے پتھر مار کر اپنی محبت کے شیشہ کو توڑ دیا اگرچہ وہ شیشہ ایسا تھا جو کسی اتفاقی ٹھیس سے خود بخود چکنا چور ہو جاتا۔

جن واقعات کا گذشتہ فصل مین ذکر کیا گیا ہے اون کے وقوع مین آنے کی دوسری صبح کو جب رچرڈ بستر راحت سے اوٹھا تو اوس نے اپنے دل سے یہ باتین شروع کین۔ "اگرچہ مین اپنے دل پر ایسا جبر کرنے والا ہون جس سے میری زندگی کی خوشگوار ترین امید کا خون ہو جانا لازمی ہے لیکن پھر بھی مین خوش ہون کہ خدائے بزرگ و برتر نے جسکی حکومت کے حدود لامتناہی ہین یہ فرمایا ہے کہ ہماری زندگی کا پیالہ رنج کے تلخ شوراب سے بھرا ہوا ہوگا۔ یہ ارشاد پاک بالکل سچ ہے کیونکہ مین خود اس کی تصدیق کر سکتا ہون۔ لیکن جن رنج و آلام کا سہنا ہمارے مقدر مین لکھا ہے اون کی تلافی کے لئے خوشیان اور لذتین بھی موجود ہین۔ ہم کو حظ نفس اور قوت روح کے لئے اخلاق کا پاکیزہ سرچشمہ عنایت کیا گیا ہے اور اس لئے ہمکو لازم ہے کہ جو نعمتین اور احسانات ہم پر درگاہ باری تعالے سے مبذول کئے جاتے ہین اون کے لحاظ سے اوس ہستی ذوالجلال والاکرام کے شکر و منت سے عہدہ برا ہونے کی ہر طرح کوشش کرین۔"

یہ خیالات رچرڈ مارکہم کے دل مین دیر تک گذرتے رہے۔ دن اوسنے جون تون کر کے کاٹا جب شام ہوئی تو گھر سے روانہ ہوا اور کھانے کے وقت سے

چندہی منٹ پہلے کاونٹ کے مکان واقع رچمنڈ مین پھونچا - کاونٹ اور اوس کی بیگم نے مسرت بھرے دل سے اوسکا خیر مقدم کیا اور خاتون اسا بیلا کی آنکھون مین اوسکو دیکھہ کر ایک ایسی چمک پیدا ہوگئی جسے دیکھہ کر نہین بتایا جاسکتا تھا کہ آمین محبت غالب ہے یا حیا - کھانا کھا چکنے کے بعد جب رچرڈ کاونٹ کے ساتھہ بیٹھا ہوا سگار پی رہا تھا تو اوس نے قصد کیا کہ اپنی رام کہانی اپنے رفیق کو کہہ سُنائے وہ سلسلہ تقریر شروع کرنے ہی کو تھا کہ کاونٹ نے کہا:-

"آپ یہ سُنکر خوش ہونگے کہ آج صبح میرے نام گرین وڈ کے پاس سے چند خطوط آئے جن مین اوس نے مجھکو یقین دلایا ہے کہ وہ منصوبہ خوب چل رہا ہے"

رچرڈ - "حقیقت مین یہ سنکر مجھکو بڑی خوشی ہوئی لیکن آج میرے یہان خاص طور پر آنے کا مقصد یہ تھا ——"

کاونٹ - (قطع کلام کرکے) "کہ تجارتی جہازون کے سلسلے والے معاملے پر گفتگو کرو - مین تمکو اپنا عزیز جانتا ہون - اگر اس مین تم بھی حصہ دار بننا چاہتے ہو تو ابھی وقت ہاتھہ سے نہین گیا - لیکن اب مین تم سے ایک راز کی بات کہتا ہون - ہمارے خاندان کا حال تم سے کچھ چھپا ہوا تو ہے نہین - اسلیئے جو بات مین تم سے اب کہنے والا ہون - اوسکے متعلق تمہارا مشورہ مفید ہوگا - اس کے علاوہ مین یہ بھی جانتا ہون کہ تمہارے دل مین اسا بیلا کی بہت کچھہ وقعت ہے اور تم اوس کو بہن کی طرح چاہتے ہو - پس ——"

رچرڈ - (بات کاٹ کر تھرائی ہوئی آواز مین) "کاونٹ مین آپ کا مطلب نہین سمجھا - آپ نے کیا فرمایا ہے؟"

کاونٹ "ہم تم سے یہ کہنے والا تھا کہ مسٹر گرین وڈ جو بے انتہا دولت مند ہے اوس کے دل میں اسابیلا کی طرف سے محبت پیدا ہو گئی ہے۔"

رچرڈ "خوب!"

کاونٹ "اور میں نے بھی گرین وڈ کی کسی قدر حوصلہ افزائی کی۔"

رچرڈ "یہ آپ کیا فرماتے ہیں؟ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ خاتون اسابیلا کے دلی رجحان کا اندازہ کیے بغیر آپ نے مسٹر گرین وڈ کی امیدیں بڑھا دی ہوں۔"

کاونٹ "اس کا تو خیال بھی نہ کرو۔ کیا تم کو یہ معلوم نہیں کہ ایک نیک اور سعادتمند لڑکی اوسی میں راضی ہوتی ہے جس میں اوسکی والدین کی رضا ہو۔"

رچرڈ "جس حد تک معاملات دل کا تعلق ہے انگریزی قوم تو اس اصول پر عمل نہیں کرتی۔"

کاونٹ (پر غرور لہجہ میں) "انگریزوں کا اصول نہ ہو۔ اٹلی میں تو یہی اصول رائج ہے اور مجھے اس میں ذرا شک نہیں کہ اسابیلا نہ صرف دوسرے معاملات میں بلکہ اس معاملے میں بھی اپنے والدین کے احکام کی تعمیل کو اپنا فرض عین سمجھے گی۔"

یہ کہہ کر کاونٹ اوٹھا اور ملاقات کے کمرے میں چلا گیا۔ اس طور پر رچرڈ کا وہ عزم فسخ ہو گیا جس کی نیت کر کے وہ گھر سے چلا تھا۔ کاونٹ کی باتیں سن کر رچرڈ کے دل پر رنج و حسرت کا غبار چھا گیا۔ اس بات کے معلوم ہونے سے کہ کاونٹ مسٹر گرین وڈ کو اپنی فرزندی میں لے لینے کے خلاف نہیں ہے رچرڈ کے دل پر ایک تیر لگا اور اوسے اب پہلی مرتبہ معلوم ہوا کہ اسابیلا سے اوسکو

کس قدر محبت تھی اور دلربا امالین کا عشق اوسکے دل پر کیسا گہرا نقش جا چکا تھا۔
مصیبتین جب آتی ہین تو یک لخت جمعا باندہ کر آتی ہین۔ رچرڈ کے مقدر مین لکھا
تھا کہ ملاقات کے کمرہ مین داخل ہوتے ہی ایک صدمہ جانکاہ اوٹھائے اگرچہ اس
صدمہ کو پہونچانے والا نہ جانتا تھا کہ اس کا پہاڑ رچرڈ کے دل پر ٹوٹے گا۔
کاونٹس ابھی بیٹی سے اپنے میکے کے قرابت دارون کا ذکر کر رہی تھی۔ کاونٹ
اور رچرڈ جب داخل ہوئے تو ماں بیٹیاں بات کرتے کرتے رک گئین۔ اس پر
کاونٹ نے کہا۔ "ہم کچھہ تم لوگون کی باتون مین مخل ہونے کے لئے نہین آئے
ہین۔ باتین کرتے کرتے یکایک رک کیون گئین؟"
کاونٹس۔ "مین مسٹر گلڈرسٹین کا ذکر کر رہی تھی جس کے انتقال کی خبر کل
ہی اخبار مین شایع ہوئی ہے اسا بیلا سے مین یہ کہہ رہی تھی کہ جب چند سال قبل مجھکو معلوم
ہوا کہ مسٹر گلڈرسٹین جو اپنے آپ کو ہمارا رشتہ دار بتایا کرتا تھا حقیقت مین ہم سے
قرابت نہین رکھتا تو مجھکو بے انتہا خوشی ہوئی۔"
کاونٹ۔ "خوش ہونے کا کیا محل تھا؟"
کاونٹس۔ "میری خوشی کی وجہ یہ تھی کہ مسٹر گلڈرسٹین کے باپ نے اسٹریا مین
بہ علت قلب سازی پھانسی پائی تھی اس مین شک نہین کہ اوسکے پھانسی پانے کے چند سال
بعد سرکار پر اوسکی بے گناہی ثابت ہوگئی اور اس کا اعلان بھی کر دیا گیا لیکن تاہم
میرا دل اس بات کو قبول نہین کر سکتا کہ میری آبا و اجداد مین ایک ایسے شخص کا
بھی شمار ہو جو کسی جرم سنگین کے ارتکاب کی علت مین سزایاب ہو چکا ہو۔ اگرچہ
حقیقت مین وہ کیسا ہی بے قصور اور گناہ سے پاک کیون نہ ہو۔"

کاونٹ۔ "بالکل سچ کہتی ہو۔ مجھکو بھی اوس شخص کی قرابت کے اقرار کرنے سے دلی صدمہ ہو جس کے چال چلن پر دہبا لگ چکنے کا شائبہ بھی پایا جاسے"

اسابیلا۔ "اباجان نہ مجھے آپ کے قول سے اتفاق ہو نہ امان جان کی رائے کے ساتھ۔ جس شخص پر جھوٹا الزام لگایا گیا ہو۔ وہ محض اس وجہ سے ذلیل اور بے وقعت نہیں سمجھا جا سکتا۔ ہمکو تو اوالٹی ایسے شخص کے ساتھ جان و دل سے ہمدردی کرنی چاہیئے اور۔۔"

کاونٹس۔ "این! مسٹر مارکہم یہ آپ کو یکایک کیا ہو گیا؟ کیا نصیب اعداطبیعت بگڑ گئی؟ بیلا گھنٹی بجاؤ اور نوکر سے مسٹر مارکہم کے لئے ٹھنڈے پانی کا ایک گلاس جلد منگواؤ۔"

رچرڈ۔ (جس کا چہرہ زرد پڑ رہا تھا۔ ٹوٹی آواز مین) "مین بالکل اچھا ہون۔ مس اسابیلا آپ تکلیف نہ فرماسیئے۔ میرے دماغ مین یکایک چکر آ گیا تھا۔ اب اوس کا اثر جاتا رہا۔"

یہ کہکر رچرڈ اپنے کمرہ مین جو کاونٹ کے مکان مین اوس کے لئے مخصوص تھا چلا گیا۔ جن جن روحانی عذابون مین انسان مبتلا ہو سکتا ہے سب ایک ایک کرکے رچرڈ پر گذرنے لگے۔ بستر پر گر کر اوس نے پیچ و تاب کھانا شروع کیا معلوم ہوتا تھا کہ ایک سانپ ہے جو اوسکے گرداگرد لپٹا ہوا ہے اور وہ اپنے آپ کو اوسکے ہیبتناک آغوش سے چھڑانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اوس کی آنکھین حدقون سے نکلی پڑتی تھین۔ بتیسی بند ہو گئی تھی۔ شدت درد کرب مین وہ کبھی اپنے بال نوچتا تھا۔ کبھی سینہ پر دوہتڑ مارتا تھا اور رہ رہ کر آہین بھرتا تھا۔ اسوقت جو

درد انگیز خیالات اوس کے دل مین گذر رہے تھے اون کا ماحصل یہ تھا۔ "کاونٹ اپنا فیصلہ سنا چکا۔ اوس کے خاندان سے جس شخص کو تعلق پیدا کرنے کا خیال یا خواہش ہو ضرور ہے کہ سیزر کی بی بی کی طرح اوس کا چال چلن شبہ سے بالکل پاک ہو۔ محض یہی کافی نہین کہ ایسے شخص سے کوئی جرم سرزد ہوا ہو۔ بلکہ لازم ہے کہ اوس پہ کبھی کوئی الزام بھی نہ لگایا گیا ہو۔ اتفاقیہ اور غیر مترقبہ طور پر کاونٹ کی طبیعت اور خصایتص کا حال مجھکو معلوم ہوگیا۔ نیکی اور پاکبازی کے متعلق اوس کے خیالات جب اس قدر سختی اور تنقید کا پہلو لیے ہوئے ہین تو بھلا مجھکو کب یہ توقع ہوسکتی ہے کہ میرے مصائب سنکر وہ میرے ساتھ ہمدردی کریگا۔"

کچھہ دیر کے بعد جب رچرڈ کی طبیعت ذرا سنبھلی اور اوس کے ہوش بجا ہوئے تو اوسنے اپنے دل سے اس طرح باتین کرنی شروع کین۔ "اگر مین جنون تھا جو یہ سمجھتا رہا کہ اسابیلا میری ہوسکتی ہے۔ حقیقت مین اس موہوم امید کے چراغ کو اپنے دلمین جلا کر مین نے اپنی حماقت اور نادانی پر پوری طرح سے روشنی ڈالی۔ اب میرے لئے سوائے اس بات کے اور کوئی چارہ نہین کہ اپنی قسمت پر صابر وشاکر ہوکر یہان سے بلا توقف مزید چلدون اور جو کچھہ میرے مقدر مین لکھا ہے اوس کے خلاف جد وجہد کرنے مین وقت ضایع نہ کرون۔ اب میرا ہی پرانا گھر ہوگا اور میری اس کنج تنہائی سے مجھکو کوئی ترغیب خواہ وہ کیسی ہی زبردست کیون نہ ہو نکال سکے گی۔ کاش مین آج ہی شام کو یہان سے چلا جا سکتا۔ لیکن ظاہرداری کا تقاضا ہے کہ کم از کم کل صبح تک یہان رہون۔ مجھکو چاہیئے کہ اپنی وضع و انداز کو اوسی مخلصانہ رفاقت کے سانچہ مین ڈہالنے کی کوشش کرون جو اس پاک مکان کے مکینون

کا شعار خاص ہے اور چند گھنٹے تک ریاکار بنا رہوں ۔ کل یہ بیان نظر سا ضرورت باقی نہ رہے گی کیون کہ مین دل پر پتھر رکھکر پیاری اسا بیلا سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو جاؤن گا - اب مجھکو اپنے گذشتہ آلام و مصائب کے اظہار کی ضرورت نہین ہے - کیون کہ کل سے اس مہمان نواز گھر سے مجھکو ایسا رخصت ہونا ہے کہ پھر پیٹ کر آنا ہی نہین

سفینہ جب کہ کنارے پر آ لگا غالب

خدا سے کیا ستم و جور ناخدا کہیے

اس وقت دلزدہ نوجوان کے دل کی بھڑاس کو آنسوؤن کی ایک جھڑی نے کسی قدر کم کیا اور وہ اپنے کمرے سے نکلکر ملاقات کے کمرے مین آیا - چہرہ پر ابھی تک زردی چھائی ہوئی تھی لیکن متانت و ضبط کی کیفیات بدستور اوس کے اندر سے نظر آ رہی تھین اسا بیلا کچھہ دیر کے بعد کنکھیون سے اوس پر پر تشویش نگاہین ڈالنے لگی اور اگرچہ رچرڈ نے بہتیری کوشش کی کہ اپنے دلی اضطراب اور بے چینی کو کسی طرح ظاہر نہ ہونے دے لیکن اس کوشش کا اثر اگر کچھ ہوا تو یہ ہوا کہ اوس کے وضع و انداز سے رکاوٹ اور کھچاوٹ ظاہر ہونے لگا اسا بیلا کے دل کو اس برتاؤ سے نہایت صدمہ پہونچا اور اوسنے دلاویز باتین کرکے اول تو یہ کوشش کی کہ رچرڈ کی افسردگی کو مٹائے اور جب دیکھا کہ اس کوشش مین کامیابی نہین ہوئی تو اوسکے نازک دل کو اس قدر صدمہ پہنچا کہ قریب تھا کہ وہ بھی اپنے دل کے غبار کو آنسوؤن سے دھوئے -

رچرڈ نے دل مین کہا کہ اگر مجھکو پاس آبرو ہے تو کاونٹ اور اوس کی بیگم کی اوس رائے کے معلوم ہو جانے کے بعد جس کا اظہار اتفاقیہ طور پر ہو گیا تھا یہ اگر

ہرگز جائز نہین ہوسکتا کہ خاتون اسابیلا سے شادی کرنے کی تمنا کو دل مین جگہ دیں گو
اسی سبب سے اوسنے اسابیلا کے لطف صحبت کو دوبالا کرنے یا اپنے آپکو اوسکی دلبستگی
کا موید و معین بنانے سے احتراز کرنا شروع کیا۔ یہ سوچ کر اوسنے اپنی وضع و انداز مین
ایک طرح کی رکھاوٹ اور کھنچاو پیدا کر دیا۔ کاونٹ اور کاونٹس نے سمجھا کہ اوسکی
طبیعت ناساز ہے لہذا اونکو اوس کا برتاو گران نہ گذرا مگر بچاری اسابیلا نے جو اوسکی
دل سے شیدا تھی اوسکے اس برتاو کو کشیدگی خاطر سے منسوب کیا اور اوس کے
اس خیال کو اور بھی تقویت ہوئی جب رچرڈ نے باتون باتون مین یہ کہا کہ مین کل گھر
کو لوٹ جانا چاہتا ہون۔ یہ سنکر کاونٹ نے کہا۔ "کل گھر کو لوٹ جاوگے؟
یہ کیون؟ وہان تو تم سے کوئی ملنے جلنے والا بھی نہین اور یہان پھر بھی تم چند لوگون
مین مل بیٹھے ہو گو اون چند لوگون کی صحبت کیسی ہی روکھی پھیکی اور دل اچاٹ
کر دینے والی کیون نہو۔"

رچرڈ۔ "آپ کیا فرماتے ہین۔ مین نے جتنے دن آپ کے مہمان نواز گھر مین
گذارے ہین وہ میری زندگی کا خوشگوار ترین حصہ رہینگے۔"

کاونٹ۔ "تو پھر کم از کم ہفتہ عشرہ اور رہو۔ ہم کو بھی دس پندرہ دن کے بعد
خود لندن جانا ہے۔ کیونکہ لارڈ اور لیڈی ٹریمارڈن نے ہم سے وعدہ لے رکھا ہے
کہ ہم ایک ہفتہ اونکے یہان گذارین۔"

رچرڈ۔ "لارڈ ٹریمارڈن!"

کاونٹس۔ "ہان کیا تم اونھین جانتے ہو؟"

رچرڈ۔ "صرف نام سنا ہے۔ یہ وہی شخص ہے جس کی بیٹی کی شادی

سر روپرٹ ہاربرو (اس نفرت انگیز نام کو زبان سے نکالتے ہوئے کانپ کر) کہتے ہوئی تھی؟"

کاونٹ "ہان وہی سر روپرٹ اپنی بیوی سے نہایت بُری طرح پیش آتا ہے اور مہینون گھر نہین آتا - اسکے علاوہ جتنی جائداد وہ اپنے ساتھ لائی تھی اوس سب کو یہ خدا کا بندہ اوڑا چکا اور اب سنتا ہون کہ پھر بے طرح قرض مین پھنس گیا"

اسابیلا - "بیچاری لیڈی سسیلیا کی حالت قابل افسوس ہے - مجھے اوس پر رحم آتا ہے -"

کاونٹ "ہان مگر یہ تو کہو کہ یہان سے کل چلے جانے کا خیال جو دفعتہً تمہارے دل مین پیدا ہو گیا اسکی کیا وجہ ہے -"

اسابیلا - (رشک کر) "حقیقت مین آپ نے بہت ہی جلد قصد کر لیا -"

رچرڈ "اس مین شک نہین کہ میرا عزم فوری ہے لیکن بعض حالات جو میرے حیطۂ ضبط واختیار سے باہر ہین - اور جن کا بیان کرنا بے فائدہ ہے - مجھ کو بسا اوقات مجبور کیا کرتے ہین کہ فوری عزم قایم کر لیا کرون اور اوسپر کاربند ہوا کرون مگر ساتھ ہی مین آپکو یہ بھی یقین دلاتا ہون کہ آپ کی مہربانیون اور عنایتون کی یاد محبت اور شکر کے حروف سے میرے لوح دل پر لکھی رہے گی -"

کاونٹ "آپ تو ایسی باتین کرتے ہین - جیسے ہم سے پھر کبھی ملین گے ہی نہین -"

رچرڈ - اس دنیا مین واقعات کے ظہور کو ہماری مرضی سے ہر موقع پر ہی لگاو نہین ہوا کرتا - واقعات کے ظہور کو مشیت ایزدی سے تعلق ہے -

عرفت ابی بفیخ العزایم "

اِسابیلا۔ (سرجھکاکر) "مگر بعض حالات ایسے بھی ہین جنمین ہم فاعلیت
اور اختیار کی اون صفات کو کام مین لاسکتے ہین جو مختار مطلق سے نے ہم مین ودیعت
کی ہین۔ ایک مقام پر رہنا یا دوسرے مقام کو جانا بہ ظاہر وہ افعال ہین جن کا
انحصار ہماری اپنی مشیت پر ہے۔"

اس وقت ایک خادم سے نے کمرے مین داخل ہوکر کاونٹ کو اطلاع دی کہ
کسٹاسیدیکالا کے گرانڈ ڈیوک سے کے سفیر متعینہ دربار انگلستان سے کے پرائیویٹ
سکرٹری دوسرے کمرے مین آپ کی ملاقات کا انتظار کر رہے ہین۔

یہ سنکر کاونٹس سے نے بھی اپنے خاوند کے ساتھ چلنے کی خواہش ظاہر
کی اور اوسکی مرضی پاکر اوسکے کمرے مین چلی گئی جہان سکرٹری بیٹھا ہوا انتظار کر رہا تھا
رچرڈ" اور اسابیلا اب تنہا رہ گئے اور اسی کا رچرڈ کو خوف تھا۔ اسابیلا کے
سامنے وہ نہ جانتا تھا کہ کیا کرے اور کیا کہے۔ کچھ دیر تک دونون خاموش
رہے اور یہ خاموشی ایک حد تک دونون کو شاق گذری۔ آخر کار اسابیلا نے
نیچی نظر کرکے اور اپنے لہجہ کو جہان تک ممکن تھا بے مہر اور بے پروا بنا کر
سلسلہ کلام اس طرح شروع کیا:۔

مسٹر مارکھم! بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ سے نے یہان سے چلے جانے
کی دل مین ٹھان لی ہے "

رچرڈ (گھبراکر) " خاتون صاحبہ! اب مجھے یہان ٹھیرے ہوئے پہلے ہی بہت
عرصہ گذر چکا۔ "

اسابیلا۔ "مسٹر مارکھم! کیا آپ کا مقصد اس کہنے سے یہ ہے کہ ہم نے آپ کی خاطر مدارات مین کمی کی ہے؟"

رچرڈ۔ "خاتون صاحبہ خدا کے واسطے ایسی باتین کر کے میرا دل نہ دکھایئے"

اسابیلا۔ (صیغہ واحد غائب مین) "ہم نے اپنی ناچیز بساط کے موافق مسٹر مارکھم کی آسایش کا ہر طرح سے خیال رکھا لیکن وہ ایسے ناگہانی طور پر ہمارے یہان سے رخصت ہو رہی ہین۔ جس سے ہمارا یہ خوف غیر حق بجانب نہین کہ مبادا اونکی آسایش مین کوئی کمی ہوئی ہو"۔

رچرڈ۔ "مین آپ کو کیسے یقین دلاؤن کہ آپ کے شبہات و شکوک بے بنیاد ہین"

مس اسابیلا۔ ! مین جانتا ہون کہ میری نسبت اس قسم کے بے بنیاد شبہے کر کے آپ دیدہ دانستہ میرا دل نہ دکھایئے گی۔ میرے یہان سے جانے کا باعث یہ نہین کہ خدانخواستہ آپ کے یہان میری آسایش مین کوئی کمی ہوئی۔ بات یہ ہے کہ میری دلی مسرت۔ میری عزت و آبرو اور ہر وہ چیز جو مجھے دل سے عزیز ہے مجھے مجبور کرتی ہے کہ اس مکان کو جہان باوجود اس اتفاقی طور پر رخصت ہونے کے بھی بہت سی طرب افزا اور دلخوش کن یادگارین چھوڑے جاتا ہون خیرباد کہون۔

اس وقت مین اپنے دل کا حال مفصل بیان کرنے کی جرات اپنے آپ مین نہین پاتا۔ اور شاید یہ حال آپ کو کبھی بھی معلوم نہ ہو۔ لیکن مین جانتا ہون کہ مین کیا بک رہا ہون۔ خاتون صاحبہ میری اس ہرزہ درائی کو معاف فرمایئے"

اسابیلا۔ "مسٹر مارکھم از برائے خدا اس اضطراب اور بے چینی کو اپنے دل سے دور کر ڈالیئے"۔

رچرڈ - ''اسابیلا! توبہ توبہ مین کیا کہہ گیا - خاتون صاحبہ ان سب بےچینیون اور بیتابیون کا میرے دل سے نکلنا ناممکن ہے - آہ اگر آپ سب کچہہ جانتی ہوتین تو آپ کو میری حالت پر رحم آتا - مین چاہتا ہون کہ اپنا دل چیر کر آپ کے سامنے رکھدون اور جس راز کا دھوان میرے سینہ سے اُٹھ رہا ہے اوسکو آپ پر ظاہر کر دون مگر مجبور ہون - آج آپ کے والد ماجد کے منھ سے ایک لفظ اتفاقیہ ایسا نکل گیا جس سے میری تمام امیدون کا خون کر دیا - مگر مین پھر بہکنے لگا - خدا کے واسطے میری باتون کا خیال نہ کیجے - مین تو سچ مچ کا سودائی ہوگیا - ''

اسابیلا'' (دبی آواز مین) '' اباجان نے کونسی ایسی بات کی تہی جو موجب انتشار خاطر ہوئی ؟''

رچرڈ - کچھ جان بوجھ کر تھوڑا ہی اونھون نے وہ لفظ منھ سے نکالے - خود اون کو یہ نہ معلوم تھا کہ اون کی کمان سے ایک تیر چھوٹ رہا ہے - ''

اسابیلا - '' کیا آپ مجھ پر بھروسا نہین فرماتے - مین بھی تو سنون وہ کیا بات ہے جو نادانستہ اباجان کے منہ سے نکلی اور آپ کے دلی صدمہ کا باعث ہوئی ''

رچرڈ - '' افسوس کیون آپ مجھ سے وہ بات کہلواتی ہین جس کی وجہ سے ایک ایسی حقیقت پر روشنی پڑے جسکا انکشاف آپ بے سود ہے آپ کے والد اور والدہ دونون نے ملکر ایک ایسی بات کہی جس سے میری تمام امیدون کا خاتمہ ہوگیا مگر ہائے آپ میرے رنج و تشویش اور ناامیدی کے اسباب کا اندازہ نہین کر سکتین میرے دردِ دل کی کیفیت آپ کے دل سے بالا ہے -

یہ اضطراب یہ بےچینیان یہ بےتابی مجھے ہمیشہ ہین بجلی کو ایک پل کے لئے ''

اسابیلا۔ "مگر آپ کیون اس رنج و غم مین مجھکو اپنا ہمراز نہین بناتے۔ مجھکو آپکے دل کی کیفیت معلوم ہو تو آپ کی غمگساری کرون۔"

رچرڈ۔ "بہ حیثیت دوست کے! خاتون صاحبہ امید کا جو باغ مین نے اپنے دل مین لگایا تھا اور جسے صرصر یاس نے اس بیدردی سے پامال کیا اب اوس پر آنسو بہانے سے کیا فائدہ۔ آپ کو کیا خبر کہ کیسے ناخوشگوار واقعات آپکو پیش آنے والے ہین اور آپ کے متعلق آپ کے والد نے کیا کیا تدبیرین سوچی ہین۔"

اسابیلا۔ (فرط غم سے بھرائی ہوئی آواز مین) "اور کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ تدبیرین کیا ہین؟"

رچرڈ۔ "خاتون صاحبہ! ان تدابیر کے متعلق مجھ سے کچھ نہ پوچھئے اور مجھے اپنے ہی حال زار کی مرثیہ خوانی کرنے دیجیے جسے سنکر آپ کو رحم تو آئے گا۔ کچھ عرصہ سے میری زندگی آلام و مصائب مسلسل کا مرقع بن رہی ہے۔ جب مین سن بلوغ کو پہونچا تو مجھے معلوم ہوا کہ میری جائداد کثیر جو والد مرحوم ایک شخص کی تحویل مین چھوڑ گئے تھے وہ اوس نے تباہ اور برباد کردی۔ مین جس گھر مین بچپن مین کھیل کود کر بڑا ہوا تھا اور جسکی اینٹ اینٹ سے مجھے محبت تھی۔ کچھ اتفاقات ایسے پیش آئے کہ وہی گھر مجھے کال کوٹھری ہوگیا۔ ہائے چھٹپن مین اسی گھر مین بیٹھ کر مین امیدون کے کیسے کیسے اونچے قلعے بنایا کرتا اور ریاست و امارت کے کیسے کیسے خوش آیند خواب دیکھا کرتا تھا! جب مین اسی مکان مین دو سال کی غیر حاضری کے بعد واپس آیا اور اون جذبات کا جو کسی زمانہ مین میرے سینہ مین تلاطم بپا کیا کرتے تھے اون خیالات سے جو اس مکان مین داخل ہونے کے بعد مرے دل مین

پیدا ہوئے مقابلہ کیا۔ جب مین نے اس پر غور کیا کہ کسطرح ابتدا مین میرے دل مین تمنائین پیدا ہوئین۔ کس طرح آغوش فارغ البالی مین پرورش پاکر پلین۔ بڑہین اور کسطرح پروان چڑہنے سے پہلے ہی اون کا کام تمام ہوگیا۔ جب مین نے خیال کیا کہ مجھے زندگی کی کس سڑک پر جانا چاہیئے تھا مگر واقعات واسباب کی قوی کشش مجھے کسی سڑک پر کشان کشان لے گئی اور کس قدر بیکار اور کمزور تھین وہ کوششین جو مین نے اس گرداب کشمکش مین پڑنے سے بچنے کے واسطے کین تو میری آنکھین کھلین اور مین ایک گہری نیند سے چونکا۔ مجھپر یہ حقیقت کھلی کہ انسان ضعیف البنیان ہے اور اوسکی تجاویز محض پوچ و پادر ہوا۔ مجھے اپنی نسبت یہ معلوم ہوا کہ مین تماشاگاہ عالم مین اوس کٹھ پتلی کی مثال ہون۔ جسکا تار کسی دوسرے کے ہاتھ مین ہو اور جو واقعات مجھے پیش آئے وہ درحقیقت میری ذاتی مساعی یا افعال پر منتج نہ تھے بلکہ خداوندتعالی کی مرضی کے مطابق تھے! خاتون صاحبہ! اب پھر مری وہی کیفیت ہوئی۔ مین ایک پرلطف خواب دیکھ رہا تھا کہ بہشت برین مین کسی پیکر تمثالی کے ساتھہ وصل کے مزے لوٹ رہا ہون اور میرے ہر بن مو سے یہ صدا نکلتی ہے۔

مکن بیدار ازین خوابم خدارا
کہ دارم صحبتے خوش با خیالش

لیکن افسوس! جس طرح گذشتہ زندگی بھر مری تمام امیدون کا عین شباب مین خون ہوتا رہا ہے۔ میری شومی بخت نے اس موقع پر بھی میٹھی نیند سے یکایک چونکا دیا۔ اب نہ وہ بہشت برین ہے نہ وہ پیکر تمثالی۔"

اسابیلا۔ (نیچی نظر کئے ہوئے) "آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ اب نہ وہ بہشت برین رہا نہ پیکر تمثالی"

رچرڈ۔ "ہاے اسابیلا! مین تمہارے قابل نہین۔ تاہم تمھین سے مین عقد کرنا چاہتا تھا۔ تمھین میری تمام امیدون کا مرجع تھین۔ تمھین میرے مسرت کدہ دل کا چراغ تھین۔ پیاری اسابیلا! خدا جانتا ہے۔ جب مین خیال کرتا ہون کہ کیا تھا اور کیا ہو گیا۔ تو جی چاہتا ہے کہ رو رو کر اپنی جان دیدون"

اسابیلا۔ (شرما کر اور نظر نیچی کر کے دبی آواز مین) "آپ فرماتے ہین کہ مجھ سے آپ عقد کرنا چاہتے تھے۔ یہ میری ایسی عزت افزائی ہے جسکے اداے شکر سے زبان قاصر ہے"

رچرڈ۔ "خاموش۔ پیاری اسابیلا خاموش۔ اب مجھے اب اتنی جرأت نہین کہ تمہاری زبان سے امید تازہ کرنے والے الفاظ سن سکون مگر اتنا ضرور کہون گا کہ مجھے تم سے محبت ہے۔ یشہد باللہ کہ مجھے تم سے سچی محبت ہے۔ مین تمہاری محبت مین تباہ ہو رہا ہون۔"

اسابیلا۔ (رچرڈ کے قریب جا کر اور اپنا نازک اور خوبصورت ہاتھ آہستہ سے اوسکی کلائی پر رکھ کر) "اب بیفایدہ ہے کہ مین بھی اپنے دلی جذبات کو تم سے چھپاؤن"

رچرڈ جس پر خوشی اور مایوسی کے متفقہ اثر کی وجہ سے اس وقت دیوانگی اور وارفتگی کی حالت طاری ہو گئی صرف اس قدر جواب مین کہہ سکا۔

"تو تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو! تم بھی مجھے چاہتی ہو" اور اوس جذبہ سے مغلوب ہو کر جس پر ایسے وقت مین قابو پانا خارج از امکان بشری ہے اوس نے اسابیلا

اور آغوش شوق میں کھینچ کر اوس کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ دیر تک اسطرح بغلگیر رہنے
کے بعد پیڈرو نے عالم سرخوشی میں اسابیلا سے پوچھا" پیاری اسابیلا کیا تمھیں مجھ سے
محبت ہے؟"

ایک شرمناک تبسم نے اس سوال کا جواب اثبات میں دیکر پیڈرو کو پھر از خود
رفتہ کر دیا۔ اور دونوں نے محبت کرنیوالوں کے عہد نامے پر مہر لگانے کی غرض
سے ایک دوسرے کے لب لعلین کے گرم گرم بوسے لئے۔

لیکن پیڈرو کو دفعتاً یاد آیا کہ کاونٹ الٹرائی کہہ چکا ہے کہ کوئی شخص جس پر جرم کا شبہ
بھی ہو اوسکے خاندان سے کسی قسم کا تعلق پیدا نہ کر سکے گا۔ اس خیال کا آنا تھا کہ
پیڈرو کی نیک نفسی اور پاس آبرو کے خیال نے فوراً اوسکے کان میں چپکے سے
کہا کہ ایک بھولی بھالی اور شریف الطبع لڑکی سے اوسکو پیمان محبت استوار کرنیکا
کوئی حق نہیں۔ درانحالیکہ اوس لڑکی کا باپ کبھی انکے عقد پر راضی نہ ہوگا۔ اوس کا
دماغ جو پہلے ہی چکرا رہا تھا اب قریب تھا کہ بالکل چل جائے چنانچہ وہ اوس پری
جمال کے آغوش سے جس نے ابھی ابھی محبت کا اقرار کیا تھا علیحدہ ہو گیا اور کچھ
غیر مربوط الفاظ کہتا ہوا جنکو وہ بالکل نہ سمجھ سکی دروازہ کے باہر چلا گیا۔ اور جلدی
جلدی قدم بڑھاتے ہوئے اوس باغ میں آیا جو مکان کی پس پشت تھا۔ یہاں آکر
وہ ایک روش پر ٹہلنے لگا۔ جس کے دونوں طرف سایہ دار درختوں کی قطاریں تھیں
اور جو باغ کے احاطہ کی دیوار کے متوازی تھیں۔ پہلے تو تلاطم خیالات کی وجہ سے
اوسکے قدم تیز تیز پڑتے رہے مگر جب کچھ دیر کے بعد اس تلاطم میں سکون کی کیفیت
پیدا ہو چلی تو اوسنے اپنی چال بھی آہستہ کر دی اور گذشتہ نصف گھنٹہ کے

واقعات پر اس طرح غور و فکر کی نظر ڈالنا شروع کی۔

"اس مین ذرا بھی شک نہین کہ اسابیلا کو مجھ سے محبت ہے لیکن مین ایسا خوش قسمت کبھی نہین ہو سکتا کہ اوس سے عقد کر سکون۔ میرے ایسے نصیب کہان کہ مین اوسکو گرجے مین لے جاؤن جہان ہمارے پیمان محبت کی توثیق اور میری قلبی مسرت کی تصمیم ہو سکے۔ افسوس کہ میری خواہشون اور اس امر کے امکان مین ایک ناقابل گذار خندق حایل ہے! بس میرے لئے بجز اسکے چارہ نہین کہ اپنے پہلے ارادہ کی طرف عود کرون اور صبح ہوتے ہی یہان سے اپنے مکان کی طرف چل دون۔"

چاندنی صاف چھٹکی ہوئی تھی اور آسمان پر ستارون کی مجلس گرم تھی۔ رچرڈ کو اوس کا سلسلہ خیالات روش کے انتہائی سرے تک لے گیا تھا جو کاونٹ کے مکان سے بہت دور تھا۔ وہ پلٹ رہا تھا کہ چاند کی روشنی مین اوسے ایک آدمی کا چہرہ نظر پڑا جو باغ کے احاطہ کی دیوار پر سے سر جھکائے اوس کی طرف ٹکٹکی باندھے ہوئے تھا۔

رچرڈ اس چہرہ کو دیکھتے ہی اوچھل پڑا اور قریب تھا کہ کوئی آواز دے کہ ایک جانی پہچانی آواز سنائی دی:-

"فاوسٹس! مین تم سے صرف ایک سوال کرنا چاہتا ہون اور پھر ایک بات تم سے کہنا چاہتا ہون۔ مگر یہ سمجھ لینا کہ اخیر بات کا انحصار پہلے سوال کے جواب پر ہوگا"

رچرڈ "بدمعاش۔ حرامزادہ۔ قاتل! یاد رکھ کہ مجھے اس امر مین کوئی بات مانع نہ ہوگی کہ تجھے گرفتار کر کے قانون کے سپرد کرون"

مردہ فروش۔ (کیونکہ یہی شخص تھا) "بیوقوف ہی رہا! ارے اندھیرے اور کھلے میدان مین کس کی مجال ہے کہ مجھے پکڑ پائے۔"

رچرڈ۔ "خیر! اگر اللہ نے چاہا تو وہ دن قریب ہے کہ تجھے اپنی بدکرداریون کی سزا ملے۔"

مردہ فروش (نہایت طنز کے لہجہ مین) "صاحبزادے صاحب مہربانی کرکے ان چونچلون کو اور وقت کے لیئے رکھہ چھوڑیے اور اس فقیر کے سوال کا جواب دیجئے۔ کیا آپ ٹھنڈے ٹھنڈے چپ چپاتے ڈیڑھ سو پاونڈ سیدہے ہاتھ سے ادھر دلوائین گے۔ یاد رکھیئے کہ اگر آپ یون نہ دین گے تو یار لوگ کسی نہ کسی طرح لے ہی مرین گے۔"

رچرڈ۔ "تم مجھے اس طرح سے کیون پریشان کرتے ہو؟ مین سانپ کے منھ مین ہاتھہ دینا تم جیسے خبیث کی وہان دوری کرنے کے مقابلہ مین آسان سمجھتا ہون۔"

مردہ فروش۔ "اچھا تو اسکا نتیجہ بھگتنے کے لیئے بھی تیار رہو۔"

چاند کی روشنی مردہ فروش کے ناپاک اور منحوس چہرے پر پوری پڑ رہی تھی۔ رچرڈ نے دیکھا کہ ان الفاظ کے کہتے وقت اوسکا چہرہ فرط غیظ و غضب سے تمتما اوٹھا۔ اوسکے بعد مردہ فروش دیوار کے نیچے اوتر گیا اور نظر سے غایب ہوگیا۔

استنے مین کاونٹ کی آواز سنائی دی جو روش پر ٹہلتا ہوا رچرڈ کی طرف آرہا تھا۔

"مارکھم! کس سے باتین کر رہے ہو؟"

رچرڈ۔ (گھبرا کر اور پریشان ہو کر) "باتین کر رہا ہون؟"

کاونٹ "ہان مین نے تمہاری آواز سنی اور ساتھہ اوسکے دوسرے شخص کی آواز بھی جو تمہاری باتون کا جواب دے رہا تھا۔"

رچرڈ "ہان سڑک پر ایک شخص تھا۔"

کاونٹ "جب مین واپس آیا تو تمکو ڈرائنگ روم مین نہ پایا جب پیلا سے پوچھا تو اوس نے کہا کہ شاید تمہاری طبیعت ناساز ہوگئی اور تم تازہ ہوا مین ٹہلنے کے لئے باغ مین گئے ہو کیسٹلیدکالا کے متعلق جو اطلاع سفیر کی سکرٹری کے ذریعہ سے مجھے ملی ہے وہ یہ امید نہین بندھاتی کہ مین وطن کو جلد واپس جا سکون اس لئے مین نے بہت ہی اچھا کیا کہ اپنا سرمایہ اس کام مین لگا دیا۔ لیکن اسوقت ہم ان معاملات پر بحث نہ کرینگے کیونکہ کچھہ مہمان مکان پر آئے ہین اور مناسب ہے کہ تم بھی چلکر اونکے شریک رفاقت صحبت ہون۔ بھلا بتاو تو اس وقت کون کون لوگ آئے ہین۔"

رچرڈ "مسٹر ارم اسٹرانگ اور اونکے رفقا تو نہین ہین۔"

کاونٹ "ارم اسٹرانگ یہان کہان۔ وہ تو انگلستان مین یورپ کی سیاحت مین مشغول ہین۔ مہمان آئے ہین سرجیری باونس اور کپتان اسمائیکس۔ اگرچہ مین اونکی صحبت سے کسی طرح خوش نہین ہون تاہم اونکے عزیز متوفی نے جو کچھہ میری خدمات کی ہین اونکی وجہ سے میرا دروازہ اونکے لئے ہمیشہ کھلا ہی رہنا چاہیئے۔"

رچرڈ کاونٹ کے ساتھہ ڈرائنگ روم مین واپس آیا جہان کپتان اسمائیکس تو خاتون اسابیلا کے برابر بیٹھا ہوا تھا اور سرجیری باونس اپنے سفر

لندن سے آنے کے حالات بیان کرکے کاونٹس کو باتون مین لگانے کی کوشش کر رہا تھا۔ جب ان دونون نے رچرڈ کو آتے دیکھا تو ہاتھ پانون کے طوطے اوڑ گئے اور دونون نے گھبراہٹ مین اوٹھکر اوس سے نہایت ادب آمیز تپاک سے صاحب سلامت کی اور اوسکے بعد پھر باتون مین مشغول ہوگئے ؛

سرچیپری جیسا کہ مین ابھی کہہ رہا تھا پہاڑی کے دامن مین ایک گاڑی ٹوٹ گئی اور گھوڑے بھاگ نکلے اگرچہ اسمائیلکس نے شدید و غلیظ گالیان دے دیکر چاہا کہ گاڑی روک لی جائے مگر وہ کہان رکنے والی تھی۔ یہان تک کہ گاڑی مع گھوڑون کے ایک کھڈ مین دھڑام سے جاگری اس پر ڈیپر نے بیل کی طرح ڈکرانا شروع کیا اور مین نے ــــ،،

اسمائیلکس ڈیپر (لقمہ دیکر) ''رونا شروع کیا۔ واللہ اگر جھوٹ کہتا ہون تو اتنا ہی حرام مرجاؤن۔ ایک گنوار جو پاس سے گذرا پوچھنے لگا کہ کیون جی تمہاری امان جان کو خبر ہے کہ تم باہر نکلے ہو۔ سرچیپری نے یہ سمجھکر کہ گنوار نے یہ سوال سنجیدگی سے کیا تھا اوسکو جواب دیا کہ بھئی مین امان جان سے سفر کی اجازت لیکر یہان آیا تھا۔ واللہ مجھے عمر بھر کبھی اتنی ہنسی نہین آئی جیسی اوس وقت آئی۔،،

سرچیپری ''بڑے شریر اور جھوٹے ہو جو کہتے ہو کہ مین نے رونا شروع کیا۔ یہ ٹھیک نہین۔ خیر تو ہم نے گاڑی کھڈ مین سے نکلوا کر اوسکی مرمت کروا دی،،

کاونٹ ''اچھا تو یہ کہئیے۔ آپ ہفتون کی منزل طے کرکے آئے ہین،،

اسمائیلکس ڈیپر ''واللہ مین اس کو نظم کرنا چاہتا ہون۔ اگر جھوٹ کہون تو اتنا ہی بڑا مرجاؤن۔ مجھے امید ہے کہ خاتون صاحبہ مجھے اجازت دین گی کہ اس نظم کو

مین اونکے البم مین داخل کردون۔"

اسابیلا۔ (ہنسکر) "پہلے مین اوس نظم کو پڑہ تو لون۔ مگر چونکہ آپ نے میرے البم کا ذکر کیا ہے مین آپکو دکھانا چاہتی ہون کہ اس خزانہ مین کس کس جواہر کا اضافہ ہوا ہے"

کپتان ڈیپر۔ (اسابیلا نے جو کتاب اوسے دیکھنے کو دی تھی اوسکے ورق الٹ پلٹ کر) "واللہ یہ منظر نہایت خوشنما ہے۔ پن چکی کے پہیے پر پانی کا چلنا نہایت اصلی اور بے تصنع بات ہے اور یہ درخت تو کاغذ مین سے گویا اوگے پڑتے ہین۔ واللہ مین جھوٹ کہتا ہون تو کسی خوبصورت عورت کے لب ہاے تبسم بار دیکھنے نہ نصیب ہون"

سر جیری باونس۔ "کیا کہنے ہین۔ فی الحقیقت تصویر مین دریا بہتا ہوا موجین مار رہا ہے۔ سبز کھیتون مین گائین بھیڑین چل رہی ہین۔ مہربانی کرکے فرمائیے کہ اس بے عدیل تصویر کا بنانے والا کون ہے"

خاتون۔ "یہی تو راز ہے۔ اچھا ان سطور کو بھی پڑھیئے"

کاونٹ۔ "بیلا تم خود پڑہو۔ جس خوبی سے تم پڑھنے کا حق ادا کرتی ہو وہ تمہارا ہی حصہ ہے"

غرضکہ خاتون اسابیلا نے ذیل کی نظم ایسی دلکش اور سریلی اور شیرین لحن مین پڑھی کہ الفاظ کا حسن دوبالا ہو گیا۔

لندن

لیلی شب نے مانگ سنواری — آدھی عمر اسی مین گذاری
بجتے ہین پہلے بارہ ٹن ٹن — پھر بجتا ہے گجر کا ارگن

چاند کی پیلی پیلی کرنین — پیاری چھیل چھبیلی کرنین
سقف فلک پرناچین چھم چھم — صحن زمین پراوترین جھم جھم
دیتی ہین تارون کو ہچکولے — نور کے لٹکاتی ہین ہنڈولے
پگھلی ہوئی چاندی کا سمندر — بہتہ لگا باہر اور اندر
جس نے ملمع اپنا چڑھایا — اور پلٹی اوس شہر کی کایا
جو ہے غداری مین بابل — کہتے ہین سب ملکون کا جسی دل
یعنی عروس دنیا لندن — شاہد دلکش و زیبا لندن
قلہ کوہ و دشت و بیابان — ہامون دریا وادی میدان
سب پہ تیری آبادی پھیلی — ہو نہین سکتی جس کی گنتی
تیرے عرصہ دل کے اوپر — تیرے حجلہ جان کے اندر
کیسے کیسے جذبے ہین پویان — کیسے کیسے بھرے ہین ارمان
اے دنیا کے شہرون کے افسر — سب سے افضل سب سے برتر
حشمت والے شوکت والے — نشہ دولت کے متوالے
صنعت اور تجارت والے — دولت اور حکومت والے
دانش والے حکمت والے — فلسفہ والے ہئیت والے
ہنڈیون والے نوٹون والے — فائدون والے ٹوٹون والے
برجون اور منارون والے — باغون اور بہارون والے
ہالون والے پارکون والے — لانون والے بارکون والے
ریلون والے تارون والے — برقی موٹر کارون والے

قصرون اور ایوانون والے ہوٹلون اور میخانون والے

وسکی والے اکشا والے لیمنڈ والے سوڈا والے

مرغیون والے انڈون والے ریزنون اور آمنڈون والے[۱]

توپون اور بندوقون والے عاشقون اور معشوقون والے

تن کے چھپنے والون والے سر کے ڈھکنے والون والے

گورے گورے گالون والے بھورے بھورے بالون والے

پیاری پیاری چینون والے ابھرے ابھرے سینون والے

چوری کرنے والون والے جیب کترنے والون والے

لقون والے لچون والے شہدون والے اچکون والے

کیسے کیسے گنہ اور بدیان ہین تیرے دل کے اندر پنہان

دیکھنا ہو گر تمکو تماشا اچھی طرح سے کبھی لندن کا

واٹرلو کے پل سے دیکھو وقت یہ صبح صادق کا ہو

پہلی شعاعین سورج کی جب چاک ہین کرتی دامان شب

وہ دامن کہ ٹکے ہین یکسر جس مین کروڑون کوکب و اختر

گیسو جبکہ نگار سحر کے شبنم کے قطرون سے ہون بھیگے

گذرو اگر اس پل پہ قضارا دیکھو لو لندن کا نظارہ

سیر کا اصلی وقت یہی ہے یہ وہ گھڑی ہے جس مین چھپے ہے

مستی عہد شباب لندن ناز و ادا و حجاب لندن

[۱] نوٹ - ریزن انگریزی مین کشمش کو کہتے ہین اور آمنڈ بادام کو کہتے ہین

یہ وہ ساعت حسن افزا ہے
جوبن اس کا پھٹا پڑتا ہے

صبح کو ہے یہ عروس نکھرتی
ندی پر آکر پانی ہے بھرتی

جیسے کوئی ولبسہ خندان
کرتا نقاب سے ہوا چپلیان

ویسے ہی لندن نور کے تڑکے
اپنی جبین نورفشان سے

بادل مست اور چھو منے والے
پیشانی کے چومنے والے

ایک طرف کو ادا سے ہٹا کر
ناز سے شرما کر اٹھلا کر

چہرے کی تاب دکھا دیتا ہے
سورج جسکو جلا دیتا ہے

ایسے مین دیکھے کوئی لندن
اوس کے قصر و بام و برزن

گرجا دیکھے مندر دیکھے
دریا دیکھے بندر دیکھے

دیکھے دریا کی موجون کو
دیکھے بارکون مین فوجون کو

کشتیون کے مستولون کو دیکھے
شاخون پہ پھل اور پھولون کو دیکھے

رونق دیکھے بازارون کی
کثرت دیکھے نظارون کی

پردۂ عبرت پہ پھر کھینچے
اپنے تصور کے رنگون سے

اگلون کے آثارون کا نقشہ
پچھلون کے دربارون کا نقشہ

منعم کے اقبال کی صورت
مفلس کے جنجال کی صورت

دل کی فراخی و تنگی دیکھے
بخت کی رنگا رنگی دیکھے

دیکھے غرض یہ سب تصویرین
شان خداوندی کی نظیرین

لندن کا آوازۂ عظمت
سنتی آئی ہے کب سے خلقت

اس نے ایک زمانہ دیکھا — صدیوں کا آنا جانا دیکھا
شور یہ تھمتا اس کا کہیں ہے — خامشی اس کا شعار نہیں ہے
جوش جوانی گرچہ ہوا کم — ہے وہی لیکن اس کا دم خم
سیل حیات بہے جاتی ہے — امنڈی موج چلی آتی ہے
صبح کو جب سورج ہے نکلتا — نور کا ایک چشمہ ہے ابلتا
دیکھو پھر وہی شکل مثالی — اور وہی فانوس خیالی
دل کی لگی سینہ میں دکان ہے — درد کا جس میں بھرا سامان ہے
بیم و رجا و حسرت و ارمان — ساز عیان و سوزش پنہان
ہے کہیں فقر کہیں ہے تنعم — قسمت کا برپا ہے تلاطم
لاکھوں کروڑوں عسرت والے — محنت اور مشقت والے

خون پسینا ایک ہیں کرتے
اور امیروں کا گھر بھرتے

کپتان ڈیپر "نایاب۔ نادر! واللہ میں نے ایسی اچھی اور پیاری نظم اس سے پہلے کبھی نہیں سنی۔"

مسز جیپری باونس "یہ اوس نظم کے لگے کی ہے جو تم نے سمندر کے سانپ پر لکھی تھی۔ خاتون صاحبہ! کیا یہ نظم بھی اوسی شخص کی لکھی ہوئی ہے جسنے یہ تصویر کھینچی ہے؟"

اسا بیلا "ہاں دونوں ایک ہی ہیں اوس کے نام کے حروف وہ کیا کونے

پر لکھے ہین۔"

ڈیمپیر۔ "یہ کون شخص ہوسکتا ہے۔؟"

اسابیلا۔ (مسکراکر) "شاید رابرٹ مانٹگمری ہو"

سر جیفری باونس۔ "نہین رابرٹ مانٹگمری نہین ہوسکتا۔ یہ نام رچرڈ مارکھم ہی"

اسکے بعد سر جیفری باونس اور اوسکا دوست یہ خیال کرکے نہایت ہی جز بز ہوئے کہ جس شخص کو ہم عرش معلے پر پہونچارہے ہین۔ وہ وہی ہے جس نے ایک کو تو ایسا ڈرایا تھا کہ پیٹ مین پانی ہوگیا تھا اور دوسرے کے وہ ڈک رسید کئے تھے کہ ہڈیان پلپلا گئی تھین۔

یہ لوگ تو یون ہنستے بولتے رہے مگر رچرڈ بالکل ساکت و صامت بیٹھا رہا خاتون اسابیلا نے راز و نیاز کے اظہار کے اون طریقون سے جو ہمیشہ عاشق و معشوق کے درمیان سلسلہ تار برقی کا کام دیتے ہین اور جسکے فہم معانی اور درک مطالب سے گرد و پیش کے لوگ قاصر ہوتے ہین۔ رچرڈ کا دل بھلانے اور اوسکی ہمت بڑہانے کی لاکھ لاکھ کوشش کی مگر سب رایگان اور بے سود ثابت ہوئی۔ رچرڈ نے پاس آبرو کے اقتضا سے جو ارادہ کیا تھا اوسپر نہایت ثبات و استقلال سے قایم رہا۔ اور اوسے نہایت افسوس ہوا کہ کیون وہ "شرح احوال درون" کرکے پہلی سے بھی زیادہ گرداب مصیبت مین پھنس گیا۔

آخر کار آرام کرنے کا وقت آگیا۔ رچرڈ اپنی خوابگاہ کے کمرے مین گیا مگر سونے کے لئے نہین بلکہ اپنی قسمت پر رونے کے لیئے اوسکے ذہن مین دن بھر کے تمام واقعات محفوظ تھے۔ جن تدابیر پر اوسنے عمل کیا اور جن پر عمل کرنا

چاہتا تھا۔جس شدت سے اسابیلا کی محبت اوسکی جگر تشنگانی و نمک پاشی کر رہی تھی
اور جس سختی سے اسابیلا کے والد کی طرف سے اس پر معترض ہونے کی امید تھی جو
جو دہمکیان مردہ فروشش نے اوسے دی تھین۔اور جو بدقسمتی و مصیبت کا سلسلہ
نا متناہی اوسکو چپ و راست سے گھیرے ہوئے تھا۔یہ سب باتین اوس کے
دماغ مین فانوس کی طرح چکر لگائی اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد علی الترتیب اوسکے
پیش نظر تصور کے سامنے آتی رہین۔نیند کا تو ذکر ہی کیا۔

چشم وا ہے شام سے ہر چند دروازی کی طرح
کیا ہجوم رنج ہے آنے نہین پاتی ہے نیند

جس کمرے مین رچرڈ لیٹا ہوا اپنے آلام و مصائب کا جایزہ لے رہا تھا۔اوسکی
کھڑکی اوس باغ کی طرف تھی جو مکان کی پس پشت واقع تھا۔یکایک اسی جانب
سے ایک عجیب اور خوفناک آواز سنائی دی۔رچرڈ نے کان لگا کر سُنا مگر
کچھ معلوم نہ ہوا اور اوسنے سمجھا کہ یہ میرا واہمہ ہی واہمہ تھا۔چند ہی منٹ گذرے
ہون گے۔کہ پھر ایک ایسی آواز سنائی دی۔جیسے کھڑکی کے کھلے کواڑ کے بند ہونے
سے پیدا ہوتی ہے۔اب اوسے ایک قسم کی گھبراہٹ پیدا ہوئی اور اوسنے
یہ قصد مصمم کرلیا۔کہ جا کر دیکھین کہ یہ کیا ماجرا ہے۔اوسنے چارپائی سے اوٹھکر
کھڑکی کھولی اور نیچے کی طرف دیکھا۔رات بالکل اندھیری تھی۔اوس نے بہت
غور سے دیکھا مگر کچھ معلوم نہ ہوا۔تاریکی کی اس قدر شدت تھی کہ باغ مین
جو درخت کھڑے تھے وہ بھی نظر نہین آتے تھے۔رچرڈ نے اپنی سانس
روکی۔اوسکے کان مین ایسی آواز پڑی جیسے کچھ لوگ باہم سرگوشیان کر رہے ہون

مگر اون کی باتون کا ایک حرف بھی اوسے سنائی نہ دیا۔ صرف اتنا معلوم ہوا
کہ نہایت آہستہ آہستہ سرگوشیان ہو رہی ہین۔ اس سے اوسے یقین ہوگیا کہ اوس کی
کھڑکی کے بالکل نیچے لوگ آپس مین باتین کر رہے ہین۔ چند لمحہ کے بعد دروازہ
یا کھڑکی کے بھڑنے کی آواز جیسی اوس نے پہلے سنی تھی پھر سنائی دی اور اوسکی
بعد سرگوشی بند ہوگئی۔

اس عرصہ مین اوس کی نگاہ تاریکی مین کچھ کچھ دیکھنے کی عادی ہوگئی
تھی اور اوسکو پشت کی جانب والے دروازہ کے پاس دھندلی دھندلی تین شکلین
ایک دوسرے کے قریب کھڑی ہوئی نظر آئین وہ یہ نہ جان سکا کہ ان کی اس
وقت یہان موجودگی کا اصلی باعث کیا ہے اور یہ لوگ کیا کر رہے ہین۔ بااین ہمہ
یہ ظاہر تھا کہ یہ لوگ کس اچھی نیت سے اس وقت یہان جمع نہین ہوئے تھے
یہ خیال کر کے اوس نے ارادہ کیا کہ ان کی سارقانہ تجاویز کا ردعمل کرنے کی
فوری کارروائی کرے۔ چنانچہ اوسنے جلد جلد کپڑے پہنے۔ روشنی جلائی اور
کمرے سے نکل کھڑا ہوا دروازہ سے باہر قدم رکھتے ہی اوسنے دیکھا کہ کاونٹ
بھی لباس شب خوابی پہنے دونون ہاتھون مین ایک ایک پستول لئے اور بغل
مین ایک خنجر دبائے دبے پاون آرہا ہے۔ رچرڈ کے قریب پہونچتے ہی اوس نے
چپکے سے کہا۔ "مین تمھین جگانے کے لئے آرہا تھا۔ خوب ہوا جو تم خود اوٹھ
آئے ہو۔ چور مکان کے اندر گھس رہے ہین۔ ہم دونون مل کر ان کو قابو کئے لیتے
ہین۔ کیا ضرورت ہے کہ باؤنس یا ڈیپیر کو مدد کے لئے بلایا جائے۔ میرے
پاس پستول ہین۔ تم یہ خنجر لو۔ چلو اب آہستہ آہستہ نیچے اوترین۔ یہ لو نوکر بھی آگئے"

یہ کہہ کر کاونٹ۔ رچرڈ اور تین ملازمون کے ساتھ جلد جلد زینہ سے نیچے اوترا
باورچی خانہ مین جو مکان کے پچھلے حصہ مین واقع تھا انھون نے کچھہ شور سنا
جب یہ باورچی خانہ کے قریب پہونچے تو سنا کہ ایک کرخت اور بھدی آواز
یہ کہہ رہی ہے "یارو لالٹین بجھادو اور جھپٹ کر نیچ نکلو۔ یا بیچ کا مقابلہ ہے"
یہ سنتے ہی کاونٹ نے جھپٹ کر باورچی خانہ کا دروازہ زور سے کھولا اور رچرڈ
بھی شمع ہاتھہ مین لئے اوسکے ساتھ ساتھ باورچی خانہ کے اندر داخل ہوا۔ چور دوست
مین سے دو نے جان توڑ کر نکل بھاگنے کی کوشش کی اور فرار ہوگئے لیکن
تیسرا اس کوشش مین ناکام رہا اور گرفتار کر لیا گیا۔ شمع کی روشنی اس بدمعاش
کے چہرہ پر جو غصہ اور خوف کی مجسم تصویر بن رہا تھا۔ پڑی۔ رچرڈ اسکے دیکھتے ہی
کانپ اوٹھا کیونکہ گرفتار شدہ چور مردہ فروش تھا۔ لیکن فوراً ہی سنبھلکر اوس نے
کہا۔ "کمبخت ملعون آخر تو پکڑا گیا۔ اب قانون کے پنجہ سے تیرا چھٹنا مشکل ہوگا"

کاونٹ۔ (ازراہ استعجاب) "کیا آپ اس نابکار کو جانتے ہین"

مردہ فروش۔ "یہ جانتے ہین اور اسکے اچھے جانتے ہین۔ لیکن سرکار
اگر مین آپ کو ایک ایسی قیمتی اطلاع دیسکون جس کا تعلق خود آپ سے اور آپکے
کنبہ سے ہو تو کیا آپ مجھپر رحم کھا کر مجھے چھوڑ دین گے؟"

کاونٹ۔ "وہ کیا ہے کوئی ایسی ہی بیش بہا خبر ہوگی کہ تم جیسے شخص کو یہ خیال
ہو کہ مین اس تجویز پر راضی ہو جاؤن گا"

مردہ فروش۔ "اگر سرکار مجھے قول دین کہ مجھکو چھوڑ دیا جائیگا تو مین آپسے
ایک ایسی بات کہون گا۔ جس سے آپ کی بیٹی کی نہ صرف خوشی اور دلی اطمینان

بلکہ آبرو کا بچاؤ مقصود ہے"

رچرڈ۔ "حرامزادہ باجی کہین کا۔ خبردار جو تو نے اس خاتون کے مقدس نام کو اپنی ناپاک زبان پر لانے کی گستاخی کی"

کاونٹ "حقیقت مین اس بدمعاش کی گستاخی کی کوئی حد نہین۔ لیکن ممکن ہے کہ دراصل اوسے کوئی بات ایسی کہنی ہو جو کچھ وزن رکھتی ہو۔ بہرحال اس کو موقع دینا چاہیئے" (بردہ فروش کی طرف مخاطب ہو کر) "اچھا جو کچھ کہنا ہو کہو۔ مین قسم کھا کر وعدہ کرتا ہون کہ تمہارا بیان قابل وقعت ہوا تو مین نہ خود تم سے تعرض کرونگا نہ کسی دوسرے کو اجازت دونگا کہ تم سے بازپرس کرے"

رچرڈ۔ "کاونٹ یہ آپ کیا کر رہے ہین۔ للہ جلد بازی سے کام نہ لیجیے اور کوئی عہد و پیمان نہ کیجیے۔ آپ نہین جانتے کہ یہ خبیث کس قماش کا ہے"

کاونٹ۔ "تحملنہ سہیے مین قطع کلام کرکے ہم عزیز من خاموش رہو ضرور اس شخص کی بات سنونگا۔ انظر الی ماقال ولا تنظر الی من قال۔"

بردہ فروش۔ "سرکار نے خوب کیا کہ میری بات سننے کی ہی مین ٹھان لی۔ سنئے آپ نے اپنی آستین مین ایک سانپ پال رکھا ہے اور وہ سانپ اسوقت آپ کے سامنے کھڑا ہوا ہے۔ اوسکو اس بات کا فخر ہے کہ اوس نے اپنی چالاکی سے آپ کی بیٹی کو اپنا گرویدہ بنا لیا ہے اور اب اس کوشش مین ہے کہ دھوکا دیکر آپکو اس بات پر آمادہ کرلے کہ آپ اوسے اپنی فرزندی مین لے لین"

رچرڈ۔ (غیظ و غضب سے) "شیطان۔ خونی۔ ڈاکو کہین کا۔ رہ تو جا حرامزادے۔ مین نے تجھے نہ جیتا پایا ہو تو میرا نام رچرڈ مارکھم نہین۔"

کاونٹ "خاموش۔ پہلے یہ سن لینا چاہیے کہ یہ شخص کہتا کیا ہے۔ اگر اس کی بات سچ ہوئی تو معلوم ہو ہی جائیگا۔ اور اگر جھوٹ بولا تو ذرا بھی رحم نہ کرونگا۔"

رچرڈ۔ "مگر کاونٹ پہلے میری ایک بات سن لیجئے۔ مین خود سب ماجرا آپ سے بیان کئے دیتا ہون۔ سب مجھے"

کاونٹ۔ "مسٹر مارکھم مجھے معاف کیجئے۔ پہلے مجھکو اوس کی بات سن لینے دیجئے" (مردہ فروش سے) "ہان کہو۔"

مردہ فروش۔ "جس سانپ کا مین نے ابھی ذکر کیا ہے وہ یہی مارکھم ہے۔ اسی کی تحریک اور ترغیب سے مینے اور میرے ساتھیون کرکسمین اور بفر نے آج کی شب آپکے مکان پر چھاپہ مارا۔" بدنصیب رچرڈ یہ سب بے بنیاد بہتان سنکر چیخ اوٹھا۔ "خدا کی پناہ کیسا افترا پرداز اور جعلساز ہے۔"

خود کاونٹ کے دل پر اس بات کے سننے سے صدمہ پھونچا۔ کیونکہ اوسکو دفعتہً رچرڈ کی گذشتہ شب کی پریشانی یاد آ گئی اور ساتھ ہی اوس عزم کی یاد بھی اوسکے دل مین تازہ ہو گئی جو رچرڈ نے یکایک رخصت ہو جانے کے متعلق دل مین قایم کیا تھا۔ بہرحال اوس نے ان خیالات کو ظاہر نہین کیا بلکہ مردہ فروش سے کہا: "ہان کہو۔"

مردہ فروش۔ (رچرڈ کی طرف حقارت سے اشارہ کر کے) "پندرہ روز سے زیادہ ہوتے ہین کہ یہ مجھکو اس نواح مین آپ کی صاحبزادی کے ساتھ ٹہلتے ہوئے ملے تھے اور اوسکے دوسرے روز میرے لئے چند امور کا تصفیہ

کرنے کی غرض سے لندن چلے گئے تھے۔ مجھکو ان کی سب حرکتیں معلوم ہیں۔"

رچرڈ۔ (آپے سے باہر ہوکر) "اور تم نہایت باحیانہ طریقہ سے میری جان کے درپے ہوئے۔"

کاونٹ۔ (پہلے سے بھی زیادہ تحکمانہ لہجہ مین) "خاموش مارکھم۔ تمھارے بولنے کی باری بھی آئیگی۔"

مردہ فروش "ہم نے لندن ہی مین اسکے مشورہ سے سب تدبیرین سوچ لیتی تھین اور آج ہی شام کو اسکے باغ کی دیوار کے پاس کھڑے ہوکر مجھسے کہا کہ سب معاملہ ٹھیک ہے۔"

کاونٹ "الٰہی مین یہ کیا سن رہا ہون۔ یہ سب واقعہ تو کچھ صحیح سا معلوم ہوتا ہے"

رچرڈ "اس مین شک نہین کہ مین نے اوس سے بات کی اور باغ ہی مین کھڑے ہوکر مگر۔"

کاونٹ (چین بہ جبین ہوکر) "مسٹر مارکھم یہ بار بار بیچ مین بول اوٹھنا نامناسب ہے"

مردہ فروش "سرکار۔ بس مجھے اب تھوڑا ہی اور کہنا ہے۔ مجھ سے اس مارکھم نے کہا تھا کہ آپ کے گھر مین بہت سی سونے کی اینٹین اور اشرفیان ہر وقت موجود رہتی ہین۔ اور چونکہ اس کی اپنی جائداد تو تلف ہوچکی ہے لہذا اپنے گذارے کی تدبیر اسنے یہ نکالی کہ بڑے گھرون کی ہم لوگون سے مخبری کرکے چوری کے مال مین سے حصہ بٹا لیا کرے۔

"ہم لوگون مین یہ ٹھیری تھی کہ اس معاملہ کو طے کرنے کی غرض سے ہمین لندن مین ایک جگہ جمع ہونا چاہیے۔ چنانچہ ہم بریک لین کے ڈارک ہاوس مین ملے

جہان کرکیسمین اور لبفر کے مشورہ سے جو ابھی ابھی فرار ہو گئے ہین اس معاملہ کا فیصلہ ہوا۔ بس مجھے صرف اسی قدر عرض کرنا تھا۔ البتہ اس پر اتنا اور مستزاد کرسکتا ہون کہ آپ کے دوست مارکھم صاحب مجھ سے اوّل اوّل محبس نیوگیٹ مین ملے تھے جہان بہت دنون تک ہماری ان کی گاڑھی چھنا کی ۔"

کاونٹ ۔ (سرتاپا استعجاب و ہیبت مین غرق ہوکر) "محبس نیوگیٹ ؟"

مردہ فروش "۔ جی ہان سرکار محبس نیوگیٹ ہی مین مین اس سے ملا تھا جہان یہ اس انتظار مین قید بھگت رہا تھا کہ اس پر جو جعلسازی کا الزام لگایا گیا تھا اوس کی عدالت مین تحقیقات ہو۔ اس علت مین اس کو دو سال قید کی سزا بھی ہوئی۔ یہ پوچھ لیجیے اس سے کہ مین سچ کہہ رہا ہون یا نہین منھ سے ہے تو انکار کرے ۔"

یہ خوفناک لفظ مردہ فروش کے منھ سے نکلے ہی تھے کہ ایک دل کو ہلا دینے والی چیخ سیڑھیون کی طرف سے بلند ہوئی اور اسکے ساتھ ہی کسی شے کے سنگ مرمر کے فرش پر دھم سے گرنے کی آواز آئی ۔

یہ چیخ اسابیلا کی تھی ۔ رچرڈ بے تاب ہوکر پلٹا کہ جاکر اوسے فرش سے اوٹھائے اور بے اختیار اوسکے منھ سے اسابیلا کا نام نکلا ۔ لیکن کاونٹ نے اوسے روک کر سختی کے لہجہ مین کہا "خبردار صاحب جو آپ میری بیٹی کے پاس گئے ۔ جب تک مین واپس نہ آؤن کوئی شخص یہان سے نہ ہلنے جلنے ۔" یہ کہہ کر کاونٹ نے رچرڈ کے ہاتھ سے شمع لی اور جلد جلد اپنی بیٹی کی کیفیت دریافت کرنے کی غرض سے بڑے کمرہ کی طرف گیا جس کے فرش پر وہ شب خوابی کے لباس مین بیہوش پڑی تھی ۔ وہ لڑکی کو اوٹھانے کے لئے جھکا ہی تھا کہ اتنے مین کاونٹس

اپنی ایک خادمہ کے ساتھہ ہاتھہ مین لیمپ لئے ہوئے نمودار ہوے۔ اور کاونٹ نے بیٹی کی خبرگیری بی بی کے سپرد کی۔

جب اس طرف سے پورا اطمینان ہوچکا تو کاونٹ باورچی خانہ کی طرف پلٹا جہان خاموشی کے عالم مین اوس کا انتظار کیا جارہا تھا۔ اوس نے آتے ہی مردہ فروش سے پوچھا:-

"کچھہ تمکو اور کہنا ہے؟"

مردہ فروش۔ (رچرڈ کی طرف خبث آمیز اطمینان سے دیکھہ کر) "جو کچھہ مجھکو کہنا تھا کہہ چکا۔ کیا یہ کافی نہین۔"

کاونٹ۔ (رچرڈ کی طرف پلٹ کر) "اچھا صاحب اب آپ کہیے۔ کیا اس شخص کے بیان کی تردید آپ بہ آسانی کرسکتے ہین؟"

رچرڈ۔ "افسوس ہے مجھے مجبوراً مقر ہونا پڑتا ہے کہ اگرچہ مین بالکل بےگناہ تھا لیکن قراینی شہادت میرے خلاف ایسی جمع ہوگئی کہ مجھے سزایاب ہونا پڑا اور نیوگیٹ اور کامپٹر کے محابس مین قید بھگتنی پڑی۔ مگر—"

کاونٹ۔ (دردوکرب کے لہجہ مین) "اب آپکے کچھہ زیادہ کہنے کی ضرورت نہین۔ خدا میرا گناہ بخشے کہ مین نے اس قماش کے آدمی کو اپنی بی بی اور بیٹی سے ملنے دیا۔"

رچرڈ۔ "کاونٹ الٹرانی نے مجھے اپنی صفائی مین صرف ایک بات اور عرض کرنے کی اجازت دیجیے۔ اس کاغذ پر اگر آپ نظر ڈالین گے تو آپ کو یقین ہوجائیگا کہ مین بالکل بیخطا ہون۔"

یہ کہہ کر رچرڈ نے وہ تحریر جس پر ٹالبٹ عرف پوکاک کے دستخط ثبت تھے
کاونٹ کے حوالہ کی لیکن کاونٹ نے فرط حقارت سے اس کاغذ کو زمین پر پھینکدیا
اور کہا:۔

''اور تم خود اپنے منھ سے اقرار کرچکے ہو کہ ایک سنگین جرم کے ارتکاب کی
پاداش میں تم نے خونیوں اور ڈاکوؤں اور طرح طرح کے مجرموں کے ساتھ قید کاٹی
ایسی حالت میں تم کو نہ ثبوت اپنی صفائی کا ایسا پیش کر سکتے ہو جس سے ایسا
ناپاک داغ مٹ سکے۔ اب یہاں سے چلے جاؤ اور میرے گھر کو اپنے وجود سے
ناپاک مت کرو۔''

رچرڈ نے ہزار کوشش کی کہ کاونٹ کو اپنی بے گناہی باور کرائے لیکن
کاونٹ اس نے اوس کی ایک نہ سنی اور مارے غصے کے لال پیلے ہو کر بد نصیب رچرڈ
سے یوں خطاب کیا:۔

''بس اب فوراً چلے جاؤ میں تمہارے ایک منٹ بھی یہاں ٹھہرنے کا روادار نہیں
ہو سکتا۔ تم کو شرم نہیں آتی کہ باوجودیکہ تم پر جعل سازی کا شرمناک الزام لگایا گیا
اور تم نے سنگین سزا بھگتی جیل خانے سے چھوٹ کر آتے ہی ہم لوگوں سے
ملنے جلنے لگے۔ اللہ اکبر ایسے شوخ چشم اور بے حیا لوگ بھی دنیا میں ہوتے
ہیں۔ جب میں اوس ذلت اور بے عزتی کا خیال کرتا ہوں جو اتنے دنوں مجھکو
میری بی بی کو اور میری معصوم اور بھولی بھالی بچی کو تمہاری بدولت اوٹھانی
پڑتی تو میرے خون میں تلاطم پیدا ہو جاتا ہے۔''

یہ کہہ کر کاونٹ نے رچرڈ کو دھکے دیکر باورچی خانے سے باہر نکال دیا۔ نوکروں

نے اپنے آقا کے برتاؤ کو دیکھ کر بیچارے رچرڈ کو نہایت ذلت کے ساتھ احاطے سے نکال باہر کیا۔

مردہ فروش نے بھی گھر کے پچھواڑے سے باغ کی دیوار پھاند کر اپنی راہ لی رچرڈ جس وقت احاطے سے باہر جا رہا تھا تو مکان کی ایک کھڑکی کھلی جس میں سے سر نکال کر سر جیری باؤنس اور آنربل کپتان ڈیسپر دونوں نے ملکر اوسپر گالیوں کا جھاڑ باندھ دیا۔ اس طور پر گوناگون مصائب و آلام میں مبتلا ہو کر اور دینیاوی اور ناحق شبہات کا نشانہ بنکر رچرڈ اپنی بے گناہی کے یقین کی پونجی لیے ہوئے جس سے اوسکی ذرا بھی تسکین نہیں ہو سکتی تھی کاوٹ الڈرائی کے عشرت خانے سے نکلا۔

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہوکر ترے کوچے سے ہم نکلے

کچھ دور جاکر رچرڈ ایک پتھر پر بیٹھ گیا اور بڑا یاس حسرت نگاہ اوٹھا کر آخری مرتبہ اوس مکان کی طرف دیکھنے لگا۔ جہاں اوس کے ٹوٹے دل کی ایک اسا بیلا بھی تھی۔ کمروں میں روشنی ادھر سے ادھر جاتی ہوئی اوسکو نظر آئی جس سے اوسے خیال ہوا کہ شاید وہ بھی خود بیمار ہے۔ یہ خیال رہ رہ کر رچرڈ کے لئے سوہان روح ہوتا تھا کہ جو خوفناک الزامات مردہ فروش نے اوس کے عاشق پر لگائی تھے وہ یقینا اوسنے سن لئے ہونگے اور اوسے باور بھی آ گئے ہوں گے۔

زبان و قلم اوس جگر شگافت اور سینہ سوز تکلیف کے اظہار سے قاصر ہیں۔ جو اس وقت ستم رسیدہ اور مظلوم نوجوان کے دل پر گذری۔ شرم۔ ذلت۔ اور

مصیبت کا ایک پہاڑ اوس پر ٹوٹ پڑا تھا اور اوس کی ہستی کو سرمہ کی طرح پیس کر
برباد اور صفحۂ گیتی سے محو کیئے ڈالتا تھا۔ آخر کار اپنے خیالات کے خلوت کدے
کی بھیانک اور ڈراونی ہئیت سے جس کے ساتھ خودکشی کا تصور وابستہ تھا ڈر کر
وہ سرد پتھر سے اوٹھا اور اساپیلا کے مکان کی طرف ایک حسرت اور ارمان
بھری نگاہ دیر تک ڈالکر اپنے مکان کی طرف ایسا بے تحاشا بھاگا کہ معلوم ہوتا تھا کہ
وہ ایک ہرن ہے جسکے پیچھے تازی کتے لگے ہوئے ہین۔ لیکن جیتے جاگتے
اور حقیقی تازی کتے ہرگز ایسے خوفناک نہوتے جیسے وہ روح گداز اور جان فرسا
خیالات تھے جو اوس کے ساتھ ساتھ دوڑ رہے تھے اور جن سے اوس نے
لاکھ آگے نکل جانے کی کوشش کی لیکن نہ نکل سکا۔ آخر کار اوس کے دماغ
مین جوش خون کی سیل بہنے لگی اور وہ مست و بے خود ہوکر اوس ناقے کی طرح
دوڑنے لگا جو حدی خوان کا رجز سن کر وارفتہ ہوگئی ہو۔ رچرڈ کا حدی خوان
اس وقت اوس کا دردِ دل تھا جو چلا چلا کر یہ رجز اوسکے کانون مین پڑھ رہا تھا۔ کہ
"رہا شدہ قیدی۔ رہا شدہ قیدی"

مین عدم سے بھی پرے ہون ورنہ غافل بارہا
میری آہ آتشین سے بال عنقا جل گیا

پینتالیسوان باب

الایزا اسڈنی

ناظرین کو یاد ہوگا کہ جو واقعات ہم نے اس وقت تک بیان کئے ہین وہ ختم ۱۸۳۸ء تک کے ہین۔ اس طور پر گویا تین سال اوس مشہور عدالتی تحقیقات کو گذر گئے تھے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ الایزا اسڈنی پورے چوبیس مہینے کی سزا بھگتنے کو محبس نیوگیٹ مین پا بجولان کرکے بھیجی گئی اور اس خوفناک زندان سے اوس کی رہائی کو اب ایک سال کا زمانہ گذر چکا تھا۔

لہذا ماہ دسمبر ۱۸۳۸ء مین ہم پھر الایزا اسڈنی کی طرف متوجہ ہوتے ہین اور یہ تقریباً قریب وہی زمانہ ہے جن مین اون واقعات کا ظہور ہوا جنکی تفصیل ہم گذشتہ چند فصلون مین درج کرچکے ہین۔ ناظرین کو اس امر کے معلوم ہونے سے غالباً تعجب ہوگا کہ ہم الایزا اسڈنی کو پھر اوسی خوشنما بنگلہ کا مکین پاتے ہین جو اپر کلیپٹن مین واقع تھا۔ جس شام کا ہم ذکر کررہے ہین اوس شام کو الایزا اسڈنی بنگلے کے ڈرائنگ روم مین تابدان کے پاس بیٹھی ہوئی کچھ پڑھ رہی تھی۔

اب اوس کی عمر اٹھائیس سال تھی اور اگرچہ پہلے سے اب کسی قدر اوس کے جسم مین بھاری پن آگیا تھا لیکن پھر بھی اوس کی دل ربائی اور جادو ادائی مین کسی طرح کا فرق نہ آیا تھا۔ بدن مین تھوڑی سی فربہی کے آجانے سے گولائی

اور گدازی ایسی پیدا ہو گئی تھی کہ دلکو بے اختیار چھینے لیتی تھی - غرضکہ بہ ہیئت مجموعی اوس کا جسم نور کے سانچے مین ڈھلا ہوا معلوم ہوتا تھا لیکن اس کی مستی خیز جوش کا ردعمل وہ پاک اور بے لوث اثر کرتا تھا جو اوسکی سعادت آثار پیشانی اور رسیلی افسون گون آنکھون مین کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا -

ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ الایزا اس وقت بیٹھی ہوئی پڑھ رہی تھی - چونکہ دسمبر کا مہینہ تھا اور وقت بھی شام کا تھا اس لئے باہر شدت کی سردی پڑ رہی تھی - سردی سے بچنے کے لئے ڈرائینگ روم کی انگیٹھی مین لکڑی کے موٹے موٹے لٹھے دہک رہے تھے اور اون کی حرارت پر کثافت کمرے کی آسایش کو دوبالا کر رہی تھی - کچھ دیر مین خوشنما فرانسیسی وضع کی گھڑی نے جو آتشدان کی کارنس پر رکھی ہوئی تھی آٹھ بجائے - گھنٹے کی ٹن ٹن کا سریلا تموج ابھی کانون مین گونج رہا تھا کہ لوئیسا جلدی سے گھبرائی ہوئی کمرے مین داخل ہوئی اور دروازہ باحتیاط بند کر کے کہنے لگی :-

"بوی بھلا بتا تو دو کہ کون آیا ہوا ہے"

الایزا - (متبسم ہوکر) "اس پہیلی کو مین کیسے بوجھون"

خادمہ - "تو بین بھی آپ کو زیادہ منتظر نہین رکھنا چاہتی - مسٹر اسٹیولس باہر کھڑے ہین اور بہ منت و سماجت کہہ رہے ہین کہ آپ اونکو باریابی کا موقع دین -"

الایزا - (متحیر ہوکر) "مسٹر اسٹیولنس! ناممکن!"

خادمہ - "اسٹیولنس اور سچ مچ کے گوشت و خون کے اسٹیولنس لیکن سوکھ کر کانٹا ہو رہے ہین اور منہ پر زردی چھا رہی ہے - پہچانے ہی نہین جاتے"

مین نے بڑی مشکل سے صورت پہچانی۔"

الایزا۔ (ازراہ استعجاب) " لوئیسا کیا دیوانون کی سی باتین کر رہی ہو مسٹر استیونس کو تم نے کہین خواب مین دیکھا ہوگا۔ کیا تمکو یہ معلوم نہین کہ جو سزا اوس بدنصیب کو عدالت سے ملی تھی اوس کی رو سے اوسے انگلستان سے کالے کوسون دور ہونا چاہیئے۔"

خادمہ۔ (امر اثر وثوق کے لہجے مین) " بوڑی دیوانی تو ہون لیکن اتنی بھی بوکھلا نہین گئی۔ کہ ایک تشکل خیالی کو انسان مجسم سمجھنے لگون۔ مسٹر استیونس انگلستان مین موجود ہین۔ لندن مین موجود ہین۔ اور اس وقت یہان آپ کے دروازے پر کھڑے ہوئے ہین اور جہان تک موم بتی کی روشنی کی مدد سے میری نگاہ کام کر سکی مین کہہ سکتی ہون کہ بیچارے نے چیتھڑون اور پیوندون سے جسم کو ڈھک رکھا ہے"

الایزا۔ (کچھ سوچکر) " تو وہ مجھ سے ملنا چاہتے ہین "

خادمہ " ہان بیوی "

چند منٹ تک خاموشی طاری رہی۔ آخرکار الایزا نے ایک قطعی لہجے مین کہا۔ " اچھا مین اوس بدنصیب سے ملون گی۔ ممکن ہے کہ اوسکی محتاجی اور ناداری فاقہ کشی کی حد تک پہونچ گئی ہو۔ اِس کے علاوہ مجھ کو یہ واقعہ بھی بھول نہین سکتا کہ عدالت اولڈ بیلی مین علی رؤس الاشہاد اوس نے میری بے گناہی کا اعلان کیا تھا۔"

یہ سن کر لوئیسا کمرے سے چلی گئی اور ایک منٹ کے بعد استیونس قیدی الایزا اسٹڈلی کے سامنے آکھڑا ہوا۔

اللہ اکبر! تغیر اور کیسا تغیر! اسٹیونس کی آنکھین گڑھون کے اندر گھسی ہوئی اور بالکل بے نور تھین۔ اوسکے گال زرد اور پچکے ہوئے تھے بالون مین قبل از وقت سپیدی آگئی تھی اور بدن کی سوکھہ کر ہڈیان نکل آئی تھین۔ اسکے علاوہ اوسکے کپڑے ایسے پھٹے پرانے تھے کہ حقیقت مین اون پر چیتھڑون کی تعریف صادق آتی تھی۔

الایزا کی آنکھون مین بدنصیب اسٹیونس کی حالت زار دیکھہ کر آنسو بھر آئے اور رقت بھری آواز مین اوس نے اسٹیونس سے اس طرح خطاب کیا:۔ "یہ مین تمھین کس حالت مین دیکھہ رہی ہون؟ اپنے وطن مین واپس بھی آئے تو کس صورت مین؟"

اسٹیونس۔ (اکھڑی آواز مین) "خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ یہان آنے کی دھن مین کن کن مصیبتون اور تکلیفون کا مین نے سامنا کیا ہے۔"

الایزا۔ "تو آپکا جرم معاف کر دیا گیا؟"

اسٹیونس۔ "میرے جیسے مجرمون کو اس آسانی سے معافی نہین ملا کرتی مین فرار ہوکر آیا ہون۔"

الایزا۔ "فرار ہوکر آئے۔ کیا اسکا خوف نہین کہ پکڑ کر گرفتار کئے جاؤ گے؟"

اسٹیونس۔ "خوف تو ہے مگر کیا کرون۔

ہرچہ آید بر سر فرزند آدم بگذرد

مگر پہلے مجھکو کہانا دو۔ بھوک کے مارے میرا دم نکل رہا ہے۔"

یہ کہکر یہ بدنصیب شخص فرط ضعف و ناتوانی سے ایک کرسی پر بیٹھہ گیا

اور الایزا نے لوئیسا کو بلا کر کہا کہ کچھ کھانے کو لائے - خادمہ ایک کشتی مین مختلف قسم کے مطعومات لگا کر لا ئی اور میز پر رکھ کر چلی گئی - اسٹیونس کھانے پر جو اوس کی سامنے لا کر دھر اگیا تھا - بیقرار ہو کر گرا - الایزا کی چشم عبرت سے یہ خیال کر کے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے کہ جو شخص کسی زمانہ مین اس گھر کا مالک تھا وہ آج اسی مین روٹی کا ایک ٹکڑا مانگتا ہوا آیا ہے -

عجب نادان ہین جنکو ہے عجب تاج سلطانی
فلک بال ہما کو پل مین بخشی ہے مگس رانی

آخر کار اسٹیونس جس نے اثناے طعام مین ایک بات بھی نہ کی تھی کھانا کھا چکا اور کہنے لگا :- ’’مین کل دوپہر سے پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے تھا - جیب مین اوس وقت صرف ایک پنس تھا جو ایک گروہ نان پر صرف ہو گیا - کل رات مین دریا کے گھاٹ کے قریب ایک کھلے گودام مین سویا - فرش خاک میرا بستر تھا اور ایک بڑا سا پتھر میرا تکیہ - آج دن بھر مین لندن کی سب سے زیادہ غیر معروف اور سب سے زیادہ غلیظ و ناپاک گلیون کی خاک چھانتا پھرا - مین نہ جانتا تھا کہ کہان جاؤن اور کیا کرون - ساتھ ہی یہ خوف بھی دامنگیر تھا کہ ممکن ہے کہ کوئی جان پہچان کا شخص ملجائے اور گرفتار کرادے (طنز کے لہجہ مین) مگر وہ شخص بھی حقیقت مین میرا بہت ہی بڑا واقف ہو جو ان پھٹے حالون مین مجھکو پہچان لے - (پھر ایک غمناک اور حسرت انگیز آواز مین) کیا میری حالت حقیقت مین بہت زیادہ متغیر ہو گئی ہے ؟‘‘

الایزا - (فرط ہمدردی سے اشکبار ہو کر) اس مین ذرا شک نہین کہ آپنے

بہت کچھ مصیبتین اوٹھائی ہین -"

اسٹیونس "الایزا تم روتی ہو اور اوس شخص کے حال پر آنسو بہا رہی ہو جو ہرگز تمہاری ہمدردی اور توجہ کا مستحق نہین -"

الایزا "گذشتہ را صلواۃ - مین اون نقصانات کی یاد سے آپ کے دلکو دکھانا نہین چاہتی - جو مجھکو آپ کی وجہ سے پہونچے بلکہ آپ کی مہربانیون کی یاد کو تازہ رکھنا زیادہ اچھا سمجھتی ہون - پچھلے واقعات کو فراموش کر دینا چاہیئے -

"گر ملا ئے بود بود وگر خطا ئے رفت رفت "

اسٹیونس - (بے اختیار متاثر ہوکر) "اے شریف اور پاک دل عورت خدا تجھے اس نیک نیتی کی جزائے خیر دے - جو مصائب انگلستان کو واپس آتے وقت مجھ پر نازل ہوئی اون کے اعادہ سے مین تمہاری سمع خراشی نہین کرنا چاہتا میرے کان مشتاق ہین کہ اون واقعات کو سنین جو اس عرصہ مین تم پر گذرے "

الایزا "میری داستان کچھ زیادہ لمبی نہین - نیوگیٹ کی قید کا زمانہ جون تون کرکے گذر گیا - یہ دو سال مین نے جن حالون گذارے اون کی تفصیل اس موقع پر بے سود ہے - البتہ اس امر کی توضیح ضروری ہے کہ میری میعاد سزا کی تخفیف کے لئے بہت بڑے زبردست رسوخ کو کام مین لایا گیا - مگر بے فائدہ - ارل آف وارنگٹن نے سکرٹری آف اسٹیٹ سے میرے حق مین سفارش کی مگر سکرٹری آف اسٹیٹ نے یہ جواب دیا کہ عدالت نے مجھے جو نہایت ہی نرم سزا دی ہے اوس مین مداخلت نہین کی جا سکتی - ایک اور واقعہ قابل ذکر ہے ہر تین مہینے کے تین مہینے جب مجلس کے قواعد کے بموجب قیدیون کو رشتہ دارون

کو اون سے ملنے کی اجازت دی جاتی ہے ایک خاتون مجھ سے آکر ملتی رہی
اس خاتون کو اگرچہ ارل آف وارنگٹن نے گھر مین ڈال رکھا ہے لیکن مین
اوسکو اپنی بہن کہنا اپنے فخر و مسرت کا موجب سمجھتی ہون۔"
اسٹیونس۔ "خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اوستے تمکو بے یار و مددگار نہ رکھا"
الایزا۔" ارل آف وارنگٹن نے اس خاتون کی معرفت مجھے یہ کہلا بھیجا کہ مین
تمہاری مان کی یاد کی طفیل نہ صرف تمہارے قصور معاف کرتا ہون بلکہ تمہاری امداد
و اعانت کو بھی موجود ہون۔ مگر اس امیر نے جو فیاضانہ اور شریفانہ برتاؤ میرے
ساتھ بعد مین کیا اوس کا مجھے وہم و گمان بھی نہ ہو سکتا تھا۔ جب میری رہائی کی صبح
طلوع ہوئی تو مسز آرلنگٹن ارل کی خاص گاڑی مین سوار ہو کر مجھکو لینے کے لیے
قیدخانہ کے دروازہ پر آئین۔ قیدخانہ سے نکلکر مین گاڑی مین بیٹھ گئی اور جب
وہ خوشی کا تلاطم جو میرے دل مین قید سے چھوٹنے کی وجہ سے برپا ہو گیا تھا
ذرا فرو ہوا تو مین نے دیکھا کہ ہماری گاڑی ہیکنی روڈ پر اپر کلیپٹن کی سمت مین
جا رہی ہے۔ مین نے مسز آرلنگٹن پر نگاہ استعجاب ڈالی مگر بجاے اسکے کہ وہ
میری تشفی کرتین۔ اوہنون نے تبسم پر اکتفا کی۔ آخر کار گاڑی بنگلہ کے قریب پہونچی
اور میرا تحیر اور زیادہ بڑھ گیا مگر مسز آرلنگٹن پھر بھی مسکراتی ہی رہین۔ چند منٹ مین
گاڑی بنگلہ کے احاطہ مین داخل ہو کر دروازہ پر آ ٹھیری۔ مجھکو تعجب پر تعجب
ہو رہا تھا اور مسز آرلنگٹن کا چہرہ مارے خوشی کے دمک رہا تھا۔ لیکن ساتھ ہی
اون کی آنکھون مین آنسو بھی چمک رہے تھے۔ کیا نیک نہاد اور پاک نفس عورت
ہے۔ یہ آنسو اس خوشی کے آنسو تھے کہ ارل نے ایک ایسا دلخوش کن اور روح

آسا کام اونکے تفویض کیا - القصہ سامنے کا دروازہ کھلا اور نوکیسا دوڑی ہوئی مجھکو
لینے کے لئے اندر سے آئی - مسز آرلنگٹن میرا ہاتھ اپنے ہاتھ مین ڈالے
مجھکو کھانے کے کمرے مین لائین - کمرے کا سامان بالکل نیا تھا - اسکے بعد اونھون
نے مجھکو مکان کے سب کمرے ساتھ چلکر دکھائے - باقی سب کمرون کا سامان
بھی نیا اور پر تکلف تھا - آخر کار فرط مسرت و شادمانی اور انتہائے بیم و رجا کی حالت
مین مین اس کمرے کی ایک کوچ پر بیٹھ گئی - مسز آرلنگٹن نے اس وقت مجھسے کہا
میری پیاری الائیزا یہ جو کچھ تم نے دیکھا ہے - سب تمھارا ہے - یہ مکان بھی تمھاری
ہی ملک ہے - ارل آف وارنگٹن نے اسکو تمہارے لئے خریدا ہے - اور ارل
کے مشیر قانونی مسٹر پکنہم کل تمہارے نام کا قبالہ ملکیت لیکر تمہارے پاس آئینگے
یہ سن کر مجھکو اس قدر خوشی ہوئی اور احسان مندی کا ایک ایسا تلاطم میرے دلمین
برپا ہوا کہ مجھکو غش آگیا -"

اسٹیونس - "شرافت اسی کو کہتے ہین - مین جانتا تھا کہ یہ مکان آرل آف
وارنگٹن نے خریدا ہے - کیونکہ اوس مہلک زمانہ سے پہلے جب میری تمام امیدون
کا خون ہوگیا مین نے اس مکان کو پوری قیمت پر رہن کر دیا تھا - میری روانگی کے
چھہ مہینے بعد میرا بھائی جو لورپول مین رہتا تھا - نیوساوتھ ویلز مین جاکر آباد ہونیکی
غرض سے انگلستان سے ہجرت کر گیا - اوسکی زبانی مجھکو معلوم ہوا کہ جس شخص کے
پاس مین نے مکان گرو رکھا تھا اوس نے اسے ارل کے ہاتھ بیچ ڈالا - میرے
بھائی کا مقصد یہ تھا کہ سڈنی مین سکونت اختیار کرے اور حکام سے کہہ سنکر مجھکو
اپنا ملازم کرالے اوس حالت مین مین آزاد ہو جاتا - لیکن

قسمت تو دیکھئے کہ کہان ٹوٹی جا کمند

دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا،

میرا بدنصیب بھائی لنگر انداز ہوتے ہی تپ محرقہ مین مبتلا ہو گیا اور کچھہ دن کے بعد رہ گرائے عالم باقی ہوا۔ اِس سے اندازہ کرو کہ مین کیسا بدنصیب تھا۔

"کم نصیبی اسکو کہتے ہین کہ میرے ہاتھ مین

آتے ہی خاصیت اکسیر آدھی رہ گئی"

الائیزا۔ یہ آدھی کیا رہ گئی بالکل ہی جاتی رہی۔ مصیبتین جب آتی ہین تو بہت سی ایک ساتھہ ملکر آتی ہین۔" (کچھہ دیر سوچنے کے بعد) "خوشیان بھی آتی ہین تو ایک ساتھہ بہت سی آتی ہین۔ مجھکو دیکھئے۔ جب تک رنج مقدر مین لکھا تھا مصیبتون کے پہاڑ تابڑ توڑ سر پر ٹوٹتے چلے جاتے تھے۔ جب خوشیان آئین تو اونھون نے بھی وہی کیفیت دکھائی۔ مین اپنا قصہ بیان کرتے وقت آپ سے یہ کہنا بھول گئی کہ مسز آرلنگٹن کے قول کے موافق دوسرے دن علی الصباح مسٹر بیکنہم مجھہ سے آکر ملے۔ اور قبالہ ملکیت مکان میرے حوالے کیا۔ مین نے اون سے کہا کہ میری طرف سے اس دستاویز کو آپ اپنے ہی پاس رکھئے۔ اس کے بعد مسٹر بیکنہم نے مجھکو مطلع کیا کہ ارل آف وارنگٹن نے چار سو پاونڈ سالانہ کی آمدنی کی ایک جائداد میرے لئے خریدی ہے۔ مین آپ سے کیا کہون اس فیاضی نے میرے دل پر کیسا اثر کیا۔ مین نے بہ منت مسٹر بیکنہم سے کہا کہ مجھکو اجازت دیجائے کہ جا کر اوس فیاض طبع امیر کے قدمون پر گر پڑون اور اپنے دلی شکریہ کا اظہار کرون۔ لیکن مجھے یہ جواب ملا کہ ہز لارڈشپ کو مجھ سے ملنا شاق گذریگا

قصہ مختصر یہ کہ مسٹر پکینم سے نے یہ امر میرے ذہن نشین کیا کہ مجھہ کو اپنے محسن کے روبرو جاکر اوسکا شکریہ ادا کرنے کی کبھی توقع نہین رکھنی چاہیئے - بلکہ مجھ کو خط کے ذریعہ سے بھی کبھی اپنی دلی کیفیت کے اظہار کی کوشش نہ کرنی چاہیئے لیکن اس اچھے وکیل نے ایک طرف سے میرا اطمینان کردیا - اوس نے مجھ سے یہ کہا کہ ارل کو مجھ سے کوئی عناد یا ذاتی مخاصمت نہین ہے لیکن اونکو یہ گوارا نہین ہوسکتا کہ جس عورت پر وہ ہزار جان سے عاشق تھے اوس کی بیٹی کو اپنے روبرو دیکھہ سکین -"

اسٹیونس - (حسرت کے لہجہ مین) "تو تم خوش وخرم اور باوسیلہ ہو اور مین

بلبل ہون صحن باغ سے دور اور شکستہ پر

پروانہ ہون چراغ سے دور اور شکستہ پر

کاش گذرا ہوا زمانہ پھر واپس آجائے اور وہ داغ جو میرے سینہ مین دہک رہا ہے سرد پڑکر بالکل مٹ جائے لیکن مین اپنے اوس تحیر اور استعجاب کو دعا دیتا ہون جس نے مجھے آج کی رات اس نواح مین پہونچا دیا ہے - دعا اس لئے دیتا ہون کہ مجھکو خلاف توقع یہ بات معلوم ہوگئی کہ کم سے کم تم تو خوش اور فارغ البال ہو - جب مین نے بنگلہ کے قریب ایک رہ گذر سے پوچھا کہ اس مکان مین اب کون رہتا ہے اور اوسنے جواب مین کہا کہ مس سٹلی تو میری حیرت اور مسرت کی کوئی حد نہ رہی - مین نے دل مین کہا کہ ہو نہو یہ مس سٹلی تمھین ہو - ارل آف وارنگٹن کی فیاضی کا جو قصہ تم نے سنایا ہے اسکے سننے کے لئے مین پہلے سے طیار تھا -"

الائیزا - مین نہین جانتی کہ بغیر اون کی اعانت اور دستگیری کے میرا کیا حشر ہوتا اور مین اس وقت کہان اور کس حال مین ہوتی - اونھون نے میرے ساتھ جو برتاؤ کیا ہے اوسکے اعتراف کے لئے میرے پاس کافی لفظ نہین ہین - دوست تو کیا باپ اور بھائی بھی اس سے زیادہ مہربانی کے ساتھ پیش نہ آسکتے اور اوس فرشتہ خصال خاتون مسز آرلنگٹن کے شکریہ کی بھی مجھ مین استطاعت نہین جسنے قید کے زمانہ مین آکر میری روح خستہ پر دم دلاسے اور تسکین وتشفی کے مرہم کا پھاہا رکھا اور مجھکو وہ امیدین دلائین جو بوجہ احسن پوری ہوئین ہین - اور سب سے بڑہ کر شکر و منت کا مستحق خدائے جل وعلیٰ ہے جسنے باوجود میری خطاؤن اور قصورون کے مجھکو ایسے ایسے انعامات عظیم واحسان عمیم کا مورد بنایا

شکر نعمتہائے او چندان کہ نعمتہائے او

عذر تقصیرات من چندان کہ تقصیرات من

ہان مین نے یہ تو آپ سے کہا بھی نہین کہ جس زمانہ مین مسز آرلنگٹن مجھ سے ملنے کے لیئے محبس مین آیا کرتی تھین - اون کی زبانی مجھکو اون تعلقات کا حال معلوم ہوا جو اون مین اور ارل آف وارنگٹن مین قایم ہین - وہ اپنے آلام ومصائب کی شرح میرے آگے کیا کرتی تھین اور اون کی زبانی مجھکو معلوم ہوا کہ جس نابکار نے اون کو نیکی کے رستہ سے اوّل اوّل بھٹکایا وہ جارج مانٹیگ تھا "

اسٹیونس - " جارج مانٹیگ ! معلوم نہین یہ شخص اب کہان ہے - بڑا عیار اور چالباز ہے اور قابلیت بھی رکھتا ہے - اور اگر چاہے تو تجھے مدد بھی دے سکتا ہے "

الائیزا " سنتی ہون کہ اب اوسنے گرین وڈ کا نام اختیار کر لیا ہے اور محلہ

اسپرنگ گارڈز مین ایک شاندار حویلی مین رہتا ہے۔ مسز آرلنگٹن کچھہ دن ہوئے یہان آئی تھین۔ یہ واقعات مجھکو اون کی زبانی معلوم ہوئے اونھون نے مجھہ سے یہ بھی کہا کہ مانٹیگ نے اپنے شناساؤن اور دوستون مین یہ خبر مشہور کر رکھی ہے کہ ایک دور کے رشتہ دار کے انتقال کی وجہ سے اوسکو ایک بہت بڑی جائداد ترکہ مین ملی ہے اور چونکہ اس رشتہ دار کا نام گرین وڈ تھا اور اوس نے اپنے وصیت نامہ مین ترکہ پانے والے کیلئے یہ شرط لازمی قرار دی تھی کہ وہ گرین وڈ کا نام اختیار کرے لہذا مانٹیگ نے یہ نام اختیار کر لیا ہے۔"

اسٹیونس۔" تو مانٹیگ عروج پر پہونچگیا اور مین خاک مین مل گیا۔ اوسکی سازشون اور جعلسازیون نے اوسکو مالا مال کر دیا اور مجھے اس حال کو پہونچایا۔ ایک دولتمند رشتہ دار کے مرنے کی خبر اوڑانا محض ایک دہوکے کی ٹٹی ہے جسکی آڑ مین وہ اوس تمام دولت اور مال متاع کے انبار کو دنیا کی آنکھون کے سامنے ظاہر کرنا چاہتا ہے جو گذشتہ چار پانچ سال کے اثنا مین اوس نے جمع کی ہے۔ کیا تم اس عرصہ مین اوس سے ملی ہو۔"

الائیزا۔ (شرماکر) "میرے قید خانہ سے رہا ہونے کے چند دن بعد وہ یہان آیا تھا مگر مین نے اوس سے ملنا پسند نہین کیا۔ مین تنہائی اور خلوت گزینی کو زیادہ پسند کرتی ہون۔"

اسٹیونس۔" تو مین تمہاری گوشہ گزینی مین مخل ہوا۔"

الائیزا۔" مین آپ کو اس سے زیادہ اچھی حالت مین دیکھتی تو زیادہ خوش ہوتی لیکن جیسا کہ مین ابھی کہہ چکی ہون مجھکو اون عنایات کی یاد کا دھرانا

بمقابلہ اسکے زیادہ مرغوب ہے کہ اون مصائب پر نظر ڈالون جو آپ کے التماس مجرمانہ سے منتج ہوئے۔ اگر میری محدود آمدنی کسی حد تک آپ کے حوایج کی کفیل ہوسکتی ہے تو مین حاضر ہون۔ اب آپ کیا قصد رکھتے ہین۔"

اسٹیولنس "میرا قصد ہے کہ امریکہ چلا جاؤن اور جو تجارتی تجربہ اور معلومات مجھکو حاصل ہین۔ اون کی مدد سے اپنے لئے کسب معاش کی کوئی تدبیر آمیز تدبیر نکالون۔ انگلستان مین میرا ایک ایک منٹ کا قیام خطرات و مخاوف سے پر ہے کیونکہ اگر مین گرفتار ہو جاؤن تو مجھکو یقیناً اوسی دور دراز سرزمین مین واپس بھیجدیا جائے جہان میرے بہت سے ہموطن وہ وہ مصیبتین سہ رہے ہین جنکی تصور سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین اور جہان میری حالت اب کی دفعہ ایسی ہو جائیگی کہ قلم اور زبان اوس کے اظہار سے قاصر ہونگے"

الائیزا "آپ کے اس قصد مین مین آپ کی معاونت کرونگی۔ مسٹر بیکینھم کے پاس میرا روپیہ جمع رہا کرتا ہے۔ اسوقت میرے حساب مین اونکے پاس سو پاونڈ جمع ہونگے۔ مین کل ہی وہ روپیہ منگوائے لیتی ہون۔ اگر یہ رقم آپ کی تدابیر دیجاویز کی ممد و معاون ہو تو حاضر ہے۔"

اسٹیولنس۔ (فرط مسرت و شادمانی سے اوچھلکر) "الائیزا مین کس منھہ سے تیرا شکر ادا کرون۔ مینے

"تیرے جود و کرم مین ابر نیسان کا مزا پایا"

الائیزا۔ "آپ میرا شکریہ نہ ادا کیجئے۔ اگر مین اپنے ابنائے جنس مین سے کسی کی پیشانی پر سے غم و فکر کی ایک شکن کو مٹا سکون تو اتنی ہی خوشی میرے لئے

کافی ہے۔" (اشرفیون سے بھرا ہوا ایک بٹوا دیکر) "آپ اپنی موجودہ ضروریات کے لئے یہ چند اشرفیان لیتے جائیے اور کل شام کو پھر آئیے۔ اوسوقت مین وہ سو پاونڈ بھی آپ کو دونگی تاکہ آپ دنیا کے دوسرے حصہ مین جاکر قسمت آزمائی کرسکین۔"

اسٹیونس نے فیاض منش اور شریف الطبع عورت کے نازک ہاتھ سے بٹوا لیلیا اور شکر اور احسان کے آنسو بہائے۔ اسکے بعد وہ رخصت ہوا اوس کے دل کا بوجھ اوس وقت کے مقابلہ مین بہت زیادہ ہلکا ہوگیا جبکہ ایک گھنٹہ پیشتر اوسنے ڈرتے ڈرتے عجز و انکسار کے ساتھ بنگلہ کے دروازہ پر دستک دی تھی۔

اے زر تو خدا نۂ ولیکن بخدا
ستار عیوب و قاضی الحاجاتی

چھیالیسوان باب

مسٹر گرین وڈ کے ملاقاتی

جس واقعہ کا گذشتہ فصل مین ذکر کیا گیا ہے اوسکی دوسری صبح کو مسٹر گرین وڈ اپنے کتب خانہ مین بیٹھا ہوا تھا۔ اس وقت وہ اوس قسم کا ڈھیلا ڈھالا لباس پہنے ہوئے تھا جو امرا اپنے مکانون مین پہنا کرتے ہین۔ ایک فرانسیسی وضع کی مخملی ٹوپی جس کے حاشیہ پر چپہ چپہ پر سنہری لیس ٹکی ہوئی تھی اوس کے گھونگروالے

عطر و خوشبوئین سے بسے ہوئے بالون کی زینت کو دوبالا کر رہی تھی - ایک پر تکلف ریشمین لبادہ جسکو کمر پر سے ایک طلائی ڈوری سے سمیٹ رکھا تھا اور جو بڑے بڑے خوشنما پھندنون سے مزین تھا - اوس کے جسم کے تناسب کو چھپانے کی بیفایدہ کوشش کر رہا تھا - اوس کی قمیص کا کالر ایک کالے ریشمین فیتے کے اوپر جس مین ایک ہیرے کی پن لگی ہوئی تھی مڑا ہوا تھا - اوس کی انگلیون مین بیش قیمت جڑاو انگوٹھیان چمک رہی تھین -

لکھنے کی میز پر ایک خوشنما فرانسیسی وضع کی جیبی گھڑی ایک لمبی سونے کی زنجیر سمیت خطوط کے ایک ڈھیر مین اس انداز کے ساتھ رکھی ہوئی تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ بے پروائی سے یہان ڈال دی گئی ہے - ایک ہزار گنی کا ناتمام چک چند بینک نوٹ اور کچھ اشرفیان ایک طرف کو پڑی ہوئی تھین - اور میز کے ایک کنارے پر متعدد ملاقاتی کارڈ مشہور مہاجنون - سوداگرون امیرون اور پارلیمنٹ کے ممبرون کے نام کے اس طرح پڑے ہوئے تھے کہ دیکھنے والے کو گمان ہوتا تھا کہ جلدی مین بے ترتیبی کے ساتھ رکھ دئے گئے ہین -

دولتمندی و تمول اور بڑے درجہ کے لوگون سے شناسائی رکھنے کی یہ تمام غیر مرتب شہادتین صرف دکھانے کی تھین حقیقی نہ تھین - مسٹر گرین وڈ نے دنیا کو دھوکا دینے کے جو ڈھنگ اختیار کر رکھے تھے یہ بھی اون مین سے ایک تھا - جن مہاجنون اور سرمایہ دارون اور امیرون کے نام کے کارڈ اوس کی میز پر رکھے ہوئے تھے اون مین سے بہت کم ایسے تھے جن سے اوس کی شناسائی تھی - گھڑی چکون کی کتاب اور اشرفیان جس پریشان طور پر میز پر بکھری ہوئی

تھین اوس کی ترتیب خود اوسکے اپنے ہاتھ سے کی تھی کسی معشوق نے بھی کسی خاص غمزہ یا انداز کو اوس احتیاط سے اختیار نہ کیا ہوگا۔ جس احتیاط سے مسٹر گرین وڈ ان چھوٹی چھوٹی باتون کو خواہ وہ کیسی ہی خفیف تھین کرتا تھا اور اسمین ذرا شک نہین کہ جو لوگ اس کمرہ مین آکر اوس سے ملتے تھے اون پہ انہی باتون کا بہت بڑا اثر پڑتا تھا۔ جو کچھہ وہ کرتا تھا اوسکا ایک خاص مقصد ہوتا تھا۔ اور وہ پہلے سے سوچ لیتا تھا کہ مجھکو فلان بات فلان اشارہ اور فلان کام کے لئے فلان وقت طیاری کر رکھنا چاہیئے۔ اوس کا ایک ایک لفظ خواہ کیسا ہی جلدی مین اوسکی زبان ادا کرتی کچھہ نہ کچھہ وزن اور کوئی نہ کوئی مفہوم رکھتا تھا۔ اور اوس کی عقل دقیقہ سنج کی ترازو مین تولا جا چکا ہوتا تھا۔ باوجود ان تمام باتون کے وہ شخص جسنے فطرت انسانی کا تجربہ کرنے مین اس کمال سے کام لیا تھا اور جو اسی باریکیون اور نفاستون سے کام لیتا تھا۔ صرف اپنے اٹھائیسوین سال مین تھا۔ افسوس اوسنے اپنی خداداد قابلیتون کو کسقدر برے کامون مین صرف کیا اور وہ حیرت انگیز ملکہ جو فطرت نے ترقی کے راز کے دریافت کرنے کے متعلق اوس مین ودیعت کیا تھا۔ اوسنے کیسے ناپاک طریقے سے پر استعمال کیا۔

میز پر جو چیزین ایسے باترتیب اور ساتھہ ہی اسقدر غیر مرتب طور پر چنی ہوئی تھین اونکو مسٹر گرین وڈ متانت آمیز اطمینان کے ساتھ دیکھہ رہا تھا اور جب اوس کے دل مین یہ خیال پیدا ہوتا تھا کہ انہی چھوٹی چھوٹی باتون نے اوسکو اتنے بڑی درجہ پر پہنچا دیا تو ایک خفیف سا تبسم اوسکے گوشہ ہائے لب پر نمودار ہو جاتا

تھا۔ دنیا کو وہ حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا اور اہل دنیا کو مضحکہ مین اوڑاتا تھا۔ قانون کی اوسکو ذرا بھر بھی پروانہ تھی کیون کہ وہ نہایت اطمینان اور جبارت کے ساتھ اوس رستہ پر چلتا تھا جسکے کنارے پر خطرون اور آفتون سے بھرا ہوا ایک خوفناک غار واقع تھا لیکن اوسکے قدم نے کبھی لغزش نھین کھائی۔ اوسنے بہت سے لوگون کو لوٹا تھا اوسنے بہت سے شخصون کی دولت کو اپنی دولت مندی کا ذریعہ بنایا تھا اوسنے اپنے تمول کی عمارت کی بنیاد اپنے ابنائے جنس کی امیدون اور کامیابیون پر رکھی تھی لیکن با این ہمہ وہ اپنی تجویزون اور منصوبون کو اس حکمت سے قایم کرتا تھا کہ قانون کی زد سے خود ہمیشہ بچ جاتا تھا اور اگر اوسکے ستم رسیدون مین سے کوئی شخص اوسپر بدمعاملگی اور بددیانتی کا الزام لگاتا تھا تو اوسکے پاس ہمیشہ ایک نہ ایک معقول عذر اپنے طرز عمل کے حق بجانب ثابت کرنے کے لئے موجود ہوتا تھا۔

اگر کوئی شخص اوس سے یہ کہتا کہ تمہاری تجویزون اور منصوبون نے مجھکو برباد کر ڈالا اور میرے پاس ایک پیسہ بھی نہین رہا تو وہ نہایت دلیری اور شوخ چشمی سے یہ جواب دیتا کہ اس آدمی کے ہوش توٹھکانے ہین۔ کیا اسے یہ معلوم نہین کہ جتنا نقصان اس کا ہوا ہے۔ اوس سے زیادہ میرا ہوا ہے۔ اگر اسنے سینکڑون کا نقصان اوٹھایا ہے تو مین نے ہزارون کا۔ تجارت ایک طرح کا جُوا ہے۔ جس مین نفع بھی ہے اور نقصان بھی۔ مین بھلا اس بات کب ذمہ دار ہوسکتا ہون کہ اسے نفع ہی ہوتا۔ ایسی حالت مین اس کا مجھ پر الزام لگانا کیسی بے وقوفی کی بات ہے۔

اس قسم کی باتون سے پاس والون کو تو یہ گمان ہوتا کہ حقیقت میں جو کچھ یہ کہہ رہا ہے اس کا حرف حرف سچ ہے اور یہ نہایت ہی راستباز اور معاملہ کا کھرا ہے لیکن اطمینان نہ ہوتا تھا تو اوس بیچارے کا جسکا نقصان ہو چکا تھا۔

گرین وڈ نے اپنی ان سازشون اور دو فصلہ بن کی کارروائیون کا آغاز خاص شہر لندن کے اندر کیا تھا۔ جہان وہ جارج مانٹیگ کے نام سے مشہور تھا۔ جب اوس نے بہت کچھ دولت جمع کر لی تو محلہ ویسٹ انڈ مین اوٹھ آیا اور اپنے نام کے ساتھ گرین وڈ کا دم چھلا لگا کر گویا ایک نئی زندگی بسر کرنے لگا۔

ایک بہت بڑا کمال اوس مین یہ تھا کہ اپنے تمام جذبات اور خواہشات کے ضبط پر اوسے پوری قدرت تھی ۔ البتہ عورتون کے مقابلہ مین اوس کی کچھ پیش نہ جاتی تھی ۔ وہ اپنی نفسانی خواہشون کا پورا غلام تھا اور ایک نہایت بیباک عیاش تھا۔ جہان ایک دفعہ اوس کا دل آجاتا تھا کوئی چیز اوسکی نفسانی خواہشون کی راہ مین مانع اور مزاحم نہین ہو سکتی تھی ۔ وہ بھاری سے بھاری رقم اور بڑی سے بڑی تکلیف کے متحمل ہونے کے لیئے طیار ہو جاتا بشرطیکہ ایسا کرنے سے اوسکے جذبات نفسانی پورے ہو سکتے اور دیوانی و فوجداری قانون کی پیچیدگیون مین مبتلا ہونے کا اگر امکان تھا تو صرف اوس صورت مین جبکہ اوسے اپنی ناجائز خواہشون کی تعمیل مدنظر ہوتی۔ دنیا مین اس قسم کے بہت سے لوگ پائے جاتے ہین اور بڑے شہرون خصوصاً لندن مین ایسے لوگون کی تعداد بہت ہے

جب مسٹر گرین وڈ اپنے کتب خانہ کی میز پر حسب طریقہ متذکرہ بالا ترتیب دے چکا تو اوس نے گھنٹی بجائی ۔ اوس کا فرانسیسی خانساماں جسکا نام لفلیور تھا گھنٹی سنکر

حاضر ہوا اور ادب سے مسٹر گرین وڈ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ مسٹر گرین وڈ ایک آرام کرسی پر جو میز کے قریب رکھی ہوئی تھی لیٹ گیا اور اپنے نوکر کو حسب ذیل ہدایتین دینے لگا۔

"لفلیور آج صبح کاونٹ الٹرانی آئین گے۔ جب اون کو آئے ہوئے دس منٹ گذر چکین تو تم یہ چٹھی لا کر مجھکو دینا۔"

یہ کہہ کر گرین وڈ نے ایک سر بمہر چٹھی اپنے نام کی خانسامان کو دی اور پھر سلسلہ ہدایات اس طرح شروع کیا:۔

"بارہ بجے کے قریب لارڈ ٹریارڈن آئین گے۔ پندرہ منٹ تک جب وہ مجھ سے باتین کر چکین تو اندر آکر تم یون کہنا کہ حضور! ڈیوک آف پورٹس ماتھ نے اپنے آدمی کے ہاتھ کہلا بھیجا ہے کہ آج شام کا خاصہ حضور بالضرور اونکے ساتھ تناول فرمائین۔ سمجھے؟"

اس کے جواب مین لفلیور نے جو ایک جہاندیدہ اور زمانہ شناس خانسامان تھا اور اپنے آقا کی کارروائیون پر نگاہ یا اشارے تک سے نکتہ چینی کرنا خلاف آئین خانسامان گری سمجھتا تھا نہایت متانت اور سنجیدگی کے ساتھ جواب دیا کہ "حضور خوب سمجھا" اس کے بعد گرین وڈ نے اپنے ملازم سے کہا:۔

"اب سنو! سر روبرٹ ہاربرو دس بجے کے قریب آئین گے۔ اون سے کہدینا کہ سرکار مکان پر تشریف نہین رکھتے۔"

لفلیور۔ "بہت خوب سرکار۔"

گرین وڈ۔ "ٹھیک ایک بجے لیڈی سسیلیا ہاربرو آئین گی۔ اون کو ملاقات کے

کمرہ مین لاکر بٹھانا۔"

لفلیور۔" بہت خوب سرکار۔"

گرین وڈ۔" اور کوئی آئے تو کہدو کہ نہین مل سکتے۔"

"امشب اے دربان مہمان عزیزی آمدست گر کسے احوال من پرسد بگو در خانہ نیست"

لفلیور۔" بہت خوب سرکار۔"

گرین وڈ۔" چار بجے مین ہواخوری کے لئے گاڑی مین سوار ہو کر باہر جاؤنگا۔ اوس وقت تم اپر کلیپٹن کے محلہ کی طرف جانا اور کسی مناسب طریقہ سے جو باعث شبہ نہ ہو کسی سے یہ پتہ لگانا کہ آیا بنگلہ مین ابھی تک مس سڈنی ہی فروکش ہین اور آیا اب بھی وہ ویسی ہی تنہائی کی زندگی بسر کرتی ہین جیسی اوس وقت کرتی تھین جب پچھلی مرتبہ اوس نواح مین جاکر تم نے تحقیقات کی تھی۔"

لفلیور۔" مین سرکار کے حکم کی پوری پوری تعمیل کرون گا۔"

گرین وڈ۔" اودہر سے ہالووے کی طرف بھی چکر لگاتے آنا اور کسی نہ کسی طرح یہ دریافت کرتے آنا کہ مسٹر مارکھم مکان پر موجود ہین۔ یا نہین۔ اس کے علاوہ اور بھی جو کچھ اطلاع اونکے متعلق تمکو مل سکے حاصل کرتے آنا۔ مین تم سے پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ اس نوجوان کے حالات اور اوس کی خفیف سے خفیف حرکات وسکنات و افعال وکردار کے معلوم کرنے سے مجھے عمیق دلچسپی ہے۔"

لفلیور۔" بہت خوب سرکار۔ مین اس حکم کی بھی پوری پوری تعمیل کرونگا۔"

گرین وڈ۔" آج رات کو تم ادنی درجہ کے لوگون کا لباس پہن کر اوس کلال خانہ مین جانا جو سیفرن ہل پر واقع ہے اور جسے اوس نواح کے چور اچکے اور شہدے

"بونگ کن" کے نام سے پکارتے ہین - اس کلال خانہ مین ایک شخص نام کریکسین نامی اکثر آیا جایا کرتا ہے - اوس سے مکر میرا نام لینا اور کہنا کہ کل شب کے ۹ نو بجے تم کو ایک ضروری کام کے لئے بلایا ہے - یہ پانچ پونڈ کا نوٹ بھی اوس کو پیشگی اجرت کے طور پر دینا۔"

لفلیور - "بہت خوب سرکار۔"

گرین وڈ - "اب یہ مصنوعی ہیرے اور یہ پانچسو پونڈ کا نوٹ لیکر جلدی سے اوس مہاجن کے پاس جاؤ جو کوچہ اسٹرانڈ مین رہتا ہے اور انکے ساتھ کہ اصلی ہیرے جن کی تفصیل اس پرچہ مین درج ہے - چھڑا تے لاؤ - تمکو اتنا وقت ملجائیگا کہ قبل اسکے کہ کوئی شخص میری ملاقات کو آئے تم ہیرے واگذاشت کر کے یہان پھونچ جاؤ۔"

لفلیور - "جی ہان سرکار ابھی جاتا ہون۔"

گرین وڈ - "اگر تمہاری واپسی پر لارڈ ڈر یمارڈن یہان موجود ہون تو ہیرون کا پیکٹ جو سفید کاغذ مین لپٹا ہوا ہوگا مجھکو دینا اور یہ کہنا کہ ڈیوک نے حضور کو سلام کہا ہے اور یہ پیکٹ بھیجا ہے۔"

لفلیور - "بہت خوب سرکار"

اس طور پر صبح کی ہدایات ختم ہوئین - اور خانساماں وہ چٹھی جو مسٹر گرین وڈ نے خود اپنے نام لکھی تھی اور ہیرون کے مصنوعی مثنے اور بینک نوٹ لیکر چلا گیا - کوئی آدھ گھنٹے کے بعد وہ ایک چھوٹا سا سرخ چمڑے کا ڈبہ لئے ہوئے پھر کمرے مین داخل ہوا - اس ڈبہ مین جگمگاتے ہوئے ہیرون کا ایک ہار تھا جنکی

قیمت کم سے کم بارہ سوگنی ہوگی - ڈبہ دیکر خانساماں کرے سے باہر چلا گیا لیکن چند منٹ کے بعد پھر آکر اوس نے اپنے آقا سے کہا کہ کاونٹ الٹرانی سرکار سے ملاقات کرنا چاہتے ہین -

مسٹر گرین وڈ اٹالین امیر سے معمول سے زیادہ تپاک اور گرم جوشی سے ملا - اور جب دونون ایک کوچ پر پہلو بہ پہلو بیٹھہ گئے تو مسٹر گرین وڈ نے اپنی ملاقاتی سے کہا :- "مائی ڈیر کاونٹ آپ یہ سنکر نہایت خوش ہونگے کہ ہمارا منصوبہ خوب چل رہا ہے - آپ کو یاد ہوگا کہ مین نے آپ سے کہا تھا کہ علاوہ اوس سرمایہ کے جو مین نے اور آپ نے ملکر اس کام مین لگایا ہے ہمکو دو لاکھہ پاونڈ اور چاہئین - تب کہین جاکر ہمارا کام اچھی طرح سے چل سکتا ہے - سو کل ہی ایک مہاجن کا خط اس کے متعلق مجھکو وصول ہوا - جس مین وہ آسان شرایط پر یہ رقم دینے کے لئے آمادگی ظاہر کرتا ہے - اب اس مین ذرا بھی شک نہین کہ سرمایہ کی طرف سے ہم کو پورا اطمینان ہے -"

کاونٹ - "تو آخر کمپنی قطعی طور پر قایم ہوچکی ؟"

گرین وڈ - "جی ہان قطعی اور حکمی طور پر -"

کاونٹ - "اور وہ دستاویز مجھکو کب ملے گی - جس مین اس امر کی کفالت ہوگی کہ جو سرمایہ مین نے اس منصوبہ مین لگایا ہے وہ جون کا تون محفوظ رہیگا خواہ آخر مین چلکر کمپنی کا حشر کچھہ ہی کیون نہ ہو -"

گرین وڈ - "اوس دستاویز کی تکمیل کل شام تک ہوجائے گی - کل شام کا کھانا آپ میرے ہمراہ کھائیے کھانے کے بعد اس معاملہ کا تصفیہ ہوجائے گا -

مین نے اپنے وکیل سے کہہ رکھا ہے کہ ساڑھے آٹھ بجے شام تک اپنے کسی کارندہ کے ہاتھ وہ دستاویز بھیجدے۔"

کاونٹ۔ (اس انتظام سے خوش ہوکر) "مین بسر وچشم حاضر ہون گا۔"

مسٹر گرین وڈ۔ "کچھ تعویق تو اس کارروائی مین ہو گئی۔ لیکن قصور میرا نہ تھا۔"

کاونٹ۔ "جو تشویش اور تعجیل مین نے اس بارہ مین ظاہر کی ہے اوسکی لحاظ سے مین قابل معافی ہون۔ اس مین شک نہین کہ مین نے اس دستاویز کی تکمیل کے لئے آپ پر حد سے زیادہ تقاضا کیا ہے لیکن ساتھ ہی آپ کو اس کا بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ مین نے اپنا تمام سرمایہ اس تجویز مین لگا دیا ہے۔"

مسٹر گرین وڈ۔ "آپ معافی مانگ کر مجھکو کس لئے محجوب فرماتے ہین۔ آپ نے جو کچھ کیا بہ تقاضائے احتیاط و پیش بندی کیا۔ مگر آپ مجھکو بھی معاملہ کا نہایت کھرا پائین گے۔"

کاونٹ۔ "مجھکو بے اطمینانی کی کوئی وجہ نہین ہوسکتی۔ اگر مجھکو آپ پر پورا بھروسا نہ ہوتا تو مین اپنا روپیہ ہی کیون آپکے حوالے کر دیتا۔ آپ جانتے ہین کہ مین اس ملک مین اپنے اور اپنے خاندان کے لئے اس سرمایہ کی مدد سے ایک معقول گذارہ کی صورت نکالنا چاہتا ہون کیونکہ اگر میرے اپنے ملک مین صورت حالات بدل کر میرے موافق نہ ہوگئی۔ تو پھر باقی عمر سب مجھے کسٹلسیکالا سے جلاوطنی کی حالت مین گذارنی پڑے گی۔ اور اس کی مجھکو بہت ہی کم توقع ہے کہ میری قسمت کا ستارہ اب اوس افق سے طلوع ہوگا۔ میرے جمہوری اصولون نے کسٹلسیکالا کے گرانڈ ڈیوک اور وہان کے امرا کو میرے سخت خلاف کر دیا ہے

اور چونکہ اقتدارات اب امرا کے ہاتھ مین آ گئے ہین اور ظن غالب ہے کہ یہی
حالت ایک غیر محدود زمانہ تک قایم رہے گی۔ لہذا مجھے کوئی امید نہین ہو سکتی۔
مین بخوشی تمام جمہور کی معاونت و تائید کرتا اور باشندگان کسٹلسیکا کے لئے ایک
ایسی حکومت کے قیام مین حصّہ لیتا جو جمہوری و شخصی اصول کی امتزاج پذیرفتہ
ترکیب پر مبنی ہو لیکن مشکل یہ ہے کہ جو لوگ اس وقت برسر اقتدار و حکومت ہین
وہ اس قسم کے اصول کو نفرت کی نظر سے دیکھتے ہین۔"

مسٹر گرین ووڈ۔"مین نے سنا ہے کہ شہزادہ کسٹلسیکا لا جو گرانڈ ڈیوک کا
بھتیجا اور ولیعہد ہے آپ اوسکے دست راست تھے۔"

کاونٹ۔" آپ کو یہ اطلاع صحیح ملی ہے۔ مین حقیقت مین ولیعہد بہادر کا
ایک جان نثار رفیق ہون۔ لیکن اگر پوپ روم اور شاہان نیپلز و سارڈینیا نے
امرائے کسٹلسیکا لا کی حمایت کی تو شہزادہ صاحب ولیعہدی سے ہٹا دیئے جاینگے
اور ایک غیر ملک کا شہزادہ گرانڈ ڈیوک کے تخت پر بٹھایا جائے گا۔ ایسی حالت مین
موجودہ ولیعہد تا دم مرگ جلا وطن رہین گے۔ اور اون کے گذارہ کے لئے اون کو
ریاست سے ایک حبہ بھی نہ ملے گا۔"

مسٹر گرین ووڈ۔" کسٹلسیکا لا عمدہ ملک ہوگا ؟"

کاونٹ۔" ایک نہایت دلکشا۔ وسیع اور آباد ملک ہے۔ اور پیداوار کے
لحاظ سے اپنی مثال آپ ہی ہے۔ آبادی بیس لاکھ سے اوپر ہے۔ پایۂ تخت مانٹانی
ایک شاندار اور خوشنما شہر ہے جس مین ایک لاکھ مخلوق خدا رہتی ہے۔ گرانڈ ڈیوک
کی سالانہ آمدنی دو لاکھ پاونڈ ہے لیکن اس پر بھی وہ قانع نہین۔ اوس کی

رعایا اوس سے کچھ خوش نہین ۔"

مسٹر گرین وڈ "اور وہ قابل ستایش شہزادہ اسوقت کہان ہے جس نے محض اپنے اہل ملک کی خیر خواہی اور بہبودی کے واسطے اپنی ولیعہدی کی آرزون اور تمناؤن کا خون کرڈالا ۔ اور تاج و تخت کے مالک بننے کے بجائے جلاوطن ہونا زیادہ پسند کیا"

کاونٹ "یہ ایک راز ہے جو شہزادہ صاحب کے شرکا حال ہی کو معلوم ہے"

مسٹر گرین وڈ "مین جانتا ہون کہ آپ شہزادہ صاحب کے جان نثار ہوا خواہون مین سے ہین اور مجھے یہ حق ہرگز حاصل نہین کہ ایک ایسے پاک راز کے افشا کے لئے آپ پر اصرار کرون لیکن چونکہ میرے اور آپکے مقاصد ایک ہین اور آپکی ہوا خواہی کا مین دم بھرتا ہون اس لئے مجھ کو اگر آپ اپنا ہمراز بنا لین تو کوئی مضایقہ نہین"

اس وقت دروازہ کھلا اور لفلیور چاندی کی کشتی مین ایک خط رکھے ہوئے اندر داخل ہوا ۔ یہ خط اوسنے گرین وڈ کو دیا اور پھر خود الٹے پاؤن باہر چلا گیا ۔ گرین وڈ نے کاونٹ سے معافی طلب کی اور خط کھول کر پڑھنے لگا ۔ چند منٹ کے بعد اوس نے کاونٹ سے کہا "یہ خط اوسی سرمایہ دار کا ہے ۔ اس مین اچھی خبر بھی ہے اور بری بھی ۔ وہ رقم دینے کا وعدہ تو کرتا ہے مگر ابھی نہین بلکہ تین مہینے کے بعد ۔"

کاونٹ (پریشانی کے لہجہ مین) "تین مہینے کے بعد! تو اتنی اور دیر ہوگی"

گرین وڈ "تین مہینے ہوتے ہی کتنے ہین ۔ چٹکی بجاتے مین گذر جاینگے

یہ خط پڑھ کر آپ میرے دوست کے صادق الوعدہ ہونے کا اندازہ خود کر سکتے ہیں"
یہ کہہ کر گرین وڈ نے یہ خط (جو خط بدلکر اوسنے خود لکھا تھا) کاونٹ کو دیا جسے
پڑھ کر اوس کی پوری طرح سے طمانیت ہوگئی۔ اسکے بعد کاونٹ رخصت ہونے کے
لیے اٹھا اور کہنے لگا" مین کل شام کو ٹھیک سات بجے آپ کے دولت کدہ
حاضر ہونگا۔ یہ تو آپکو یاد ہی ہوگا کہ چند دن میں میں بال بچوں سمیت کچھ عرصہ کے
لئے لارڈ ٹریارڈن کے ہان مہمان ہونیوالا ہوں"
گرین وڈ" اوس وقت مین خاتون اسابیلا کو اپنی جانب ملتفت کرنیکی جسارت سے کام لونگا"
کاونٹ" مین یہ تو آپ سے کہنا بھول ہی گیا کہ رچرڈ مارکھم جو میرے ہان آتا جاتا تھا اور
جسکے ساتھ میرا برتاؤ بالکل عزیزوں کا سا تھا نہایت پاجی نکلا۔"
گرین وڈ۔ (حقیقی تعجب کے لہجہ مین)" پاجی نکلا!"
کاونٹ" پاجی اور وہ بھی اول درجہ کا ایک سنگین جرم کی علت مین قید کاٹ آیا ہے"
گرین وڈ۔ (اس دفعہ بناوٹی استعجاب کی راہ سے)" ناممکن ہے کہ ایسا ہو"
کاونٹ" افسوس حرف بہ حرف سچ ہے۔ پرسون رات اوسنے چورون سے
میرے مکان مین نقب لگوا ہی دیا تھا۔ اور ان بدمعاشون سے ازراہ شیفتگی
یہ بھی کہا کہ وہ میری بیٹی کو عقد مین لانا چاہتا ہے"
گرین وڈ۔ (ازردیگر)" ایسا ہرگز نہ ہوا ہوگا۔ آپ کو غلط اطلاع ملی"
کاونٹ" میرے پاس اسکا پورا پورا ثبوت موجود ہے۔ لیکن اب تو مجھے
جلدی ہے کل اس واقعہ کو مفصل عرض کرون گا۔"
یہ کہہ کر کاونٹ رخصت ہوا۔

محل خانہ

مصنفہ مولوی سید علی سجاد صاحب دہلوی عظیم آبادی مصنف نئی نویلی - ایک اعلیٰ درجہ کا دلکش نتیجہ خیز قابل قدر اور مکمل اخلاقی ناول جس میں شادی غمی سوت ولادت اور سفر کی رسمیں حجرہ عروس چوتھی اور زچہ خانہ وغیرہ کا مکمل سمان - عقل آرائی دفات کا لاجواب حسرتناک سین - دلہن دولہا والوں کی گفتگو - ساس کا ٹوٹکے سے منہ بند کرنا - دلہن کا سنوارنا - زچہ کا حال (ماسکا بیان - بیگمات لکھنؤ کے پورے طرز معاشرت کا نقشہ آپس کی لڑائیوں کا سین - بی بی کا بگڑنا - میان کا منانا - بیٹے اور بہو کے دلچسپ خطوط - اناؤن اور مغلانیوں کی مزاجیان - میداؤن اور اچھوتوں کا ذکر - لوریان اور بچپن کے تماشے - صحنک - خدائی رات - جہیز اور طلاق کی دلچسپ کیفیتیں - رسم گلگلے پنجیری سہرے گھٹی وغیرہ کے نسخے اور بنانے کی ترکیب - نذر و نیاز - صدقے سیلے - ٹوٹکے ٹامے - شیخ سعدی کی ٹیا کی نال اچھی بہو بری ساس - بری بہو اچھی ساس - بری بہو بری ساس - اچھی بہو اچھی ساس میں نفاق کی وجہیں اور اصلاح کی صورتیں علاوہ اسکے سینکڑون مفید باتیں پند و نصیحت کی واستین از ابتدا تا انتہا خاص محلات لکھنؤ کی شیرین زبان اور اعلیٰ درجہ کے فصیح محاورون میں اس دلکش عنوان سے بیان کیگئی ہیں کہ حیرت ہوتی ہے میرے خیال میں اس طرز کا پر اثر اور معنی خیز افسانہ اسوقت تک ہندوستان سے نہین شایع ہوا ہے - محاورات اور شادیون کا ایک قیمتی ذخیرہ - رسم و رواج کی سچی تاریخ - اردو انشا پردازی کی جان اور سوشل مارل لٹریچر کا ایک مصفا آئینہ ہے - معزز اخبارات ہندوستان نے ہر حیثیت سے بڑی تعریفون کے ساتھ اسکی قدر افزائی کی ہے اکثر فصحا اور خاتونان محترمہ لکھنؤ نے بھی اس تصنیف پر اپنا استعجاب ظاہر کیا ہے اور بہت کچھ مدحت سرائی کی ہے - اس لاجواب ناول میں عکسی تصویرین بھی ہیں اور ایک ایسے باغ میں مزار نقل کا المناک سمان دیکھکر بیساختہ دل امنڈ آتا ہے - مطبع مفید عام آگرہ میں نہایت خوبی کے ساتھ ولایتی کاغذ پر طبع ہوا ہے - سرنامہ لوح کا صفحہ کلکتہ میں چھپا ہے - اس کتاب میں ۸۷ باب ہیں اور جو باب ہے